دینِ اسلام کیا ہے؟

مع

سیرت رحمت للعلمین ﷺ کامل

مرتب حافظ عبدالوحید الحنفی

مرحبا اکیڈمی

یا اللہ ﷻ

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جوچھ یارﷺ

دینیات

دین اسلام

کا

لغوی معنی

اور

اہلسنّت والجماعت

کی

وجہ تسمیہ

(حصہ اول)

حافظ عبدالوحید الحنفی

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 01

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

نور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

اللہ کے دِین کا نام اِسلام ہے	3	امام حسنؓ اور امام حسینؓ اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں	16
اِسلام کا لغوی معنیٰ	4	احادیث:.....افتراقِ اُمت میں نجات یافتہ	17
ترجمہ مولینا احمد رضا خان بریلوی	4	جماعتِ رسول ﷺ کی شان	18
ترجمہ شیعہ مفسر مقبول احمد دہلوی	5	سرور کائنات ﷺ کا ارشاد: اہل السنۃ والجماعۃ حق پر ہیں	19
تفسیر شیعہ مفسر شیخ طبرسی	5	اہل السنّت والجماعت کی اصطلاح کا ثبوت	20
دین اِسلام	6	اہل السنّت والجماعت	21
دِین کا معنیٰ	6	احیاءِ سنت	22
مذہب کا معنیٰ	6	سنت رسول اللہ ﷺ	22
ملت کا معنیٰ	6	اہل سنۃ کی تعریف حضرت علیؓ کی زبان مبارک سے	23
ایمان کے معنیٰ	6	تہتر فرقوں کی پیشین گوئی	24
اِسلام کا معنیٰ	7	احادیث شیعہ کی بنا پر بھی جماعتؓ رسول ﷺ معیار حق ہے	25
اَھْلُ السُّنَّتْ وَالْجَمَاعَتْ	7	سنت کو زندہ کریں اور بدعت کو بھگا دیں	27
سنت کا معنیٰ	8	حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ارشادات	30
جماعت کا معنیٰ	8	سنت اور بدعت کا فرق	31
اہل السنّت والجماعت کی وجہ تسمیہ	8	کوئی بدعت حسنہ نہیں	32
سُنّی نسبت	9	☆☆☆☆	
حنفی نسبت	10		
اہل السنّت والجماعت	10		
سنت کا لغوی اور شرعی معنیٰ	11		
لفظ سنت اور سنن کا استعمال قرآن مجید میں	13		
اہل سنت کہلانے کی ضرورت	14		
اہل السنّت والجماعت کی علامات	15		

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی .....چکوال

ٹائٹل وکمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701

ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

دِین اِسلام کا لغوی معنیٰ اور اہلُ السنّت والجماعت کی وجہ تسمیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

اللہ کے دِین کا نام اِسلام ہے

اللہ تعالیٰ نے اس آخری اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے لئے جو کامل اور جامع دِین قیامت تک کے لئے بذریعہ وحی عطا فرمایا ہے، اس کا نام اِسلام ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامَ (پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۱۹)

بے شک اللہ کے ہاں دین اِسلام ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (پارہ ۶ سورۃ مائدہ آیت ۳)

آج کے دن کامل کردیا میں نے تمہارے لئے دِین تمہارا اور پوری کردی میں نے تم پر نعمت اپنی اور میں نے اِسلام کو تمہارا دِین پسند کر لیا۔

اِسلام کا لغوی معنیٰ

اِسلام کا لغوی معنیٰ انقیاد ہے یعنی کسی کا حکم ماننا، سر جھکانا، تابع ہونا۔ اسی سے لفظ مسلم ہے۔ اس کی جمع مسلمین ہے اور قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلم کا لقب اللہ تعالیٰ نے خود دِین اِسلام ماننے والوں کو عطا کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِیْ هٰذَا. (پ ۱۷ سورۃ الحج، رکوع ۱۰، آیت ۷۸)

''دِین تمہارے باپ ابراہیمؑ کا، اس نے نام رکھا تمہارا مسلمان (حکم بردار) پہلے سے اور اس قرآن میں''۔

اَلْمُسْلِمُ: دِین اِسلام کا پیرو۔ ج: مسلمین، مونث: مُسْلِمَةٌ
(المنجد ص ۴۸۸)

اَلْاِسْلَام: اللہ کے حکم کے سامنے بلا چوں و چرا سر جھکا دینا۔
(المنجد ص ۴۴۸)

ترجمہ مولیٰنا احمد رضا خان بریلوی

''تمہارے باپ ابراہیم کا دین، اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے، اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں''۔ (تفسیر نعیمی)

ترجمہ شیعہ مفسر مقبول احمد دہلوی

یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کی ملت ہے اور اس خدا نے پہلے ہی سے تمہارا نام مسلم (مطیع و فرماں بردار) رکھا اور اس قرآن میں بھی (وہی نام رکھا)۔ (ترجمہ وتفسیر مقبول احمد دہلوی)

تفسیر شیعہ مفسر شیخ طبرسی

شیخ طبرسی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

اَیَ اللّٰہ سمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْن

یعنی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ (تفسیر مجمع البیان)

حاصل کلام: عربی اردو لغت اور سُنّی اور شیعہ مفسرین کی تصریح سے ثابت ہوگیا کہ اس اُمت میں دِین اِسلام کے ماننے والوں کا نام ''مسلمان'' خصوصیت سے اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے جو قرآن کے علاوہ پہلی آسمانی کتابوں میں بھی مذکور ہے۔ (بحوالہ بشارت الدارین بالصبر علیٰ شہادۃ الحسینؓ ص ۴۸۳ مؤلفہ مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ)

☆☆☆☆

دینِ اِسلام

دِین کا معنیٰ

اَلدِّیْنُ: حساب۔ یَوْمِ الدِّیْن اسی سے ہے۔

ملکیت، قدرت، حکم، حالت، بدلہ، مذہب، ملت، عادت، سیرت، فرمانبرداری (المنجد)

مذہب، بدلہ، اِسلام۔ جمع اَدْیَانٌ (بیان اللسان)

دین نظام زندگی کو کہتے ہیں۔ الدین سے مراد وہ خاص نظام زندگی (راستہ، طریقہ عقیدہ، آئین، شریعت) جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے وضع فرمایا ہے۔

مذہب کا معنیٰ

راہ۔ راستہ۔ طریقہ۔ عقیدہ۔ آئین (قائد اللغات)

طریقہ۔ راستہ۔ دین۔ عقیدہ۔ اصل (بیان اللسان)

ملت کا معنیٰ

گروہ۔ فرقہ۔ قوم۔ شریعت۔ دِین (قائد اللغات)

ایمان کے معنیٰ

مذہب۔ شریعت (بیان اللسان)

(لغوی) امن دینا۔ بے خوف کرنا (قائد اللغات)

اعتماد پیدا کرنا۔ پناہ دینا۔ بے خوف کرنا۔ تصدیق کرنا۔ مان لینا۔

شریعت کا قبول کرنا۔ (بیان اللسان)

(اصطلاحی) عقیدہ۔ مذہب (قائد اللغات)

ایمان دِین کی ضروری باتوں کو دل سے سچا ماننا اور زبان سے اقرار کرنا ہے۔

اِسلام کا معنیٰ

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

اِسلام سلم سے بنا ہے۔ جس کے لغوی معنیٰ ہیں۔ اطاعت کرنا، گردن جھکا دینا۔ تسلیم کرنا۔ ماننا۔ اِسلام کا معنیٰ ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے گردن جھکا دینا یا گردن رکھ دینا ہے۔ (قائد اللغات)

اَھلُ السُّنَّتِ وَالْجَمَاعَتُ

اہل کا لغوی معنیٰ ''صاحب، والا'' ہے جیسے اہل علم۔ اہل انجیل۔ اہل بیت۔ اہل سنت۔ ان معنیٰ میں جمع کے لئے مخصوص ہے۔

یعنی یہ نہیں کہہ سکتے ہیں فلاں شخص اہل علم۔ یا اہل قلم ہے بلکہ یہ کہیں گے اہل علم۔ یا اہل قلم یا اہل کتاب یا اہل بیت یا اہل سنت میں سے ہے۔

سنت کا معنیٰ

(لغوی) عادت۔طبیعت۔روش۔طریقہ۔صورت (بیان اللسان)

دستور۔طریق۔عادت۔روش۔راہ (قائد اللغات)

(اصطلاحی) سنت سے مراد حضور ﷺ کی عادت۔روش۔راہ۔طریق۔ دستور ہے۔

جماعت کا معنیٰ

(لغوی) گروہ۔فریق۔مجلس۔سلسلہ۔زمرہ (قائد اللغات)

(اصطلاحی) الجماعت سے مراد جماعت رسول ﷺ، صحابہ کرامؓ ہیں۔

اہل السنّت والجماعت کی وجہ تسمیہ

بے شک اللہ تعالیٰ کے دِین کا نام اِسلام ہے اور اِسلام پر ایمان لانے والوں کا نام بھی خود اللہ تعالیٰ نے مسلم (مسلمان) رکھا ہے لیکن جب اِسلام کے نام پر ہی اعدائے اِسلام نے غیر اسلامی، باطل عقائد ونظریات اختیار کئے اور ان کی اشاعت وتبلیغ میں سرگرمیاں اختیار کیں، تو سلف صالحین نے دوسرے باطل فرقوں سے امتیاز کے لئے اہل حق کا نام اہل السنّت والجماعت مشہور کیا اور آج تک حق پرست مسلمانوں کا یہی امتیازی نام و

لقب چلا آ رہا ہے۔ اور اہل السنّت والجماعت سے مراد وہ مسلمان ہیں جو اللہ تعالیٰ کے آخری کامل و مکمل دِین اِسلام کو سنت رسول ﷺ اور جماعت رسول ﷺ یعنی صحابہ کرامؓ کے واسطہ سے تسلیم کرتے ہیں۔

(بشارت الدارین با الصبر علی شہادت الحسین ص ۴۸۴، مصنفہ مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ)

سُنّی نسبت

اسم کے آخر میں نسبت کے لئے یائے نسبت (ی) اور اس سے پہلے کسرہ زیادہ کرنے سے جو اسم بنتا ہے اس کو اسم منسوب کہتے ہیں۔ اسم کے آخر میں یائے نسبت لگانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی شے کا تعلق ہے۔ جیسے اِسلام سے اسلامی۔ سنت سے سُنّی۔

سنت کے ساتھ یائے (ی) نسبت لگانے سے سُنّی ہوا۔

جب اسم میں تائے تانیث ہو تو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے، جیسے کُوفَۃٌ سے کُوفی، مَکَّۃٌ سے مکّی، سُنَّۃٌ سے سُنّی۔

اس طرح مسلمانان اہل سنت حضور ﷺ کی سنت کے ساتھ نسبت سے سُنّی کہلاتے ہیں۔

حنفی نسبت

جو اسم "فعیلة" کے وزن پر ہو، یائے نسبت لگانے سے اس کی تائے ثانیث اور یا (ی) بھی گر جاتی ہے۔ جیسے مدینة سے مدنی، مکّة سے مکّی، حنیفة سے حنفی۔

اس طرح مسلمانانِ اہل السنّت والجماعت، جو فقہ میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں، وہ امام صاحب کی کنیت ابو حنیفہ کی نسبت سے حنفی کہلاتے ہیں۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

اہل السنّت والجماعت

اہل السنّت والجماعت، سُنّی مسلمانوں کا یہ سب سے بڑا گروہ جو آنحضرت ﷺ کی سنت اور جماعت صحابہ کرامؓ کو معیار حق اور آنحضرت ﷺ کے چاروں خلفاء (حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین، حضرت علیؓ المرتضٰی) کو برحق خلیفہ مانتا ہے۔ اور چاروں اماموں (حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ، حضرت امام مالکؒ، حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ) کی فقہ کو تسلیم کرتے ہوئے ان میں سے کسی ایک کی پیروی کرتا ہے۔ اور اہل السنّت والجماعت کہلاتا ہے۔

اہل السنّت والجماعت

شیخ الاسلام پاکستان حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانیؒ لکھتے ہیں۔

"صحیح اسلامی فرقہ اہل السنّت والجماعت ہے یعنی جو سنت نبوی ﷺ اور جماعتِ صحابہؓ کا پیرو ہے، یہ لقب ماخوذ ہے، بلکہ ہو بہو ترجمہ ہے حدیث کے اُس جملہ کا جو فرقہ ناجیہ کے بارے میں آیا ہے۔ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِیْ. حضور ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جس طریق پر میں اور میرے صحابہؓ کی جماعت ہے وہی نجات کا طریقہ ہے، چنانچہ یہ نام اُسی ارشادِ نبوی ﷺ سے ماخوذ ہے۔

(فضل الباری اُردو شرح صحیح البخاری ص ۳۳۵، افادات علامہ شبیر احمد صاحب عثمانیؒ)

سنت کا لغوی اور شرعی معنیٰ

مفردات القرآن میں امام راغبؒ اصفہانی (المتوفیٰ بعد حدود ۵۰۰ھ) لکھتے ہیں:

وَ سُنَّةُ النَّبِيِّ طَرِيْقَةُ الَّتِیْ يَتَحَرَّاهَا

ترجمہ: اور نبی کریم ﷺ کی سنت سے مراد آپ ﷺ کا وہ طریقہ ہے جو آپ ﷺ نے قصد و ارادہ سے اختیار فرمایا ہے۔

عربی لغت لسان العرب میں ہے:

وَالاَصْلُ فِیْهِ الطَّرِیْقَةُ وَالسِّیْرَةُ وَ اِذَا اُطْلِقَتْ فِیْ الشَّرْعِ فَاِنَّمَا یُرَادُ بِهَا مَا اَمَرَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ نَهٰی عَنْهُ وَ نَدَبَ اِلَیْهِ قَوْلاً وَ فِعْلاً مِمَّا لَم یَنْطِقْ بِهِ الْکِتَابُ الْعَزِیْزُ

ترجمہ: اور لغت میں سنت کا اصلی معنیٰ طریقہ اور سیرت ہے، لیکن جب شریعت میں مطلقاً سنت کا لفظ بولا جاتا ہے، تو اس سے مراد قولاً وفعلاً وہ احکام ہوتے ہیں جو قرآن مجید میں صراحتاً مذکور نہیں ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کا حکم دیا ہے، یا ان سے منع فرما دیا ہے یا ان کی دعوت دی ہے۔

عربی لغت ''تاج العروس شرح قاموس'' میں علامہ زبیدیؒ (المتوفیٰ ۱۱۹۴ھ و ۱۷۸۰م) لکھتے ہیں:

اَلْسُنَّةُ (مِنَ اللّٰهِ) اِذَا اُطْلِقَتْ فِیْ الشَّرْعِ فَاِنَّمَا یُرَادُبِهَا (حُکْمُهٗ وَ اَمْرُهٗ وَ نَهْیُهٗ) مِمَّا اَمَرَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ نَهٰی عَنْهُ وَنَدَبَ اِلَیْهِ قَوْلاً وَ فِعْلاً مِمَّا لَمْ یَنْطِقْ بِهِ الْکِتَابِ الْعَزِیْزُ

ترجمہ: اور سنۃ (اللہ کی طرف سے) جب شریعت میں مطلقاً استعمال ہوتا ہے تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے وہ احکام ہوتے ہیں جن کا قولاً و فعلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے یا ان سے منع فرمایا ہے۔

اور جن کی طرف دعوت دی ہے اور وہ قرآن عزیز میں مذکور نہیں ہیں۔

لفظ سنت اور سنن کا استعمال قرآن مجید میں

سنت کی جمع سنن ہے اور قرآن پاک میں یہ لفظ متعدد بار آیات میں آیا ہے۔ مثلاً:

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلاً (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۷)

ترجمہ: یہ سنت ہے اُن لوگوں کی جن کو آپ ﷺ سے پہلے ہم نے رسول بنا کر بھیجا اور آپ ﷺ ہماری سنت میں ہرگز تبدیلی نہ پائیں گے۔

حاصل کلام: اس آیت میں سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا سے سنتِ انبیاء اور لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا سے سُنَّةُ اللّٰہ کا ثبوت ہو گیا۔ (بشارت الدارین ص ۲۸۵)

☆ پیرانِ پیر سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلیؒ (المتوفی ۵۶۱ھ) اہل السنۃ والجماعۃ کی تعریف یوں بیان فرماتے ہیں:

فَعَلَى الْمُؤْمِنِ اِتِّبَاعُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَالسُّنَّةُ مَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْجَمَاعَةُ مَا اِتَّفَقَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ فِيْ خِلَافَةِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ

(غنیۃ الطالبین ص ۱۹۵ طبع لاہور۔ راہِ سنت ص ۳۰)

ترجمہ: مومن پر لازم ہے کہ وہ السنۃ والجماعۃ کی پیروی کرے۔ سنت وہ چیز ہے جو آنحضرت ﷺ نے (قولاً و فعلاً) مسنون قرار دی ہو۔ اور ''جماعت'' وہ احکام ہیں جن پر کہ صحابہ کرامؓ نے خلفاءِ اربعہ کی خلافت میں اتفاق کیا۔

اہل سنت کہلانے کی ضرورت

حضرت محمدؒ بن سیرین تابعی مولود ۳۳ھ المتوفی ۱۱۱ھ فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنِ عَلِيِّ بن الْحَسَنِ شَفِيْقِ ِ النَّضَرُ بْن عَبْدِ اللّٰهِ الَاصَمِّ نَا اِسْمٰعِيْل بنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اِبْنِ سَيْرِيْنَ قَالَ كَانَ فِيْ الزَّمَنِ لاوَّلِ لَا يَسأَلُونَ عَنِ الْاَسنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الفِتنَةُ سَأَلُوْا عَنِ الْاَسْنَادِ لِكَيْ يَاْخُذُوْا حَدِيْثَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ يَدَعُوْا حَدِيْثَ اَهْلِ البِدْعِ (کتاب العلل ص ۴ از امام ترمذی)

ترجمہ: محمد بن علی بن حسن بن شفیق۔ نضر بن عبداللہ اصم۔ اسمٰعیل بن زکریا، عاصم ابن سیرینؒ سے منقول ہے کہ پہلے زمانہ میں اسناد کے بارے میں سوال نہیں ہوتا تھا لیکن جب فتنہ برپا ہو گیا تو لوگوں نے اسناد کے بارے میں سوال شروع کیا تا کہ اہل سنت کی روایتیں لے لیں اور بدعتیوں کی روایات چھوڑ دیں۔

☆ علامہ ابن سیرینؒ کا قول صحیح مسلم شریف کے مقدمہ میں امام مسلمؒ نے نقل کیا ہے:

حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ زَکَرِیَا عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ اِبْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ لَمْ یَکُوْنُوْا یَسْئَلُوْنَ عَنِ الْاَسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوْا سَمُّوْا لَنَا رِجَالَکُمْ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَهْلِ السُّنَّةِ فَیُؤْخَذُ حَدِیْثُهُمْ وَ یُنْظَرَ اِلٰی اَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا یُؤْخَذُ حَدِیْثُهُمْ (مقدمہ صحیح مسلم شریف ۲۷)

ترجمہ: ابو جعفر محمد بن صباح اسمٰعیل بن زکریا عاصم الاحول ابن سیرینؒ سے بیان کرتے ہیں، پہلے حضرات اسنادِ حدیث ہی دریافت نہ کرتے تھے، لیکن فتنہ بپا ہو ہو جانے کے بعد روایان حدیث کے متعلق گفت و شنید شروع کر دی۔ چنانچہ غور وخوض کے بعد اہل سنت کی حدیث قبول کر لی جاتی تھی، اور اہل بدعت کی حدیث رد کر دی جاتی تھی۔

اہل السنّت والجماعت کی علامات

اہل السنّت والجماعت کی اصطلاح دورِ صحابہؓ میں بھی رائج تھی۔

علامہ علی قاری حنفی محدث نے مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد دوم باب المسح علی الخفین میں یہ روایت نقل کی ہے:

سُئِلَ اَنَسُ بْنِ مَالِکُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ عَلَامَاتِ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ فَقَالَ اَنْ تُحِبُّ الشَّیْخَیْنِ وَلَا تَطْعَنِ الْخَتَنَیْنِ وَ تَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ (مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد دوم)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اہل السنّت والجماعت کی علامات کیا ہیں؟ تو آپؓ نے جواب فرمایا: یہ کہ تو شیخین (حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ) سے محبت رکھے اور حضورﷺ کے دو دامادوں حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ پر طعن نہ کرے اور موزوں پر مسح کرے۔

امام حسنؓ اور امام حسینؓ اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان کربلا میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا:

اَوَلَمْ یُبَلِّغْکُمْ قَوْلٌ مُسْتَفِیْضٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ لِیْ وَ لِاَخِیْ اَنْتُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَقُرَّۃُ عَیْنِ اَھْلِ السُّنَّۃِ فَاِنْ صَدَقْتُمُوْنِیْ بِمَا اَقُوْلُ وَ ھُوَ الْحَقُّ وَاللّٰہِ مَا تَعَمَّدْتُ کِذْبًا

(تاریخ ابن خلدون جلد دوم ص ۵۳۳ و تاریخ کامل ابن اثیر جلد چہارم ص ۲۶ طبع بیروت)

ترجمہ: کیا تم کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور میرے بھائی (حضرت حسنؓ) کے حق میں یہ فرمایا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنت کے سردار ہو۔ اور تم دونوں اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو؟ پس جو میں نے تم سے کہا ہے اس کی تصدیق کرو اور یہی سچ ہے۔ بخدا میں نے جھوٹ نہیں بولا۔

احادیث:.....افتراقِ اُمت میں نجات یافتہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ (المتوفی ۶۸ھ) روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّةً وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلاَّ مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ

(رواہ الترمذی جلد دوم باب افتراقِ امت ص ۲۰۰)

ترجمہ: تحقیق بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے، اور میری اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، جن میں سے سوائے ایک فرقہ کے باقی سب دوزخ میں جائیں گے۔ اصحابؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ ایک فرقہ کون سا ہوگا (جو جنت میں جائے گا)؟ تو فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحابؓ کے طریقہ پر ہوں گے۔

(ترمذی، مستدرک حاکم ج ۱ ص ۱۲۹، مشکوۃ ج ۱ ص ۲۰)

جماعتِ رسول ﷺ کی شان

وَ فِیْ رِوَایَۃِ اَحْمَدَ وَ أَبِی دَاوُدَ عَنْ مَعَاوِیَۃَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَ وَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَ ھِیَ الْجَمَاعَۃُ

ترجمہ: اور سنن ابن ماجہ ص ۲۹۶ اور سنن ابو داؤد جلد سوم حدیث ۱۱۷۳ میں حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ بہتر فرقے دوزخ میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور وہ الجماعۃ ہے۔

(ترمذی شریف جلد دوم ص ۸۹ مشکوۃ، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، مستدرک جلد ۱۲۹)

(۲) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّۃُ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ (رواہ الترمذی ومشکوۃ شریف)

ترجمہ: اور حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک میری اُمت یا فرمایا کہ اُمتِ محمدیہ گمراہی پر کبھی اکٹھی نہیں ہوگی اور اللہ کا ہاتھ اوپر ''الجماعۃ'' کے ہے اور جو اس جماعت سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں گرادیا جائے گا۔ (اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے)

سرورِ کائنات ﷺ کا ارشاد: اہل السنۃ والجماعۃ حق پر ہیں

امام غزالیؒ (المولود ۴۵۰ء المتوفی ۵۰۵ء) اپنی کتاب ''احیاء العلوم'' میں

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَلَا یَعْلَمُ تَفْصِیْلُ ذَالِکَ اِلَّا بِالْاِقْتِدَاءِ بِالْفِرْقَةِ النَّاجِیَةِ وَ هُمُ الصَّحَابَةُ فَاِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا قَالَ النَّاجِی مِنْهَا وَاحِدَةٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَنْ هُمْ قَالَ اَهْلُ السَّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ فَقِیْلَ وَ مَنْ اَهْلُ السَّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ

(احیاء العلوم جلد ثالث مطبوعہ مصر ۱۹۹ باب ورع اور تقویٰ)

ترجمہ: اور اس کی تفصیل فرقہ ناجیہ کی پیروی کے بغیر نہیں معلوم ہوسکتی۔ اور وہ فرقہ ناجیہ صحابہؓ کرام ہیں۔ کیوں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تہتر فرقوں کی پیشگوئی میں) فرمایا کہ ان میں سے نجات پانے والا فرقہ ایک ہی ہوگا۔ تو صحابہؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون لوگ ہیں؟ تو فرمایا: اہل السنّت والجماعت۔ پھر عرض کیا گیا کہ اہل السنّت والجماعت کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ جو میرے اور میرے اصحابؓ کے طریقہ پر ہیں۔

اہل السنّت والجماعت کی اصطلاح کا ثبوت

مرفوع حدیث سے بھی اہل السنّت والجماعت کی اصطلاح کا ثبوت ملتا ہے، چنانچہ علامہ عبدالکریم شہرستانیؒ نے اپنی کتاب الملل و النحل میں یہ

حدیث نقل کی ہے:

وَاَخْبَرَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامَ سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَ سَبْعِیْنَ فِرْقَۃِ النَّاجِیَۃُ مِنْھَا وَاحِدَۃٌ وَالْبَاقُوْنُ ھُلْکٰی قِیْلَ وَ مَنْ النَّاجِیَۃُ قَالَ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ قِیْلَ وَ مَا السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ الْیَوْمَ وَ اَصْحَابِیْ وَ قَالَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ ظَاھِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامَ لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ

(کتاب الملل والنحل جزو اول طبع بیروت، ص۴)

ترجمہ: اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ عنقریب میری اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، ان میں سے ناجی فرقہ صرف ایک ہوگا۔ عرض کیا گیا کہ ناجی فرقہ والے کون ہوں گے؟ تو فرمایا: وہ اہل السنّت و الجماعت ہوں گے۔ پھر عرض کیا گیا کہ اہل السنّت و الجماعت کون لوگ ہوں گے؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ اس طریقہ پر ہوں گے جس پر اب میں اور میرے اصحابؓ ہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: میری اُمت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قیامت تک رہے گا۔ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''اللہ نہ اکٹھا کرے گا، میری اُمت کو گمراہی پر''۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّ سَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھَا ھَالِکَۃٌ وَوَاحِدَۃٌ مِنْھَا نَاجِیَۃٌ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ مَنِ الْفِرْقَۃُ النَّاجِیَۃُ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامَ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ قِیْلَ وَ مَا اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامَ مَا اَنَا عَلَیْہِ الْیَوْمَ وَ اَصْحَابِیْ

(مجربات غزالی ترجمہ اُردو طب جسمانی وطب روحانی فصل سوم ص ۳۴۱ مطبوعہ لاہور ۱۹۱۳)

میری اُمت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے جن میں سے صرف ایک نجات پانے والا ہوگا اور باقی سب ہلاک ہونے والے ہوں گے۔ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ وہ نجات پانے والا فرقہ کون سا ہے؟ فرمایا: اہل السنّت والجماعت۔ عرض کیا گیا کہ اہل السنّت والجماعت کون سا فرقہ ہے؟ فرمایا: جس طریقہ پر آج میں اور میرے اصحابؓ ہیں اس پر چلنے والے۔

اہل السنّت والجماعت

عَنْ اِبْنِ عَبَاسٍ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَھْلِ الْبِدْعِ وَ الضَّلَالَۃِ (تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۶۳)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ آیت "یوم تبیض وجوہٌ و تسودُّ وجوہ" کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اہل السنّت والجماعت کے چہرے

سفید ہوں گے اور اہل بدعت وضلالت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

احیاءِ سنت

وَ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ (قَالَ) لَا قَوْلَ اِلَّا بِالْعَمَلِ وَلَا قَوْلَ وَلَا عَمَلَ اِلَّا بِنِيَّةٍ وَلَا قَوْلَ وَلَا عَمَلَ وَلَا نِيَّةَ اِلَّا بِاِحْيَآءِ السُّنَّةِ

(رواہ الدیلمی)

اور علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے آپؓ نے فرمایا عمل کے بغیر قول کوئی چیز نہیں اور سنت کے سوا قول اور عمل کوئی چیز نہیں اور سنت کے زندہ کرنے کے بغیر نیت اور عمل اور قول کوئی چیز نہیں۔

سنت رسول اللہ ﷺ

وَعَنْ غضيف ابنِ حَارِثِ الثمالِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدعَةً اِلاَّ رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِن اِحْدَاثِ (مسند احمد، مشکوۃ)

حضرت غضیف بن ثمالی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس قوم نے (دین میں) کوئی بات نکالی، اس کے مثل ایک سنت اٹھا لی گئی۔ سنت کو مضبوط پکڑنا نئی بات نکالنے سے بہتر ہے۔

اہل السنّت کی تعریف حضرت علیؓ کی زبان مبارک سے

''احتجاج طبرسی'' شیعہ مذہب کی مستند کتاب میں ہے کہ حضرت شیر خدا علی المرتضیٰؓ بصرہ میں خطبہ دے رہے تھے تو ایک شخص نے آپؓ سے دریافت کیا کہ:

اَھْلُ الْجَمَاعَةِ، اَھْلُ الْفِرْقَةِ، اَھْلُ الْبِدْعَةِ اور **اَھْلُ السُّنَّةِ** کون لوگ ہیں؟

اس کے جواب میں حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا:

اَمَّا اَھْلُ الْجَمَاعَةِ فَاَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ وَ اِنْ قَلُّوْا وَ ذٰلِکَ الْحَقُّ عَنْ اَمْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِہٖ وَ اَھْلُ الْفِرْقَةِ الْمُخَالِفُوْنَ لِیْ وَلِمَنِ اتَّبَعَنِیْ وَ اِنْ کَثُرُوْا اَمَّا اَھْلُ السُّنَّةِ فَالْمُتَمَسِّکُوْنَ بِمَا سَنَّہُ اللّٰہِ وَ رَسُوْلُہٗ وَاِنْ قَلُّوْا. وَاَمَّا اَھْلُ الْبِدْعَةِ فَالْمُخَالِفُوْنَ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَ لِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہِ الْعَامِلُوْنَ بِرَأْیِھِمْ وَ اَھْوَائِھِمْ وَ اِنْ کَثُرُوْا (احتجاج طبرسی جلد اول ص ۲۴۶)

ترجمہ: اہل الجماعت میں ہوں یعنی وہ لوگ جو میری اتباع کریں اگرچہ وہ تھوڑے ہوں اور یہ حق ہے اللہ تعالیٰ کے امر سے اور اس کے رسول ﷺ کے امر سے اور الفرقہ وہ ہیں جو میرے مخالف ہیں۔ اور اہل

السنّت وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے طریقے (حکم) اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہیں اگر چہ وہ کہیں تھوڑے ہوں۔ اور اہل بدعت وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کے مخالف ہیں، جو اپنی آراء اور خواہشات پر عمل کرنے والے ہیں اگر چہ وہ کہیں زیادہ ہوں۔ (احتجاج طبرسی جلد اول ص ۲۴۶)

حاصل کلام: حضرت علی المرتضیٰؓ نے اپنے خطبہ میں ''اہل السنّت'' اور ''اہل الجماعت'' کی اصطلاح استعمال کی ہے اور ان کی تعریف کی ہے اور ان کے مقابلہ میں اہل بدعت اور اہل فرقہ کی مذمت فرمائی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰؓ کے نزدیک اہل السنّت والجماعت ہی حق پر ہیں اور خود حضرت علی المرتضیٰؓ بھی اہل السنّت والجماعت ہیں۔

(بشارت الدارین ص ۵۱۳)

تہتر فرقوں کی پیشین گوئی

وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَتَفْتَرِقُ بَعْدِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَ سَبْعِیْنَ فِرْقَةً فِرْقَةٌ نَّاجِیَةٌ وَ اِثْنَتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِی النَّار (شیعہ کتاب حدیث ''خصال'' ص ۱۴۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد میری اُمت عنقریب تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی جن میں سے بہتر (۷۲) فرقے دوزخ میں ہوں

گے اور ایک فرقہ نجات پانے والا ہوگا۔

احادیث شیعہ کی بنا پر بھی جماعت رسول ﷺ معیار حق ہے

شیعہ مذہب کی مشہور اور مستند کتاب ''احتجاج طبرسی'' (جس کے مصنف شیخ احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی ہیں) میں حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَ رُوِیَ عَنْهُ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ مَا وَجَدْتُّمْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَالْعَمَلُ لَکُمْ بِهٖ وَلَا عُذْرَ لَکُمْ فِیْ تَرْکِهٖ وَمَا لَمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ کَانَتْ فِیْهِ سُنَّةٌ مِنِّیْ فَلَا عُذْرَ لَکُمْ فِیْ تَرْکِ سُنَّتِیْ وَمَا لَمْ یَکُنْ فِیْهِ سُنَّةٌ مِنِّیْ فَمَا قَالَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا اِنَّمَا مِثْلُ اَصْحَابِیْ فِیْکُمْ کَمِثْلِ النُّجُوْمِ بِاَیِّهَا اَخَذَ اِهْتَدٰی وَ بَاَیِّ اَقَاوِیْلِ اَصْحَابِیْ اَخَذْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ وَ اِخْتِلَافُ اَصْحَابِیْ لَکُمْ رَحْمَةٌ (احتجاج طبرسی جلد۲ ص۱۰۵)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کتاب اللہ عزوجل میں جو کچھ پاؤ تو اس پر تمہارے لئے عمل کرنا ضروری ہے اور اس کے چھوڑنے میں تمہارے لئے کوئی عذر نہیں ہے اور جو بات کتاب اللہ عزوجل میں نہ پائی جائے اور وہ میری سنت میں

پائی جائے تو تمہارے لئے میری سنت کے ترک کرنے میں کوئی عذر نہیں اور جس امر میں میری سنت نہ پائی جائے تو جو میرے اصحابؓ کہیں وہی تم کہو۔ تحقیق تمہارے درمیان میرے اصحابؓ مثل ستاروں کے ہیں، ان میں سے جس ستارہ کو لیا جائے اس سے ہدایت ہو جاتی ہے اور میرے اصحابؓ میں سے جو قول بھی تم لے لو، تم ہدایت پا جاؤ گے اور میرے اصحابؓ کا اختلاف رحمت ہے۔

شیعہ عالم علامہ ابن بابویہ قمی المعروف بہ شیخ صدق نے اپنی کتاب ''خصال'' میں یہ روایت درج کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اُمَّتِیْ سَتَفْتَرِقُ عَلٰی اِثْنَتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ فِرْقَةً یَهْلِکُ اِحْدٰی وَ سَبْعُوْنَ وَ تَخَلَّصَ فِرْقَةٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنِ تِلْکَ الْفِرْقَةُ قَالَ اَلْجَمَاعَةُ، اَلْجَمَاعَةُ، اَلْجَمَاعَةُ

(شیعہ کتاب ''خصال'' جلد دوم ص ۱۴۱ مطبوعہ ایران)

ترجمہ: بے شک میری اُمت عنقریب بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گی جن میں سے اکہتر فرقے ہلاک ہوں گے اور ایک فرقہ خلاصی پائے گا۔ انہوں نے یعنی اصحابؓ نے عرض کی: وہ فرقہ کون سا ہو گا؟ فرمایا: الجماعۃ، الجماعۃ، الجماعۃ۔

سنت کو زندہ کریں اور بدعت کو بھگا دیں

مکتوبات شریف جلد دوم مکتوب ۲۳ میں مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ ۱۷ رجب ۱۰۰۷ھ) بنام مخدوم زادہ خواجہ محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

''میرے بیٹے! میں تمہیں اور تمام احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ سنت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کریں اور بدعت سے بچیں، جب کہ اس وقت اِسلام پر اجنبیت چھا رہی ہے۔ اور مسلمان اجنبی بن چکے ہیں۔ ایسے ہی زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اجنبیت بڑھتی چلی جائے گی یہاں تک کہ زمین پر ایک آدمی بھی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ اور قیامت برے لوگوں پر قائم ہوگی۔ پس جس نے متروکہ سنتوں کو زندہ کیا اور رواج پا جانے والی بدعات میں سے کسی بدعت کو ختم کیا وہ بہت خوش نصیب ہے۔ اس وقت عہد نبوی ﷺ کے بُعد کے باعث سنت چھپتی جا رہی ہے اور جھوٹ عام ہونے کی وجہ سے بدعت پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ اس وقت ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو سنت کو زندہ کرے اور بدعت کو بھگا دے۔ کیوں کہ بدعت کا رواج، دِین کی تخریب کا باعث ہے۔ اور بدعتی کی تعظیم کرنا اِسلام کو منہدم

کرنے کا باعث ہے۔ اور شاید تو نے یہ (ارشادِ نبوی ﷺ) سنا ہو کہ جس شخص نے بدعتی کی عزت و تعظیم کی اس نے اِسلام کی عمارت گرانے میں تعاون کیا۔ پس مناسب یہ ہے کہ پوری ہمت اور مکمل کوشش سے سنتوں میں سے کسی سنت کو رواج دینے اور بدعات کو مٹانے کی طرف توجہ دی جائے۔ اور اسلامی طریقوں کو قائم کرنے کی عموماً اور اس وقت خصوصاً کوشش کی جائے۔ کیوں کہ اس وقت اِسلام کمزور پڑتا جا رہا ہے اور یہ ضعف سنت کو رائج کرنے اور بدعت کو مٹانے سے ختم ہوگا۔ اور جو لوگ بدعت میں حُسن دیکھتے ہیں فقیر اس مسئلے میں ان کی موافقت نہیں کر سکتا۔ اور میں بدعت کی مختلف شکلوں میں سے کسی ایک کو بھی حسنہ نہیں سمجھتا۔ اور میں ان سب شکلوں میں ظلمت اندھیرے اور کدورت کے سوا کچھ بھی محسوس نہیں کرتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر بدعت گمراہی ہے اور میں ضعف اِسلام کے اس دور میں سلامتی اس میں سمجھتا ہوں کہ سنت پر عمل کیا جائے۔ اور چاہے وہ کسی قسم کی بدعت ہی کیوں نہ ہو۔ اس پر عمل کرنے میں ہلاکت محسوس کرتا ہوں، اور میں بدعت کو ایک کلہاڑا سمجھتا ہوں۔ جو اِسلام کی بنیادیں ہلا رہا ہے۔ اور سنت کو مشرقی ستارے کی طرح سمجھتا ہوں جو گمراہی کے اندھیروں میں راہنما بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وقت کے علماء کو یہ توفیق دے کہ وہ بدعات میں قطعاً

حُسن نہ تلاش کریں اور اس پر عمل کرنے کا فتویٰ نہ دیں۔ اگر چہ یہ بدعت ان کی نظر میں صبح کی سفیدی کی مانند روشن کیوں نہ ہو۔ کیوں کہ جو کچھ سنت کے علاوہ ہے اس میں شیطان کے بہکانے کا بڑا سامان ہے۔

اس وقت اِسلام کمزور ہے اور بدعات کے اندھیروں کا متحمل نہیں ہو سکتا اور اس وقت متقدمین اور متاخرین کے فتووں کو چھیڑنا مناسب نہیں۔ کیوں کہ حالات کے موافق احکامات علیحدہ ہوتے ہیں۔ اس وقت پورے جہاں میں بدعات کا کثرت سے ظاہر ہو جانے کے باعث اندھیروں کا سمندر اور سنت کا نور اپنی ندرت اور اجنبیت کے باعث اس سمندر میں ٹمٹماتا چراغ دکھائی دیتا ہے۔ بدعات پر عمل کرنا اس اندھیرے کو بڑھا رہا ہے اور سنت کے نور کو کم کر رہا ہے۔ اب جو چاہے بدعت کا اندھیرا عام کرے اور جو چاہے سنت کے نور کو پھیلائے۔ اور جو چاہے شیطان کی جماعت کو بڑھائے اور جو چاہے اللہ کی جماعت کو بڑھائے۔ جب کہ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ۔

اور اگر آج کے صوفی انصاف کریں تو ان پر لازم ہے کہ وہ سنت سے ہٹ کر اپنے مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم کی پیروی نہ کریں اور نئی نئی بدعات کو اس عذر کے ساتھ دِین نہ بنائیں کہ ہمارے بڑے ان پر عمل کرتے تھے۔

کیوں کہ بے شک اتباع سنت میں یقیناً نجات ہے۔ اور سنت کے علاوہ تقلید کرنے میں خطرے ہی خطرے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے مشائخ کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ہم جیسے عاجزوں کو بدعات پر چلنے کا حکم نہیں دیا۔ اور نہ ہی ان ہلاک کرنے والے اندھیروں میں ہم سے تقلید کروائی۔ اور نہ ہی سنت سے ہٹ کر کسی راہ کی طرف راہنمائی کی۔ اور نہ ہی صاحب شریعت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کے علاوہ کوئی راہ بتائی''۔

(مکتوباتِ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، مکتوب ۲۳ جلد دوم ص ۷۹)

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ارشادات

مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں:

''بمقتضائے آرائے صائبہ اہل السنّت والجماعت کہ فرقہ ناجیہ اند و نجات بے اتباع ایں بزرگواراں ممکن نیست و اگر سرمو مخالفت است خطر در خطر است ایں سخن بکشف صحیح والہام صریح نیز بہ یقین پیوستہ احتمال تخلف ندارد''۔ (مکتوبات شریف فارسی مکتوب ۵۹ جلد اول)

ترجمہ: اہل السنّت والجماعت کے مطابق اپنے عقائد کو رکھنا ضروری ہے۔ کیوں کہ قیامت کے دن اسی فرقہ اور گروہ کو نجات حاصل ہوگی۔ اور ان کے عقائد کی پیروی کئے بغیر نجات بالکل ناممکن ہے، اور اگر ایک

بال برابر بھی ان کے عقیدہ سے مخالفت ہو گی تو پھر خطرہ ہی خطرہ ہے اور یہ حقیقت بالکل صحیح کشف اور صریح الہام سے یقیناً ثابت ہو چکی ہے، اور اس میں غلطی کا شائبہ تک بھی نہیں۔ (مکتوبات ج ا مکتوب ۵۹)

سنت اور بدعت کا فرق

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ مکتوب ۱۹ میر محبّ اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام لکھتے ہیں:

''جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کی اتباع کرنا اور آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرنا، بدعات سے پرہیز کرنا، اگرچہ بدعات تجھے صبح کی روشنی کی مانند چمکدار کیوں نہ نظر آئیں، کیوں کہ فی الحقیقت بدعت میں کوئی نور نہیں، کوئی روشنی نہیں، نہ بیمار کے لئے شفاء ہے۔ اور نہ بیماری کے لئے اس میں دوا ہے پس بدعت میں کوئی خیر نہیں اور نہ کوئی حُسن ہے۔ پس افسوس ہے ان لوگوں پر کہ انہوں نے کہاں سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ بدعت حسنہ ایجاد کی جا سکتی ہے، کیا ان کو یہ معلوم نہیں کہ تکمیل و اتمام (کامل و مکمل ہونے) کے بعد کسی چیز میں ایجاد کا دروازہ کھولنا اس کے حُسن کو زائل کر دیتا ہے اور اگر وہ جان لیتے کہ دِین کامل میں کسی بدعت کو ''حسنہ'' کہنا دِین کے کامل نہ ہونے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت کے پورا نہ ہونے کو لازم کرتا ہے تو وہ اس

بات کی قطعاً جرأت نہ کرتے"۔ (مکتوباتِ مجدد الف ثانیؒ، جلد دوم مکتوب ۱۹)

کوئی بدعت حسنہ نہیں

خواجہ عبدالرحمٰن مفتی کابلی کے نام:

"میں اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ ہر حال میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ ضعیف کو ایسے لوگوں سے بچائے جو دِین میں نئے ایجاد کردہ ہر عمل کو دِین قرار دے دیتے ہیں جو عمل میں سیدنا خیر البشر اور خلفائے راشدین علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام کے زمانوں میں نہیں تھا، اور یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سیدنا مختار اور ان کی آل ابرار علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام کے صدقے میں اس بات سے بچائے کہ ہم بدعت کو حسنہ کہیں"۔ (مکتوباتِ مجدد الف ثانیؒ، جلد اوّل مکتوب ۱۸۶)

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ

خادم اہل السنّت حافظ عبدالوحید الحنفی چکوال

۲۵ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۸۲ء

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com

یا اللہ مدد

اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جی ﷺ چاہیا ہے

دینیات

دینی مدارس اور سکولوں کالجوں کے
طلباء و طالبات کے لئے نصابِ تعلیم

تعلیمات اسلام

انسان کی تخلیق

دُنیا میں آنے کا اصل مقصد

زندگی کیا ہے؟

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 02

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلگنگ روڈ چکوال

النور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

انسان کی تخلیق	3	اللہ تمہارا رب ہے	18
(۱).....روح انسان کی فضیلت	3	اعمال ناموں کو دیکھ کر گنہگار ڈر رہے ہوں گے	18
(۲).....ابلیس کا مردود ہونا اور قیامت تک مہلت طلب کرنا	4	قیامت کے دن کی پیشی اور اعمال ناموں کی تقسیم	19
(۳).....روح انسان کی حقیقت وفضیلت	6	داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال والے کا آسان حساب ہوگا	21
(۴).....ابلیس کا تکبر	7	جس دن تمام انسان رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے	22
(۵).....ابلیس اور انسان کا مقابلہ	8	بدکار لوگوں کا نامہ عمل سجین میں رہے گا	22
(۶)..... یہ قرآن ایک نصیحت ہے	8	نیک لوگوں کا نامہ عمل علیین میں رہے گا	23
(۷).....اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے	9	قیامت کے دن لوگوں کو اعمال دکھا دیئے جائیں گے	24
(۸).....منافق کی چار خصلتیں	10	قیامت کے دن انسان اپنا نامہ اعمال خود پڑھ لے گا	24
(۹).....منافق کی تین علامتیں	11	نامہ اعمال فرشتے پیش کریں گے	25
(۱۰).....اللہ نے اہل جنت اور اہل دوزخ کے ناموں کو لکھ دیا ہے	12	اعمال ناموں کی پیشی کے بعد فیصلہ	25
اللہ انسان کی رگ گردن سے بھی قریب ہے	14	اعمال ناموں کی تقسیم	26
دو فرشتے ہر انسان کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں	14	اسلام کیا ہے؟	27
فرشتے ہر انسان کا ہر لفظ لکھ لیتے ہیں	14	ایمان واسلام اور احسان کیا ہے؟ اور قیامت کب آئے گی؟	27
اعمال لکھنے والے فرشتے	15	تقدیر کے منکروں سے بیزاری	29
انسان کے اعمال اور قیامت	16	صحابہؓ کو جبرئیلؑ کی زیارت	29
انسان کے اعمال لکھنے پر فرشتے مقرر ہیں	16	ایمان کی حقیقت کیا ہے؟	30
انسان کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ	16	شرائع اسلام کیا ہیں؟	31
انسان کے اعمال نامے لکھے ہوئے سامنے آجائیں گے	16	احسان کیا ہے؟	31
انسان کو اعمال نامے دکھائے جائیں گے	17	علاماتِ قیامت کیا ہیں؟	32
انسان کا عمل اس کے گلے کا ہار ہے	17	یہ جبرئیل علیہ السلام تھے	32
اللہ نے زمین کو تمہارے لئے قیام گاہ بنایا	17		
اللہ نے تمہاری صورتیں بنائیں	18		
اللہ نے تمہیں روزی دی	18		

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ..... چکوال

ٹائٹل وکمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701

ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

انسان کی تخلیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْم۔
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔
وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

(۱).....روح انسان کی فضیلت

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۲۶) وَ الْجَآنَ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ (۲۷) وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۲۸) فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ (۲۹) فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ (۳۰) اِلَّا اِبْلِیْسَ ط اَبٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ (۳۱) قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا لَکَ اَلَّا تَکُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ (۳۲) قَالَ لَمْ اَکُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۳۳)

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی بنی تھی پیدا کیا۔ اور ''جن'' کو اس سے قبل آگ سے کہ وہ ایک گرم ہوا تھی، پیدا کر چکے تھے۔ اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب

آپ کے رب نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں ایک بشر کو بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی بنی ہو گی پیدا کرنے والا ہوں۔ سو جب اس کو پورا بنا چکوں اور میں اپنی جان ڈال دوں تو تم سب اس کے رو برو سجدہ میں گر پڑنا۔ سو سارے کے سارے فرشتوں نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے کہ اس نے اس بات کو قبول نہ کیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس! تجھ کو کون امر باعث ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔ کہنے لگا کہ میں ایسا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں، جس کو آپ نے بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی بنی ہے، پیدا کیا ہے۔ [پ۱۴ ع۲ سورۃ الحجر آیت ۲۶ تا ۳۳]

(۲).....ابلیس کا مردود ہونا اور قیامت تک مہلت طلب کرنا

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ (۳۴) وَ اِنَّ عَلَیْکَ اللَّعْنَةَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ (۳۵) قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ (۳۶) قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ (۳۷) اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (۳۸) قَالَ رَبِّ بِمَا اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ (۳۹) اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ (۴۰) قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ (۴۱) اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ (۴۲) وَ اِنَّ

جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ (۴۳) لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ (۴۴) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ (۴۵) اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ (۴۶) وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ (۴۷) لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ (۴۸) نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (۴۹) وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ (۵۰) [پ۱۴ سورۃ الحجر]

ترجمہ: ارشاد ہوا کہ تو آسمان سے نکل کیوں کہ بے شک تو مردود ہو گیا۔ اور بے شک تجھ پر لعنت رہے گی، قیامت کے دن تک۔ کہنے لگا: تو پھر مجھ کو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک۔ ارشاد ہوا: تو تجھ کو معین وقت کی تاریخ تک مہلت دی گئی۔ کہنے لگا کہ اے میرے رب! بسبب اس کے کہ آپ نے مجھے گمراہ کیا ہے، میں قسم کھاتا ہوں کہ میں دنیا میں ان کی نظر میں معاصی کو مرغوب کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا۔ بجز آپ کے ان بندوں کے جو ان میں منتخب کئے گئے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ یہ ایک سیدھا راستہ ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے۔ واقعی میرے ان بندوں پر تیرا ذرا بھی بس نہ چلے گا۔ ہاں مگر جو گمراہ لوگوں میں سے تیری راہ پر چلنے لگے۔ اور ان سب سے جہنم کا وعدہ ہے۔ جس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کے لئے ان لوگوں کے الگ الگ

حصے ہیں۔ بے شک اللہ سے ڈرنے والے باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔تم ان میں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو۔اور ان کے دلوں میں جو کینہ تھا ہم وہ سب دور کر دیں گے۔کہ سب بھائی بھائی کی طرح رہیں گے۔تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کریں گے۔وہاں ان کو ذرا بھی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔آپ میرے بندوں کو اطلاع دے دیجئے کہ میں بڑا مغفرت اور رحمت والا بھی ہوں۔اور یہ کہ میری سزا دردناک سزا ہے۔

[پ۱۴ع۲ سورۃ الحجر آیت ۴۴ تا ۵۰ ترجمہ مولانا اشرف علی تھانویؒ]

(۳).....روح انسان کی حقیقت وفضیلت

اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِیْنٍ (۷۱) فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ (۷۲) فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ (۷۳) اِلَّا اِبْلِیْسَ ط اِسْتَکْبَرَ وَ کَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ (۷۴) قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ (۷۵)

[پ۲۳ سورۃ ص آیت ۷۱ تا ۷۵]

ترجمہ: جب کہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں گارے سے ایک انسان کو بنانے والا ہوں۔سو میں جب اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی جان ڈال دوں تو تم سب اس کے رو برو سجدہ

میں گر پڑنا۔ سو سارے کے سارے فرشتوں نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے کہ وہ غرور میں آ گیا۔ اور کافروں میں سے ہو گیا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس! جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا، اس کو سجدہ کرنے سے تجھ کو کون چیز مانع ہوئی۔ کیا تو غرور میں آ گیا۔ یا یہ کہ تو بڑے درجہ والوں میں ہے۔ [پ۲۳، ع۱۴ سورۃ ص آیت ۷۱ تا ۷۵]

(۴).....ابلیس کا تکبر

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ ط خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ (۷۶) قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ (۷۷) وَ اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِیْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ (۷۸) قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (۷۹) قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ (۸۰) اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (۸۱) [پ۲۳، ع۱۴ سورۃ الزمر آیت ۷۶ تا ۸۱]

ترجمہ: کہنے لگا کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو خاک سے پیدا کیا ہے۔ ارشاد ہوا: تو آسمان سے نکل کیوں کہ بے شک تو مردود ہو گیا۔ اور بے شک تجھ پر میری لعنت رہے گی، قیامت کے دن تک۔ کہنے لگا: تو پھر مجھ کو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک۔ ارشاد ہوا: تو تجھ کو معین وقت کی تاریخ تک مہلت دی گئی۔

(۵).....ابلیس اور انسان کا مقابلہ

قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ (۸۲) اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ (۸۳) قَالَ فَالْحَقُّ وَ الْحَقَّ اَقُوْلُ (۸۴) لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنْکَ وَ مِمَّنْ تَبِعَکَ مِنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ (۸۵)

[پ۲۳، ع۱۴ سورۃ ص آیت ۸۲ تا ۸۵]

ترجمہ: کہنے لگا: تو تیری عزت کی قسم کہ میں ان سب کو گمراہ کروں گا۔ بجز آپ کے ان بندوں کے جو ان میں منتخب کئے گئے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ میں سچ کہتا ہوں اور میں تو سچ ہی کہا کرتا ہوں کہ میں تجھ سے اور ان میں سے جو تیرا ساتھ دے گا، ان سب سے دوزخ بھر دوں گا۔

(۶).....یہ قرآن ایک نصیحت ہے

قُلْ مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ (۸۶) اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (۸۷) وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَہٗ بَعْدَ حِیْنٍ (۸۸)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس قرآن پر نہ کچھ معاوضہ چاہتا ہوں، نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں۔ یہ قرآن دنیا جہان والوں کے لئے بس ایک نصیحت ہے اور تھوڑے دنوں پیچھے تم کو اس کا حال معلوم ہو جائے گا۔ [پ۲۳، سورۃ ص آیت ۸۶ تا ۸۸]

(۷).....اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ الصَّادِقُ وَ الْمَصْدُوْقُ وَ اِنَّ اَحَدَكُمْ يَجْمَعُ خَلْقَهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ فِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمً ثُمَّ يَلُوْنَ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنَ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحُ وَ يُؤْمَرُ بِاَرْبَعٍ يُكْتَبُ رِزْقَهٗ وَ اَجَلَهٗ وَ عَمَلَهٗ وَ شَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَوَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَلْيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلَهَا وَ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابِ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلَهَا

(ہذا حدیث حسن صحیح، ترمذی شریف جلد دوم باب قدر حدیث ۵، سنن ابن ماجہ جلد اول باب فی القدر)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا اور آپ صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس (۴۰) روز میں جمع کی جاتی ہے۔ پھر چالیس روز جما ہوا خون ہو جاتا ہے۔ پھر چالیس روز

میں گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر اللہ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار چیزوں کے لکھنے کا اسے حکم دیا جاتا ہے۔ وہ روزی، عمر، عمل اور شقی یا سعید لکھ دیتا ہے۔ پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بے شک تم میں سے ایک جنت کے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر اس پر سبقت کر جاتی ہے اور دوزخیوں کے عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اور وہ دوزخ میں داخل ہوتا ہے۔ اور بے شک تم میں سے ایک دوزخیوں کے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، تو اس پر تقدیر سبقت کر جاتی ہے اور اس کا خاتمہ جنت کے اعمال پر ہوتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ترمذی شریف جلد دوم باب ۴ ابواب القدر حدیث ۵، سنن ابن ماجہ باب ۱۰ القدر)

(۸).....منافق کی چار خصلتیں

عَنْ عَبدِ اللّٰہ بن عَمرو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ مَنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّ مَنْ کَانَتْ فِیْہِ خُلَّۃٌ مِنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خُلَّۃٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتّٰی یَدَعُھَا اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَ اِذَا عَاھَدَ غَدَرَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَ اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَ اِنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ (مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۲۱۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص میں یہ چاروں خصلتیں جمع ہو جائیں تو وہ خالص منافق ہے۔ اور جس میں ان میں کوئی ایک خصلت پیدا ہوگئی ہے جب تک کہ اس کو چھوڑ نہ دے: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (۲) جب عہد کرے تو توڑ ڈالے، (۳) جب وعدہ کرے تو وعدہ کی خلاف ورزی کرے، (۴) جب جھگڑا کرے تو آپے سے باہر ہو جائے۔ سفیان کی حدیث میں یوں ہے کہ جس شخص میں ان میں سے کوئی خصلت ہوگی اس میں نفاق کی علامت ہوگی۔

(۹).....منافق کی تین علامتیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَ اِذَا ئُتُمِنَ خَانَ (مسلم شریف حدیث ۲۱۲ جلد اول)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین علامتیں ہیں: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (۲) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، (۳) اور امانت میں خیانت کرے۔

(۱۰).....اللہ نے اہل جنت اور اہل دوزخ کے ناموں کو لکھ دیا ہے

عَنْ عبد الله ابن عمرو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِيْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ وَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَ قَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اَجْمَلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَ لَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ وَ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَ اَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَ قَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اَجْمَلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَ لَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلٍ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَ اَنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَ اِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِيْ الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم پر

نکلے اور آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا کتابیں ہیں؟ ہم نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ ﷺ! مگر یہ کہ آپ ہم کو بتلائیں۔ آپ ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ کی کتاب کے متعلق فرمایا: یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے۔ اس میں اہل جنت کے نام، ان کے باپوں اور قبیلوں کے نام ہیں۔ پھر اخیر میں میزان دے دی گئی ہے (کہ کل اس قدر ہیں)۔ تو اب ان میں کبھی نہ کوئی زیادتی ہوگی اور نہ ان میں کمی کی جائے گی۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ کی کتاب کے متعلق فرمایا: یہ کتاب بھی رب العالمین کی طرف سے ہے۔ اس میں اہل دوزخ کے نام، ان کے باپوں اور قبیلوں کے نام ہیں۔ پھر اخیر میں میزان دے دی گئی ہے (کہ کل اس قدر ہیں)۔ تو اب ان میں کبھی نہ کوئی زیادتی ہوگی اور نہ ان میں کمی کی جائے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! پھر عمل سے کیا فائدہ؟ جب یہ ایسی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے فارغ ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: راہِ راست پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیوں کہ جنتی کا خاتمہ اہل جنت کے اعمال پر ہوگا، اگرچہ کیسا ہی عمل کرے۔ اور دوزخی کا خاتمہ اہل دوزخ کے اعمال پر ہوگا، اگرچہ (وہ اس سے قبل) کیسا ہی عمل کرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا

اور ان دونوں کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا: تمہارا رب بندوں کے حساب کتاب سے فارغ ہو چکا۔ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَ فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ (ایک فریق جنت میں ہے اور ایک فریق دوزخ میں ہے)۔

(ترمذی شریف جلد دوم باب ۱۱ ابوب القدر حدیث ۱۱)

اللہ، انسان کی رگ گردن سے بھی قریب ہے

وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ. (سورۃ ق آیت ۱۶)

ترجمہ: اور ہم انسان کے اس قدر قریب ہیں کہ اس کی رگِ گردن سے بھی زیادہ۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

دو فرشتے ہر انسان کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں

اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ (ق آیت ۱۷)

ترجمہ: جب دو اخذ کرنے والے فرشتے اخذ کرتے رہتے ہیں جو کہ داہنی اور بائیں طرف بیٹھے رہتے ہیں۔

فرشتے ہر انسان کا ہر لفظ لکھ لیتے ہیں

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ. (سورۃ ق آیت ۱۸)

ترجمہ: وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس ہی ایک راہ دیکھنے والا تیار موجود ہوتا ہے۔

اعمال لکھنے والے فرشتے

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے آیت مذکورہ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ تلاوت فرما کر کہا: اے ابن آدم! تیرے لئے نامۂ اعمال بچھا دیا گیا ہے۔ اور تجھ پر دو معزز فرشتے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ ایک تیری داہنی جانب، دوسرا بائیں جانب۔ داہنی جانب والا تیری حسنات کو لکھتا ہے۔ اور بائیں جانب والا تیری سیئات اور گناہوں کو۔

اب اس حقیقت کو سامنے رکھ کر جو تیرا جی چاہے عمل کر۔ اور کم کر یا زیادہ، یہاں تک کہ جب تو مرے گا تو یہ صحیفہ یعنی نامہ اعمال لپیٹ دیا جائے گا اور تیری گردن میں ڈال دیا جائے گا، جو تیرے ساتھ قبر میں جائے گا اور رہے گا۔ یہاں تک کہ جب قیامت کے روز قبر سے نکلے گا تو اس وقت حق تعالیٰ فرمائے گا:

وَ کُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۳)

اور ہم نے ہر انسان کا اعمالنامہ اس کی گردن میں لگا دیا ہے۔

وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کِتٰبًا یَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا (۱۳) (بنی اسرائیل)

اور قیامت کے روز وہ اس کو کھلا ہوا پائے گا۔

اِقْرَاْ کِتٰبَكَ کَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا (۱۴)

اب اپنا اعمالنامہ خود پڑھ لے تو خود ہی اپنا حساب لگانے کے لئے کافی ہے۔

انسان کے اعمال

انسان کی پیدائش کا اصل مقصد

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْن (۵۶)

ترجمہ: میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ (پ:۲۷ سورۃ الذاریات آیت ۵۶)

انسان کی پیدائش کا مقصد رزق رسانی نہیں

مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْن (۵۷)

ترجمہ: میں ان سے رزق رسانی کی درخواست نہیں کرتا کہ وہ مجھ کو کھلایا کریں۔ (پ:۲۷ سورۃ الذاریات آیت ۵۷)

رزق اللہ خود ہی سب کو پہنچانے والا ہے

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (۵۸) (پ:۲۷ سورۃ الذاریات)

ترجمہ: اللہ خود ہی سب کو رزق پہنچانے والا ہے۔ قوت والا، نہایت ہی قوت والا ہے۔

انسان کو اعمال نامے دکھائے جائیں گے

هٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (پ:۲۵ سورۃ جاثیہ آیت ۲۹)

یہ ہمارا دفتر ہے جو تمہارے مقابلہ میں ٹھیک ٹھیک بول رہا ہے۔ ہم تمہارے اعمال کو لکھواتے جاتے تھے۔

انسان کا عمل اس کے گلے کا ہار ہے

وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا (پ:۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۳)

اور ہم نے ہر انسان کا عمل اس کے گلے کا ہار کر رکھا ہے۔ اور قیامت کے دن ہم اس کا نامہ اعمال اس کے واسطے نکال سامنے کر دیں گے، جس کو وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا۔

قیامت کے دن انسان اپنا نامہ اعمال خود پڑھ لے گا

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا

(پ:۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۴)

ترجمہ: اپنا نامہ اعمال پڑھ لے۔ آج تو خود اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے۔

اللہ نے تمہاری صورتیں بنائیں

وَ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ (پ:۲۴ سورہ مومن آیت ۶۴)

ترجمہ: اور تمہاری صورتیں بنائیں پھر تمہاری اچھی صورتیں بنائیں۔

اللہ نے تمہیں روزی دی

وَ رَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ (پ:۲۴ سورہ مومن آیت ۶۴)

ترجمہ: اور پاکیزہ چیزوں سے تمہیں روزی دی۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اللہ تمہارا رب ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

(پ:۲۴ سورہ مومن آیت ۶۴)

ترجمہ: اللہ ہے تمہارا پروردگار۔ سو برکت والا ہے جہان کا پروردگار۔

اعمال ناموں کو دیکھ کر گنہگار ڈر رہے ہوں گے

وَ يَوْمَ نُسَيِّرُ و الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا (۴۷) وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا (۴۸) وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا

فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا (پ:۱۵سورہ کہف آیت ۴۷ تا ۴۹)

ترجمہ: اور اس دن کو یاد کرنا چاہیے جس دن ہم پہاڑوں کو ہٹا دیں گے۔ اور آپ زمین کو دیکھیں گے کہ کھلا میدان پڑا ہے۔ اور ہم ان سب کو جمع کر دیں گے۔ اور ان میں کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔ اور سب کے سب آپ کے رب کے روبرو کھڑے کر کے پیش کئے جائیں گے۔ دیکھو آخر تم ہمارے پاس آئے بھی جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا، بلکہ تم یہی سمجھتے رہے کہ ہم تمہارے لئے کوئی وقت موعود نہ لائیں گے۔ اور نامہ اعمال رکھ دیا جائے گا تو آپ مجرموں کو دیکھیں گے کہ اس دن جو کچھ ہوگا اس سے ڈرتے ہوں گے۔ اور کہتے ہوں گے: ہائے ہماری کم بختی اس نامہ اعمال کی عجیب حالت ہے کہ بے قلمبند کئے ہوئے نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا گناہ۔ اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب موجود پائیں گے۔ اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا۔

قیامت کے دن کی پیشی اور اعمال ناموں کی تقسیم

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ (۱۸) فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ (۱۹) اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ (۲۰) فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ (۲۱) فِىْ جَنَّةٍ

عَالِيَةٍ (۲۲) قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ (۲۳) كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ (۲۴) وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَه (۲۵) وَ لَمْ اَدْرِمَا حِسَابِيَه (۲۶) يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَة (۲۷) مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ مَالِيَه (۲۸) هَلَكَ عَنِّىْ سُلْطٰنِيَه (۲۹) خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ (۳۰) ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ (۳۱) ثُمَّ فِىْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ (۳۲) اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ (۳۳) وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ (۳۴) فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ (۳۵) وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ (۳۶) لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ (پ:۲۹ سورۃ الحاقۃ آیت ۱۸ تا ۳۷)

ترجمہ: جس روز تم پیش کئے جاؤ گے۔ تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہ ہوگی۔ پھر جس شخص کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ تو کہے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو۔ میرا اعتقاد تھا کہ مجھ کو میرا حساب پیش آنے والا ہے۔ غرض وہ شخص پسندیدہ عیش یعنی بہشت بریں میں ہوگا۔ جس کے میوے جھکے ہوں گے۔ کھاؤ پیو مزے کے ساتھ ان اعمال کے صلہ میں جو تم نے بامید صلہ گذشتہ ایام میں کئے ہیں۔ اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، سو وہ کہے گا کیا اچھا ہوتا کہ مجھ کو میرا نامہ اعمال ہی نہ ملتا۔ اور مجھ کو یہی خبر نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ موت ہی خاتمہ کر چکتی۔ میرا مال میرے کچھ کام نہ

آیا۔ میرا جاہ مجھ سے گیا گذرا۔ (فرشتوں کو حکم ہو گا کہ) اس شخص کو پکڑو اور اس کو طوق پہنا دو۔ پھر دوزخ میں اس کو داخل کرو۔ پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیائش ستر (۷۰) گز ہے اس کو جکڑ دو۔ یہ شخص خدائے بزرگ پر ایمان نہ رکھتا تھا۔ اور غریب آدمی کو کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا۔ سو آج اس شخص کا نہ کوئی دوست دار ہے اور نہ کوئی اس کو کوئی کھانے کی چیز نصیب ہے۔ بجز زخموں کے دھوون کے۔ جس کو بجز بڑے گنہگاروں کے کوئی نہ کھائے گا۔

داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال والے کا آسان حساب ہوگا

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ (۷) فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا (۸) وَ یَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا (۹) وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ (۱۰) فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا (۱۱) وَ یَصْلٰی سَعِیْرًا (۱۲) اِنَّهٗ کَانَ فِیْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا (۱۳) اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ (۱۴) بَلٰٓی اِنَّ رَبَّهٗ کَانَ بِهٖ بَصِیْرًا

ترجمہ: تو جس شخص کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا۔ سو اس سے آسان حساب ہو گا۔ اور وہ اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئے گا۔ اور جس شخص کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا۔ سو وہ موت کو پکارے گا۔ اور جہنم میں داخل ہو گا۔ یہ شخص اپنے متعلقین میں

خوش خوش رہا کرتا تھا۔ اس نے خیال کر رکھا تھا کہ اس کو لوٹنا نہیں ہے۔ کیوں نہ ہوتا اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا۔

(پ:۳۰ سورہ الانشقاق آیت ۷ تا ۱۵)

جس دن تمام انسان رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ (۴) لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ (۵) یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (پ۳۰ آیت ۶ سورۃ المطففین)

ترجمہ: کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ ایک بڑے سخت دن میں۔ جس دن تمام انسان رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

بدکار لوگوں کا نامہ عمل سجین میں رہے گا

کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ (۷) وَ مَآ اَدْرٰکَ مَا سِجِّیْنٌ (۸) کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ (۹) وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ

(پ:۳۰ سورہ المطففین آیت ۷ تا ۱۰)

ترجمہ: ہرگز نہیں۔ بدکار لوگوں کا نامہ عمل سجین میں رہے گا۔ اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ سجین میں رکھا ہوا نامہ عمل کیا چیز ہے؟ وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے۔ اس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔

نیک لوگوں کا نامہ عمل علیین میں رہے گا

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ (۱۸) وَمَآ اَدْرٰكَ مَا عِلِّيُّوْنَ (۱۹) كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ (۲۰) يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ (۲۱) اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ (۲۲) عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ (۲۳) تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ (۲۴) يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ (۲۵) خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ (۲۶) وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ (۲۷) عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ (پ:۳۰ سورہ المطففین آیت ۱۸ تا ۲۷)

ترجمہ: ہرگز ایسا نہیں۔ نیک لوگوں کا نامہ عمل علیین میں رہے گا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ علیین میں رکھا ہوا نامہ عمل کیا چیز ہے؟ وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے۔ جس کو مقرب فرشتے دیکھتے ہوں گے۔ نیک لوگ بڑی آسائش میں ہوں گے۔ مسہریوں پر دیکھتے ہوں گے۔ اے مخاطب! تو ان کے چہروں میں آسائش کی بشاشت پہچانے گا۔ ان کے پینے کے لئے شراب خالص سربمہر۔ جس پر مشک کی مہر ہوگی ملے گی۔ اور حرص کرنے والے کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہیے۔ اور اس کی آمیزش تسنیم سے ہوگی۔ یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے۔

قیامت کے دن لوگوں کو اعمال دکھا دیئے جائیں گے

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰی فَاِذَاهُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ (۶۸) وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ (۶۹) وَوُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ

(پ:۲۴ سورہ الزمر آیت ۶۹ تا ۷۰)

ترجمہ: اور صور میں پھونک ماری جائے گی سو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے۔ مگر جس کو اللہ چاہے۔ پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو دفعۃً سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے۔ دیکھنے لگیں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہوجائے گی اور نامہ اعمال رکھ دیا جائے گا۔ اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے۔ اور سب ٹھیک ٹھاک فیصلہ کیا جائے گا۔ اور ان پر ذرہ ظلم نہ ہوگا۔ اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور وہ سب کے کاموں کو خوب جانتا ہے۔

اللہ نے زمین کو تمہارے لئے قیام گاہ بنایا

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قیام گاہ بنایا اور آسمان

کو چھت بنایا۔ (پ:۲۴ سورہ مومن آیت ۶۴)

نامہ اعمال فرشتے پیش کریں گے

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ ؕ ذٰلِکَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ (۲۰) وَ جَآئَتْ کُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ هُوَ شَهِیْدٌ (۲۱) لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآئَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ (۲۲) وَ قَالَ قَرِیْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ (پ:۲۶ سورہ ق آیت ۲۰ تا ۲۳)

ترجمہ: اور صور پھونکا جائے گا۔ یہی دن ہو گا وعید کا۔ اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک اس کو اپنے ہمراہ لائے گا۔ اور ایک گواہ ہو گا۔ تو اس دن سے بے خبر تھا۔ سو اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ ہٹا دیا سو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔ اور فرشتہ جو اس کے ساتھ رہتا تھا عرض کرے گا یہ وہ ہے جو میرے پاس تیار ہے۔

اعمال ناموں کی پیشی کے بعد فیصلہ

اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ (۲۴) مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبِ (۲۵) الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ (پ:۲۶ سورہ ق آیت ۲۴ تا ۲۶)

ترجمہ: (حکم ہوگا کہ) ہر ایسے شخص کو جہنم میں ڈال دو جو کفر کرنے والا ہو اور ضد رکھتا ہو۔ اور نیک کام سے روکتا ہو اور حد سے باہر جانے والا ہو۔ اور شبہ پیدا کرنے والا ہو۔ جس نے اللہ کے ساتھ معبود تجویز کیا ہو سو ایسے شخص کو سخت عذاب میں ڈال دو۔

اعمال ناموں کی تقسیم

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَئُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا (۷۱) وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (۷۲)

(پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۱ تا ۷۲)

ترجمہ: جس روز ہم تمام آدمیوں کو ان کے نامہ اعمال سمیت بلائیں گے۔ پھر جس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو ایسے لوگ اپنا نامہ اعمال پڑھیں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا۔ اور جو شخص دنیا میں (راہ نجات دیکھنے سے) اندھا رہے گا سو وہ آخرت میں بھی (منزل نجات تک پہنچنے سے) اندھا رہے گا۔ (بلکہ بہ نسبت دنیا کے وہاں) زیادہ راہ گم کردہ ہوگا۔ (کیوں کہ دنیا میں تو ضلالت کا تدارک ممکن تھا اور وہاں یہ بھی ممکن نہ ہوگا۔ سو ایسا شخص بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا۔)

اسلام کیا ہے؟

ایمان واسلام اور احسان کیا ہے؟ اور قیامت کب آئے گی؟

(۲) اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ یَحْیٰ بْنِ یَعْمُرٍ قَالَ بَیْنَا مَعَ صَاحِبٍ لِیْ بِمَدِیْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ بَصُرْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ لِصَاحِبِیْ هَلْ لَکَ اَنْ تَاْتِیَهٗ فَنَسْاَلَهٗ عَنِ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ دَعْنِیْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا الَّذِیْ اَسْاَلُهٗ فَاِنِّیْ اَعْرِفُ بِهٖ مِنْکَ قَالَ فَانْتَهَیْنَا اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نَتَقَلَّبُ فِیْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَرُبَّمَا قَدِمْنَا الْبَلْدَةَ بِهَا قَوْمٌ یَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ فَبِمَا نَرُدُّ عَلَیْهِمْ قَالَ اَبْلِغْهُمْ فِیْ اَنِّیْ مِنْهُمْ بَرِیْءٌ وَ لَوْ اَنِّیْ وَجَدْتُ اَعْوَانًا لَجَاهَدْتُهُمْ ثُمَّ اَنْشَاَ یُحَدِّثُنَا قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَهٗ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ اَقْبَلَ شَابٌّ جَمِیْلٌ اَبْیَضُ حَسَنُ اللِّمَّةِ طَیِّبُ الرِّیْحِ عَلَیْهِ ثِیَابٌ بِیْضٌ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ قَالَ فَرَدَّ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ رَدَدْنَا مَعَهٗ فَقَالَ اَدْنُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُدْنُ فَدَنَا دُنْوَةً اَوْ دُنُوْتَیْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اُدْنُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُدْنُهٗ فَدَنَا حَتّٰی اَلْصَقَ رُکْبَتَهٗ بِرُکْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ

تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ لِقَائِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا مِنْ تَصْدِيقِهٖ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَانَّهٗ يَعْلَمُ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ مَا هِىَ قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَ حَجُّ الْبَيْتِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَ صَوْمُ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِحْسَانِ مَا هُوَ قَالَ الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَانَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُحْسِنٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ مَتٰى هِىَ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَ لٰكِنْ لَهَا شَرَائِطُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ وَ مَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ قَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَ نَحْنُ نَرَاهُ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىَّ بِالرَّجُلِ فَقُمْنَا فِىْ اَثَرِهٖ فَمَا نَدْرِىْ اَيْنَ تَوَجَّهَ وَلَا رَاَيْنَا شَيْئًا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ وَ اللّٰهِ مَا اَتَانِىْ بِصُوْرَةٍ اِلَّا وَ اَنَا اَعْرِفُهٗ فِيْهَا اِلَّا هٰذِهِ الصُّوْرَةِ (مسند امام اعظم ابوحنیفہؒ حدیث ۲)

ترجمہ: ابوحنیفہؒ روایت کرتے ہیں علقمہ سے، وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ

بن یعمر سے، وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ہمراہی کے ساتھ ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں قیام پذیر تھا کہ اچانک عبداللہ بن عمرؓ نظر پڑے۔ میں نے ساتھی سے کہ کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم ان کے پاس جا کر قدر کا مسئلہ حل کریں؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو میں نے کہا: اچھا! مجھے سوال کرنے دو۔ کیوں کہ میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ یحیٰ کہتے ہیں کہ پھر ہم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں حاضری دی اور میں نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! (حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی کنیت ہے) ہم اس ملک میں چلتے پھرتے ہیں۔ چنانچہ بعض اوقات ایسے شہر میں بھی ہمارا گذر ہوتا ہے، جس کے باشندے قدر کے قائل نہیں ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو ہم کیا جواب دیں؟

تقدیر کے منکروں سے بیزاری

آپ نے فرمایا: ان کو میری طرف سے یہ بات پہنچا دو کہ میں ان سے بیزار ہوں اور بری۔ اور اگر میں کچھ مددگار پا لوں تو ان سے جہاد کروں۔ آپ نے یہ حدیث بیان کرنی شروع کی:

صحابہؓ کو جبرئیلؑ کی زیارت

فرمایا کہ ہم صحابہؓ دس پانچ کی تعداد میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر تھے کہ ناگاہ ایک جوان، خوشرو، گورا چٹا، عمدہ کا کلین، خوشبو میں مہکتا

ہوا، سفید پوش سامنے سے آتا ہوا دکھائی دیا۔ قریب آ کر اس نے السلام علیک یا رسول اللہ! السلام علیکم اے اہل مجلس! کہا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی۔ پھر اس نے (وقار اور عظمت کا لحاظ رکھتے ہوئے) کہا کہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں، یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب آ جاؤ۔ تو وہ ایک دو قدم اور نزدیک ہوا۔ پھر کھڑے ہو کر وقار و عظمت کا اظہار کرتے ہوئے دوبارہ پوچھا: کیا اور قریب حاضر ہو جاؤں، یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور قریب آ جاؤ۔ چنانچہ وہ قریب ہو کر بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آنحضرت ﷺ کے گھٹنوں سے ملا لئے۔ پھر آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے بولا: ایمان کی حقیقت بتائیں؟

ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر ایمان لائے، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور اس پر کہ بروز قیامت اس کا دیدار ہو گا۔ اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ جو تقدیر بھلی ہے یا بری، وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اس کا "صَدَقْتَ" کہہ کر رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرنا ہماری سخت حیرانی کا باعث ہوا۔ کیوں کہ اس

سے پتہ چلتا تھا کہ وہ پہلے سے جانتا ہے۔ پھر کہنے لگا کہ شرائع اسلام بتایئے کہ وہ کیا ہیں؟

شرائع اسلام کیا ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: نماز پڑھنا، زکوۃ دینی، بیت اللہ کا حج ادا کرنا اگر قدرت ہو، رمضان کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا۔

یہ سن کر اس نے پھر کہا کہ سچ کہا آپ ﷺ نے۔ ہم حاضرین کو اس کے قول "صَدَقْتَ" پر پھر تعجب ہوا۔ پھر کہا کہ احسان کی حقیقت سمجھایئے کہ وہ کس سے عبارت ہے؟

حافظ عبدالوحید الحنفی

احسان کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: احسان اس چیز کا نام ہے کہ تو عمل کو اس کیفیت سے سرانجام دے کہ گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے۔ اگر تجھ کو یہ درجہ نصیب نہ ہو تو کم از کم یہ ہو کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا: اگر میں نے ایسا کیا تو کیا میں محسن ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! بے شک۔ کہنے لگا: سچ فرمایا آپ ﷺ نے۔ پھر اس نے کہا کہ مجھ کو قیامت کا پتہ دیجیے کہ وہ کب آئے گی؟

علاماتِ قیامت کیا ہیں؟

آپ ﷺ نے کہا کہ جس سے تم سوال کرتے ہو وہ اس بارے میں

سائل سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتا۔ البتہ اس کی چند علامتیں ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ[1] ان چیزوں کو اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی؟ بارش کب ہو گی؟ عورت کے رحم میں کیا ہے؟ کل انسان کیا کرے گا؟ اور یہ کہ انسان کس جگہ مرے گا؟ البتہ اللہ ہی ان کو جاننے والا اور ان سے باخبر ہے۔

اس نے کہا: سچ کہا ہے آپ نے اور یہ کہہ کر ہماری نظروں کے سامنے سے وہ واپس چل دیا۔

یہ جبرئیل علیہ السلام تھے

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلانا اس آدمی کو۔ ہم اس کے پیچھے دوڑے، مگر ہم نے اس کا کوئی نشان نہ پایا۔ اور نہ سمجھے کہ وہ کدھر غائب ہو گیا ہے۔ یہی بات ہم نے نبی ﷺ سے کہہ دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام تھے کہ تم کو تمہارے امورِ دینی سکھلانے آئے تھے۔ قسم ہے اللہ کی! اس موقع کے علاوہ وہ جب کبھی کسی صورت میں نمودار ہوئے، میں ان کو پہچان گیا۔ (مسند امام اعظم ابوحنیفہؒ کتاب الایمان حدیث ۲)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

☆☆☆☆

---

[1] ..... آیت: اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ..... الخ (سورۃ لقمان آیت ۳۴)

دینیات

دینی مدارس اور سکولوں کالجوں کے
طلباء و طالبات کے لئے نصابِ تعلیم

تعلیماتِ اسلام

(حصہ اول)

خادم المدرسین عبدالوحید الحنفی

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 03

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلگنگ روڈ چکوال

نور مینجمنٹ چکوال
0334-8706701
0543-421803

فہرست عنوانات

اصلی کلمہ اِسلام، توحید	3	پڑوسی کا حق، سنت، لوٹ اور غارت	
رسالت	4	حلال نہیں، تجارت	21
قرآن .....صراطِ مستقیم	4	اکرام صحابہؓ، کسب حلال، پڑوسی کے	
اسوۂ حسنہ	4	حقوق، باپ کے دوستوں سے اچھا	
نماز، زکوۃ، روزہ	5	سلوک	22
حج اور عمرہ، عدل، اِسلام، توبہ	6	رشتہ داری توڑنا، چغل خوری، امانت،	
توکل، جھوٹ، ظالم	7	حیاء	23
کافر اور ظالم، گمراہ شخص، فاسق، اسراف	8	علم سیکھنا، شراب، جوا وشطرنج	24
اُمید، خیرات، رزق	9	قتل ہو جانے کے بعد پھر امید مغفرت	
رضا، شان صحابہؓ	10	کی ہے	25
اطاعت خدا، اطاعتِ رسول ﷺ،		مومن بوجہ نافرمانی کس وقت مومن نہیں	
قیامت	11	ہوتا۔	25
قسمت ..... نامۂ عمل، کارساز و مددگار،		زنا سے توبہ کرے تو ایمان لوٹتا ہے	26
گرفت، گواہی	12	سب سے بہتر شخص	26
مراجعت، مسلمان، اخوت، عہد و پیمان	13	جب مسلمانوں میں کوئی فتنہ ہو تو جنگل	
رزق، مشیت، مصیبت، وزن اعمال	14	میں چلا جانا درست ہے	27
مال یتیم، کافر، شرارت، حقوق والدین	15	من الشھداء حکماً	27
نیک کام، صلح، انجام، انصاف	16	کون کون شہید مرتے ہیں؟	28
ایمان، بھلائی، تسبیح، معاف کرنا	17	یہود کو جزیرۃ العرب سے نکال دو	29
تکبر، عہد و پیمان کی اہمیت، خیرات،		مشرکین کو جزیرۃ العرب سے نکال دو	29
ناجائز قبضہ	18	دنیا میں مسافر کی طرح رہو	30
مزدور کی مزدوری، غیظ وغضب، ناجائز		فرشتوں کے ساتھ روح کا اُڑنا	30
آمدنی	19	مسکینوں پر خرچ کرنے کی برکت	31
صفائی، رشوت، رحم	20	☆☆☆☆	

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ..... چکوال

ٹائٹل وکمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701

ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

تعلیمات اسلام (حصہ اوّل)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْمِ۔
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔
وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

(۱).....اصلی کلمہ اِسلام

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه (کلمہ جز اول پ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۳۵)

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ (پ۲۶ سورۃ محمد آیت ۱۹)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه (کلمہ جز دوم سورۃ فتح آیت ۲۹)

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

(۲).....توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه (پ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۳۵)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (پ۲۶ سورۃ محمد آیت ۱۹)

اِلٰهُکُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (سورۃ البقرہ آیت ۱۶۳)

تمہارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے، نہیں کوئی معبود اُس کے سوا۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحسینی

(۳).....رسالت

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه (سورۃ فتح آیت۲۹)

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

(۴).....قرآن.....صراطِ مستقیم

☆ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ ۚ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ

(سورہ بقرہ آیت۲)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اس کتاب میں کچھ شک نہیں راہ بتاتی ہے، اللہ سے ڈرنے والوں کو۔

☆ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ (پ۱۵ بنی اسرائیل آیت۹)

اور یہ قرآن وہ راہ بتلاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔

(۵).....اسوۂ حسنہ

☆ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ (پ۲۱ سورۃ احزاب آیت۲۱)

(۶).....نماز

☆ وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ (بقرہ آیت ۴۳)

اور نماز قائم کرو۔

☆ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا ط

(النساء آیت ۱۰۳)

بے شک مسلمانوں پر اپنے مقررہ وقتوں پر نماز فرض ہے۔

☆ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن (عن ابی ہریرۃ مرفوعاً حدیث)

نماز دِین کا ستون ہے۔ (فضائل نماز فصل دوم حدیث ۷ فضائل اعمال)

خادم اہلسنت عبدالوحید

(۷).....زکوۃ

وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ (بقرہ آیت ۴۳)

اور دیا کرو زکوۃ۔

(۸).....روزہ

☆ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ (سورۃ بقرہ آیت ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے۔

☆ وَ اَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ (سورۃ بقرہ آیت ۱۸۴)

اور تمہارا روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے اگر تم خبر رکھتے ہو۔

(۹).....حج اور عمرہ

☆ وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (البقرہ آیت ۱۹۶)

اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے واسطے۔

☆ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَعْجَلْ (ابوداؤد، دارمی، مشکوۃ)

ادائیگی حج کا ارادہ کرے تو پھر جلدی کرے۔

(۱۰).....عدل

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (النسآء آیت ۵۸)

اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔

(۱۱).....اِسلام

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامَ (سورہ آل عمران ۱۹)

بے شک اللہ کے ہاں جو دِین ہے وہ اِسلام ہے۔

(۱۲).....توبہ

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ (سورہ توبہ آیت ۱۰۴)

بے شک اللہ تعالیٰ آپ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔

(۱۳).....توکل

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ (سورہ آل عمران آیت ۱۵۹)

اللہ تعالیٰ کو توکل کرنے والوں سے محبت ہے۔

(۱۴).....جھوٹ

☆ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج آیت ۳۰)

جھوٹ بولنے سے بچے رہو۔

☆ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ (پ۲۵ سورہ جاثیہ آیت ۸)

ہر جھوٹے گنہگار کے لئے خرابی ہے۔

(۱۵).....ظالم

وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ O

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ ظالم ہیں۔ (مائدہ آیت ۴۵)

(۱۶).....کافر اور ظالم

وَ الْکٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ (سورۃ بقرہ آیت ۲۵۴)

تمام کافر یقیناً ظالم ہیں۔

(۱۷).....گمراہ شخص

وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا

(سورہ احزاب آیت ۳۶)

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ کھلا گمراہ ہے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید

(۱۸).....فاسق

وَ مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ O

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ فاسق ہیں۔ (سورہ مائدہ آیت ۴۷)

(۱۹).....اسراف

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ O (سورہ انعام آیت ۱۴۲)

بے شک اللہ تعالیٰ کو بے جا خرچ کرنے والے پسند نہیں آتے۔

(۲۰).....اُمید

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط (سورہ زمر آیت ۵۳)

آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو۔ بالیقین اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۲۱).....خیرات

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَا اَذًی

نرمی سے جواب دینا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد آزار پہنچایا جائے۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۶۳)

(۲۲).....رزق

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (الحج آیت ۵۸)

بے شک اللہ تعالیٰ سب سے بہتر رزق پہنچانے والا ہے۔

(۲۳).....رضا

☆ وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ

اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا بہت ضروری ہے، اگر یہ لوگ سچے مومن ہیں۔ (توبہ آیت ۶۲)

☆ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ O (توبہ آیت ۹۶)

اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔

(۲۴).....شان صحابہؓ

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

☆ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (پ۲۶ سورۃ فتح آیت ۱۸)

البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ ان اہل ایمان سے راضی ہو گیا جو ایک درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رہے تھے۔ (القرآن)

☆ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ (مشکوۃ شریف)

میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاؤ گے۔

☆ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ

اَصْحَابِیْ عَلَی الثَّقَلَیْنِ سِوَی النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سوائے انبیاء اور مرسلین کے تمام ثقلین میں میرے اصحاب کو چن لیا ہے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد اول)

(۲۵).....اطاعت خدا

اَطِیْعُوا اللّٰہ (سورہ آل عمران آیت ۳۲)

اطاعت کرو اللہ کی۔

(۲۶).....اطاعتِ رسول ﷺ

وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ O (سورہ النور آیت ۵۶)

اور اطاعت کرو رسول کی شاید تم پر رحم ہو۔

(۲۷).....قیامت

وَ اَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَ اَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ O

بے شک قیامت آنے والی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ قبر والوں کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ (سورہ الحج آیت ۷)

(۲۸).....قسمت.....نامۂ عمل

وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ (بنی اسرائیل آیت ۱۳)

ہم نے ہر انسان کی قسمت اس کی گردن میں لٹکا دی ہے۔

(۲۹).....کارساز و مددگار

☆ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا (النساء آیت ۴۵)

اللہ تعالیٰ کافی رفیق ہے اور اللہ کافی مددگار ہے۔

☆ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ (آل عمران آیت ۱۶۰)

اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہ آ سکے گا۔

(۳۰).....گرفت

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ O (سورہ بروج آیت ۱۲)

بے شک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے۔

(۳۱).....گواہی

وَ لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَ مَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ

گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو شخص اس کو چھپاوے تو بے شک اس کا دل

گنہگار ہے۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۸۳)

(۳۲).....مراجعت

اِلَی اللّٰہِ مَرۡجِعُکُمۡ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ O (ہود آیت ۴)

تم کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

(۳۳).....مسلمان

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

ھُوَ سَمّٰکُمُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (الحج آیت ۷۸)

اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔

(۳۴).....اخوت

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ (الحجرات آیت ۱۰)

مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

(۳۵).....عہد و پیمان

وَ اَوۡفُوۡا بِالۡعَھۡدِ اِنَّ الۡعَھۡدَ کَانَ مَسۡئُوۡلاً (بنی اسرائیل آیت ۳۴)

اور جائز عہد کو پورا کرو بے شک ایسے عہد کی باز پرس ہونے والی ہے۔

(۳۶).....رزق

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِیْ الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا. (ہود آیت ۶)

اور زمین پر کوئی ذی روح چلنے پھرنے والا ایسا نہیں جس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو۔

(۳۷).....مشیت

وَ مَا تَشَآئُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ (دھر آیت ۳۰)

تم کچھ نہیں چاہ سکتے جب تک اللہ نہ چاہے۔

حافظ عبدالوحید الحنفی

(۳۸).....مصیبت

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰه (پ۲۸ سورہ تغابن آیت ۱۱)

کوئی مصیبت اللہ کے حکم کے سوا نہیں آتی۔

(۳۹).....وزن اعمال

وَ الْوَزْنُ یَوْمَئِذِ نِ الْحَقّ (پ۸ سورہ اعراف آیت ۸)

اور اس روز وزن واقع ہونے والا ہے۔

(۴۰).....مال یتیم

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ نَارًا ؕ وَ سَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا. (النسآء آیت ۱۰)

جو لوگ ناحق یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔ اور عنقریب آگ میں داخل ہوں گے۔

(۴۱).....کافر

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ؕ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ کافر ہیں۔ (مائدہ آیت ۴۴)

(۴۲).....شرارت

وَ الۡفِتۡنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الۡقَتۡلِ (پ۲ البقرہ آیت ۲۱۷)

اور شرارت قتل سے بھی سخت تر ہے۔

(۴۳).....حقوق والدین

وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا. (پ۱۵ بنی اسرائیل آیت ۲۳)

اور تم والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔

(۴۴).....نیک کام

☆ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهٗ صَدَقَةٌ

تو اچھی بات پر عمل کرے اور بری بات سے باز رہے، اس کے لئے یہی صدقہ ہے۔

☆ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ. (حدیث بخاری جلد اول پارہ ۶ حدیث ۱۳۶۰)

ہر نیک کام میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

حافظ عبدالوحید الحنفی

(۴۵).....صلح

وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ ط صلح اچھی چیز ہے۔ (پ ۵ سورہ النسآء آیت ۱۲۸)

(۴۶).....انجام

وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى. (طٰہٰ آیت ۱۳۲)

پرہیز گاری کا انجام بھلا ہے۔

(۴۷).....انصاف

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ. (پ ۲۸ سورہ الممتحنہ آیت ۸)

اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۴۸).....ایمان

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ (پ۲ البقرہ آیت ۱۴۳)

اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کرے۔

(۴۹).....بھلائی

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ. (ہود آیت ۱۱۴)

بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔

(۵۰).....تسبیح

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (حدید آیت ۱)

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے

(۵۱).....معاف کرنا

وَ اَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (بقرہ آیت ۲۳۷)

اور تمہارا معاف کرنا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

(۵۲).....تکبر

وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (الحدید آیت ۲۳)

اللہ تعالیٰ کو کوئی اترانے والا فخر کرنے والا خوش نہیں آتا۔

(۵۳).....عہد و پیمان کی اہمیت

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (پ۶ سورہ مائدہ آیت ۱)

اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۵۴).....خیرات

اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ (پ۱۳ سورہ یوسف آیت ۸۸)

اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والوں کو بدلہ دیتا ہے۔

(۵۵).....ناجائز قبضہ

☆ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ خَسَفَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ

(بخاری شریف جلد اول پارہ ۹ حدیث ۲۲۹۰)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: زمین کا کوئی حصہ بلاحق جو شخص لے گا اس کی

وجہ سے اسے قیامت کے دن ساتویں طبق تک دھنسایا جائے گا۔

☆ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا اِنَّ يَحْمِلِ تُرَابَهَا الْمَحْشَر

بغیر حق کے جو شخص کسی کی کوئی زمین دبالے گا اسے محشر میں اس کی مٹی اٹھائے پھرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ (حدیث بخاری۔ مسند احمد)

(۵۶).....مزدور کی مزدوری

اِعْطُوْا الاَجِيْرَا اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجُفَّ عَرْقَهٗ (رواہ ابن ماجہ)

مزدور کو اس کی مزدوری اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دیا کرو۔

(۵۷).....غیظ وغضب

لَا تَغْضَبْ غصہ نہ کیا کرو۔ (بخاری)

(۵۸).....ناجائز آمدنی

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِّيَ بِالْحَرَام

(مشکوۃ شریف ورواہ بیہقی فی شعب الایمان)

وہ جسم جنت میں داخل نہ ہوگا جس کی غذا مال حرام رہی ہے۔

(۵۹).....صفائی

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَان (مسلم شریف)

پاک صاف رہنا نصف ایمان ہے۔

(۶۰).....رشوت

اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ کِلٰهُمَا فِیْ النَّار (حدیث طبرانی)

رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

جس نے فیصلہ کرنے میں رشوت لی۔ وہ رشوت اس کے اور جنت کے درمیان پردہ ہوگی۔ (کتاب حدیث فردوس)

(۶۱).....رحم

☆ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَ یَعْرِفْ شَرَفَ کَبِیْرَنَا

جو شخص ہمارے چھوٹوں پر مہربانی نہ کرے اور نہ ہمارے بڑوں کی بزرگی کا لحاظ و پاس کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(حدیث ریاض الصالحین للنووی ص ۱۸۲ بحوالہ ابوداؤد، ترمذی)

☆ لَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاس (بخاری شریف)

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔

(۶۲).....پڑوسی کا حق

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ (بخاری ومسلم)

وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی اذیتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ رہ سکے۔

(۶۳).....سنت

فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ (حدیث مشکوۃ شریف)

جو میری سنت سے اعراض کرے گا وہ میری جماعت میں نہیں۔

(۶۴).....لوٹ اور غارت حلال نہیں

لَا یَحْتَلِبَنَّ اَحَدُکُم مَاشِیَۃَ رَجُلٍ بِغَیْرِ اِذْنِہٖ

تم میں سے کوئی دوسرے کے جانور کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے نہ دوھے۔ (حدیث ابن ماجہ ۲۳۰۲)

(۶۵).....تجارت

اَلتَّاجر الصّدوق الْاَمِیْن مَعَ النَّبِیّنَ وَ الصِّدّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ

سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء علیہم السلام اور صدیقوں

اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (رواہ ترمذی، حدیث حسن)

(۶۶).....اکرام صحابہؓ

اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ (مشکوۃ حدیث)

میرے اصحاب کا اکرام کرو کیوں کہ وہ تم میں سے بہتر ہیں۔

(۶۷).....کسب حلال

طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ (بیہقی، مشکوۃ ۲۶۶۱)

اُن فرائض کے بعد جو اللہ نے مقرر کئے ہیں حلال کمائی بھی فرض ہے۔

(۶۸)..... پڑوسی کے حقوق

مَنْ کَانَ مُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَہٗ

جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ (حدیث بخاری و مسلم)

(۶۹).....باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک

اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ یُصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِیْہِ (مسلم شریف حدیث ۶۵۱۴)

سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ

اچھا سلوک کرے۔

(۷۰).....رشتہ داری توڑنا

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ (حدیث مسلم ۶۵۲۱)

رشتہ داری توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۷۱).....چغل خوری

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ

چغل خور جنت میں نہ جائے گا۔ (حدیث مسلم)

(۷۲).....امانت

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ

جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں۔ (بیہقی شریف)

(۷۳).....حیاء

اَلْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِیْمَان

حیاء ایمان کا جز اور حصہ ہے۔ (حدیث بخاری)

(۷۴).....علم سیکھنا

مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ

جو شخص علم (دین) سیکھنے کے لئے نکلے، وہ اللہ کے راستے میں ہے، جب تک واپس نہ آئے۔ (رواہ ترمذی)

(۷۵).....شراب

☆ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَ ثَمَنَهَا (ابوداؤد شریف)

شراب حرام ہے اس کا بیچنا حرام اس کی قیمت حرام۔

☆ لَا یَشْرِبُ عَبْدٌ مِنْ عبیدی جَرْعَةً مِنْ خَمْرٍ اِلَّا سقیته مَکَانَهَا مِنْ حَمِیْمِ جَهَنَّمَ (مسند احمد)

جس نے شراب پی، اسے جہنم کا گرم پانی پلایا جائے گا۔

(۷۶).....جوا و شطرنج

مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ

(کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۳۱)

جو شطرنج (جواء کر کے) کھیلا، اس نے خدا و رسول کی نافرمانی کی۔

(۷۷).....مَا یُرْجٰی فِی الْقَتْلِ .....قتل ہو جانے کے بعد پھر امید مغفرت کی ہے

اُمَّتِیْ هٰذِهٖ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ لَیْسَ لَهَا عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَةِ وَ عَذَابُهَا فِیْ الدُّنْیَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَ الْقَتْلُ.

میری اس اُمت پر اللہ کی رحمت ہے۔ آخرت میں اس کو (دائمی) عذاب نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کا کفارہ اس طرح ہوگا کہ دنیا میں اس کا عذاب فتنے، زلزلے اور قتل ہے۔ (ابوداؤد شریف جلد ۳ باب ۳۰۲ حدیث ۸۷۵)

(۷۸).....مومن کس وقت مومن نہیں ہوتا

لا یزنی الزانی حین یزنی و هو مؤمن ولا یسرق حین یسرق و هو مؤمن ولا ینتهب نهبة یرفع النَّاس الیه ابصارهم و هو مؤمن (صحیح)

مومن بوجہ نافرمانی کس وقت مومن نہیں ہوتا۔

ترجمہ: زنا کرنے والا زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور شراب پینے والا شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا۔ اور چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔

[بحوالہ احادیث صحیحہ البانی جلد دوم حدیث ۳۰۰۰ .....(۱) اخرجہ البخاری۔ (۲) ۹۰/۵ ..... (۲) مسلم۔ ۵۴/۱ .....(۳) نسائی ۳۳۰/۲ .....(۴) ابن ماجہ ۴۶۰/۲، ۴۶۱]

(۷۹).....زنا سے توبہ کرے تو ایمان لوٹتا ہے

وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا زَنَی الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ عَلَیْهِ کَالظُّلَّةِ فَاِذَا اَقْلَعَ رَجَعَ اِلَیْهِ الْاِیْمَانُ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر اس کے سر پر سائبان کی طرح رہتا ہے۔ جب وہ زنا سے رک جاتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے۔ (رواہ ابوداؤد، اللفظ لہ والترمذی والبیہقی والحاکم)

(۸۰).....سب سے بہتر شخص

(۱). خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهٗ

ترجمہ: تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے، اور سکھائے۔

(صحیح) (۱) احادیث صحیحہ البانی جلد ۳ حدیث ۱۱۷۲..... (۲) اخرجہ الدارمی (جلد ۲ ص ۴۳۷).....
(۳) اخرجہ بن ماجہ (جلد ۱ ص ۹۳)..... (۴) اخرجہ مسند احمد (جلد ۲ ص ۱۳۱۷)

(۲). خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهٗ

تم میں سے وہ شخص سب سے بہتر ہے۔ جو قرآن سیکھے اور سکھلائے۔

(صحیح) احادیث صحیحہ البانی جلد ۳ حدیث ۱۱۷۳..... اخرجہ البخاری (جلد ۶ ص ۱۰۸)..... النسائی وابوداؤد (جلد ۱ ص ۲۲۶)..... ابن ماجہ والترمذی (جلد ۲ ص ۱۴۹)..... الترغیب والدارمی (جلد ۲ ۴۳۷)

(۸۱)..... جب مسلمانوں میں کوئی فتنہ ہو تو جنگل میں چلا جانا درست ہے

يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمًا يَّتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَ مَوَاقِعَ الْمَطَرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ

ترجمہ: قریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے پھرے گا چرانے کو پہاڑ کی چوٹیوں اور پانی برسنے کے مقاموں پر فسادوں کے سبب سے اپنا دِین لے کر بھاگے گا۔

حوالہ: ابوداؤد شریف جلد سوم باب ۲۹۹ حدیث ۸۶۴

(۸۲)..... من الشهداء حكماً

☆ القتيل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه شهيد ☆ والطعين فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه شهيد ☆ والفريق فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه شهيد ☆ والخار عَنْ دابته فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه شهيد ☆ والمجنوب فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه شهيد.

قَالَ محمد (يعني ابن اسحاق) المجنوب: صاحب الجنب.

ترجمہ: جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص طاعون میں مرے وہ شہید ہے۔ جو شخص ڈوب کر مر جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص سواری سے گر کر مر جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص پیٹ کی بیماری

سے مرے وہ شہید ہے۔

(صحیح) الاحادیث الصحیحہ البانی جلد نمبر۲ حدیث ۱۶۶۷.....(۲) اخرجہ احمد (جلد۲ ص ۴۴۱، ۴۴۲).....(قلت اسنادہ حسن، رجالہ کلہم ثقات)

(۸۳).....کون کون شہید مرتے ہیں؟

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ما تعدون شهیدا فیکم. قَالُوْا یا رسول الله من قتل فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه فهو شهید، قَالَ ان شهد اء امتی اِذَا لقلیل من قتل فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه فهو شهید. و من مات فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه فهو شهید. و من مات فِیْ الطاعون فهو شهید. و من مات فِیْ البطن فهو شهید (رواہ مسلم شریف، بحوالہ مشکوٰۃ شریف جلد دوم حدیث ۳۶۳۵)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی الہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے آپ میں سے شہید کس کو جانتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ آپ نے فرمایا اس صورت میں تو میری اُمت کے اندر شہیدوں کی تعداد بہت تھوڑی رہ جائے گی، (آگاہ ہو کہ) جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص اپنی موت مرے اللہ کی راہ میں وہ شہید ہے۔ جو شخص طاعون میں مرے وہ شہید ہے۔ جو شخص پیٹ کی بیماری میں مرے وہ شہید ہے۔

(۸۴)..... یہود کو جزیرۃ العرب سے نکال دو

اخْرِجُوْا يَهُوْد اَهْلِ الْحِجَاز وَ اَهْلِ نَجْرَان مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرْب، وَاعْلَمُوْا ان شرَارَ النَّاس الَّذِيْن اتَّخَذُوا قُبُور اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

ترجمہ: نکالو، اہل حجاز اور اہل نجران کے یہودیوں کو جزیرۃ العرب سے اور جان لو کہ بے شک سب سے شریر لوگ (برے لوگ) وہ ہیں، جو انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنائیں۔

[حوالہ الاحادیث الصحیحہ جلد ۳ حدیث ۱۱۳۲ ص ۱۲۴..... بحوالہ مسند احمد بن حنبل (رقم ۱۶۹۱).....
(۲) الدارمی (۲۳۳/۲)..... (۳) ابو یعلیٰ (ص ۲۴۸)]

(۸۵).....مشرکین کو جزیرۃ العرب سے نکال دو

اخرجوا المشركين من جزيرة العرب، واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم

ترجمہ: نکالو، مشرکین کو جزیرۃ العرب سے اور اس وفد کو چھوڑ دو جو جزیہ ادا کرے، جیسے میں کرتا تھا۔

[حوالہ: (۱) بخاری شریف (۲۰۸/۶)..... (۲) مسلم شریف ۷۵/۵..... (۳) ابو داؤد (۴۳/۲)
..... (۴) الترمذی (۳۹۸/۲)..... (۴) والحاکم (۳۷۴)..... (۵) والبیہقی ۲۰۷/۹..... (۶) احمد (۳۲/۱)]

(۸۶).....دنیا میں مسافر کی طرح رہو

☆ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرِ سَبِيْلٍ

(صحیح) دنیا میں ایسا رہ جیسا کہ مسافر یا راہگذر کی طرح۔

[حوالہ: اخرجہ البخاری (۱۹۵/۱۱).....ہذا حدیث صحیح متفق علیہ من حدیث الاعمش]

☆ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرِ سَبِيْلٍ وَ عَدَ نَفْسَكَ فِيْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ

دنیا میں ایسا رہ جیسا کہ مسافر یا راہ گذر ہو اور شمار کر اپنے آپ کو مردوں میں سے نہ کہ زندوں میں سے

(اخرجہ احمد والترمذی فی الذھد وابونعیم.....الاحادیث صحیحہ البانی جلد۳ حدیث ۱۱۵۷)

(۸۷).....فرشتوں کے ساتھ روح کا اُڑنا

رأيت جعفر بن ابى طالب ملكا يطير فِيْ الْجَنَّة مع الملائكة بجناحين.

ترجمہ: میں نے دیکھا جعفر بن ابی طالب کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ دو پروں کے ساتھ اُڑتا ہوا۔

(صحیح .....بحوالہ: حدیث صحیح جاء من طرقہ عن ابی ہریرہ۔ وابن عمر وابن عباس .....(۱) رواہ الترمذی۔ (۳۰۵/۲).....(۲) ابویعلی (۱۵۲۸/۴، ۱۵۲۹).....(۳) مستدرک حاکم (۲۰۹/۳) والمخلص فی الفوائد المنتقاۃ (۱/۱۲/۹).....(۴) الضیاء فی مناقب جعفر (۲/۱)

(۸۸).....مسکینوں پر خرچ کرنے کی برکت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰی ذٰلِکَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَائَهٗ فِیْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِکَ الْمَاءَ کُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ حَدِیْقَتِهٖ یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ یَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اِسْمُکَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ یَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ سَاَلْتَنِیْ عَنْ اسْمِیْ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ هٰذَا مَائُهٗ یَقُوْلُ اسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ لِاِسْمِکَ فَمَا تَصْنَعُ فِیْهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقَ بِثُلُثِهٖ وَ اٰکُلُ اَنَا وَ عِیَالِیْ ثُلُثًا وَ اَرُدُّ فِیْهَا ثُلُثَهٗ (مسلم شریف حدیث ۷۴۷۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ایک آدمی ایک جنگل میں تھا کہ اس نے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں باغ کو پانی لگاؤ۔ تو پھر ایک بادل ایک طرف چلا اور اس نے ایک پتھریلی زمین پر بارش برسائی اور وہاں نالیوں میں سے

ایک نالی (بارش کے پانی سے) بھر گئی۔ وہ آدمی برستے ہوئے پانی کے پیچھے پیچھے گیا کہ اچانک اس نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا اپنے پھاوڑے سے پانی ادھر ادھر کر رہا ہے۔ اس آدمی نے باغ والے آدمی سے کہا اے اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ فلاں۔ اور اس نے وہی نام بتایا، کہ جو اس نے بادلوں سے سنا تھا۔ پھر اس باغ والے آدمی نے اسے کہا تو نے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا میں نے ان بادلوں میں سے جس سے یہ پانی برسا ہے، ایک آواز سنی ہے کہ کوئی تیرا نام لے کر کہتا ہے کہ اس باغ کو سیراب کر۔ (اے اللہ کے بندے!) تم اس باغ میں کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا: جب تو نے یہ کہا ہے تو سنو! میں اس باغ کی پیداوار پر نظر رکھتا ہوں اور اس میں سے ایک تہائی صدقہ خیرات کرتا ہوں۔ اور ایک تہائی اس میں سے میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں جب کہ ایک تہائی میں اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔ (مسلم شریف کتاب الزھد حدیث ۷۴۷۳)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com

یا اللہ مدد

اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جوچہ چایاہ

دینیات

دینی مدارس اور سکولوں کالجوں کے
طلباء و طالبات کے لئے نصابِ تعلیم

تعلیماتِ اسلام

(حصہ دوم)

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 04

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

نور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

فساد پھیلانے کی ممانعت	3	علم سیکھنے سکھانے کی فضیلت، چالیس احادیث مبارکہ حفظ کرنے اور تبلیغ کرنے کی فضیلت	18
اللہ مفسدوں سے محبت نہیں رکھتا، اللہ مفسدوں کے کام نہیں بناتا، لوگوں کو فساد سے روکنا چاہیے	5	قرآن مجید کی ایک آیت اور علم کا ایک باب	
اچھے کام کو کہنے اور برے کام سے روکنے کا حکم	6	سیکھنا، دِین سکھانا افضل صدقہ	19
اچھے کام میں تعاون، جاہلوں سے کنارہ کشی،		دس چیزیں فطرت میں داخل	20
اللہ کا حکم سنا دو، نیکی کی ترغیب دے	7	مونچھ کترنے اور ڈاڑھی رکھنے کا حکم، اعمال کا	
مومنین میں صلح کرا دو، مومن بھائی بھائی ہیں	8	دارومدار نیتوں پر	21
نصیحت کرتا رہ، مسلمانوں میں گروہ مبلغین،		سنتِ رسول اللہ اپنانے سے سو (۱۰۰) شہیدوں	
صحابہؓ خیر امت	9	کا ثواب	22
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مختلف		جو سنت پر عمل نہ کرے، وہ مجھ سے نہیں	22
درجات، صحابہؓ کی شان پہلی کتب میں	10	موت ہر حال میں آنی ہے، جب صور پھونکا	
مومنین کی صفات، مومنین کو بشارت	11	جائے گا، ہر شخص دو گواہوں کے ساتھ حاضر ہوگا	23
بہتر بات	12	قیامت کے دن سب منظر سامنے آجائے گا،	
کامیاب لوگ، غریب مسلمان طاقت پکڑ جائیں		فرشتہ اعمال نامہ حاضر کرے گا، کفر کرنے والے	
تو، مہاجرین صحابہؓ اوّلیں مصداق، پرانے زمانے		کو جہنم میں ڈالا جائے گا	24
میں ان اوصاف کے لوگ	13	شرک کرنے والا بھی جہنم میں، اللہ کی بات نہیں	
بنی اسرائیل میں ہدایت کرنے والے، کاش ربی		بدلی جائے گی	25
واحبار یہود کو برے کاموں سے روکیں، وہ		جہنم کے پل پر چڑھنے کے لئے آٹھ سیڑھیاں	
برے کاموں سے باز نہیں آتے	14	ہیں	26
کافر نہ آپ سنتے ہیں نہ دوسروں کو سننے دیتے		جنت کا منظر (حصہ اوّل)	28
ہیں، توحید کا بیان	15	قبر کے پاس روح کو ثواب بخشنے کا طریقہ	28
حدیث، توحید کی حقیقت	16	مردوں کے ارواح کو صدقہ کرنے کی کیفیت کیا	
اِسلام کیا ہے؟ مسلمان کون ہے؟	17	ہے؟	29

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ..... چکوال

ٹائٹل وکمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701

ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

تعلیماتِ اِسلام (حصہ دوم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْم۔
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَخُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

(۱).....فساد پھیلانے کی ممانعت

(۱) ..... وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ

اور ملک میں فساد کرتے نہ پھرو۔ (آیت ۶۰ سورۃ بقرہ، آیت ۷۴ سورۃ اعراف، آیت ۸۵ سورۃ ہود، آیت ۱۸۳ سورۃ شعراء، آیت ۳۶ سورۃ عنکبوت)

(۲) ..... وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ

اور ملک کے درست ہوئے پیچھے ملک میں فساد نہ پھیلاؤ اور خدا سے ڈر سے اور امید پر خدا سے دعائیں مانگتے رہو۔ خدا کی رحمت نیکوکاروں سے قریب ہے۔ (آیت ۵۶ سورۃ معارج)

(۳) ..... وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ط (آیت ۸۵ سورۃ اعراف)

ملک کے درست ہوئے پیچھے اس میں فساد نہ پھیلاؤ۔

(۴) ..... وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ (آیت ۱۴۲ سورۃ اعراف)

اور مفسدوں کے رستے پر نہ چلنا۔

(۵) ..... وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ط (آیت ۷۷ سورۃ قصص)

اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو۔

(۶) ..... وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِي قَلْبِهٖ لا وَ هُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ (۲۰۴) وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَ يُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ (۲۰۵) وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ط وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ (۲۰۶) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ (آیت ۲۰۷ سورۃ بقرہ)

اور بعض آدمی ایسا ہے جس کی باتیں تجھ کو دنیا میں بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اور وہ اپنے ولی خیال پر خدا کو گواہ ٹھہراتا ہے۔ حالانکہ وہ دشمنوں میں سخت جھگڑالو ہے۔ اور جب وہ تمہارے پاس سے لوٹ کر جاتا ہے تو ملک کو کوندہ مارتا ہے۔ تاکہ اس میں فساد پھیلائے۔ اور کھیتی باڑی کو اور نسل کو تباہ کرے۔ اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈرو تو شیخی اس کو گناہ پر آمادہ کرتی ہے۔ پس ایسے شخص کو جہنم کافی ہے اور وہ برا

ٹھکانہ ہے۔ اور لوگوں میں سے بعض ایسا شخص بھی ہے جو خدا کی خوشنودی کے لئے اپنی جان تک دے ڈالتا ہے۔ اور اللہ بندوں پر بہت ہی شفقت رکھتا ہے۔

(۲)..... اللہ مفسدوں سے محبت نہیں رکھتا

(۱) ..... وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ (آیت ۶۴ سورۃ مائدہ)

اور اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۲) ..... اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ (آیت ۷۷ سورۃ قصص)

بے شک اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۳)..... اللہ مفسدوں کے کام نہیں بناتا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ (آیت ۸۱ سورۃ یونس)

بے شک اللہ مفسد لوگوں کا کام بننے نہیں دیا کرتا۔

(۴).....لوگوں کو فساد سے روکنا چاہیے

فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِى الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ (آیت ۱۱۶ سورۃ ہود)

تو جو امتیں تم سے پہلے ہو گذری ہیں ان میں خیر خواہی کرنے والے بھی

کیوں نہ ہوئے۔ کہ ملک میں فساد کرنے سے منع کرتے۔ سوا چند لوگوں کے جن کو ہم نے نجات دی۔ اور جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی۔ سو وہ انہیں (لذتوں) کے پیچھے پڑے رہے جو ان کو دی گئی تھیں۔ اور یہ گنہگار تھے۔

(۳) امر بالمعروف والنہی عن المنکر

اچھے کام کو کہنے اور برے کام سے روکنے کا حکم

(۱) ..... وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا وَ تُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ط (آیت ۲۲۴ سورۃ بقرہ)

اور اپنی قسموں سے خدا کو پرہیز گاری اور لوگوں میں ملاپ کرانے کا مانع نہ ٹھہراؤ۔

(۲) ..... لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ م بَيْنَ النَّاسِ ط وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا (آیت ۱۱۴ سورۃ النسآء)

ان لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں نیکی نہیں۔ سوا اس کے جو خیرات اور نیک کام یا لوگوں میں میل ملاپ کی صلاح دے۔ اور جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایسے کام کرے گا اس کو ہم بڑا ثواب عطا فرمائیں گے۔

اچھے کام میں تعاون کرنے اور برے میں نہ کرنے کا حکم

(۳) ..... وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ص (آیت۲ سورۃ مائدہ)

اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں باہم مدد کیا کرو اور گناہوں اور لوگوں پر زیادتی کرنے میں باہم مدد نہ کیا کرو۔

جاہلوں سے کنارہ کش رہو

(۴) ..... خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ (آیت۱۹۹ سورۃ اعراف)

درگزر اختیار کرو، نیکی کرنے کو کہو اور جاہلوں سے کنارہ کش رہو۔

اللہ کا حکم سنا دو

(۵) ..... فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ (آیت۹۴ سورۃ حجر)

پس جو حکم تجھ کو دیا گیا ہے اس کو کھول کر سنا دے اور مشرکین کی پرواہ نہ کر۔

نیکی کی ترغیب دے

(۶) ..... يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (آیت۱۷ سورۃ لقمان)

پیارے بیٹے! نماز پڑھ اور نیکی کی ترغیب دے اور برائی سے روک اور جو مصیبت تجھے پہنچے اس پر صبر کر۔ بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

مومنین میں صلح کرا دو

(۷) ..... وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآئَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (آیت۹ سورۃ حجرات)

اور اگر مسلمانوں کے دو فرقے آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان دونوں میں صلح کرا دو۔ پھر اگر ان میں ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والوں سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پھر جب رجوع لے آئے تو فریقین میں انصاف کے ساتھ صلح کرا دو۔ اور برابری ملحوظ رکھیو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

مومن بھائی بھائی ہیں

(۸) ..... اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آیت۱۰ سورۃ حجرات)

مسلمان تو بس (بھائی) بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں میل جول کرا

دیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

نصیحت کرتا رہ

(۹) ..... وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ

(آیت ۵۵ سورۃ ذاریات)

اور نصیحت کرتا رہ۔ بے شک نصیحت مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

(۱۰) ..... فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى (آیت ۹ سورۃ اعلیٰ)

پس جہاں تک سمجھانا مفید ہے سمجھاتا رہ۔

(۴) ..... مسلمانوں میں ایک گروہ مبلغین کا ہونا چاہیے

(۱) ..... وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اور تم میں ایسے لوگ بھی ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں اور اچھے کام کرنے کو کہیں اور برے کاموں سے روکیں۔ اور یہی لوگ مراد کو پہنچیں گے۔ (آیت ۱۰۳ سورۃ آل عمران)

صحابہؓ خیر امت ہیں

(۲) ..... كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ (آیت ۱۱۰ سورۃ آل عمران)

لوگوں کی رہنمائی کو جتنی امتیں پیدا ہوئیں ان سب سے تم بہتر ہو کہ

اچھے کام کرنے کو کہتے ہو اور برے سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

(۵).....امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مختلف درجات

(۱) ..... يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (آیت ۱۱۳ سورۃ آل عمران)

اللہ و روز آخرت پر ایمان رکھتے، اچھے کام کو کہتے اور برے کام سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں دوڑ پڑتے ہیں۔ اور یہی نیک بندوں سے ہیں۔

صحابہؓ کی شان پہلی کتب میں

(۲) ..... اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِيْلِ ۡ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آیت ۱۵۷ سورۃ اعراف)

جو رسول نبی امیّ کی پیروی کرتے ہیں جس کو اپنے ہاں تورات میں لکھا ہوا پاتے ہیں اور انجیل میں (بھی) وہ ان کو اچھے کام کرنے کو کہتا اور برے سے روکتا ہے۔ اور ان پر اچھی اچھی چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے۔ اور وہ بوجھ جو لوگوں کے سروں پر اور پھندے جو ان پر پڑے تھے، دور کرتا ہے۔ تو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی حمایت کی اور اس کو مدد دی اور جو نور اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کے پیچھے ہو لئے، وہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

مومنین کی صفات

(۳) ..... وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ط يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (آیت ۷۱ سورۃ توبہ)

اور مسلمان مرد اور عورتیں ایک کے رفیق ایک کہ نیک کام کی ترغیب دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے رہتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ ان کے حال پر اللہ عنقریب رحم کرے گا۔ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

مومنین کو بشارت

(۴) ..... اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

(آیت ۱۱۲ سورۃ توبہ)

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، تسبیح وتحمید کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کی طرف رغبت دلانے والے، برائی سے باز رکھنے والے اور اللہ نے جو حدیں باندھ رکھی ہیں، ان کو نگاہ رکھنے والے۔ اور مومنوں کو خوشخبری سنا دے۔

بہتر بات

(۵) ..... وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (آیت ۳۳ سورۃ مؤمن)

اور اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو خدا کی طرف بلائے اور نیکوکار بھی ہو۔ اور کہے کہ میں خدا کے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔

(۶) ..... وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ

(آیت ۱۷ سورۃ بلد)

اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو رحم کرنے کی ہدایت کرتے رہے۔

کامیاب لوگ

(۵) ..... وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (آیت ۳ سورۃ عصر)

اور ایک دوسرے کو حق پر رہنے کی تاکید کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے۔

(۶) .....غریب مسلمان طاقت پکڑ جائیں تو ان میں یہ اوصاف پیدا ہو سکتی ہیں: مہاجرین صحابہؓ اوّلیں مصداق

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ

یہ لوگ اگر ہم ان کے پاؤں زمین میں جما دیں تو نمازیں پڑھیں گے، زکوۃ دیں گے، نیکی کی ترغیب دیں گے اور برائی سے باز رکھیں گے۔ اور سب چیزوں کا انجام کار خدا ہی کے اختیار میں ہے۔ (آیت ۴۱ سورۃ حج)

(۷) ..... پرانے زمانے میں ان اوصاف کے لوگ تھے مگر تھوڑے:

فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ

ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ (آیت ۱۱۶ سورۃ ہود)

تو جو امتیں تم سے پہلے گزری ہیں، ان میں (اتنی) خیر خواہی کرنے والے کیوں نہ ہوئے کہ ملک میں فساد کرنے سے منع کرتے، تھے تو سہی مگر تھوڑے۔ جن کو ہم نے عذاب سے بچا لیا۔ اور جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی، وہ تو ان (لذتوں) کے پیچھے پڑے رہے جو ان کو دی گئی تھیں۔ اور یہ تھے ہی بدکردار۔

(۸)..... بنی اسرائیل میں بھی ہدایت کرنے والے پیدا ہوئے

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ق وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ (آیت ۲۴ سورۃ سجدہ)

اور ہم نے بنی اسرائیل میں سے پیشوا بنائے تھے۔ ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے۔ اور یہ منصب تب ملا جب وہ (ایذاؤں پر) صبر کئے رہے۔ اور ہماری آیتوں کا یقین بھی رکھتے تھے۔

(۹)..... کاش ربی واحبار یہود کو برے کاموں سے روکیں

لَوْ لَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ط لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ (آیت ۶۳ سورۃ مائدہ)

ان لوگوں کے ربی اور علماء کیوں ان کو جھوٹ بولنے اور حرام مال کھانے سے منع نہیں کرتے؟ بے شک ان کی یہ کرتوتیں بری ہیں۔

(۱۰)..... وہ برے کاموں سے باز نہیں آتے

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

جو برائی انہوں نے کی اس سے باز نہیں آتے تھے۔ بے شک جو وہ کرتے تھے بہت برا تھا۔ (آیت ۷۹ سورۃ مائدہ)

(۱۱)..... کافر نہ آپ سنتے ہیں نہ دوسروں کو سننے دیتے ہیں

وَ هُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ يَنْئَوْنَ عَنْهُ ۚ وَ اِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ (آیت ۲۶ سورۃ انعام)

اور یہ لوگ قرآن سننے سے دوسروں کو منع کرتے اور خود بھی اس سے بھاگتے ہیں۔ اور یہ اپنی ہلاکت کے درپے ہیں۔ اور (لطف یہ کہ) ان کو اس کی خبر نہیں۔

توحید کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

(۱) ..... وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَ مَا تَعْمَلُوْنَ (سورۃ الصافات آیت ۹۶)

ترجمہ: (۱) اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے اور تمہارے عملوں کو۔

(۲) حالانکہ تم کو اور تمہاری ان بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔ (ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی)

(۲) ..... وَمَا تَشَآئُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ: اور تم بدون اللہ رب العٰلمین کے چاہے، کچھ نہیں چاہ سکتے ہو۔

(سورۃ التکویر آیت ۲۹ ..... ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَ اَعْلَمْ ان الامة لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی ان یَنْفَعُوْکَ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کتبہ اللّٰہ لک وَ لَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَضرُوْکَ اِلَّا بِشَیءٍ قَدْ کتبَہ اللّٰہ عَلَیْکَ

ترجمہ: جان لو کہ اگر سب متفق ہو جائیں اس پر کہ تم کو کچھ نفع پہنچائیں، ہرگز نفع نہ پہنچائیں گے مگر اس چیز کا جو اللہ نے لکھ دی ہے۔ اور اگر سب متفق ہو جائیں کہ تم کو ضرر پہنچائیں، ہرگز ضرر نہ پہنچائیں گے مگر اس چیز کا جو اللہ نے لکھ دی ہے۔ (رواہ مسند احمد والترمذی)

توحید کی حقیقت

یہ یقین کر لینا کہ بدون ارادۂ خداوندی کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا توحید افعالی ہے۔ (شریعت وطریقت، دسویں فصل ص ۱۲۱ از مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ)

اِسلام کیا ہے؟ مسلمان کون ہے؟

عَن ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سُؤَالِ جِبْرَائِیْلَ اِیَّاہُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ اَلْاِسْلَام اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ اَنْ تُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَ تُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَ تَحُجَّ وَ تَعْتَمِرَ وَ تَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَ اَنْ تُتِمُّوا الْوُضُوْءَ وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَنَا مُسْلِمٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ

(الترغیب والترہیب جلد اول بحوالہ ابن خزیمہ فی الصحیح)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے جبرائیل نے اِسلام کے متعلق پوچھا تو ارشاد فرمایا: اِسلام یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور حج وعمرہ کرو اور جنابت کا غسل کرو اور وضو مکمل کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ انہوں نے پوچھا: جب یہ سارے اعمال میں نے کر لئے تو کیا پھر مسلمان ہوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں! جبرئیل نے کہا: آپ نے سچ کہا۔

(۱).....علم سیکھنے سکھانے کی فضیلت

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اسے دِین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، الترہیب والترغیب جلد اول ص ۱۰۹)

(۲).....چالیس احادیث مبارکہ حفظ کرنے اور تبلیغ کرنے کی فضیلت

عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَّ كُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا شَهِيْدًا (بیہقی، مشکوۃ، کتاب العلم حدیث ۲۴۰/۵۴)

ترجمہ: حضرت ابولدرداء بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا ہے مقدار علم کی کہ جب انسان اتنا علم حاصل کرے تو فقیہ (عالم) بن جائے (اور دنیا و آخرت میں اس کا شمار عالموں میں ہو)۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری اُمت کو فائدہ

پہنچانے کے لئے چالیس حدیثیں امر دِین کی یاد کر لے، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت میں فقیہ اٹھائے گا۔

(۳).....قرآن مجید کی ایک آیت اور علم کا ایک باب سیکھنا

وَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ لَاَنْ تَغْدُوْ فَتَعَلَّمَ اٰیَۃً مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تُصَلِّیَ مِائَۃَ رَکْعَۃٍ وَ لَاَنْ تَغْدُوْ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ عَمِلَ بِہٖ اَوْ لَمْ یَعْمَلْ بِہٖ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تُصَلِّیَ اَلْفَ رَکْعَۃٍ (الترغیب والترہیب جلد اول بحوالہ رواہ ابن ماجہ باسناد حسن)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اے ابوذرؓ اگر تو صبح کو جا کر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لے تو نوافل کی سو رکعت سے افضل ہے۔ اور اگر ایک باب علم کا سیکھ لے خواہ اس وقت وہ معمول بہ ہو یا نہ ہو تو ہزار رکعت سے بہتر ہے۔

(ابن ماجہ شریف)

(۴).....دِین سکھانا سب سے افضل صدقہ ہے

وَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَنْ یَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ

عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمُهُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ (الترغیب والترہیب جلد اول بحوالہ ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان دِین کی کوئی بات سیکھ کر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے، یہ سب سے افضل صدقہ ہے۔ (ابن ماجہ)

(۵).....دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ اعفاءُ اللِّحْيَةِ السِوّاکُ وَ اسْتِنْشَاقُ الْمَآءِ قَصُّ الْاَظْفُرِ وَ غَسْلُ الْبَرَاجِم وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَ حَلْقُ العَانَةِ و اِنتقَاصُ الْمَاء قَالَ مَصْعَبٌ وَّ نَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمُضْمَضَة (مسلم شریف ج ا حدیث ۶۰۴ ص ۱۲۹، ابوداود ج ا ص ۸)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں: (۱) مونچھوں کا کاٹنا، (۲) ڈاڑھی کا بڑھانا، (۳) مسواک کرنا، (۴) ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا، (۵) ناخن تراشنا، (۶) انگلیوں کو خوب صاف کرنا، (۷) بغلوں کے بال اکھاڑنا، (۸) زیر ناف بال مونڈھنا، (۹) پانی سے استنجا کرنا، مصعبؒ کہتے ہیں کہ دسویں بات مجھے یاد نہیں غالباً وہ مضمضہ یعنی کلی کرنا ہے۔

(۶).....مونچھ کترنے اور ڈاڑھی رکھنے کا حکم

اَخْبَرَنَا عبید اللّٰہ بن سَعِیْد قَالَ حَدَّثَنَا یحیٰ ھُوَ ابنِ سَعِیْد عَنْ عبید اللّٰہ اَخبرنی قافع عَنْ ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ احفوا اشوارب وَ اعفُوا اللِحیَ

(سنن نسائی شریف)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مونچھوں کو کم کرو اور ڈاڑھیوں کو چھوڑو (یعنی بڑھاؤ)۔

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

(۱) اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ یَحْیٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ التَیْمِیْ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّیْثِیْ عَنْ عُمَرَ بن الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَ لِکُلِّ امْرِیءٍ مَاوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتَہٗ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ مَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَأَۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ

(مسند امام اعظم ابوحنیفہؒ حدیث ۱)

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہؒ روایت کرتے ہیں یحیٰ سے، وہ محمد بن ابراہیم سے اور وہ حضرت علقمہ بن وقاص سے اور یہ حضرت عمرؓ بن خطاب رضی

اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اعمال کا تمام تر مدار نیتوں پر ہے۔ اور ہر شخص کے حصہ میں وہی آتا ہے، جس کی وہ نیت کرتا ہے۔ مثلاً جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر ہجرت کی، تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی (یعنی باعث اجر وثواب ہوئی)۔ اور جس نے اس لئے ہجرت کی کہ دنیا اس کو ملے یا وہ کسی عورت سے نکاح کر سکے، تو اس کی ہجرت کا ثمرہ بس وہی ہے۔ جس کے لئے اس نے ہجرت کی (یعنی اجر وثواب سے وہ قطعی محروم اور خالی ہاتھ ہوگا)۔

سنتِ رسول اللہ اپنانے سے سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِی فَلَہٗ اَجر مِائَۃِ شَھِیْد. (رواہ بیہقی)

ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص نے میری اُمت کے بگڑنے کے وقت میری سنت کو اپنا رہنما بنایا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

جو سنت پر عمل نہ کرے، وہ مجھ سے نہیں

فَمَنْ لَّمْ یَعْمَلْ بِسُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

ترجمہ: جو میری سنت پر عمل نہیں کرے گا، وہ مجھ سے تعلق نہیں رکھتا۔

(صحیح ..... جامع الصغیر جلد دوم حدیث ۶۰۷ ..... (۲) ابن ماجہ جلد دوم (حدیث ۱۸۴۶) عن عائشہ ..... (۳) احادیث الصحیحہ حدیث ۲۳۸۳ مؤلفہ البانی)

موت ہر حال میں آنی ہے

وَ جَآئَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَالِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْد

ترجمہ: اور موت کی سختی حقیقتاً آ پہنچی یہ وہ چیز ہے جس سے تو بدکتا تھا۔

(پارہ ۲۶ سورۃ ق آیت ۱۹)

خادم اہلسنّت حافظ الوحید الحنفی

جب صور پھونکا جائے گا

وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ ذَالِكَ يَوْمُ الْوَعِيْد (پارہ ۲۶ سورۃ ق آیت ۲۰)

ترجمہ: اور صور پھونکا جائے گا یہی دن ہوگا ڈرانے کا۔

ہر شخص دو گواہوں کے ساتھ حاضر ہوگا

وَ جَآئَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَ شَهِيْدٌ (پارہ ۲۶ سورۃ ق آیت ۲۱)

ترجمہ: اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک اس کو اپنے ہمراہ لائے گا اور ایک گواہ ہوگا۔

قیامت کے دن سب منظر سامنے آجائے گا

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآئَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْد (پارہ ۲۶ سورۃ ق آیت ۲۲)

ترجمہ: تو اس دن سے بے خبر تھا سو اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ ہٹا دیا۔ سو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔

فرشتہ اعمال نامہ حاضر کرے گا

وَ قَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْد (پارہ ۲۶ سورۃ ق آیت ۲۳)

اور فرشتہ جو اس کے ساتھ رہتا تھا عرض کرے گا یہ وہ ہے جو میرے پاس تیار ہے۔

کفر کرنے والے کو جہنم میں ڈالا جائے گا

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْد (پارہ ۲۶ سورۃ ق آیت ۲۴)

ہر ایسے شخص کو جہنم میں ڈال دو جو کفر کرنے والا ہو اور ضد رکھتا ہو۔

مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُرِيْب (پارہ ۲۶ سورۃ ق آیت ۲۵)

نیک کام سے روکتا ہو، حد سے باہر جانے والا ہو اور شبہ پیدا کرنے والا ہو۔

شرک کرنے والا بھی جہنم میں

الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰہُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْد

جس نے اللہ کے ساتھ معبود تجویز کیا ہو، سو ایسے شخص کو سخت عذاب میں ڈال دو۔ (پارہ ۲۶ سورۃ ق آیت ۲۶)

قَالَ قَرِیْنُہٗ رَبَّنَا مَا اَطْغَیْتُہٗ وَلٰکِنْ کَانَ فِیْ ضَلٰلٍ بَعِیْد

وہ شیطان جو اس کے ساتھ رہتا تھا کہے گا کہ اے رب میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا لیکن یہ خود ہی دور دراز کی گمراہی میں تھا۔

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْکُمْ بِالْوَعِیْد

ارشاد ہوگا میرے پاس جھگڑے کی بات مت کرو، میں تو پہلے ہی ڈرا چکا تھا عذاب سے۔ (پارہ ۲۶ سورۃ ق آیت ۲۸)

اللہ کی بات نہیں بدلی جائے گی

مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَ مَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْد

ترجمہ: میرے ہاں بات بدلی نہیں جائے گی، اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔ (پارہ ۲۶ سورۃ ق آیات ۲۹)

جہنم کے پل پر چڑھنے کے لئے آٹھ سیڑھیاں ہیں

غنیۃ الطالبین میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ لکھتے ہیں:

وَ ھِیَ ثَمَانُ قَنَاطِرَ عَلٰی جَسْرِ جَھَنَّمَ فَسُئَلُ الْعَبْدُ فِی اَوَّلِ مَوْقَفٍ مِنْھَا عَنِ الْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ فَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا نَجَا وَ اِلَّا تُرْدٰی فِی النَّارِ ثُمَّ جَازَ اِلَی الثَّانِیْ فَیُسْئَلُ عَنِ الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوۃِ فَاِنْ قَصَرو فِیْھِمَا تُرْدٰی فِی النَّارِ وَ اِنْ اَکْمَلَ رُکُوْعَھَا وَ سُجُوْدِھَا نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَی الثَّالِثِ فَیُسْئَلُ عَنِ الزَّکٰوۃِ فَاِنْ کَانَ قَدْ اَدَاھَا نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَی الرَّابِعِ فَیُسْئَلُ عَنِ الصِّیَامِ فَاِنْ کَمَّلَ صِیَامَہٗ نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَی الْخَامِسِ فَیُسْئَلُ عَنِ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَۃَ فَاِذَا اِدَّھُمَا نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَی السَّادِسِ فَیُسْئَلُ عَنِ الْاَمَانَۃِ فَاِنْ لَمْ یَخُنْ فِیْھَا نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَی السَّابِعَ فَیُسْئَلُ عَنِ الْغِیْبَۃِ وَ النَّمِیْمَۃِ وَ الْبُھْتَانِ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ اِعْتَاب نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَی الثَّامِنِ فَیُسْئَلُ عَنِ اَکْلِ الْحَرَامَ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ اَکَلَ نَجَا اِلَّا تُرْدٰی فِی النَّارِ

[غنیۃ الطالبین جلد دوم ساتویں مجلس ص ۵۵]

ترجمہ: دیکھئے! جہنم کے پل پر چڑھنے کے لئے آٹھ سیڑھیاں ہیں:

(۱) ..... پہلی سیڑھی پر انسان سے ایمان کے بارے میں سوال ہوگا۔

اگر مومن ہوگا تو نجات پا جائے گا ورنہ جہنم کے گڑھے میں گر جائے گا۔

(۲) ..... دوسری سیڑھی پر وضو اور نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔ اگر دونوں میں کوتاہی ہوگی تو جہنم رسید ہو جائے گا اور اگر صحیح صحیح نماز پڑھی ہوگی تو نجات پائے گا۔

(۳) ..... تیسری سیڑھی پر زکوۃ کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر زکوۃ ادا کی ہوگی تو نجات پا جائے گا۔

(۴) ..... چوتھی سیڑھی پر روزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر روزے کامل ہوں گے تو نجات پا جائے گا۔

(۵) ..... پانچویں سیڑھی پر حج اور عمرہ کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر ان دونوں کو ادا کیا ہوگا تو نجات پا جائے گا۔

(۶) ..... چھٹی سیڑھی پر امانت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر امانت میں خیانت نہ کی ہوگی تو نجات پا جائے گا۔

(۷) ..... ساتویں سیڑھی پر غیبت چغلی اور بہتان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر ان سے بری ہوگا تو نجات پا جائے گا۔

(۸) ..... آٹھویں سیڑھی پر حرام خوری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر حرام نہ کھایا ہوگا تو نجات پا جائے گا ورنہ جہنم میں گر جائے گا۔

قبر کے پاس روح کو ثواب بخشنے کا طریقہ

وَ اِذَا زَار قبر الم یضع یدہ عَلَیْہ وَلاَ یقبلہ فَاِنَّہٗ عَادَۃ الیَھُوْد وَلَا یقعد عَلَیْہ وَلَا یتکیء الیہ وَلَا یدرسہ الا ان یضطر اِلٰی ذٰلِک کلہٖ بل یقف عند موضع وقوفہٖ اَنْ لَوْ کَانَ حیا و یقرأ احدی عشر مرۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ..... و غَیْرَھَا مِنَ القُرْاٰنِ و یھدی ثَوَاب ذٰلِکَ لصَاحب القبر و ھو ان یقول: اَللّٰھُمَّ ان کنت قَد اثبتنی علٰی قرآئۃ ھٰذہ اسورۃ فانی قَد اھدیت ثَوَابَھَا لِصَاحب ھٰذا الْقَبْر ثم یسال اللّٰہ حاجتہ

(غنیۃ الطالبین عربی اردو مترجم ص ۱۱۰ از غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی)

ترجمہ: اگر کوئی کسی قبر کی زیارت کو جائے تو اس پر ہاتھ نہ رکھے، نہ اسے چومے، کیوں کہ یہ یہودیوں کی عادت ہے۔ نہ اس پر بیٹھے، نہ اس سے ٹیک لگائے اور نہ اس پر چلے۔ یہ اور بات ہے کہ مجبوراً ایسا ہوجائے۔ بلکہ قبر کے سامنے اس طرح ادب و احترام سے کھڑا ہو جس طرح قبر والے کی زندگی میں اس کے سامنے ادب و احترام سے کھڑا ہوا کرتا تھا۔ اور گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص اور قرآن پاک کی کوئی اور سورت پڑھ کر اس کا ثواب قبر والے کی روح کو بطور تحفہ بخش دے۔ بخشنے کی یہ صورت ہے کہ اس طرح کہے: اے اللہ اگر آپ نے ان سورتوں کی تلاوت کا مجھے

ثواب عطا فرمایا ہے تو میں نے ان کا ثواب اس قبر والے کو ہدیہ کے طور پر بخش دیا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔

مردوں کے ارواح کو صدقہ کرنے کی کیفیت کیا ہے؟

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ الصْطَفٰى

(اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو)

ایک دن خیال آیا کہ اپنے قریبی رشتہ دار مردوں میں سے بعض کی روحانیت کے لئے صدقہ کیا جائے۔ اسی اثناء میں ظاہر ہوا کہ اس نیت سے اس میت مرحوم کو خوشی حاصل ہوئی اور خوش وخرم نظر آئی۔

جب یہ صدقہ دینے کا وقت آیا، پہلے حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصلوۃ والسلام کی روحانیت کے لئے اس صدقہ کی نیت کی، جیسا کہ عادت تھی۔ بعد ازاں اس میت کی روحانیت کے واسطے نیت کر کے دے دیا۔ اس وقت اس میت میں ناخوشی اور اندوہ محسوس ہوا اور کلفت و کدورت ظاہر ہوئی۔ اس حال میں بہت تعجب ہوا اور ناخوشی اور کلفت کی کوئی وجہ ظاہر نہ ہوئی۔ حالانکہ معلوم ہوا کہ اس صدقہ سے بہت برکتیں اس میت کو پہنچی ہیں۔ لیکن خوشی اور سرور اس میں ظاہر نہیں ہوا۔

اسی طرح ایک دن کچھ نقدی صدقہ کی آنحضرت ﷺ کو ہدیہ کیا اور اس ہدیہ میں تمام انبیاء کرام کو بھی داخل کیا۔ اور ان کو آنحضرت ﷺ کا طفیلی

بنایا۔ اس امر میں آنحضرت ﷺ کی مرضی و رضامندی معلوم نہ ہوئی۔ اسی طرح بعض اوقات جو میں درود بھیجتا تھا، اگر اس مرتبہ میں تمام انبیاء پر بھی درود بھیجتا تو اس میں آنحضرت ﷺ کی مرضی ظاہر نہ ہوتی۔ حالانکہ معلوم ہو چکا ہے کہ اگر ایک کی روحانیت کے لئے صدقہ کر کے تمام مومنوں کو شریک کر لیں تو سب کو پہنچ جاتا ہے۔ اور اس شخص کے اجر سے کہ جس کی نیت پر دیا جاتا ہے، کچھ کم نہیں ہوتا۔

اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ المَغْفِرَةِ (سورۃ النجم آیت ۳۲)

(بے شک رب تیرا بڑی بخشش والا ہے)

اس صورت میں ناخوشی اور ناراضگی کی وجہ کیا ہے؟ مدت تک یہ مشکل بات دل میں کھٹکتی رہی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کے فضل سے ظاہر ہوا کہ ناخوشی اور کلفت کی وجہ یہ ہے کہ اگر صدقہ بغیر شرکت کے مردہ کے نام پر دیا جائے تو وہ مردہ اپنی طرف سے اس صدقہ کو تحفہ اور ہدیہ کے طور پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے جائے گا۔ اور اس کے وسیلے سے برکات و فیوض حاصل کرے گا۔ لیکن اگر صدقہ دینے والا خود آنحضرت ﷺ کی نیت کرے گا تو میت کو کیا نفع ہو گا؟ شرکت کی صورت میں اگر صدقہ قبول ہو جائے، اس صدقہ کا ثواب ملے گا۔ اور اس صدقہ کے تحفہ اور ہدیہ کرنے کے فیوض و برکات بھی حبیب رب العالمین علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس سے پائے گا۔ اسی طرح ہر شخص کے لئے کہ جس کو شریک کریں، یہی نسبت موجود ہے کہ شرکت میں ایک درجہ ثواب ہے اور عدم شرکت

میں دو درجہ کہ اس کو مردہ اپنی طرف سے اس کے حضور پیش کرتا ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہدیہ، تحفہ جو کوئی غریب کسی بزرگ کی خدمت میں لے جائے، بغیر کسی کی شرکت کے اگرچہ طفیلی ہو تو اس تحفہ کا خود پیش کرنا بہتر ہے یا شرکت کے ساتھ؟ کچھ شک نہیں کہ بغیر شرکت کے بہتر ہے۔ اور وہ بزرگ اپنے بھائیوں کو اپنے پاس سے دے دے تو اس بات سے بہتر ہے کہ یہ شخص بے فائدہ دوسروں کو داخل کرے۔

اور آلؓ و اصحابؓ جو آنحضرت ﷺ کے عیال کی طرح ہیں، ان کو جو طفیلی بنا کر آنحضرت ﷺ کے ہدیہ میں داخل کیا جاتا ہے، پسندیدہ اور مقبول نظر آتا ہے۔ ہاں متعارف ہے کہ ہدایات موسولہ میں اگر کسی بزرگ کے ساتھ اس کے ہمسروں کو شریک کریں تو اس کے ادب و رضامندی سے دور معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اس کے خادموں کو طفیلی بنا کر ہدیہ بھیجیں تو اس کو پسند آتا ہے کیوں کہ خادموں کی عزت اسی کی عزت ہے۔

پس معلوم ہوا کہ زیادہ تر مردوں کی رضامندی صدقہ کے افراد میں ہے نہ کہ صدقہ کے اشتراک میں۔ لیکن چاہیے کہ جب میت کے لئے صدقہ کی نیت کریں تو اول آنحضرت ﷺ کی نیت پر ہدیہ جدا کر لیں۔ بعدازاں اس میت کے لئے صدقہ کریں۔ کیوں کہ آنحضرت ﷺ کے حقوق دوسروں کے حقوق سے بڑھ کر ہیں۔ اس صورت میں آنحضرت ﷺ کے طفیل اس صدقہ کے قبول ہونے کا بھی احتمال ہے۔

یہ فقیر مردوں کے بعض صدقات میں جب نیت کے درست کرنے کے لئے اپنے آپ کو عاجز معلوم کرتا ہے تو اس سے بہتر علاج کوئی نہیں جانتا کہ اس صدقہ کو آنحضرت ﷺ کی نیت پر مقرر کرے۔ اور اس میت کو ان کا طفیلی بنائے۔ امید ہے کہ ان کے وسیلہ کی برکت سے قبول ہو جائے گا۔

علماء نے فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا درود اگر ریا و سمعہ سے بھی ادا کیا جائے تو مقبول ہے اور آنحضرت ﷺ تک پہنچ جاتا ہے۔ اگرچہ اس کا ثواب درود بھیجنے والے کو نہ ملے۔ کیوں کہ اعمال کا ثواب نیت کے درست کرنے پر موقوف ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کے قبول کے لئے جو مقبول و محبوب ہیں، بہانہ ہی کافی ہے۔ آیت کریمہ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا [النساء ۱۱۳] (یہ اللہ کا تجھ پر بڑا فضل ہے) آنحضرت ﷺ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوة وَالسَّلام وَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاِخْوَانِهِ الْكَرِيْم مِنَ الْاَنْبِيَاء وَالْمَلٰئِكَة العظام اِلٰى يَوْم القِيَام

(مکتوبات مجدد الف ثانی.....مکتوب ۲۸ جلد دوم)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوة وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com

یا اللہ مدد

اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جوں چنایارہ

دینیات

دینی مدارس اور سکولوں کالجوں کے
طلباء و طالبات کے لئے نصابِ تعلیم

تعلیمات اسلام

(حصہ سوم)

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 05

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

نور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

جنت میں جنتیوں کے قد ساٹھ ہاتھ 3
جو گریبان پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں 4
موت اسی جگہ آتی ہے جہاں لکھی ہے، جنازے میں شرکت اور دفن تک ٹھہرنے کا ثواب 5
تین آدمیوں کے متعلق سوال مت کرو 6
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، معبود حقیقی صرف ایک اللہ ہے، سوائے ایک معبود کے اور کوئی معبود نہیں، رب تمہارا اللہ ہے 7
اللہ تمہارے ساتھ ہے، اللہ دیکھ رہا ہے، اللہ سینوں کی بات کو جانتا ہے، اللہ نے انسان کو پیدا کیا 8
اللہ رگ گردن سے بھی قریب، اللہ صورتیں بناتا ہے، 9
اللہ نے انسان کو ایک جان سے بنایا
اللہ نے انسان کو گیلی مٹی سے پیدا کیا 10
حکومت اللہ کے سوا کسی کی نہیں، خدا ہی کی خلق اور اسی کا حکم 11
جو چیز کن کہنے سے پیدا ہو جاتی ہے، اللہ کو ہر شے کا علم ہے، اللہ ہر مخلوق کو جانتا ہے، اللہ ہر چیز کا خالق ہے 12
اللہ جانتا ہے، اللہ سننے والا جاننے والا، رب تمہارا اللہ ہے 13
سات آسمانوں کی طرح سات زمینیں 14
رسالت، محمد اللہ کے رسول ہیں، ایمان لانے اور پیروی رسول کا حکم 15
رسول اور مومنین کا مخالف دوزخ میں، رسول کی اطاعت بعینہٖ اللہ کی اطاعت ہے، اتباع رسول کا حکم 16
رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کا حکم، مومن صالحین، صدیقین اور شہداء میں شامل ہوں گے 18
سچے مومن کون ہیں؟ 19
مہاجرین اور انصار صحابہؓ سچے مومن، مومن ایک ہیں، مہاجرین کا اول درجہ 20
مومنو! اِسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ 21
امر بالمعروف کرنے والی جماعت، تم لوگ بہترین جماعت ہو 22
مومنوں کی شان، بچاؤ اپنی اور گھر والوں کی جانوں کو آگ سے 23
اللہ سے خالص توبہ کرو 24
حکم خدا کے خلاف فیصلہ کرنے والے کافر، ظالم اور فاسق ہیں 25
حکم خدا کے مطابق فیصلہ ماننے والے ہی نجات پائیں گے 26
فیصلہ انصاف سے کرو اور حکم خدا کے مطابق ہو 25
مشرک اور مشرکہ سے نکاح کی ممانعت 26
ابلیس کا انکار سجدہ اور مہلت طلب کرنا 27
ابلیس کو مہلت ملنا اور اس کا جہنمی ہونا، شیطان کے انسان کو بہکانے کے طریقے 28
شیطان، انسان کا کھلا دشمن ہے، اللہ کی عبادت کرنے والوں پر شیطان قابو نہیں پا سکتا 29
گھروں میں تصاویر اور کتا نہ رکھیں 30
داڑھی رکھنے کا حکم 31

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ..... چکوال
ٹائٹل وکمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ 0543-420803 / 0334-8706701
ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

تعلیماتِ اِسلام (حصہ سوم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْمِ۔
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔
وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

(۱)..... جنت میں جنتیوں کے قد ساٹھ ہاتھ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِکَ النَّفَرِ وَ هُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَکَ بِهٖ فَاِنَّهَا تُحِیَّتُکَ وَ تَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِکَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَکُلُّ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ وَ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ یَزَلِ الْخَلْقُ یَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتّٰی الْاٰنَ

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الجنۃ باب ۴۰۲ حدیث ۷۱۶۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔ ان

کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا تھا۔ پھر جب اللہ عزوجل حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما چکا تو فرمایا: (اے آدم!) جاؤ اور فرشتوں کی اس جماعت کو سلام کرو اور وہاں بہت سے فرشتے بیٹھے ہیں۔ پھر تم سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں۔ کیوں کہ وہ فرشتے تمہیں جو جواب دیں گے، وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام گئے اور فرمایا: السلام علیکم! فرشتوں نے جواب میں کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں نے جواب میں ورحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا۔ تو ہر وہ آدمی جو جنت میں داخل ہوگا، وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا۔ پھر آدم علیہ السلام کے بعد جتنے لوگ بھی پیدا ہوئے، ان کے قد چھوٹے ہوتے رہے، یہاں تک کہ یہ زمانہ آ گیا۔

(۲).....جو گریبان پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّطَمَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَ دعٰى بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّه (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز حدیث ۱۲۱۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو کوئی گالوں پر تھپڑ مارے اور گریبان پھاڑے اور کفر کی باتیں بکے، وہ ہم

مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

(۳).....موت اسی جگہ آتی ہے جہاں لکھی ہوئی ہے

عَنْ اَبِیْ عَزَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَی اللّٰہ لِعَبْدٍ اَنْ یَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَہٗ اِلَیْھَا حَاجَۃً اَوْ قَالَ بِھَا حَاجَۃٌ (ہذا حدیث صحیح، ترمذی شریف ابواب القدر جلد دوم حدیث)

ترجمہ: حضرت ابو عزۃ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب اللہ کسی بندے کے لئے کسی جگہ کی موت لکھ دیتا ہے تو وہاں اس بندے کے لئے ضرورت و حاجت لکھ دیتا ہے۔

(۴)..... جنازے میں شرکت اور دفن تک ٹھہرنے کا ثواب

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَھِدَ الْجَنَازَۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَلَہٗ قِیْرَاطٌ وَّ مَنْ شَھِدَ حَتّٰی یُدْفَنَ کَانَ لَہٗ قِیْرَاطَانِ قِیْلَ وَ مَا الْقِیْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز حدیث ۱۲۴۵)

جنازہ اور دفن میں شرکت کا ثواب دو بڑے پہاڑوں کے برابر

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص

جنازے میں نماز ہونے تک شریک ہو رہے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن تک شریک رہے اس کو دو قیراط ملیں گے۔ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا: دو قیراط کتنے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کی طرح۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۵۷۵ کتاب الجنائز)

(۵).....تین آدمیوں کے متعلق سوال مت کرو

ثَلاثَةٌ لَا تَسأَلُ عَنهُمْ. رَجلٌ فَارقَ الْجَمَاعَةَ. وَ عصَى اِمَامهُ. وَمَاتَ عَاصِيًا. و أمةٌ اَوْ عَبْدٌ أبقَ. من سيد فِماتَ. و أمرائةٌ غَابَ عَنهَا زَوجُهَا وَ قَدْ كَفاهَا مؤنَةَ الدُّنيَا. فتبرجت بعده فلا تَسأل عَنهُمْ

(صحیح) ترجمہ: تین آدمیوں کے بڑے گنہگار ہونے کا مت پوچھو۔ ایک وہ جو جماعت سے الگ ہو جائے۔ اور ایک امام کا نافرمان اور مر جائے گنہگار۔ اور وہ باندی یا غلام جو بھاگ جائیں اور مر جائیں۔ اور وہ عورت جس کا شوہر اسے نفقہ دے کر جائے پھر وہ گھر سے نکل جائے۔

(۱) جامع الصغیر جلد اول البانی حدیث ۳۰۵۸ .....(۲) للبخاری فی الادب .....(۳) مسند ابی یعلیٰ .....(۴) طبرانی عن فضالۃ بن عبید .....(۵) مستدرک حاکم .....(۶) بیہقی فی شعب الایمان .....(۷) الاحادیث الصحیحہ جلد حدیث ۵۴۲ .....(۸) السنۃ لا بن ابی عاصم ۸۹ .....(۹) لا بن حبان فی الصحیحہ .....(۱۰) ابن عساکر)

تعلیماتِ اِسلام.....آیاتِ قرآنیہ.....توحید

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

(۱) ..... لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (پ۲۶ سورۃ محمد آیت ۱۹)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

معبود حقیقی صرف ایک اللہ ہی ہے

(۲) ..... وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (پ۲ ع ۳ سورۃ بقرۃ آیت ۱۶۳)

ترجمہ: اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

سوائے ایک معبود کے اور کوئی معبود نہیں

(۳) ..... اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (پ۱۳ سورۃ الحجر ایت ۵۲)

ترجمہ: وہی ایک معبود برحق ہے۔

رب تمہارا اللہ ہے

(۴) ..... اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

(پ سورۃ ۶ آیت ۱۲)

ترجمہ: بے شک تمہارا رب اللہ ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔

اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو

(۵) ..... هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ (پ۲۷ سورۃ حدید آیت۴)

ترجمہ: وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو۔

اللہ دیکھ رہا ہے جو تم کر رہے ہو

(۶) ..... اَللّٰه بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْر (پ۲۷ سورۃ حدید آیت۴)

ترجمہ: اللہ اس کو جو تم کر رہے ہو، دیکھ رہا ہے۔

اللہ سینوں کی بات کو جانتا ہے

(۷) ..... هُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْر (پ۲۷ سورۃ حدید آیت۶)

ترجمہ: اللہ جانتا ہے دلوں کی بات کو۔

اللہ نے انسان کو پیدا کیا ہے

(۸) ..... وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے جی میں جو خیالات آتے ہیں، ہم ان کو جانتے ہیں۔ (پ۲۶ سورۃ ق آیت۱۶)

اللہ انسان کی رگ گردن سے بھی قریب ہے

(۹) ..... وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد

ترجمہ: اور ہم انسان کے اس قدر قریب ہیں کہ اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ۔ (پ۲۶ سورۃ ق آیت ۱۶)

اللہ تمہاری صورتیں بناتا ہے

(۱۰) ..... هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ط

ترجمہ: وہ (اللہ) وہ ہے جو رحموں میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے۔ (سورۃ آل عمران آیت ۵)

خادم اہلسنت عبدالوحید

اللہ نے انسان کو ایک جان سے بنایا

(۱۱) ..... یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ط (سورۃ النسآء آیت ۱)

ترجمہ: اے انسانو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔ اور اسی جان سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو (زمین پر) پھیلا دیا۔

اللہ نے انسان کو گیلی مٹی سے پیدا کیا

(۱۲) ..... هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ (سورۃ ٦ آیت ۲)

ترجمہ: وہ (اللہ) وہ ہے جس نے تمہیں (گیلی) مٹی سے پیدا کیا۔ پھر تمہاری معیاد مقرر کی۔ اور ایک معیاد اس کے ہاں مقرر ہے۔ پھر بھی تم (اس معیاد میں) شک کرتے ہو۔

حکومت باری تعالیٰ

حکومت اللہ کے سوا کسی کی نہیں

(۱۳) ..... اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (۱۲:۶۷، ۱۲:۴۰، ۵۷:۶)

ترجمہ: حکومت سوائے اللہ کے کسی کی نہیں۔

(۱۴) ..... اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَ هُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ (۶:۶۲)

ترجمہ: خبردار ہو کہ حکم اسی کا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

(۱۵) ..... وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖ اَحَدًا (۸:۲۶)

ترجمہ: اور (اے نبی!) وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں رکھتا۔

(۱۶) ..... فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ (۴:۱۲)

ترجمہ: پس حکم اللہ ہی کا ہے جو عالی مرتبہ ہے۔

خدا ہی کی خلق اور اسی کا حکم

(۱۷) ..... اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ (سورۃ ۷ آیت ۵۴)

ترجمہ: سن رکھو! کہ اللہ ہی کی خلق ہے اور اسی کا حکم ہے۔

جو چیز کن کہنے سے پیدا ہو جاتی ہے

(۱۸) ..... اِنَّمَا اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ

ترجمہ: اس کی تو یہ شان ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس وہ اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ (سورۃ ۳۶ آیت ۸۲)

اللہ کو ہر شے کا علم ہے

(۱۹) ..... وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ

ترجمہ: اور جان لو کہ اللہ ہر شے کو جانتا ہے۔ (سورۃ بقرہ آیت ۲۳۱)

اللہ ہر مخلوق کو جانتا ہے

(۲۰) ..... وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ (سورۃ ۳۶ آیت ۷۹)

ترجمہ: اور اللہ ساری مخلوق کو جانتا ہے۔

اللہ ہر چیز کا خالق ہے

(۲۱) ..... اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

(سورۃ ۱۳ آیت ۱۶)

ترجمہ: اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے۔

اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

(۲۲) ..... وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

(سورۃ بقرہ آیت ۲۱۶، سورۃ آل عمران آیت ۲۳۲، سورۃ ۳۴ آیت ۱۹)

ترجمہ: اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اللہ سننے والا جاننے والا ہے

(۲۳) ..... اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (سورۃ بقرہ آیت ۱۸۱)

ترجمہ: بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

رب تمہارا اللہ ہے

(۲۴) ..... اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ

(سورۃ یونس آیت ۳)

ترجمہ: بے شک تمہارا پروردگار اللہ ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر قرار پکڑا۔ وہ کام کا انتظام کرتا ہے۔ کوئی (کسی کا) سفارشی نہیں ہے۔ مگر ہاں اس کی اجازت کے بعد۔ یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار تو تم اسی کو پوجو۔ کیا تم سوچتے نہیں؟

سات آسمانوں کی طرح سات زمینیں

(۲۵) ..... اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ ط یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ ط (پ۲۸ سورۃ طلاق آیت۱۲)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور ان ہی کی طرح زمین پیدا کی۔ ان کے درمیان (ہمارا) حکم اترتا ہے۔

آسمان وزمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عمرو بْنُ العَاص قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَتَبَ اللّٰہ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ قَالَ وَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ (مسلم شریف کتاب القدر حدیث ۶۷۴۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیر لکھی اور اللہ کا عرش پانی پر تھا۔

رسالت

محمد اللہ کے رسول ہیں

(۲۶) ..... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه (سورۃ الفتح آیت ۲۹)

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں۔

ایمان لانے کا حکم

(۲۷) ..... یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ

(سورۃ النسآء آیت ۱۳۶)

ترجمہ: اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اس نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور اس کتاب پر بھی جو پہلے اتاری ہے۔

پیروی رسول کا حکم

(۲۸) ..... فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (سورۃ اعراف آیت ۱۵۸)

ترجمہ: تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ جو اللہ اور اس کی باتوں پر

ایمان رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

رسول اور مومنین کا مخالف دوزخ میں

(۲۹) ..... وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا (سورۃ النسآء آیت ۱۱۵)

ترجمہ: اور جو اس کے بعد بھی کہ اس پر راہ ہدایت کھل گیا ہے، رسول کی مخالفت کرے گا اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ چلے گا، ہم بھی اسے اسی کی طرف پھیر دیں گے، جس طرف وہ خود پھرا ہے۔ اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے۔

رسول کی اطاعت بعینہٖ اللہ کی اطاعت ہے

(۳۰) ..... مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

ترجمہ: جو کوئی رسول کی اطاعت کرے گا اس نے بے شک اللہ کی اطاعت کی۔ (سورۃ النسآء آیت ۸۰)

اللہ سے محبت کرنے والوں کو اتباع رسول کا حکم

(۳۱) ..... قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ آل عمران آیت ۳۰)

ترجمہ: کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا رحیم ہے۔

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو

(۳۲) ..... يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (سورۃ محمد آیت ۳۳)

ترجمہ: اے مومنو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور عملوں کو اکارت نہ کرو۔

اللہ اور رسول کے تابعداروں کو جنت

(۳۳) ..... وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ہمیشہ ان ہی باغوں میں رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ النسآء آیت ۱۳)

عبدالوحید الحنفی حادم اہلسنت

اللہ اور رسول کے نافرمانوں کو عذاب دوزخ ہوگا

(۳۴) ..... وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ (سورۃ الانفال آیت ۱۳)

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا، اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے باہر ہو جائے گا، اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا۔ جس میں وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اور اس کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم

(۳۵) ..... یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ (سورۃ الحدید آیت ۲۸)

ترجمہ: اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

مومن صالحین میں شامل ہوں گے

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے، ہم ضرور انہیں نیک بختوں میں داخل کریں گے۔ (سورۃ العنکبوت آیت ۸)

مومن صدیقین اور شہداء میں شامل ہوں گے

(۳۶) ..... وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الصِّدِّیۡقُوۡنَ وَ الشُّہَدَآءُ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ لَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ وَ نُوۡرُہُمۡ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ

(سورۃ الحدید آیت ۱۹)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ وہی اپنے پروردگار کے ہاں صدیق اور شہید ہیں۔ ان کے لئے ان کا اجر اور ان کا نور ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہی دوزخی ہیں۔

سچے مومن کون ہیں؟

(۳۷) ..... اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَ اِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡہُمۡ اِیۡمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۝ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَہُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَ مَغۡفِرَۃٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ۝

(سورۃ الانفال آیت ۲ تا ۴)

ترجمہ: ایمان والے تو بس ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں۔ اور جب ان پر اس کی آیتیں

پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان اور بڑھا دیتی ہیں۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جو لوگ نماز کو قائم رکھتے ہیں اور اس مال میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہے، خرچ کرتے ہیں، وہی سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں درجے ہیں اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

مہاجرین اور انصار صحابہؓ سب کے سب سچے مومن ہیں

(۳۸) ..... وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ (سورۃ الانفال آیت ۷۴)

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور راہ خدا میں جہاد کیا اور جنہوں نے (مسلمانوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی، وہی سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

مومن سب ایک ہیں، مہاجرین کا اول درجہ

(۳۹) ..... اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ

اَوْلِيَآءُ بَعْض وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (سورۃ الانفال آیت ۷۲)

ترجمہ: بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کیا۔ اور جنہوں نے ان کو جگہ دی اور ان کی مدد کی۔ وہی ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت نہیں کی، تمہارا ان کی وراثت سے کوئی تعلق نہیں۔ یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں۔ اور اگر دِین میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر مدد دینا واجب ہے۔ مگر اس قوم کے مقابلے میں نہیں جن کے ساتھ تمہارا عہد ہے اور اللہ جو تم کرتے ہو، دیکھتا ہے۔

(۴۰) ..... وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَ هَاجَرُوْا وَ جَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ (سورۃ الانفال آیت ۷۵)

ترجمہ: اور جو بعد میں ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا، وہ تم ہی میں سے ہیں۔

(۴۱) ..... اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (سورۃ ۴۹ آیت ۱۰)

ترجمہ: مومن تو بس ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

مومنو! اِسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ

(۴۲) ..... یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ

(پ۲ سورۃ بقرہ آیت ۲۰۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ اِسلام میں سب کے سب اور مت پیروی کرو قدموں کی شیطان کے۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

امر بالمعروف کرنے والی جماعت ہونی چاہیے

(۴۳) ..... وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

ترجمہ: اور ہونا چاہیے تم میں ایسا گروہ جو بلاتے رہیں نیکی کی طرف اور حکم کرتے رہیں اچھی باتوں کا اور منع کرتے رہیں برے کاموں سے اور یہی لوگ کامیاب ہوں گے۔ (پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴)

تم لوگ بہترین جماعت ہو

(۴۴) ..... كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

ترجمہ: تم لوگ بہترین جماعت ہو۔ ظاہر کئے گئے ہو لوگوں کے لئے۔ حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور روکتے ہو برے کاموں سے۔ اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر۔ (پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۱۰)

مومنوں کی شان کہ امر بالمعروف کرتے ہیں

(۴۵) ..... وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (سورۃ توبہ آیت ۷۱)

ترجمہ: اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اچھی باتوں کی ہدایت کرتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔ اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہی ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا۔ بے شک اللہ غالب ہے حکمت والا۔

بچاؤ اپنی جانوں اور گھر والوں کی جانوں کو آگ سے کہ ایندھن اس کا انسان اور پتھر ہیں

(۴۶) ..... یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ

ترجمہ: اے ایمان والو! بچاؤ تم اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے کہ ایندھن اس کا انسان اور پتھر ہیں۔ اس پر مقرر ہیں فرشتے سخت دل، زور آور۔ نہیں نافرمانی کرتے اللہ کی جو حکم دے ان کو اور کرتے ہیں جو حکم دیئے جاتے ہیں۔ (پ۲۸ سورۃ تحریم آیت ۶)

اللہ سے خالص توبہ کرو

(۴۷) ..... یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: اے ایمان والو! توبہ کرو اللہ کی جناب میں خالص توبہ۔ عن قریب رب تمہارا دور کر دے گا تم سے تمہاری برائیاں اور داخل کرے گا تم کو ایسے باغوں میں کہ بہتی ہوں گی ان کے نیچے نہریں۔ جس دن کہ رسوا نہ کرے گا اللہ نبی کو اور ان کو جو ایمان لائے اس کے ساتھ۔ نور ان کا دوڑتا ہو گا آگے ان کے اور داہنے ان کے۔ کہیں گے: اے رب ہمارے! پورا کر ہمارے لئے نور ہمارا اور بخش دے ہم کو۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (پ۲۸ سورۃ تحریم آیت ۸)

حکم خدا کے خلاف فیصلہ کرنے والے کافر ہیں

(۴۸) ..... وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ (سورۃ المآئدہ آیت ۴۴)

ترجمہ: اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ نہ کیا جو اللہ نے اتارا ہے تو ایسے لوگ کافر ہیں۔

حکم خدا کے خلاف فیصلہ کرنے والے ظالم ہیں

(۴۹) ..... وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (سورۃ المآئدہ آیت ۴۵)

ترجمہ: اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ نہ کیا جو اللہ نے اتارا ہے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

حکم خدا کے خلاف فیصلہ کرنے والے فاسق ہیں

(۵۰) ..... وَ مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ (سورۃ المآئدہ آیت ۴۷)

ترجمہ: اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ نہ کیا جو اللہ نے اتارا ہے تو ایسے لوگ نافرمان ہیں۔

عبدالوحید الحنفی حادم اہلسنت

حکم خدا کے مطابق فیصلہ ماننے والے ہی نجات پائیں گے

(۵۱) ..... اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ط وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ۱۸ سورۃ النور آیت ۵۱)

ترجمہ: مسلمانوں کا قول تو، جب کہ ان کو اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلایا جاتا ہے، یہ ہے کہ وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا۔ اور ایسے لوگ فلاح پائیں گے۔ (ترجمہ مولانا اشرف علی تھانویؒ)

فیصلہ انصاف سے کرو اور حکم خدا کے مطابق ہو

(۵۲) ..... اِنَّا اَنۡزَلۡنَا اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِتَحۡکُمَ بَیۡنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰکَ اللّٰہُ وَ لَا تَکُنۡ لِّلۡخَآئِنِیۡنَ خَصِیۡمًا

ترجمہ: ہم نے تیری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے تا کہ جو کچھ اللہ تجھے سمجھائے اس سے تو لوگوں کے درمیان انصاف کرے اور تو خیانتوں کا حمایتی نہ ہو۔ (سورۃ النسآء آیت ۱۰۵)

مشرک اور مشرکہ سے نکاح کی ممانعت

(۵۳) ..... وَ لَا تَنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکٰتِ حَتّٰی یُؤۡمِنَّ ؕ وَ لَاَمَۃٌ مُّؤۡمِنَۃٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکَۃٍ وَّ لَوۡ اَعۡجَبَتۡکُمۡ ۚ وَ لَا تُنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ حَتّٰی یُؤۡمِنُوۡا ؕ وَ لَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکٍ وَّ لَوۡ اَعۡجَبَکُمۡ ؕ اُولٰٓئِکَ یَدۡعُوۡنَ اِلَی النَّارِ ۚۖ وَ اللّٰہُ یَدۡعُوۡۤا اِلَی الۡجَنَّۃِ وَ الۡمَغۡفِرَۃِ بِاِذۡنِہٖ وَ یُبَیِّنُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ

(پ۲ سورۃ بقرہ آیت ۲۲۱)

ترجمہ: اور مت نکاح کرو تم مشرک عورتوں سے جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں۔ اور البتہ باندی مومنہ اچھی ہے، شرک کرنے والی عورت سے، اگرچہ وہ بھلی معلوم ہو تم کو۔ اور مت نکاح کرو اپنی عورتوں کا مشرکوں

سے جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں۔ اور البتہ غلام مومن بہتر ہے مشرک سے، اگرچہ وہ تم کو بھلا لگے۔ یہ لوگ (تو) بلاتے ہیں طرف دوزخ کے اور اللہ بلاتا ہے طرف جنت کے اور بخشش کے اپنے حکم سے۔ اور بیان کرتا ہے اپنے احکام لوگوں کے لئے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

ابلیس کا انکار سجدہ اور مہلت طلب کرنا

(۵۴) ..... وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا ○ قَالَ اَرَءَیْتَکَ هٰذَا الَّذِیْ کَرَّمْتَ عَلَیَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ لَاَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِیْلًا (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل ع ۶)

ترجمہ: اور جب کہا ہم نے فرشتوں سے کہ سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ کیا سب نے۔ مگر ابلیس بولا: کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو پیدا کیا تو نے مٹی سے۔ بولا: دیکھ تو یہی وہ شخص ہے جس کو بزرگی دی تو نے مجھ پر۔ اگر مہلت دے مجھ کو قیامت کے دن تک تو جڑ کاٹ دوں اس کی سب اولاد کی سوائے چند کے۔

ابلیس کو مہلت ملنا اور اس کا جہنمی ہونا

(۵۵) ..... قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ

جَزَآئُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل ع۶)

ترجمہ: فرمایا: جا (دور ہو)۔ سو جو تیری پیروی کرے گا ان میں سے تو بے شک جہنم سزا ہے تم سب کی، پوری سزا۔

شیطان کے انسان کو بہکانے کے طریقے

(۵۶) ..... وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ عِدْهُمْ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا

ترجمہ: اور بہکا لے جس کو بہکا سکے، ان میں سے اپنی آواز سے۔ اور کھینچ لا ان پر اپنے سوار اور پیادے اور ان سے ساجھا کر مال میں اور اولاد میں اور ان سے وعدہ کر اور کچھ نہیں وعدہ کرتا ان سے شیطان مگر دغابازی۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۵۶)

شیطان، انسان کا کھلا دشمن ہے

(۵۷) ..... وَ قُلْ لِّعِبَادِىْ يَقُوْلُوا الَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا

ترجمہ: اور کہہ دے میرے بندوں سے کہ کہیں وہی بات جو بہت اچھی

ہو۔ بے شک شیطان فساد ڈالتا ہے لوگوں میں۔ واقعی شیطان ہے انسان کا دشمن کھلا ہوا۔ (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل ع۶)

اللہ کی عبادت کرنے والوں پر شیطان قابو نہیں پا سکتا

(۵۸) ..... اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ط وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل ع۶)

ترجمہ: بے شک جو میرے بندے ہیں، نہیں ہے تیرا ان پر قابو اور کافی ہے تیرا رب کارساز۔

گھروں میں تصاویر اور کتا نہ رکھیں

☆ ..... لَا تدخلُ الْمَلَائِکَة بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَة اِلَّا رَقْمٌ فِیْ ثَوْبٍ

(صحیح حدیث ..... صحیح الجامع الصغیر البانی ج۲ حدیث ۷۲۶۱، الزیادۃ حدیث ۲۵۰۶ بحوالہ مسند احمد بن حنبل، بیہقی، ابوداؤد شریف، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی طلحہ غایۃ الحرام حدیث ۱۱۸، ۱۳۵)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جہاں پر تصویر ہو مگر جو کپڑے میں نقش و نگار ہو۔[۱]

☆ ..... لَا تدخلُ الْمَلَائِکَة بَیْتًا فِیْهِ تَمَاثِیْل اَوْ تَصَاوِیْر

(صحیح حدیث ..... صحیح الجامع الصغیر البانی ج۲ حدیث ۷۲۶۰، والزیادۃ حدیث ۲۵۰۵ بحوالہ مسلم شریف، عن ابی ہریرۃ مختصر صحیح مسلم البانی حدیث ۱۳۶۴)

---

[۱] ..... یعنی کپڑے میں نقش و نگار غیر جاندار کے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

ترجمہ: حضرت ابوطلحہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں تماثیل اور تصاویر ہوں، فرشتے وہاں داخل نہیں ہوتے۔

☆ ..... لَا تدخلُ الْمَلَائِكَة بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ

(صحیح حدیث ..... بخاری شریف و مسلم شریف، صحیح الجامع الصغیر البانی ج ۲ حدیث ۲۶۲۷، بحوالہ مسند احمد بن حنبل، بیہقی شریف، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابوطلحہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوں، اس میں فرشتے نہیں آتے۔

داڑھی رکھنے کا حکم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَضوا الشَوَارِبَ، وَ اعْفُوا اللِّحَى

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: موچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

(حدیث صحیح ..... بحوالہ: صحیح البانی الصغیر ناصر الدین البانی حدیث ۲۰۷ بحوالہ مسلم شریف ..... (۲) ترمذی شریف ..... (۳) نسائی شریف: عن ابن عمر ..... (۴) الکامل ابن عدی: عن ابی ہریرۃ ..... (۵) ریاض الصالحین ۱۲۱۳ ..... (۶) الروض ۱۰۳۵)

و أنهِكوا الشَوَارِبَ. وَ اعْفُوا اللِّحَى

ترجمہ: موچھیں کاٹو اور داڑھی بڑھاؤ۔

(حدیث صحیح ..... حوالہ صحیح الجامع الصغیر البانی حدیث ۲۵۲۰ ..... بحوالہ بخاری شریف عن ابن عمرؓ)

جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَارْخُوا اللِّحَى خَالِفُوا المجُوْسَ.

ترجمہ: موچھیں کاٹو اور داڑھی بڑھاؤ اور مجوس کی مخالفت کرو۔

(حوالہ مسلم شریف عن ابی ہریرہ..... جامع الصغیر البانی جلد اول حدیث ۳۰۹۲)

اِعْفُوا اللِّحَی وَ جزُّوا الشَّوَارِبَ وَ غیِّرو شیبکم. وَ لَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ وَ النَّصَارٰی

ترجمہ: داڑھی بڑھاؤ اور موچھیں کاٹو سفیدی بدلو اور یہود و نصاریٰ کی مشابہت نہ کرو۔

(حدیث صحیح .....بحوالہ صحیح الجامع الصغیر ناصر الدین البانی جلد اول حدیث ۱۰۶۸ .....(۲) وزیادۃ الجامع الصغیر مولفہ شیخ نبھانی .....(۳) مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ .....(۴) حجاب المراۃ ص ۹۴، ۹۷ .....(۵) وزیادۃ الجامع الصغیر حدیث ۵۰۳)

خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ. اُحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ اوفِرُوا اللِّحَی

ترجمہ: مشرکین کے خلاف کرو۔ موچھیں کاٹو اور داڑھی بڑھاؤ۔

(حدیث صحیح .....حوالہ الجامع الصغیر البانی جلد اول حدیث ۳۲۰۹ .....بحوالہ بیہقی شریف: عن ابن عمر .....(۲) مختصر مسلم حدیث ۱۸۴ .....(۳) حجاب المراۃ ص ۹۴ .....(۴) الارواء ۷۷)

قَصُّوا الشَّوَارِبَ وَ اعْفُوا اللِحَی

ترجمہ: موچھیں کاٹو اور داڑھی بڑھاؤ۔

(حدیث حسن .....بحوالہ: صحیح الجامع الصغیر البانی جلد دوم حدیث ۴۳۹۲ .....بحوالہ مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ.....طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس)

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com

یا اللہ مدد

اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جو چاہے یار

سیرت للعلمین رحمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خادم اہلسنّت
فقیر
عبدالوحید

(حصہ اول)

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 06

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

نور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

سیرت رحمت للعالمین ﷺ	3
یوم ولادت باسعادت	3
روز ولادت باسعادت	4
ولادت و بعثت نبوی ﷺ	5
اہل تشیع کے نزدیک تاریخ ولادت و وفات	7
نسب نامہ مبارک	13
خاندان عبدالمطلب	14
حضرت عبداللہ	15
حضرت عبداللہ کی شادی	16
خاندان ہاشم کی شاخیں	17
تحقیق نسب نامہ	17
خاندان قریش	18
قریش کے خاندان قصی کی شاخیں	18
خاندان عبدمناف کی شاخیں	19
سلسلہ نسب پاک	20
حدیث	21
رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک	22
جمال و کمال نبوی اور مقام محبوبیت	23
دعوت فکر	29

☆☆☆☆

عالم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ترتیب و تدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ..... چکوال

ٹائٹل و کمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701

ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

سیرت رحمت للعالمین حضور ﷺ (حصہ اوّل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔

وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

سیرت رحمت للعالمین ﷺ

سرور کائنات، رحمت للعالمین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، امام الانبیاء و المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات بابرکات کی ایک جھلک پیش خدمت ہے:

یوم ولادت باسعادت

(۱).....ابو جعفر محمد بن علیؓ کہتے ہیں:

ماہ ربیع الاول کی دس شبیں گزریں تھیں کہ دوشنبہ (پیر) کے دن رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے۔

اصحاب فیل اس سے پہلے نصف ماہ محرم میں آ چکے تھے۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ کی ولادت اور واقعہ فیل کے درمیان پچپن (۵۵) شبیں گزر چکی تھیں۔

(طبقات ابن سعد جلد اول ص ۱۴۵)

(۲).....محمد بن عمر کہتے ہیں کہ ابو معشر نجیح المدنی کہا کرتے تھے کہ ماہ ربیع الاول کی دو شبیں گزری تھیں کہ دو شنبہ کے دن رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے۔ (طبقات ابن سعد جلد اول ص ۱۴۵)

(۳).....محمد بن اسحٰق بن یسار المطلبی المدنی (المولود ۸۵ھ المتوفی ۱۵۱ھ) لکھتے ہیں کہ ابو محمد عبدالملک بن ہشام نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا زیاد بن عبداللہ البکائی نے محمد بن اسحٰق المطلبی کی روایت سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت سوموار کے روز ماہ ربیع الاول کی بارہ راتیں گزرنے کے بعد سن فیل میں ہوئی۔

(سیرت النبی مولفہ ابن ہشام جلد اول ص ۱۴۵)

(۴).....بعض راوی آپ ﷺ کی تاریخ ولادت میں اختلاف رکھتے ہیں اور بعض اسے ماہ ربیع الاول کی سترہ اور بعض کچھ اور بتاتے ہیں۔ لیکن یہ بات اب محقق ہو چکی ہے اور اسی پر جملہ ثقہ و مستند راویوں کا اتفاق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت ماہِ ربیع الاول میں ہوئی تھی۔

روز ولادت باسعادت

(۱).....علامہ حافظ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت، جیسا کہ اکثر روایات سے ظاہر ہوتا ہے، دوشنبہ (پیر) کے دن ہوئی تھی۔ (البدایہ والنہایہ مولفہ علامہ ابن کثیر جلد دوم)

(۲) ..... صحیح مسلم میں غیلان بن جریر بن عبداللہ بن معبد الزمانی کی روایت ابی قتادہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ دو اعرابیوں نے کسی روز آنحضرت ﷺ سے روز دوشنبہ (پیر) کے اور دنوں کے مقابلے میں درجے کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ وہ دن ہے، جب میری ولادت ہوئی اور جس روز مجھ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی تھی۔

(بحوالہ البدایہ والنہایہ علامہ ابن کثیر جلد دوم ص ۵۶۳ باب ۸)

ولادت و بعثت نبوی ﷺ

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:

ربیع الاول کا مہینہ وہ مبارک مہینہ ہے جس کو خالق کائنات نے رحمۃ للعالمین خاتم النّبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ اس پہلو سے ربیع الاول کو ایک عظیم خصوصیت حاصل ہے۔ اس بات پر تو اتفاق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت کا دن دوشنبہ (سوموار) ہے اور یہی دن حضور ﷺ کی ہجرت، نزول وحی اور وفات کا بھی ہے لیکن تاریخ ولادت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوریؒ کے نزدیک صحیح تاریخ ولادت ۹ ربیع الاول ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''ہمارے نبی ﷺ موسم بہار میں دوشنبہ کے دن ۹ ربیع الاول ۱ عام

الفیل مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء مطابق یکم جیٹھ ۲۶۸ بکرمی کو مکہ معظّمہ میں بعد از صبح صادق و قبل از طلوع نیّر عالم تاب پیدا ہوئے۔ حضور ﷺ اپنے والدین کے اکلوتے بچے تھے۔ والد بزرگوار کا آنحضرت ﷺ کی پیدائش سے پہلے انتقال ہو گیا تھا''۔ الخ (رحمت للعالمین ﷺ جلد اول)

کتاب کے حاشیہ میں قاضی سلیمان صاحبؒ لکھتے ہیں:

تاریخ ولادت میں مورخین نے اختلاف کیا ہے۔ طبری و ابن خلدون نے ۱۲ تاریخ اور ابوالفداء نے ۱۰ لکھی ہے۔ مگر سب کا اتفاق ہے کہ دو شنبہ کا دن ۹ ربیع الاوّل کے سوا کسی اور تاریخ سے مطابقت نہیں کھاتا۔ اس لئے ۹ ربیع الاول ہی صحیح ہے۔ تاریخ دول العرب والاسلام میں محمد طلعت عرب نے بھی ۹ تاریخ ہی کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۱) مشہور مورخ علامہ شبلی نعمانیؒ (متوفی ۱۳۳۲ھ) لکھتے ہیں:

''تاریخ ولادت کے متعلق مصر کے مشہور ہیئت داں عالم محمود پاشا فلکی نے ایک رسالہ لکھا ہے، جس میں انہوں نے دلائل ریاضی سے ثابت کیا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت ۹ ربیع الاول روز دوشنبہ مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں ہوئی تھی''۔ (سیرت النبی ﷺ حصہ اول)

اور تاریخ ولادت کی طرح تاریخ وفات نبوی میں بھی اختلاف ہے۔ چنانچہ قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری لکھتے ہیں:

''وفات پُر آیات چاشت دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ اور تدفین پیکر اطہر شب چہارشنبہ ۱۴ ربیع الاول ۳۲ گھنٹے بعد از وفات''۔

(رحمۃ للعالمین جلد دوم جدول واقعات عظیم متعلق سیرت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ ص ۳۶۷)

اور علامہ شبلی نعمانی تاریخوں اور دنوں کی مفصل چھان بین کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''وفات نبوی کی صحیح تاریخ ہمارے نزدیک یکم ربیع الاول ۱۱ھ ہے۔ اس حساب میں فقط رویت ہلال کا اعتبار کیا گیا ہے۔ جس پر اسلامی قمری مہینوں کی بنیاد ہے۔ اصول فلکی سے ممکن ہے اس پر خدشات وارد ہو سکتے ہوں''۔ (سیرت النبی جلد دوم ص ۱۷۳ مطبوعہ اعظم گڑھ ۱۳۶۹ھ)

اہل تشیع کے نزدیک تاریخ ولادت و وفات

اہل تشیع کے نزدیک ولادت نبوی کی تاریخ ۱۷ ربیع الاول ہے۔ اور علامہ یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ نے اصول کافی کتاب الحجۃ باب مولد النبی میں تاریخ ولادت نبوی ۱۲ ربیع الاول لکھی ہے۔ لیکن شیعہ علماء کے نزدیک انہوں نے بطور تقیہ ۱۲ ربیع الاول لکھی، ورنہ صحیح ۱۷ ربیع الاول ہے۔

چنانچہ مترجم اصول کافی شیعہ ادیب اعظم مولوی ظفر احسن امروہی اس روایت کے تحت لکھتے ہیں:

''علامہ کلینی کے اس بیان سے تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول معلوم ہوتی

ہے۔ حالانکہ شیعہ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ حضور ۱۷ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ لہٰذا علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے، بلاسند لکھی گئی ہے یا بصورت تقیہ لکھا ہے۔ تاریخ وفات (۱۲ ربیع الاول) کی روایت بھی ضعیف ہے۔ اور بنا بر تقیہ لکھی گئی ہے۔ شیعہ علماء کا اتفاق اس پر ہے کہ تاریخ وفات ۲۸ صفر ہے۔

(شافی ترجمہ اصول کافی جلد اول ص ۵۴۴ ناشر شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی ۱۸)

(۲) علامہ باقر مجلسی لکھتے ہیں:

''علمائے امامیہ کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ آپؐ کی ولادت باسعادت سترھویں ربیع الاول کو ہوئی اور دوسرے لوگ ۱۲ ربیع الاول جانتے ہیں اور انہی میں سے بعض آٹھ یا دس ربیع الاول کے قائل ہیں اور ان میں سے شاذ و نادر ماہ رمضان میں سمجھتے ہیں۔ اور محمد بن یعقوب کلینیؒ نے کہا ہے کہ حضرت کی ولادت جب ہوئی تو ماہ ربیع الاول کی ۱۲ راتیں گزری تھیں، جمعہ کا دن اور زوال آفتاب کا وقت تھا۔ گویا کلینی نے تاریخ ولادت کے تعین میں تقیہ کیا اور غیروں کے درمیان شہرت کے موافق بیان فرمایا ہے''۔ (حیات القلوب مترجم جلد دوم ص ۱۱۲)

اور علامہ باقر مجلسی نے اپنی کتاب ''جلاء العیون'' میں بھی یہی لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو جلاء العیون مترجم حصہ اول ص ۷۲ شیعہ جنرل بک ایجنسی اندرون موچی دروازہ لاہور)

(۳) اور شیعہ عالم مولوی نجم الحسن کراروی سابق ناظم اعلیٰ شیعہ مجلس علمائے پاکستان (خطیب پشاور) نے لکھا ہے کہ:

''آپ کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے۔ بعض مسلمان ۲، بعض ۶، بعض ۹ اور بعض ۱۲ ربیع الاول بتاتے ہیں۔ لیکن جمہور علمائے اہل تشیع اور بعض علمائے اہل تسنن ۱۷ ربیع الاول ۱۰۰ عام الفیل مطابق ۵۷۰ء کو ترجیح دیتے ہیں اور صحیح سمجھتے ہیں''۔ الخ

تبصرہ: ۱۷ ربیع الاول کے متعلق کسی اہل سنت کا قول ہمیں معلوم نہیں۔ علامہ مجلسی نے بھی جو اختلافی تاریخیں لکھی ہیں، ان میں بھی کسی اہل سنت کی طرف ۱۷ ربیع الاول کا قول منسوب نہیں کیا۔ خدا جانے کراروی نے یہ قول کہاں سے اخذ کیا ہے؟

(۲) مورخین کے اقوال سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ ولادت و وفات نبوی کی تاریخوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس قسم کے اختلاف کی گنجائش ہے کیوں کہ دورِ رسالت میں کسی تاریخ کو ضبط نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن شیعہ علماء جو اصول کافی کی مندرجہ ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ کو علامہ محمد یعقوب کلینی کا تقیہ قرار دیتے ہیں، یہ انتہائی تعجب خیز ہے۔ کیا ان کو اس بات کا خوف تھا کہ اگر انہوں نے ۱۷ ربیع الاول کی تاریخ ولادت لکھی تو ان کی جان خطرے میں پڑ جائے گی۔ حالانکہ انہوں نے اصول کافی میں ائمہ اہل بیت سے

تحریف قرآن کی روایتیں بھی درج کی ہیں اور ائمہ کے ایسے فضائل درج کئے ہیں جو صحیح نہیں۔ تو اگر مسئلہ تحریف قرآن اور مسئلہ امامت میں انہوں نے تقیہ نہیں فرمایا تو ولادت نبوی کی تاریخ صحیح کے اظہار میں تقیہ کیا مجبوری پیش آ گئی تھی۔ علاوہ ازیں اسی اصول کافی میں یہ روایت بھی ہے کہ:

''اور حضرت خدیجہؓ سے آپؐ نے جب شادی کی تو آپ کی عمر بیس سال چند ماہ تھی۔ (مشہور روایت پچیس سال ہے) اور بعثت سے قبل بطن جناب خدیجہ سے قاسم و رقیہ و زینب و ام کلثوم پیدا ہوئے۔ (یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ یہ تینوں لڑکیاں حضرت کی پروردہ تھیں۔ ہالہ خواہر، خدیجہ کے بطن سے تھیں۔ یہ روایت تقیۃً لکھی گئی) اور بعد بعثت بطن خدیجہ سے طیب و طاہر اور فاطمہؓ پیدا ہوئیں۔ اور طیب و طاہر قبل بعثت پیدا ہوئے تھے''۔ الخ (ایضاً شافی ترجمہ اصول کافی جلد اول ص ۵۴۴)

یہاں بھی علامہ یعقوب کلینی نے حضرت خدیجہؓ کے بطن سے آنحضرت ﷺ کی چار صاحبزادیوں کا ذکر کیا ہے۔ لیکن مترجم مولوی ظفر احسن امروہی یہاں بھی قوسین میں لکھتے ہیں کہ یہ قول بھی تقیہ پر مبنی ہے۔ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ اس سے معلوم ہوا کہ شیعہ علماء کے نزدیک معمولی معمولی باتوں میں بھی تقیہ پر عمل کیا جاتا ہے۔ یہ صرف جان کے خطرہ کے تحت۔ اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ان کے نزدیک کسی حقیقت کے خلاف بات کہنے یا لکھنے

کا نام تقیہ ہے۔ اگر یہی تقیہ ہے تو پھر شیعہ مذہب کی ہزار ہا روایات جو امام محمد باقرؒ، امام جعفرؒ صادق وغیرہ ائمہ اہل بیت کی طرف منسوب ہیں، ان پر کیوں کر اعتماد ہوسکتا ہے۔ اس تقیہ کی اہمیت ان کے نزدیک اتنی ہے کہ مترجم اصول کافی مولوی ظفر احسن مذکور کہتے ہیں کہ:

''ہمارا عقیدہ ہے کہ تقیہ ضروریات دین سے ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تقیہ میرا اور میرے آباء کا دین ہے۔ اس کا حکم قرآن حکیم میں موجود ہے۔ تقیہ کے معنی یہ ہیں کہ جب کلمہ حق کے خلاف کہے بغیر جان نہ بچتی ہو تو کہہ دے..... تقیہ ہی وہ سپر ہے جس نے شیعوں کا وجود باقی رکھا ورنہ اپنے دشمنوں کے ہاتھوں یہ کب کے تباہ و برباد اور نیست و نابود ہو گئے ہوتے''۔ الخ (عقائد الشیعہ ص ۱۰۱)

لیکن اصول کافی میں ۱۷ ربیع الاول تاریخ ولادت اور آنحضرت ﷺ کی ایک صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا لکھنے میں جناب یعقوب کلینی کو جان کا کیوں کر خطرہ لاحق ہو گیا تھا اور یعقوب کلینی کی شخصیت اور ان کی کتاب کافی کے متعلق شیعہ مجتہد مولوی محمد حسین ڈھکو لکھتے ہیں:

''کتب سیر و تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ طوائف اسلام کی نگاہ میں قابل وثوق و اعتماد اور لائق ہزار احترام و اکرام شخصیت کے مالک تھے۔ اور ان کا قول و فعل سند سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے وہ ثقۃ الاسلام کے

جلیل لقب سے یاد کئے جاتے تھے"۔ (مقدمہ شافی ترجمہ اصول کافی ص۴)

اور یہی مجتہد کتاب الکافی کے متعلق لکھتے ہیں:

اصول کافی کتب اربعہ (کافی، من لایحضرہ الفقیہ، تہذیب الاحکام اور استبصار) میں سے پہلی اور سب سے افضل کتاب ہے۔ جس روز سے یہ لکھی گئی ہے اس روز سے آج تک برابر مرجع فقہاء و محدثین اور ملاذ علمائے عاملین اور روشنی چشم شیعہ بنی رہی ہے۔ اور چند خصوصیات کی بنا پر دیگر کتب حدیث سے ممتاز مقام رکھتی ہے۔ جن میں بعض خصوصیات یہ ہیں:

(۱) یہ کتاب حضرت صاحب الامر امام العصر والزماں عجل اللہ فرجہ (یعنی امام مہدی) کی غیبت صغریٰ اور نواب اربعہ کی موجودگی میں لکھی گئی ہے۔ لہٰذا اگرچہ عندالتحقیق اس کتاب کا امام العصر کی بارگاہ میں پیش ہونا اور آنجناب کا یہ فرمانا کہ "الکافی کافٍ لشیعتنا" پایہ ثبوت کو نہیں پہنچ سکا۔ مگر اس کا آنجناب کے مخصوص وکلاء کی موجودگی میں لکھا جانا اور اس حقیقت کا مسلم ہونا کہ یہ کتاب تمام ملت جعفریہ کی دینی فلاح و بہبود اور ان کی رشد و ہدایت کے لئے لکھی جا رہی ہے، جو زمانہ غیبت میں ان کی توجہ کا مرکز بنے گی۔ مگر باوجود اس کی رد میں نہ ناجیہ مقدسہ سے کسی توقیع مبارک کا صادر ہونا اور نہ وکلاء امام کا روکنا ٹوکنا، اس سے کم از کم ان کی رضائے سکوتی تو

ضرور ہو جاتی ہے۔ اور یہی امر اس کتاب کی وثاقت و جلالت کی قطعی دلیل ہے۔ الخ (ایضاً مقدمہ شافی ص۴)

مولوی محمد حسین ڈھکو مجتہد نے اتنا تو مان لیا کہ کتاب اصول کافی کے متعلق امام مہدی کا کچھ نہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اس کتاب سے راضی اور مطمئن تھے۔ ورنہ سفیروں کے ذریعہ آپ اس کی تردید فرما دیتے۔ یہ چار سفیروں میں جن کے ذریعہ امام مہدی اپنی غار سے شیعوں کو احکام پہنچاتے رہتے تھے، لیکن ہمارے پاس مطبع نولکشور لکھنؤ کا مطبوعہ نسخہ اصول کافی کا جو موجود ہے اور جو ۱۳۰۲ھ میں چھپا ہے، اس کے ٹائٹل پر امام مہدی کا یہ ارشاد لکھا ہوا ہے کہ: "ھذا کاف لشیعتنا" (یعنی یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے)۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ کتاب امام مہدی کے پیش خدمت کی گئی تھی اور یہ کتاب ان کی مصدقہ ہے۔ اور اگر کافی کی روایات کو تقیہ پر محمول کیا جائے تو پھر اس کتاب کو کیوں کر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اصول کافی کے متعلق مزید بحث میری کتاب "بشارت الدارین" میں ملاحظہ فرمائیں۔ (مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ، ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور، ج ۲ ش اکتوبر ۱۹۷۹ء)

نسب نامہ مبارک

حضور خاتم النّبیین ﷺ کے نسب نامہ کے متعلق قاضی محمد سلیمان

صاحب منصور پوری لکھتے ہیں:

سیدنا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصّی ہمارے نبی ہیں۔ دادا نے آنحضرت ﷺ کا نام محمد اور ماں نے خواب میں ایک فرشتے سے بشارت پا کر احمد رکھا تھا۔ نبی ﷺ حضرت ابراہیم (خلیل الرحمٰن و ابو الانبیاء) کی اولاد سے ہیں۔ جو ہاجرہ بی بی کے بطن سے ہوئی۔ ہاجرہ بادشاہِ مصر ''رقیوں'' کی بیٹی تھی۔ خدا کے ہاں ان کا ایسا درجہ تھا کہ خدا کے فرشتے ان کے سامنے آیا کرتے اور خدا کے پیغام پہنچایا کرتے تھے۔ الخ (بحوالہ کتاب پیدائش)

خاندان عبدالمطلب

حضرت عبدالمطلب کے دس یا بارہ بیٹے ہوئے۔ ان میں سے حضرت عبداللہ سب سے چھوٹے تھے۔ اور یہی ہمارے نبی کریم ﷺ کے والد ماجد ہوئے۔ حضرت عبدالمطلب کی چھ بیٹیاں تھیں۔

گیارہ بیٹوں کے نام یہ ہیں:

(۱) ابولہب (موت تک کفر پر رہے)، (۲) ابوطالب، (۳) حارث، (۴) حضرت عباسؓ (مسلمان ہوگئے)، (۵) حضرت حمزہؓ (مسلمان ہوگئے)، (۶) قثم، (۷) زبیر، (۸) عبدالکعبہ، (۹) حجل مغیرہ، (۱۰) ضرار،

(۱۱) عیداق

آپ ﷺ کی چھ پھوپھیوں کے نام یہ ہیں:

(۱) حضرت صفیہؓ (مسلمان ہوگئیں)، (۲) عاتکہ، (۳) اروی، (۴) اُمّ حکیم، (۵) برہ، (۶) امیمہ

ان میں سے حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ اور حضرت صفیہؓ نے اِسلام قبول کیا۔

حضرت عبداللہؓ

عبدالمطلب نے منت مانی تھی کہ دس بیٹوں کو اپنے سامنے جوان دیکھ لیں گے تو ایک کو اللہ کی راہ میں قربان کردیں گے۔ اللہ نے یہ آرزو پوری کی۔ دسوں بیٹوں کو لے کر کعبہ میں آئے اور پجاری سے کہا کہ ان دسوں پر قرعہ ڈالو، دیکھو کس کے نام پر نکلتا ہے؟ اتفاق سے عبداللہ کا نام نکلا۔

یہ ان کو لے کر قربان گاہ کو چلے۔ عبداللہ کی بہن جو ساتھ تھیں، رونے لگیں اور کہا کہ ان کے بدلے دس اونٹ قربانی کیجیے۔ ان کو چھوڑ دیجیے۔

عبداللہ نے پجاری سے کہا کہ عبداللہ پر اور دس اونٹوں پر قرعہ ڈالو۔ اتفاق یہ کہ عبداللہ ہی کے نام پر قرعہ نکلا۔ عبدالمطلب نے اب دس کے بجائے بیس اونٹ کر دیئے۔ یہاں تک کہ بڑھاتے بڑھاتے سو تک نوبت

پہنچی تو اونٹوں پر قرعہ آیا۔

عبدالمطلب نے ۱۰۰ اونٹ قربانی کئے اور عبداللہ بچ گئے۔

یہ واقعہ مؤرخ واقدی نے لکھا ہے اور ابن اسحٰق مؤرخ کا بیان ہے کہ اونٹوں کے معاوضہ کی تدبیر رووسائے قریش نے تجویز کی تھی۔

حضرت عبداللہ کی شادی

حضرت عبداللہ قربانی سے بچ گئے تو عبدالمطلب کو ان کی شادی کی فکر ہوئی۔ قبیلہ زہرہ میں وہب بن عبدمناف کی صاحبزادی جن کا نام آمنہ تھا، قریش کے تمام خاندانوں میں ممتاز تھیں۔ وہ اس وقت اپنے چچا وہیب کے پاس رہتی تھیں۔ عبدالمطلب وہیب کے پاس گئے اور عبداللہ کی شادی کا پیغام دیا۔ انہوں نے منظور کرلیا۔ اور حضرت عبداللہ کا نکاح ہوگیا۔ اس موقع پر خود عبدالمطلب نے بھی وہیب کی دوسری صاحبزادی ہالہ سے شادی کی۔

حضرت حمزہؓ انہی ہالہ کے بطن سے ہیں۔ ہالہ رشتہ سے آنحضرت ﷺ کی خالہ ہوئیں۔ اور اس بنا پر حضور ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ آنحضرت ﷺ کے خالہ زاد بھائی بھی ہوئے۔

خاندان ہاشم کی شاخیں

ہاشم ایک بار تجارت کے لئے شام گئے۔ راستہ میں مدینہ منورہ ٹھہرے۔ وہاں خاندان بنی نجار میں سلمٰی نام کی خاتون سے شادی کی درخواست کی اور اس نے قبول کر لی۔ غرض نکاح ہو گیا۔ شادی کے بعد یہ شام چلے گئے۔ اور غزہ میں انتقال ہو گیا۔ سلمٰی کو اللہ نے بچہ دیا، جس کا نام شیبہ رکھا گیا۔

شیبہ نے ۸ سال تک مدینہ منورہ میں پرورش پائی۔ ہاشم کے بھائی جن کا نام مطلب تھا، ان کو یہ حالات معلوم ہوئے تو فوراً مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر بھتیجے کی جستجو کی۔ سلمٰی نے ان کے آنے کا حال سنا تو بلوا بھیجا۔ تین دن مہمان رہے۔ چوتھے دن شیبہ کو ساتھ لے کر مکہ معظّمہ روانہ ہوئے۔ ان کی عمر ۸ برس کی تھی۔ یہاں آ کر ان کا نام عبدالمطلب پڑ گیا۔

(سیرت النبی مولفہ علامہ شبلی نعمانی ص ۱۶۷ جلد اول)

تحقیق نسب نامہ

یہ واقعہ یقینی ہے کہ عدنان، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد ہے۔ اور آنحضرت ﷺ عدنان کے خاندان سے ہیں۔

خاندان قریش

☆ ..... آنحضرت ﷺ کا خاندان اگرچہ اباعن جد معزز اور ممتاز چلا آتا تھا۔ لیکن جس شخص نے اس خاندان کو قریش کے لقب سے ممتاز کیا، وہ نضر بن کنانہ تھے۔

☆ ..... بعض کے نزدیک قریش کا لقب سب سے پہلے فہر کو ملا۔ اور انہی کی اولاد قریشی ہے۔

نضر کے بعد فہر اور فہر کے بعد قصی نے نہایت عزت اور اقتدار حاصل کیا۔ قصی کے چھ بیٹے تھے۔

قریش کے خاندان قصی کی شاخیں

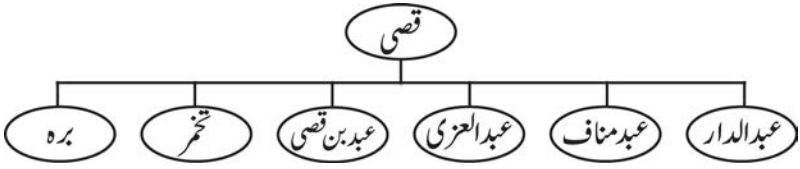

قصی نے مرتے وقت حرم محترم کے تمام مناصب سب سے بڑے لڑکے عبدالدار کو دیئے۔ لیکن قصی کے مرنے کے بعد قریش کی ریاست عبدمناف نے حاصل کی۔ اور انہی کا خاندان رسول اللہ ﷺ کا خاص خاندان ہے۔

خاندان عبدمناف کی شاخیں

عبدمناف کے چھ بیٹے تھے۔ ان میں سے ہاشم نہایت صولت اور بااثر تھے۔

اہل عرب زیادہ تر مشہور آدمیوں کے نام پر اکتفا کرتے تھے۔ اور بیچ کی پیڑھیوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ اس کے علاوہ اہل عرب کے نزدیک چونکہ عدنان کا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے خاندان سے ہونا قطعی اور یقینی تھا، اس لئے وہ صرف اس بات کی کوشش کرتے تھے کہ عدنان تک سلسلہ نسب صحیح طور سے نام بنام پہنچ جائے۔ اوپر کے اشخاص کا نام لینا غیر ضروری سمجھتے تھے۔ اس لئے چند مشہور آدمیوں کا نام لے کر چھوڑ دیتے تھے۔

(سیرت النبی از علامہ شبلی نعمانی جلد اول)

تاہم عرب میں ایسے محققین بھی تھے، جو اس فروگذاشت سے واقف تھے۔ علامہ طبری نے تاریخ میں لکھا ہے کہ مجھ سے بعض نسب دانوں نے بیان کیا کہ میں نے عرب میں ایسے علماء دیکھے جو معد سے لے کر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تک ۴۰ پشتوں کے نام لیتے تھے۔ اور شہادت میں عرب

کے اشعار پیش کرتے تھے۔

اس شخص کا یہ بھی بیان تھا کہ میں نے اس سلسلہ کو اہل کتاب کی تحقیقات سے ملایا تو پشتوں کی تعداد برابر تھی۔ البتہ ناموں میں فرق تھا۔

(تاریخ طبری مطبوعہ یورپ جلد۳ ص۱۱۸ بحوالہ سیرت النبی مولفہ علامہ شبلی نعمانی جلد اول)

اس مؤرخ نے ایک اور موقع پر لکھا ہے کہ شہر تدمر میں ایک یہودی تھا جس کا نام ابویعقوب تھا۔ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ آرمیا پیغمبر کے منشی نے عدنان کا جو نسب نامہ لکھا تھا وہ میرے پاس موجود ہے۔ اس شجرہ سے بھی عدنان سے لے کر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تک چالیس (۴۰) نام ہیں۔

خادم سلسلہ حافظ عبدالوحید الحنفی

سلسلہ نسب پاک

آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے حضرت آدم علیہ السلام تک:

(۱) حضرت محمد ﷺ (۲) عبداللہ (۳) عبدالمطلب (اصل نام شیبہ) (۴) ہاشم (اصل نام عمرو تھا) (۵) عبدمناف (اصل نام المغیرہ تھا) (۶) قصی (اصل نام زید تھا) (۷) کلاب (۸) مرۃ (۹) کعب (۱۰) لوی (۱۱) غالب (۱۲) فہر (۱۳) مالک (۱۴) نضر (۱۵) کنانہ (۱۶) خزیمۃ (۱۷) مدرکۃ (اصل نام عامر تھا) (۱۸) الیاس (۱۹) مضر (خاندان مضر سے رسول

پاک ﷺ تھے) (۲۰) نزار (۲۱) معد (۲۲) عدنان (۲۳) اُدّ (بعض نے ''ادد'' لکھا ہے) (۲۴) مقوم (۲۵) ناحور (۲۶) تیرح (۲۷) یعرب (۲۸) یشجب (۲۹) ثابت (۳۰) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام (۳۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۳۲) تارح (تارح کا نام آزر تھا) (۳۳) ناحور (۳۴) ساروح (نام استرغ) (۳۵) ارعو (راعو) (۳۶) فالخ (۳۷) عیبر (نام عابر) (۳۸) شالخ (۳۹) ارفخشد (۴۰) سام (۴۱) حضرت نوح علیہ السلام (۴۲) لامک (۴۳) متوشلخ (۴۴) خنوخ (عرب کے ادعا کے مطابق یہی حضرت ادریس علیہ السلام ہیں، واللہ اعلم۔ اور یہی ادریس علیہ السلام حضرت آدم کی اولاد میں پہلے شخص ہیں جن کو نبوت عطا ہوئی اور جنہوں نے لکھنے کا طریقہ ایجاد کیا)[1] (۴۵) برد (۴۶) مہلیل (۴۷) قینن (۴۸) یانش (۴۹) شیث (۵۰) حضرت آدم علیہ السلام

(سیرت ابن ہشام جلد اول ص ۱۹ مؤلفہ محمد بن اسحٰق بن سیار المطلبی المولود ۸۵ھ المتوفی ۱۵۱ھ .....بحوالہ دیلمی فی الفردوس عن ابن عباسؓ)

حدیث

(۱) .....حضور ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام مجھے خبر دیتے ہیں کہ میں قبیلہ مضر کا ایک فرد ہوں۔ (طبقات ابن وعد جلد اول ص ۳۷)

---

[1] .....مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر، (۲) دیلمی فی الفردوس، (۳) ابن حبان فی الموارد

(۲).....آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہم فرزندانِ نضر بن کنانہ بھی اپنی ماں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ کسی غیر کو اپنا باپ بنانے والے ہیں۔

(طبقات ابن وعد جلد اول ص ۳۷)

رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک

☆ ۱۲ ربیع الاول ۱۰ھ ٹھیک اسی روز جس روز کہ آپ ﷺ مدینہ میں ہجرت کر کے آئے تھے، آپ ﷺ نے وفات پائی۔ اس طرح آپ ﷺ نے پورے دس (۱۰) سال ہجرت میں زندگی بسر کی۔

(تاریخ طبری جلد دوم ص ۴۱۵)

☆ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ چالیس سال کی عمر میں آپ ﷺ کو نبوت عطا ہوئی۔ تیرہ سال آپ نے مکہ میں بسر کئے اور دس سال مدینہ میں۔ اور تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں وفات پائی۔

☆ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمر بن حزم کے باپ سے مروی ہے کہ ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ (پیر) کے دن رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی۔ اور بدھ کے دن آپ ﷺ دفن کئے گئے۔ اس سلسلہ میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ بدھ کی شب میں آپ ﷺ کو دفن کیا گیا۔ اور ہمیں پھاوڑوں کی آواز سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اب آپ ﷺ کو دفن کیا جا رہا ہے۔

(تاریخ طبری جلد دوم ص ۴۱۶)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

جمال وکمال نبوی اور مقام محبوبیت

بخاری شریف کی حدیث ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدَکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ

ترجمہ: (یعنی) اس وقت تک تم میں سے کوئی آدمی کامل الایمان نہیں ہوتا، جب تک کہ وہ اپنے والد اور والدہ سے بھی زیادہ حضور ﷺ کے ساتھ محبت نہ رکھے۔ (بخاری شریف باب حب الرسول ﷺ)

مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ لکھتے ہیں:

۱۳۵۸ھ کے دورۂ حدیث کے دوران درس بخاری میں مندرجہ حدیث کے تحت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ نے یہ تقریر فرمائی تھی، جو میں نے اس وقت قلم بند کر لی تھی:

''اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ والد و ولد کے علاوہ دوسروں سے بھی جناب رسول اللہ ﷺ کی محبت زیادہ ہونی چاہیے۔ لیکن حضرت انسؓ کی روایت میں ''وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ'' بھی فرمایا گیا ہے۔ اور والد و ولد کی تخصیص اس لئے کی گئی تھی کہ ان دونوں سے محبت طبعی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اس حدیث کو سنا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھ کو سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں ''الا نفسی''۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تک اپنے نفس (یعنی

ذات) سے بھی مجھ سے محبت زیادہ نہ ہو گی، ایمان کامل نہ ہو گا۔ اس کے بعد حضرت فاروقؓ نے عرض کیا کہ اپنے نفس سے بھی آپ زیادہ محبوب ہیں۔

یہاں پر اشکال یہ پڑتا ہے کہ تکلیفات امور اختیاریہ میں ہوتی ہیں۔ اور محبت اختیاری نہیں ہے۔ لہٰذا اس پہ تکلیف کیسی؟ "لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا"۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مراد یہاں محبت سے، محبت طبیعہ نہیں جو عبارت ہے۔ میلان القلب الیٰ شیء (دل کا کسی چیز کی طرف میلان ہونا)۔ بلکہ یہاں پر محبت عقلیہ مراد ہے۔ جس میں آدمی اپنا نفع نقصان سوچ لے۔ تو مراد یہ ہو گی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سب سے زیادہ کی جائے۔ اور اطاعت رسول ﷺ کو سب کی اطاعت پر مقدم سمجھے۔ کیوں کہ عقل سب سے زیادہ نافع چیز کو مقدم سمجھتی ہے۔ اور مریض کو دوا سے محبت طبعی نہیں ہوتی بلکہ عقلی ہوتی ہے۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں جتنا نفع ہے، اتنا کسی کی اطاعت میں نفع نہیں ہے۔ تو محبت کنایہ ہے اطاعت و فرمانبرداری سے۔ جیسا کہ فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تبعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ

(یعنی) اس وقت تک تم میں سے کوئی آدمی کامل الایمان نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنی خواہش کو میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ کر دے۔

اور دوسری جگہ فرمایا گیا ہے کہ مومن مثل انف جمل کے ہے، جس کے ناک میں نکیل ہوتی ہے۔ مومن کو بھی بلا چون و چرا حکم رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و اتباع کرنی چاہیے۔

(۲) اور ہوسکتا ہے کہ یہاں محبت ایمانی مراد لی جائے۔ یعنی ایمان کی وجہ سے آنحضرت ﷺ سے جو محبت پیدا ہوتی ہے، وہ سب کے اُوپر غالب آ جائے۔ اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و اجلال ہوگی۔

(۳) مراد یہاں پر محبت طبعی ہے۔ اس پر یہ اشکال پڑتا ہے کہ طبعی محبت موقوف ہوتی ہے اطلاع پر۔ اگر ہم کسی شخص کو جانتے ہیں کہ ہمارا بھائی وغیرہ ہے، تو طبیعت کا خود بخود میلان پیدا ہوتا ہے۔ شیر کو شیر جانو تو خوف پیدا ہوتا ہے اور اگر اس کو گدھا جانو تو خوف نہیں ہوگا۔

محبت طبعی کے اسباب عالم میں چار پائے جاتے ہیں: (۱) جمال، (۲) کمال، (۳) احسان، (۴) قرب۔ جمال کی بنا پر محبت ہونا تو ظاہر اور کھلی ہوئی چیز ہے۔ حتیٰ کہ حیوانات میں یہ چیز پائی جاتی ہے۔ پروانے کو شمع پر اور بلبل کو گل پر جمال ہی کی بنا پر محبت ہے۔ اور جمال دونوں قسم کا ہے، جمال جسمانی اور جمال روحانی۔ اور کمال بھی سبب محبت ہے۔ ع

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

اسی طرح احسان سبب محبت بنتا ہے۔ کہا جاتا ہے: "الانسان عبد الاحسان" (یعنی انسان احسان کی وجہ سے تابع ہو جاتا ہے)۔ اور قرب جسمانی بھی سبب محبت ہے، خواہ دونوں ایک دوسرے کے ٹکڑے ہوں یا دونوں کسی تیسرے کے ٹکڑے ہوں۔ قرب بھی دونوں قسم کا ہے: جسمانی اور روحانی۔

باپ بیٹے اور بھائیوں کی محبت قربِ جسمانی کی بنا پر ہے۔ اور مرید و مرشد کا تعلق قربِ روحانی کی بنا پر ہوتا ہے۔ بہرحال یہ چاروں اسباب محبت ہیں۔ اگر کسی میں یہ چاروں اسباب پائے جائیں تو اس سے تو کامل درجے کی محبت ہوگی۔ جناب سید المرسلین ﷺ کا مرتبہ ان چاروں کے اندر بعد خدا تعالیٰ کے سب سے بڑھا ہوا ہے۔ آپ کا جمال جسمانی کامل و اکمل درجے کا تھا۔ روایت آتی ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چاند سے حضور ﷺ کا چہرہ مبارک زیادہ روشن اور خوب صورت تھا۔ نیز ایک صحابی فرماتے ہیں: "کان الشمس تجری غی وجھه" (گویا کہ سورج آپ کے چہرہ پر روشن ہے)۔ ایک صحابی سے ایک شخص نے پوچھا کہ حضور ﷺ کا چہرہ کیسا تھا؟ "اکان وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل السیف قال لا بل مثل القمر" (کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مثل تلوار کے تھا؟ تو انہوں

نے فرمایا: نہیں! مثل چاند کے تھا)۔ قاضی عیاضؒ نے شفاء میں ایک روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے کہ جب مجھ کو اندھیری رات میں سوئی میں تاگا ڈالنے کی ضرورت ہوتی تھی تو آپ کے چہرۂ انور کے پاس جا کر سوئی میں تاگا ڈال لیتی تھی۔ (یعنی یہ جلوہ کبھی کبھی ہوتا تھا)۔ باقی جمال روحانی بھی آپ میں اکمل درجے کا تھا۔ اور کمال بھی سب سے زیادہ تھا۔ اور احسان دنیوی یا دینی ہم پر بہت زیادہ ہے۔ دنیوی احسان جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ہے کہ عرب جہالت وفقر وغیرہ دیگر کمزوریوں میں پڑے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے ان کو تاج وتخت کا مالک بنا دیا۔ اور آخرت کا احسان نجات من غضب اللہ اور من النار ہے۔ اگرچہ اس کا مشاہدہ ہم نے نہیں کیا لیکن اس پر قرائن پائے جاتے ہیں۔ اور قرب جسمانی گو دُور ہے لیکن قرب روحانی حضور ﷺ کا سب سے زیادہ ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ (سورۃ الاحزاب آیت ۶)

اولیٰ سے مراد اقرب باعتبار روحانیت کے ہیں۔ نیز فرمایا:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (سورۃ الاحزاب آیت ۴۰)

اس میں بتلایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ ہونے کی وجہ سے تمام امت کے

لئے آپ کی ابوت روحانی ہے اور خاتم النّبیین سے آپ کی ابوت روحانی ہے تمام انبیاء کے اعتبار سے۔ نیز فرمایا گیا:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمُ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ (مستدرک حاکم، الصحیحہ البانی حدیث ۱۶۲۸)

ترجمہ: میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا ہے۔

یہاں قاسم کا مفعول بغرض تعمیم نہیں ذکر کیا گیا۔ لہٰذا قاسم سے مراد قاسم کل کمال ہوگا۔ صوفیائے کرام کہتے ہیں کہ حقیقت محمدیہ استفادہ کرتی ہے وجود و دیگر کمالات کا ذات باری تعالیٰ سے اور باقی تمام مخلوق استفادہ کرتی ہے آنحضرت ﷺ سے حتی الوجود اور واسطہ درمیان خالق اور دوسری مخلوق کے حقیقت محمدیہ ہے۔ اور یہی ان کے نزدیک عقل اول ہے۔ تو ان چاروں اسباب کا بطریق اکمل اگر حضور ﷺ کی ذات مبارک میں تحقق ہے تو محبت طبعی بھی بہت زیادہ ہوگی۔ لیکن جب تک رسول اللہ ﷺ کے یہ چاروں اسباب کاملہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں، ہم میں محبت پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن جب ان امور کا ہم پر انکشاف ہو جاتا ہے اور حجاب زائل ہوتا ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ محبت بلکہ عشق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ خود صحابہ کرامؓ کا عشق اور ان کی فدائیت آنحضرت ﷺ پر اس چیز پر عظیم الشان دلیل ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ قوم کوئی متمدن قوم نہ تھی لیکن اس تئیس (۲۳) سال کے زمانہ نبوت میں صحابہ کرامؓ کے قلوب میں عشق

حضور ﷺ کامل درجے کا پیدا ہو گیا۔ اور حضور ﷺ کے وصال کے بعد بھی جب تک جان میں جان باقی رہی تو آپ پر پروانہ وار نثار رہے۔ حضرت حسن بصریؒ سے صحابہ کرامؓ کی حالت و تعلق بالرسول ﷺ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم صحابہ کرامؓ کی حالت کو دیکھتے تو تم ان کو دیوانہ سمجھتے اور اگر صحابہؓ تمہاری حالت کو دیکھتے تو وہ تم کو زندیق اور ملحد سمجھتے۔ اور صحابہ کرامؓ کو اس قدر شغف اور محبت اس بنا پر تھی کہ جناب رسول اللہ ﷺ میں محبت کے اسباب اکمل طور پر موجود تھے۔ جو محبت مجنوں کو لیلیٰ سے اور شیریں کو فرہاد اور پروانہ کو شمع سے ہوتا ہے، اس سے زیادہ تر محبت حضرات صحابہؓ کو جناب رسول اللہ ﷺ سے تھی۔ جس پر صحابہؓ کی زندگیاں شاہد ہیں۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ جب کسی سے محبت ہو تو محبوب کے طریقے کو اختیار کیا جاتا ہے۔ اسی لئے صحابہ کرامؓ کامل طور پر متبع سنت تھے۔ جو لوگ آج کل شکل وغیرہ تو کرزن کی بناتے ہیں، لباس اغیار کا پہنتے ہیں اور باوجود اس کے کہتے ہیں کہ ہم کو حضور ﷺ سے محبت ہے، یہ لوگ جھوٹے ہیں"۔

(درس بخاری حضرت مدنیؒ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ)

دعوت فکر

مولانا قاضی مظہر حسینؒ، قائد اہل سنت لکھتے ہیں:

ولادتِ نبوی کے سلسلے میں پہلے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ تاریخ ولادت

میں مورخین کا اختلاف ہے۔ اور پھر اہل سنت اور اہل تشیع کے مابین بھی اس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور گو عام طور پر ۱۲ ربیع الاول تاریخ ولادت مشہور ہو چکی ہے، لیکن یقین سے کسی تاریخ کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دورِ رسالت اور دورِ صحابہ کرامؓ اور دورِ خلافت راشدہ میں سال بہ سال ولادتِ نبوی کو بطور عید منانے کا رواج نہ تھا۔ اگر اس زمانے میں ولادتِ نبوی منانے کے لئے کوئی دن مخصوص ہوتا تو پھر مورخین تاریخ ولادت کے بارے میں مختلف اقوال کیوں کر پیش کر سکتے تھے۔ دراصل شریعت کے اپنے اصول اور ضوابط ہوتے ہیں۔ شریعت میں کسی بڑی سے بڑی شخصیت کی ولادت و وفات کو بطورِ عید یادگار منانے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

(۲) رسول کریم رحمۃ للعالمین خاتم النّبیین ﷺ ساری کائنات سے افضل ہیں۔ قیامت تک شب و روز اہل ایمان پر آپ کے حقوق لازم قرار دیئے گئے ہیں۔ کلمہ اسلام لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کا اقرار پایا جاتا ہے۔ پانچوں وقت اذان میں اَشْهَـدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کے ساتھ اَشْهَـدُ اَنَّ مُـحَـمَّـدً رَّسُـوْلُ اللّٰـه پکارا جاتا ہے۔ نماز میں تشہد میں آپ ﷺ پر درود پڑھا جاتا ہے۔ تلاوت قرآن میں بار بار آپ کا تذکرہ آتا ہے۔ وعظ اور تبلیغ میں آپ کی سنت و شریعت اور آپ کے محاسن و کمالات کا

بیان ہوتا ہے۔ بہرحال مومن کی زندگی میں کوئی ساعت ایسی نہیں ہے جو عظمت رسالت سے وابستہ نہ ہو۔ اس لئے محض سال کے بعد آپ ﷺ کی یادگار منانے کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ لیکن غیر اقوام کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں بھی بعض رسوم کے تحت ولادتِ نبوی کا دن منانے کا رواج پڑ گیا ہے۔

(۳) ۱۲ ربیع الاول کے جلوس میلاد کو اب ضروری قرار دیا جا رہا ہے۔ تارک صوم وصلوٰۃ کو تو عموماً ملامت نہیں کی جاتی لیکن جو مسلمان جلوسِ میلاد میں شریک نہ ہو اس کو ہدف ملامت بنایا جاتا ہے۔ حالانکہ نہ یہ فرض ہے، نہ واجب، نہ سنت۔

(۴) جلوس تو ہمیشہ اس قائد اور لیڈر کا ہوتا ہے جس کی قیادت میں کوئی جلوس نکلتا ہے۔ اور میلاد النبی کا جلوس بھی دراصل انہی علماء اور قائدین کا ہوتا ہے جو اس کی قیادت کرتے ہیں۔ اور پھر جلوس میں ہر قسم کے لوگ شامل ہو جاتے ہیں۔ اور ایسے افعال کا مظاہرہ کرتے ہیں جو سنت مصطفوی اور شریعت محمدی ﷺ کے خلاف ہوتے ہیں۔ حالانکہ جس جلوس کی نسبت حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے ساتھ ہو اس میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی فعل خلاف سنت وشریعت سرزد نہ ہو۔ اور جلوسوں میں اس قسم کی احتیاط برقرار رکھنا بہت مشکل ہے۔

(۵) اہل تشیع نے حب حسینؓ کے نام پر ماتمی جلوسوں کی ابتداء کی لیکن اب وہ ایک کھیل تماشا اور ماتمی فنکاری کے دلچسپ مظاہرے بن گئے ہیں۔ اس لئے ہماری دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ ان جلوسوں کے بجائے وعظ و تبلیغ کے اجتماعات قائم کئے جائیں (کیوں کہ تبلیغ و اصلاح تو مامور بہ ہے، جس کا تعلق ساری زندگی سے ہے)۔ اور جس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ ﷺ کے کمالات و معجزات، آپ کے فیوض و برکات کا بیان ہو، تا کہ سنی مسلمان وہ صراط مستقیم اور دینی راہ حق اختیار کر سکیں جو اصحابؓ رسول ﷺ نے آنحضرت ﷺ کی اتباع میں اختیار کیا تھا۔ اور رحمۃ للعالمین ﷺ کے معجزانہ ارشاد "مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ" کا بھی یہی عظیم مقصد ہے۔

و باللّٰہ التوفیق و صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ سیّدنا محمّد و علٰی اٰلہٖ و صحبہٖ و بارک و سلّم

(ماہنامہ حق چار یارؓ ج ۲ ش ۳ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com

یا اللہ مدد

اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جئے چنیاریہ

سیرت للعلمین رحمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(حصہ دوم)

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

خادم اہلسنّت
عبدالوحید الحنفی

اشاعتی سلسلہ نمبر 07

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

نور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک	3	رسول اللہ ﷺ کے پہریدار	15
عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم:	6	رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرات	15
رسول اللہ ﷺ کے مسلمان چچا:	7	رسول اللہ ﷺ کے شعراء ونعت خوان	15
رسول اللہ ﷺ کی مسلمان پھوپھی:	7	سیرت ادوار	16
رسول اللہ ﷺ کے وہ صحابہؓ جو خلیفہ ہوئے:	7	رسول اللہ ﷺ کے حقوق	17
رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات (اُمہاتؓ المؤمنین):	7	رسول اللہ ﷺ کے متعلقہ ضروری عقائد	18
رسول اللہ ﷺ کی اولاد:	8	رسول اللہ ﷺ کا اسلحہ	18
رسول اللہ ﷺ کے نواسے:	9	رسول اللہ ﷺ کے جانور	19
رسول اللہ ﷺ کی نواسیاں:	9	رسول اللہ ﷺ کے حدی خوان	19
رسول اللہ ﷺ کے ماموں	9	رسول اللہ ﷺ کا ترکہ	19
رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بہن بھائی	10	مسجد نبوی کی تعمیر وتوسیع	20
رسول اللہ ﷺ کے خادم صحابہؓ و صحابیاتؓ	10	رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی	21
واقعات وحالات:	11	رسول اللہ ﷺ سے صادر ہونے والی وحی	22
رسول اللہ ﷺ کے وزراء	12	رسول اللہ ﷺ میدان جنگ میں	22
رسول اللہ ﷺ کے قاضی	12	فیضانِ نبوی کے درخشندہ ستارے	24
رسول اللہ ﷺ کے عاملین اور امراء	13	جمالِ محمدی ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے والے اصحابؓ	24
رسول اللہ ﷺ کے قاصد	13	اصحابؓ محمد ﷺ کا دور تربیت	27
رسول اللہ ﷺ کے کاتب	14	صحبت نبویؐ کے فیض یافتہ	30
رسول اللہ ﷺ کے خزانچی وامین	15	خلافت علیٰ منہاجِ نبوت	31
رسول اللہ ﷺ کے رازدان	15	☆☆☆☆	

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ..... چکوال

ٹائٹل وکمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701

ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

سیرت النبی ﷺ (حصہ دوم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْمِ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک

چہرہ مبارک: انتہائی خوبصورت اور بارونق، بہت پُر گوشت اور بالکل گول نہ تھا۔ بلکہ قدرے بیضوی تھا۔ بقول ابوبکر صدیقؓ آپ کا چہرہ کیا تھا گویا چاند کا ٹکڑا۔ جابر بن سمرہؓ سے کسی نے پوچھا: حضرت ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح چمکتا تھا؟ فرمایا: نہیں، بلکہ ماہ خورشید کی طرح تاباں تھا۔

رنگت مبارک: رنگ ایسا گورا، یوں معلوم ہوتا تھا کہ چاندی ڈھلی ہوئی ہے۔ بقول حضرت علیؓ آپ کی رنگت سفید سرخی مائل تھی۔

بقول حضرت انسؓ آپ کی رنگت چونے والی یا سانولے پن کی نہ تھی بلکہ گندم گونی والی تھی۔

دانت مبارک: انتہائی خوبصورت سفید موتیوں کی مثل۔ نہ تو پیوستہ اور نہ اوپر نیچے چڑھے ہوئے۔ سامنے والے دانتوں میں ہلکی ہلکی درزیں تھیں جو

خوبصورتی بڑھاتی تھیں۔ جب آپ ﷺ منہ مبارک کھولتے تو ان میں سے ایک نور نکلتا تھا۔

دہن مبارک: دہن کشادہ دھانے والا۔ بقول حضرت جابرؓ بن سمرہؓ کے کہ آپ کا دہن اعتدال کے ساتھ فراخ تھا۔

رخسار مبارک: رخسار بالوں سے صاف تھے۔ جب گرانی یا ناگواری ہوتی تو انار کی طرح سرخ ہو جاتے۔

ناک مبارک: آپ ﷺ کی ناک ستواں تھی، ایسی جاندار کہ پہلی نظر میں کھڑی نظر آتی۔ بقول حضرت ہندؓ کے کہ حضور ﷺ کی ناک بلندی مائل نورانی تھی۔

آنکھیں اور پلکیں مبارک: آنکھیں بڑی اور سرمگیں تھیں، لیکن سیاہ تھیں۔ اور سفیدی میں سرخ ڈورے تھے۔ شگاف کشادہ اور گوشے سرخ تھے اور پلکیں دراز تھیں۔ بقول حضرت جابر بن سمرہؓ کہ آنکھیں سرمہ کے بغیر سرمگیں تھیں۔

گردن مبارک: آپ ﷺ کی گردن اونچی تھی۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ چاندی کی بنی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

ڈاڑھی مبارک: ریش مبارک گھنی اور بھاری اور آپ ﷺ کی ڈاڑھی کنپٹیوں سے حلق تک پھیلی ہوئی تھی۔ اطراف سے بڑھے ہوئے بال صاف فرمایا

کرتے تھے۔ ساری سیاہ تھی۔ بڑھاپے میں بھی گنتی کے بال سفید تھے۔

سر اور بال مبارک: سر بڑا تھا مگر اعتدال کے ساتھ۔ بال اکثر شانے تک دراز رہتے تھے۔ نہ تو بہت گھنگھریالے تھے اور نہ سیدھے، بلکہ کناروں سے مڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ اکثر تیل لگاتے اور دن میں ایک مرتبہ کنگھا فرماتے اور آخری عمر میں مانگ بالکل ناک کی سیدھ سے نکالتے تھے۔

قد مبارک: نہ بہت لمبا اور نہ بہت ہی چھوٹا کہ برا معلوم ہو۔ لیکن یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا، بڑے بڑے قد آور لوگوں میں بھی نمایاں نظر آتے تھے۔

سینہ مبارک: سینہ کشادہ تھا۔ شانوں پر گوشت زیادہ تھا اور جوڑوں کی ہڈیاں بڑی تھیں۔ بقول حضرت علیؓ کندھوں کے درمیان کا فاصلہ پُر گوشت تھا۔ بقول حضرت ہندؓ بن ابی ہالہ سینہ چوڑا چکلا تھا۔

مہر نبوت: شانوں کے بیچ کبوتری کے انڈے کے برابر مہر نبوت تھی۔ بظاہر ایک سرخ رنگ کا گوشت تھا، جس پر تل اور بال اگے ہوئے تھے۔ کئی خوش نصیب صحابہؓ نے اس کی زیارت کی اور بعض نے تو بوسے بھی دیئے۔

پیٹ مبارک: پیٹ اور سینہ مبارک برابر تھا۔ یعنی آپ ﷺ کا پیٹ باہر کو نکلا ہوا نہیں تھا اور سینہ سے لے کر ناف مبارک تک بالوں کی ہلکی لکیر تھی۔

کلائی اور ہاتھ مبارک: کلائیاں لمبی اور ہتھیلیاں پر گوشت اور چوڑی تھیں۔

اور انگلیاں موزوں لمبی معلوم ہوتی تھیں۔

جلد مبارک: جلد مبارک نہایت نرم تھی۔ بقول حضرت انسؓ ریشم سے زیادہ نرم جسم تھا۔

پسینہ مبارک: آپ ﷺ کے پسینہ میں خاص خوشبو تھی۔ بعض مرتبہ چہرہ پر پسینہ سفید موتی کی طرح چمکتا تھا۔ جس راستہ سے گذر ہوتا، وہ راستہ خوشبو سے مہک اٹھتا۔ صحابہؓ آپ ﷺ کو اسی مہک سے تلاش کرتے تھے۔

الغرض یہ کہ مخلوق میں آپ ﷺ حسن کی مثال آپ تھے۔ کسی دوسرے کو تشبیہ میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بَعْد اَز خُدا بزُرگ تُوئی قِصّہ مُختَصر
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم:

۱۔ حضرت ابوبکرؓ بن ابی قحافہ	۲۔ حضرت عمرؓ بن الخطاب
۳۔ حضرت عثمانؓ بن عفان	۴۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب
۵۔ حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح	۶۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ
۷۔ حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ	۸۔ حضرت زبیرؓ بن العوام
۹۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص	۱۰۔ حضرت سعیدؓ بن زید

رسول اللہ ﷺ کے مسلمان چچا:

حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب

رسول اللہ ﷺ کی مسلمان پھوپھی:

حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب

رسول اللہ ﷺ کے وہ صحابہؓ جو خلیفہ ہوئے:

خلیفہ بلافصل حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ، خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق اعظمؓ، خلیفہ سوم حضرت سیدنا عثمان ذوالنورینؓ، خلیفہ چہارم حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، خلیفہ پنجم حضرت سیدنا حسنؓ، خلیفہ ششم حضرت سیدنا امیر معاویہؓ، خلیفہ ہفتم حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ (نواسہ صدیق اکبرؓ)۔

رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات (اُمہاتؓ المؤمنین):

اُمّ المؤمنین	متوفیٰ	مقام وفات
۱۔ حضرت سیدہ خدیجہؓ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۱۰ نبوی	مکہ مکرمہ
۲۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ رضی اللہ عنہا	رمضان ۵۸ ہجری	مدینہ منورہ
۳۔ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ	۳ ہجری	مدینہ منورہ

۴۔ حضرت سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ	شوال ۵۴ ہجری	مدینہ منورہ
۵۔ حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حی بن اخطب	۵۰ ہجری	مدینہ منورہ
۶۔ حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر فاروقؓ	۴۱ ہجری	مدینہ منورہ
۷۔ حضرت سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا (رملہ) بنت ابی سفیانؓ (حضرت امیر معاویہؓ ان کے بھائی ہیں)	۴۴ ہجری	مدینہ منورہ
۸۔ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش بن رکاب الاسدیۃ (یہ پہلے حضرت زیدؓ بن حارثہ کے نکاح میں تھیں، جن کا ذکر قرآن میں ہے)	۲۰ ہجری	مدینہ منورہ
۹۔ حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت الحارث الہلالیہ (۷ ہجری میں نکاح ہوا۔ یہ حضور ﷺ کا آخری نکاح تھا۔ یہ حضرت خالدؓ بن ولید اور عبداللہ بن عباسؓ کی خالہ تھیں)	۵۱ ہجری	مکہ مکرمہ
۱۰۔ حضرت سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بنت الحارث بن ابی ضرار	۵۶ ہجری	مدینہ منورہ
۱۱۔ حضرت سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا	۵۹ ہجری	مدینہ منورہ
۱۲۔ حضرت سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت زید (لونڈی) خاندان بنی قریظہ		مدینہ منورہ
۱۳۔ حضرت سیدہ ماریہؓ رضی اللہ عنہا (لونڈی) خاندان بنو نظیر		مدینہ منورہ

رسول اللہ ﷺ کی اولاد:

حضرت خدیجۃؓ الکبریٰ سے آپ ﷺ کی اولاد: تین بیٹے (۱) حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ، (۲) حضرت سیدنا طیب رضی اللہ عنہ، (۳) حضرت

سیدنا طاہر رضی اللہ عنہ۔ اور چار بیٹیاں (۱) حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا، (۲) حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا، (۳) حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا، (۴) حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا۔

اور حضرت ماریہ قبطیہؓ سے حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے:

حضرت علی بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ، حضرت محسن بن علی رضی اللہ عنہ (یہ پیدا ہوتے ہی وفات پا گئے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسیاں:

حضرت امامہ بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت علی المرتضیٰؓ)، حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت عمر فاروق اعظمؓ)، حضرت زینب بنت علی رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ بنت علی رضی اللہ عنہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں

اسود بن عبد یغوث، عبداللہ بن ارقم عبد یغوث

رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بہن بھائی

مسروح بن ثوبیہ، حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب (جو آپ ﷺ کے چچا بھی ہیں)، ابوسلمہ بن عبدالاسد، عبداللہ بن حلیمہ سعدیہ، حذافہ بن حلیمہ سعدیہ، انیسہ بنت حلیمہ سعدیہ

رسول اللہ ﷺ کے خادم صحابہؓ وصحابیاتؓ

(۱) حضرت انسؓ نے دس سال خدمت کی۔ یہ گھریلو خادم تھے اور کہتے ہیں کہ دس سالوں میں مجھے کبھی آپ ﷺ نے نہیں ڈانٹا۔

(۲) حضرت ابن مسعودؓ نعلین (جوتوں)، مسواک اور عصاء کے محافظ تھے۔

(۳) حضرت عقبہؓ بن عامر جہنی یہ سفر میں آپ ﷺ کے خچر بردار تھے۔ بعد میں مصر کے گورنر بھی بنے۔

(۴) اسلعؓ بن شریک یہ حضرت ﷺ کے اونٹ چراتے تھے۔

(۵) حضرت سیدنا بلالؓ حضرت ﷺ کے مشہور مؤذن اور خادم تھے۔ آپؓ کے ذمہ حضرت ﷺ کے پاس آنے والے سرکاری وفود کی نگہبانی اور اخراجات کا سامان ہوتا تھا۔

اسی طرح حضرت سعدؓ مولیٰ ابی بکرؓ، حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت ایمنؓ بن عبید، ام ایمنؓ اور معیقیبؓ بھی خدمت گاروں میں شامل تھے۔

واقعات وحالات:

۱۔ پھوپھی حضرت صفیہؓ کا اسلام ثابت ہے اور دوسری دو پھوپھیوں اروی اور عاتکہ کے اسلام میں اختلاف ہے۔

۲۔ ثوبیہ نے، جو ابولہب کی لونڈی تھی، کئی دن تک آنحضرت ﷺ کو دودھ پلایا۔ اس کے اسلام میں بھی اختلاف ہے۔

۳۔ آپ ﷺ کے نکاح کے دو خطبے پڑھے گئے، پہلا خطبہ ابوطالب نے پڑھا اور دوسرا ورقہ بن نوفل نے پڑھا۔ دونوں کے خطبوں کا آغاز الحمدللہ سے تھا۔

۴۔ آپ ﷺ کی تمام اولاد حضرت خدیجہؓ سے ہوئی سوائے حضرت ابراہیمؓ کے جو حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے ہوئے۔

۵۔ آپ ﷺ کے بڑے صاحبزادے حضرت قاسم تھے، جن کے نام پر آپ ﷺ کی کنیت ابو القاسم ہے، اتنی عمر کے ہو کر فوت ہوئے کہ گھوڑے پر سواری کر سکتے تھے۔

۶۔ آپ ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے حضرت زینبؓ بڑی صاحبزادی تھیں۔ اس کے بعد بالترتیب حضرت رقیہؓ، ام کلثومؓ اور فاطمہؓ ہیں۔

۷۔ ازواج مطہرات کی تعداد عام مشہور قول پر ہی لکھی ہے ورنہ روایات کا

اختلاف موجود ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے بھی اسی کو اختیار فرمایا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی ایک ایسی تعداد ہے، جن سے آپ ﷺ کا نکاح ہوا اور طلاق دے دی اور بعض سے عقد ہی پایہ تکمیل کو نہ پہنچا۔ ان کی تعداد علامہ عبدالہادی مقدسی نے بارہ لکھی ہے۔ واللہ اعلم۔

۸۔ آپ ﷺ کے چچاؤں کی تعداد میں بھی اختلاف ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے دس (۱۰) اور علامہ مقدسی نے بارہ (۱۲) لکھی ہے:

حارث، قثم، زبیر، حضرت حمزہؓ، حضرت عباسؓ، ابوطالب، عبدالکعبہ، خجل، غیداق، ابولہب، ضرار، مقوم

۹۔ آپ ﷺ کی پھوپھیاں چھ (۶) ہیں:

حضرت صفیہؓ، عاتکہ، اروی، ام حکیم، برہ، امیمہ

رسول اللہ ﷺ کے وزراء

آسمانوں پر: حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت مکائیل علیہ السلام

زمین پر: حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ

رسول اللہ ﷺ کے قاضی

حضرت علیؓ، حضرت معاذؓ بن جبل

رسول اللہ ﷺ کے عاملین اور امراء

عاملین و امراء	علاقہ
حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ	صنعاء
حضرت زیادؓ بن لبید	حضرموت
حضرت عدیؓ بن حاتم	بنوطے اور بنواسد
حضرت مالکؓ بن نویرہ	بنوحنظلہ
حضرت زبرقانؓ بن بدر	بنوسعد
حضرت قیسؓ بن عاصم	بنوسعد
حضرت علاء خضرمیؓ	بحرین
حضرت ابان بن سعیدؓ	بحرین
حضرت علیؓ	نجران

عبدالوحید الحنفی حفظ

رسول اللہ ﷺ کے قاصد

سفیر یا قاصد	علاقہ	مقصود الیہ
عمروؓ بن امیہ ضمری	اکسوم (حبشہ)	نجاشی
علاء بن الخضرمیؓ	بحرین	منذر بن ساوی

عبداللہؓ بن حذافہ سہمی	طیسفون (مدائن)	کسرائے فارس خسرو پرویز
دحیہؓ بن خلیفہ کلبی	القدس (یروشلم)	قیصر روم ہرقل
حاطبؓ بن ابی بلتعہ	اسکندریہ (مصر)	مقوقس
عمروؓ بن عاص	عمان	جیفر وعبد پسران جلندی
سلیطؓ بن عمرو عامری	یمامہ	ہوذہ بن علی
شجاعؓ بن وہب اسدی	غوطہ (نواح دمشق)	حارث بن ابی شمر غسانی

رسول اللہ ﷺ کے کاتب

حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر بن خطابؓ، حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت علیؓ بن ابی طالب، حضرت ابان بن سعیدؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت ارقم بن ابی الدرقمؓ، حضرت ثابت بن قیسؓ، حضرت حنظلہ بن ربیعؓ، حضرت ابو رافع القبطیؓ، حضرت خالد بن سعیدؓ، حضرت خالد بن زکوانؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت سعد بن ابی سرحؓ، حضرت السجلؓ، حضرت عامر بن فہیرہؓ، حضرت عبداللہ بن ارقمؓ، حضرت شرجیل بن حسنہؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت علاء بن حضرمیؓ، حضرت علاء بن عقبہؓ، حضرت محمد بن مسلمہؓ، حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت عبداللہ بن زیدؓ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خزانچی وامین

حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ، حضرت معیقیبؓ، حضرت بلالؓ بن رباح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدان

حضرت انس بن مالکؓ، حضرت حذیفہ بن یمانؓ، حضرت فاطمہؓ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہریدار

حضرت زبیر بن العوامؓ، حضرت عباد بن بشرؓ، حضرت ابو ایوب انصاریؓ، حضرت سعد بن معاذؓ، حضرت محمد بن مسلمہؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت بلال بن رباحؓ، حضرت زکوان بن عبدالقیسؓ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن حضرات

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور عمرؓ بن ام مکتوم نابینا صحابی مدینہ مسجد نبوی کے مؤذن تھے۔ حضرت سعد القرظیؓ قبا کے مؤذن اور حضرت ابومخذورہؓ مکہ مکرمہ مسجد الحرام کے مؤذن تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شعراء ونعت خوان

حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، حضرت کعبؓ بن مالک

سیرت ادوار

سن میلادنبوی	سن ہجری	سن عیسوی	واقعات
۱م۔ن	۹ ربیع الاول ۵۲ ق۔ھ	۲۲ اپریل ۵۷۱ء	ولادت باسعادت
۳م۔ن	۵۰ ق۔ھ	۵۷۳ء	شق صدر درقبیلہ سعد
۵م۔ن	۴۷ ق۔ھ	۵۷۶ء	وفات سیدہ آمنہؓ
۷م۔ن	۴۵ ق۔ھ	۵۷۸ء	وفات جدامجد عبدالمطلب
۲۵م۔ن	۲۷ ق۔ھ	۵۹۶ء	سیدہ خدیجہؓ سے نکاح
۳۳م۔ن	۲۰ ق۔ھ	۶۰۳ء	حجر اسود کی تنصیب
۴۰م۔ن	۱۷ رمضان ۱۳ ق۔ھ	۶ اگست ۶۱۰ء	بعثت مبارکہ ونزول قرآن
۴۴م۔ن	رجب ۹ ق۔ھ	اپریل ۶۱۴ء	ہجرت اولی حبشہ
۴۹م۔ن	عام الحزن ۴ ق۔ھ	۶۱۹ء	وصال ابوطالب، وصال حضرت خدیجہؓ، سفر طائف، معراج
۵۳م۔ن	۲۷ صفر ۱ھ	۱۰ ستمبر ۶۲۲ء	ہجرت از مکہ، داخلہ غار ثور
۵۴م۔ن	۱۲ ربیع الاول ۱ھ	۲۴ ستمبر ۶۲۲ء	داخلہ مدینہ منورہ (یثرب)
۵۴م۔ن	۲ شعبان ۲ھ	۹ فروری ۶۲۳ء	تحویل قبلہ، فرضیت روزہ رمضان،

خادم اہلسنت حفظ عبدالوحید الحنفی

۵۴ م۔ن	۱۷ رمضان ۲ھ	فروری ۶۲۴ء	غزوہ بدر، نماز عید کا وجوب
۵۵ م۔ن	۱۵ شوال ۳ھ	مارچ ۶۲۵ء	غزوۂ احد، غزوہ احزاب
۵۸ م۔ن	ذی قعدہ ۶ھ	مارچ ۶۲۸ء	صلح حدیبیہ
۵۹ م۔ن	ذی قعدہ ۷ھ	مارچ ۶۲۹ء	عمرۃ القضاء
۶۰ م۔ن	۲۰ رمضان ۸ھ	۱۲ جنوری ۶۳۰ء	فتح مکہ شریف
۶۰ م۔ن	۱۱ شوال ۸ھ	یکم فروری ۶۳۰ء	غزوۂ حنین
۶۱ م۔ن	رجب تا رمضان ۹ھ	اکتوبر تا دسمبر ۶۳۰ء	غزوۂ تبوک
۶۲ م۔ن	۹ ذوالحجہ ۹ھ	۱۸ مارچ ۶۳۱ء	اسلام کا پہلا حج زیر امارت حضرت صدیق اکبرؓ
۶۳ م۔ن	جمعہ ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ	۶ مارچ ۶۳۲ء	حجۃ الوداع
۶۳ م۔ن	۸ ربیع الاول ۱۱ھ	جون ۶۳۲ء	آخری خطبہ، فضائل و اشارۂ خلافت ابوبکر صدیقؓ
۶۳ م۔ن	پیر ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ	۸ جون ۶۳۲ء	وصال مبارک ﷺ

م۔ن: سن میلاد نبوی ﷺ، ق۔ھ: سن قبل از ہجرت، ھ: سن ہجری، ء: سن عیسوی

رسول اللہ ﷺ کے حقوق

۱۔ حق عظمت کہ آپ ﷺ کو تمام انسانیت سے اہم مرتبہ دے اور مخلوق میں سے کسی کو آپ ﷺ کے ہم مرتبہ نہ جانے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

۲۔ حق محبت کہ تمام انسانیت میں آپ ﷺ سے امتیازی محبت رکھے۔ دنیا کی تمام محبتوں کو آپ ﷺ کی محبت پر قربان کر دے۔

۳۔ حق اطاعت کہ خدا کے حکم سے اپنے نبی ﷺ کی ہر بات کو بلا چوں چراں مانے اور تسلیم کرے، چاہے اس کو اس کی کتنی ہی قیمت ادا کرنا پڑے۔

رسول اللہ ﷺ کے متعلقہ ضروری عقائد

تمام انبیاء کرام انسان ہوتے ہیں۔ ان کی تعلیم اپنی امت کے لئے نمونہ ہوتی ہے۔ وہ تمام صغائر و کبائر سے معصوم ہوتے ہیں۔ تمام انبیاء کرام اپنی قبور میں روح مع الجسد حیات ہوتے ہیں۔ تمام انبیاء نے فریضۂ رسالت میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ انبیاء کرام کا مقام عام الناس سے بہت بلند ہوتا ہے، لیکن باوجود اس کے کوئی نبی و رسول نہ تو حاضر ناظر ہے نہ ہی عالم الغیب اور نہ ہی وہ مختار کل ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا اسلحہ

تلواریں نو تھیں۔ زرہیں سات تھیں۔ کمانیں چھ تھیں۔ ترکش (تیر دان) ایک، سپر (زرہ) دو، نیزے بھی دو۔

رسول اللہ ﷺ کے جانور

آپ ﷺ کے سات گھوڑے، پانچ خچر، تین گدھے، تین اونٹ اور سو بکریاں تھیں۔ جب کبھی تعداد سو سے بڑھتی تو اس کو ذبح کر دیتے اور سو کی تعداد سے بڑھنے نہ دیتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے حدی خوان

کفار پر اثر ڈالنے کے لئے بعض دفعہ بعض صحابہ کرامؓ زور سے حدی خوانی کرتے اور حضور ﷺ بڑے خوش ہوتے۔ وہ خوش نصیب صحابہؓ یہ ہیں:

عبداللہ بن رواحہؓ، انجشہؓ، عامرؓ بن الاکوع، سلمہؓ بن الاکوع

رسول اللہ ﷺ کا ترکہ

۲ عدد یمنی چادریں اور یمنی تہبند۔ ۲ کپڑے صحاری۔ ایک کرتہ سحولی۔ ایک جبہ یمنی۔ چار منقش کوفی ٹوپیاں۔ ایک چمڑے کی تھیلی، جس میں آئینہ، کنگھا، سرمہ دانی اور قینچی ہوتی۔ ایک بچھونا چمڑے کا بنا ہوا۔ ایک برتن غسل کے لئے تھا۔ پانچ پیالے چھوٹے بڑے، بعض پتھر کے، بعض کانسی اور بعض کانچ کے تھے۔ ایک پیمانہ جس سے صدقہ فطر ناپتے۔ ایک انگوٹھی چاندی کی

جس میں نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ دو موزے، ایک سیاہ کمبل۔ ایک عمامہ۔ اس کے علاوہ دو کپڑے جمعہ کو پہننے کے لئے۔ اور ایک تولیہ۔

مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع

۱ھ میں حضور ﷺ نے پہلی اینٹ رکھی۔ اس کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ صدیق اور حضرت عمرؓ فاروق نے اینٹ رکھی۔ اور حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ نے اینٹیں رکھیں۔

اس کے بعد درج ذیل مسلمان خلفاء و سلاطین نے اپنے اپنے دورِ حکومت میں مسجد نبوی ﷺ میں توسیع کرنے کی سعادت حاصل کی۔

سن ہجری	سن عیسوی	دورِ خلافت و حکومت
۱۷ھ	۶۳۸ء	حضرت عمر فاروقؓ
۲۹ھ	۶۴۹ء	حضرت عثمان ذوالنورینؓ
۸۸ھ	۷۰۶ء	حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ
۱۶۱ھ	۷۷۷ء	خلیفہ مہدی عباسی
۸۸۶ھ	۱۴۸۱ء	سلطان قاتبائی جان
۸۹۰ھ	۱۴۸۵ء	سلطان سلیم ثانی
۱۲۲۸ھ	۱۸۱۳ء	سلطان مصر محمد علی پاشا

۱۲۳۳ھ	۱۸۱۸ء	سلطان محمود اوّل
۱۲۶۵ھ	۱۸۲۹ء	سلطان عبدالمجید خان
۱۳۶۸ھ	۱۹۲۸ء	سلطان عبدالعزیز
۱۴۳۰ھ	۲۰۰۹ء	سلطان عبداللہ بن عبدالعزیز

ان شاء اللہ یہ مبارک سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی

قرآن: ''اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ سے لے کر اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ'' کے دورانیہ پر نظر ڈالی جائے تو تئیس سال بن جاتے ہیں۔ اس دورانیہ کو مومنین اولین نے غنیمت جانا اور اس وحی آسمانی کو اپنے مبارک سینوں پر منتقل کرتے چلے گئے اور آئندہ نسلوں تک اس کو پہنچانے میں کسی تساہل سے کام نہیں لیا۔ اور یہی سنت شریفہ تا ہنوز جاری اور قیامت تک جاری رہے گی۔ اس لئے قرآن مجید کی ایک ایک آیت، ایک لفظ، حرف و حرکت سب محفوظ رہے ہیں۔ اور بوعدہ ربانی ہمیشہ ہمیش محفوظ رہیں گے۔ یہی ایک مسلمان کا عقیدہ اور مذہب ہونا چاہیے۔ اس پر دنیا و آخرت کی کامیابی کا مدار ہے۔ یہی اہل السنّت والجماعت کا عقیدہ اور نظریہ ہے۔

۱.....۱۲۳۳ھ سلطان محمود نے گنبد خضری کی تعمیر کرائی اور سبز رنگ کرایا۔ اس وقت سے گنبد خضری نام پڑ گیا۔ اس سے پہلے گنبد کا رنگ سفید تھا۔

رسول اللہ ﷺ سے صادر ہونے والی وحی

حدیث: الفاظ زبانِ نبوی کے اور معانی من اللہ ہوں تو حدیث کہلاتی ہے۔ مسلمانوں نے جس طرح قرآن مجید کی حفاظت فرمائی، بعینہٖ حدیث کی خدمت میں بھی اس قوم نے حد کر دی۔ ہزاروں احادیث کو لاکھوں سندوں سے آگے چلانا اور راویوں کے حالات پر نظر رکھ کر احادث کو مراتب پر تقسیم کرنا، یہ رسول اللہ ﷺ کا اعجاز ہی تو ہے۔ پھر ان احادیث میں سے جن احادیث پر عمل مسلسل وقول مفصل مل گیا، ان حدیثوں نے سنت کا روپ دھار لیا۔ لہذا ہر حدیث قابل عمل تو نہیں ہو سکتی مگر ہر سنت قابل عمل ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ میدان جنگ میں

ستائیس یا انتیس غزوات میں آپ ﷺ کی شرکت ثابت ہے۔ سات میں تو آپ ﷺ نے با قاعدہ خود قتال فرمایا۔ غزوہ احد میں آپ ﷺ مجروح ہوئے، آپ ﷺ کی پیشانی پر زخم آئے اور دانت مبارک بھی شہید ہوئے۔ تین غزوات میں آپ ﷺ نے کنکروں پر دم کر کے کفار کی طرف پھینکا، جس سے ان کو شکست ہوئی۔ اس کے علاوہ جو لشکر آپ ﷺ نے روانہ فرمائے اور

خود نہ گئے، ان کی تعداد اسی سے اوپر ہے۔ آپ ﷺ کو اسلحہ سے بے پناہ محبت تھی۔ جس وقت آپ ﷺ دنیا سے جا رہے تھے اس وقت بھی آپ کے گھر میں نو تلواریں لٹک رہی تھیں۔ بہادری اور جوانمردی میں تو اپنی مثال آپ تھے۔ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر رات کی تاریکی اور جنگی ماحول میں اکیلے نکل جایا کرتے تھے۔ اور صحابہ کرامؓ کو دلاسہ دیا کرتے۔ ایک دو غزوات میں کچھ دیر کے لئے دشمن کی طرف سے سخت حملہ میں کچھ ساتھی بکھر گئے، آپ ﷺ پھر بھی میدان جنگ میں مضبوطی سے قائم رہے۔

(ص ۳ سے ص ۲۳ تک سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے جو جو لکھا گیا گیا ہے، وہ مندجہ ذیل کتب سے ماخوذ کیا گیا ہے:

اصح السیر از مولانا عبدالرؤف دانا پوری، رحمۃ للعلمین از قاضی سلمان منصور پوری، اٹلس فتوحات اسلامیہ از ادارہ دارالسلام لاہور، شجرۃ النبویہ از علامہ عبدالوہاب مقدسی، شجرہ اہلبیت از مولانا عبدالکریم ندیم، اہل بیت از مولانا سلمان احمد، سیرۃ الرسول ﷺ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، بیس بڑے مسلمان از مولانا عبدالرشید ارشد، شمائل ترمذی از مولانا صوفی عبدالحمید سواتی، مرقع سیرت مرتبہ مولانا محمد عابد عمر صاحب)

فیضانِ نبوی کے درخشندہ ستارے

جمالِ محمدی ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے والے اصحابؓ

اہل سنت کو مبارک پرچم حق چار یار

مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ لکھتے ہیں: اسلام کے نام پر جتنے گروہ اور فرقے بن چکے ہیں یا بنیں گے۔ ان میں اہل السنّت و الجماعت ہی اپنے اصول و عقائد کی بنیاد پر برحق اور نجات یافتہ فرقہ ہے۔ کیوں کہ رب کائنات نے دین حق (اسلام) اس آخری امت کے لیے بذریعہ وحی حضور خاتم النّبیین ﷺ کو عطا فرمایا۔ اور قرآن کا علم اور عمل اور دین و شریعت کے احکام و اعمال بلاواسطہ ان اہل ایمان نے حاصل کئے۔ جن کو جمالِ محمدی ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ جو صحبت نبویؐ سے فیض یاب ہوتے رہے۔ انہی سعادت مند مومنین کو اصحابِ رسول ﷺ کہا جاتا ہے۔

اہل السنّت و الجماعت ایک الہامی نام ہے جو صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کے لئے سنت رسول اور جماعت رسول ﷺ کی نشاندہی کرتا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے خود ہی اپنے معجزانہ ارشاد "مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ" میں اس آخری امت کو جنتی اور جہنمی کی پہچان کے لیے ایک شرعی کسوٹی عطا

فرمائی ہے کہ جنت میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو آنحضرت ﷺ کی سنت اور آپ کے اصحابؓ کے طریقہ کی پیروی کرنے والے ہوں گے۔ امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کے مکتوبات میں سے جو اقتباسات اس شمارہ میں شائع ہو رہے ہیں، ان میں بھی اہل السنّت والجماعت کے الہامی عنوان کی تشریح فرمائی ہے۔ اور اہل حق ہمیشہ اس نام و عنوان کو اختیار کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور اسی سلسلے میں دورِ حاضر کے ایک مشہور مورخ اور محقق علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

مسلمانوں میں ہر دور میں سینکڑوں فرقے پیدا ہوئے، لیکن وہ نقش بر آب تھے۔ اُبھرے اور مٹ گئے۔ جو فرقہ عموم اور کثرت کے ساتھ باقی ہے اور آج مسلمان آبادی کا کثیر حصہ بن کر اکنافِ عالم میں پھیلا ہے، وہ فرقہ اہل السنّت والجماعت ہے۔ عام طور پر اہل سنت کے معنی یہ سمجھے جاتے ہیں کہ جو شیعہ نہ ہو۔ لیکن یہ اس کا اثباتی پہلو نہیں ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کی حقیقت کو پوری طرح سمجھا جائے۔ اس لیے ہم کو اہل السنّت والجماعت کے ایک ایک لفظ کے معنی پر غور کرنا چاہیے۔

اہل السنّت والجماعت تین لفظوں سے مرکب ہے۔ اہل کے معنی اشخاص، مقلدین، اتباع اور پیرو کے یہاں ہیں۔ سنت عربی میں راستہ کو کہتے ہیں۔ اور مجازاً اصول مقررہ، رونق زندگی اور طرزِ عمل کے معنی میں آتا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں یہ لفظ متعدد دفعہ انہی معنی میں آیا ہے۔ فرمایا ہے:

وَلَنْ تَجِدُ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا (سورۃ احزاب آیت ۶۲)

اللہ کی سنت میں تم تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

وَلَنْ تَجِدُ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا (سورۃ فاطر آیت ۴۳، سورۃ فتح آیت ۲۳)

اللہ کی سنت میں تم تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ (سورۃ فتح آیت ۲۳)

ان کا راستہ جو پہلے گزرے۔

اسی طرح احادیث میں جو سنت کا لفظ آیا ہے اس کے معنی حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصول مقررہ اور طرزِ عمل کے ہیں۔ اسی لیے اصطلاح دینی میں حضرت رسول اکرم ﷺ کی طرزِ زندگی اور طریق عمل کو سنت کہتے ہیں۔

جماعت کے لغوی معنی تو گروہ کے ہیں۔ لیکن یہاں جماعت سے مراد جماعت صحابہؓ ہے۔ اس لفظی تحقیق سے اہل السنّت والجماعت کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔ یعنی یہ کہ اس فرقہ کا اطلاق ان اشخاص پر ہوتا ہے، جن کے اعتقادات و اعمال اور مسائل کا محور پیغمبر علیہ السلام کی سنت صحیحہ اور صحابہ کرامؓ کا اثر مبارک ہے۔ یا یوں کہیے کہ جنہوں نے اپنے عقائد و اصولِ حیات اور عبادات و اخلاق میں اس راہ کو پسند کیا، جس پر رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام عمر بھر چلتے رہے۔ اور آپ کے بعد آپ کے صحابہؓ اس پر چل کر منزلِ

مقصود کو پہنچے۔

(اہل السنّت والجماعت ص ۹/۱۰، مجلس نشریات اسلام، ا۔ کے۔۳ ناظم آباد نمبر ا کراچی نمبر ۱۸)

اصحابِ محمد ﷺ کا دور تربیت

فرقہ کی حقیقت

اہل السنّت والجماعت کے نام کی تشریح کرتے ہوئے علامہ مولانا سید سلیمان صاحب ندویؒ نے فرقہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور آج کل عموماً اس کی حقیقت سے ناواقف پڑھے لکھے لوگ اس لفظ سے گھبراتے ہیں۔ حالانکہ یہ قرآن حکیم کا لفظ ہے، جو صحابہ کرامؓ کے لئے حسب ذیل آیت میں استعمال فرمایا ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ O (سورۃ التوبہ ع ۱۵ آیت ۱۲۲)

اور (ہمیشہ کے لئے) مسلمانوں کو یہ بھی نہ چاہیے کہ (جہاد کے واسطے) سب کے سب نکل کھڑے ہوں (کہ اس میں دوسری اسلامی ضروریات معطل ہوتی ہیں) سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر ہر بڑی جماعت سے ایک ایک چھوٹی چھوٹی جماعت (جہاد میں) جایا کرے۔ (اور کچھ

اپنے وطن میں رہ جایا کریں) تا کہ باقی ماندہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے وقت میں آپ سے اور آپ کے بعد علمائے شہر سے) دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں۔ اور تا کہ یہ لوگ اپنی قوم کو (جو کہ جہاد میں گئے ہوئے ہیں) جب کہ وہ ان کے پاس واپس آویں (دین کی باتیں سنا کر خدا کی نافرمانی سے) ڈراویں تا کہ وہ لوگ (ان سے دین کی باتیں سن کر برے کاموں سے) احتیاط رکھیں۔ (تفسیر بیان القرآن حضرت مولانا تھانویؒ)

آیت میں فرقہ سے مراد اصحابِ رسول ﷺ کی بڑی جماعت ہے۔

عربی اور اردو کی لغت کی کتابوں میں بھی فرقہ بمعنی جماعت وغیرہ میں آتا ہے۔ چنانچہ عربی لغت المعجم الاعظم میں ہے:

الفرقہ: لوگوں کی ایک جماعت، گروہ، غول، ٹولی، فوجی دستہ، فوج کا حصہ

اور فیروز اللغات اردو میں ہے:

فرقہ: قوم، جماعت، گروہ، فریق۔

فرقہ بندی: جماعت بنانا، کسی گروہ کی تنظیم۔

اور جیسا فرقہ یا جیسی جماعت ہو گی اس کے مطابق اس کی پیروی یا مخالفت کی جائے گی۔ اور جماعت صحابہؓ کے بارے میں تو کسی مسلمان کے لئے کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ کیوں کہ وہ محبوب خدا حضرت محمد ﷺ کی فیض یافتہ جماعت ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ سید الکائنات اور امام

الانبیاء و المرسلینؑ ہیں تو آپ کی جماعت یقیناً انبیائے کرامؑ کے بعد تمام امتوں اور جماعتوں سے افضل ہے۔ چنانچہ رب العالمین نے خود ان کو خَیْرَ اُمَّتْ کا لقب عطا فرمایا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (پ۴ سورۃ آل عمران ع۱۳ آیت ۱۱۰)

تم سب امتوں سے بہتر امت ہو، جن کو دوسرے لوگوں کی اصلاح و ہدایت کے لئے اٹھایا گیا ہے۔

اور یہ جماعت صحابہؓ ہی کی خصوصی شان ہے کہ قرآن حکیم میں حق تعالیٰ نے ان کو اپنی رضامندی کی ابدی سند عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ (پ۱۱ سورۃ التوبہ ع۲ آیت ۱۰۰)

یعنی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

اور جن مومنین سے علیم بذات الصدور خدائے عزوجل نے ان پر راضی ہونے کا اعلان فرمایا ہے، وہ یقیناً مابعد کی امت کے لئے معیار حق ہوں گے۔ کفر و باطل کے غبار سے ان کا دامن پاک ہوگا۔ وہ خلوص وللّٰہیت کا پیکر ہوں گے۔ ان کی پیروی میں صراط مستقیم پر چلنا نصیب ہوگا۔ یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ صحابہ کرامؓ دین کے اصول وعقائد میں بالکل متفق ہیں۔ اگر ان کا اختلاف ہے تو صرف فروعی اور اجتہادی مسائل میں ہے۔ اور یہ مسلمان اہل السنّت والجماعت ہی کی خصوصیت ہے کہ وہ تمام صحابہ کرامؓ کو

برحق اور جنتی مانتے ہیں۔ کسی صحابی کے بارے میں بھی اپنے دلوں میں تکدر نہیں رکھتے۔ حسب ارشادِ نبوی ان کو نجوم ہدایت مانتے ہیں۔

صحبت نبویؐ کے فیض یافتہ

چار یارؓ

انبیائے کرامؑ سب معصوم ہیں۔ لیکن ان میں بھی فرق مراتب ہے۔ چنانچہ فرمایا:

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ط (پ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۵۳)

یہ ہمارے رسول ہیں، ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔

اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مراتب بھی متفاوت ہیں۔ مہاجرینؓ، انصارؓ سے افضل ہیں اور انصارؓ دوسرے صحابہؓ کرام سے افضل ہیں۔ اسی طرح بیعت رضوان والے دوسرے صحابہؓ سے افضل ہیں۔ پھر ان میں اصحابِ بدر افضل ہیں۔ اور پھر عشرہ مبشرہ افضل ہیں۔ اور ان عشرہ مبشرہؓ میں سے بھی اصحابؓ اربعہ (چار یارؓ) افضل ہیں۔ یعنی امام الخلفاء حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہم۔ اور یہی چار یار آنحضرت ﷺ کے بعد مسند خلافت

موعودہ پر متمکن ہوئے ہیں۔ اور ان کی باہمی فضیلت ترتیب خلافت کی بنا پر ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ازالۃ الخفاء میں ان خلفائےؓ اربعہ کی افضلیت کے دلائل پیش فرمائے ہیں۔ اور قرۃ العین میں خصوصاً حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی افضلیت کو محققانہ طور پر ثابت کیا ہے۔

خلافت علیٰ منہاجِ نبوت

حق چار یارؓ

فرقہ اثنا عشرہ والے حضرت علی المرتضیٰؓ وغیرہ چند صحابہؓ کے علاوہ باقی تمام جماعت صحابہؓ کے مخالف ہیں۔ اور خلفائےؓ اربعہ میں سے پہلے تین خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان ذوالنورینؓ کی خلافت راشدہ بلکہ ان کے ایمان و اخلاص کے بھی منکر ہیں۔ العیاذ باللہ۔ اور خارجی فرقہ کے لوگ چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی المرتضیٰؓ کی خلافت اور ان کے ایمان و اخلاص کے منکر ہیں۔ اور چونکہ اہل السنّت والجماعت ان چاروں خلفاء کو برحق مانتے ہیں بلکہ ان کی خلافت کو حسب آیت تمکین اور حسب آیت استخلاف قرآن کی موعودہ خلافت راشدہ تسلیم کرتے ہیں، اس لئے قرآن کی اس موعودہ خلافت راشدہ کے مصداق چار

یار کی حقانیت کا ''حق چار یارؓ'' کے الفاظ سے اعلان و اظہار کرتے ہیں۔ اور چار یارؓ یا حق چار یارؓ کی اصطلاح تحریک خدام اہل سنت نے وضع نہیں کی بلکہ صدیوں سے یہ اصطلاح اہل السنّت والجماعت میں مقبول و مشہور ہے۔ ۱۹۳۶ء کی لکھنؤ مدرِح صحابہؓ ایجی ٹیشن میں امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے جانباز احرار جلوس میں اس شعر کی گونج پیدا کرتے تھے: ؎

جن کا ڈنکا بج رہا تھا چار سو لیل و نہار
ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ چار یار

(ماخوذ ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور ج ا ش ا)

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت
عبدالوحید الحنفی
ساکن اوڈھروال ضلع چکوال

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com

یا اللہ مدد

اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جوچھ یارہ

سیرت للعلمین رحمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(حصہ سوم)

خادم اہلسنّت
فقیر
عبدالوحید

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 08

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

نور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل	3	قرآن وحدیث کی روشنی میں جماعت حقہ کی کسوٹی	16
اولاد آدم کے سردار	3	''یشاقق'' کے معنیٰ	16
یوم ولادت باسعادت	3	''نولہٖ'' کا معنیٰ	17
روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم	4	سنت رسول اللہ ﷺ	17
حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں	5	احیاء سنت	17
زمین پر انبیاء کے جسم کا کھانا حرام ہے	5	اصحاب سنن	18
روضہ رسول ﷺ جنت کی زمین کا ٹکڑا ہے	5	بدعت کی تعریف	18
انبیاء قبروں میں زندہ ہیں	6	سنت کو زندہ کرنے سے بدعت کی موت ہے	19
روضہ رسول ﷺ کی مٹی جنت کی مٹی ہے	6	اہل سنت والجماعت کے چہرے قیامت کے دن سفید ہوں گے	20
حضور ﷺ کو سلام بھیجنا	7	سرورِ کائنات کی زبان مبارک سے اہل السنۃ والجماعۃ کی شان	22
درود شریف	7	قیامت میں شیخینؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبروں سے اٹھیں گے	23
فرشتے اُمتی کا سلام پہنچاتے ہیں	8	رجعت کے کرشمے	24
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کی فضیلت	8	حضرت امام حسنؓ وحسینؓ اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں	27
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی فضیلت	9	روضہ نبویؐ پر روزانہ ستر ہزار فرشتوں کی آمد قیامت تک	27
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر مہر نبوت	9	رحمت للعالمین ﷺ کے معجزات	29
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا ذکر	9	ایک درخت کی آواز	29
رسول اللہ ﷺ کی وفات کا دن پیر	9	درختوں کے پتوں اور پھولوں پر کلمہ شہادت	29
نبی ﷺ نے ۶۳ سال عمر پائی	13		
حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ نے بھی ۶۳ سال عمر پائی	13		
آخری صحابی نے ۱۰۰ھ میں وفات پائی	14		
حضرت ابوالطفیل کرۂ ارض پر آخری صحابی	15		
۱۴۰۰ اصحاب رسول ﷺ سب سے افضل ہیں	15		

☆☆☆☆

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ..... چکوال

ٹائٹل وکمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701

ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ سوم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

اولاد آدم کے سردار

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(۱) ..... اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ

ترجمہ: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔

(صحیح .....حوالہ الاحادیث الصحیحہ مؤلفہ البانی جلد چہارم حدیث ۱۵۷۱ص ۹۹.....بحوالہ: رواہ ابن سعد، جلد اول حدیث ۲۰ ..... (۲) مستدرک حاکم ۶۰۵/۶۰۴/۲ ..... (۳) بخاری فی التاریخ ..... (۴) مسند احمد بن حنبل ..... (۵) ترمذی ..... (۶) ابن ماجہ ..... (۷) صحیح ابن حبان)

یوم ولادت باسعادت

(۱) .....عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں:

تمہارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام دوشنبہ کے دن پیدا ہوئے۔

(طبقات ابن سعد جلد اول ص ۱۴۵)

(۲) ..... ہمارے نبی ﷺ موسم بہار میں دوشنبہ (پیر) کے دن ۹ ربیع الاول ۱ عام الفیل مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء مطابق یکم جیٹھ ۶۲۸ بکرمی کو مکہ معظّمہ میں بعد از صبح صادق وقبل از طلوع نیر عالم تاب پیدا ہوئے۔

(رحمت للعالمین جلد اول ص ۴۲ قاضی سلیمان منصور پوری)

(۳) ..... تاریخ ولادت کے متعلق مصر کے مشہور ہیئت دان عالم محمود پاشا فلکی نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے دلائل ریاضی سے ثابت کیا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت ۹ ربیع الاول بروز دوشنبہ (پیر) مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں ہوئی تھی۔ (سیرت النبی ﷺ مولفہ علامہ شبلی نعمانیؒ جلد اول ص ۱۷۱)

(۴) ..... عبد اللہ بن عمرؓ، کریب اور ابن عباسؓ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت اور وفات دونوں دوشنبہ (پیر) کے دن ہوئیں۔ (حوالہ البدایہ والنہایہ جلد دوم)

(۵) ..... اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت دوشنبہ (پیر) کے دن ہوئی تھی۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۵۶۲ باب ۸)

روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) ..... كُنْتُ نَبِيًّا وَّ آدَمَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدُ

ترجمہ: میں نبی تھا اور آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔ (یعنی جب

آدم علیہ السلام کا مجسمہ تیار ہو چکا تھا اور ابھی روح نہ ڈالی گئی تھی)

(صحیح .....حوالہ مسند احمد بن حنبل ص ۱۱۱ عن دسیرۃ الفجر.....(۲) بخاری فی تاریخ وصحہ الحاکم)

حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں

(۳) ..... كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ الْخَلْقِ وَ آخِرُهُمْ فِيْ الْبَعْثِ

ترجمہ: میں خلقت میں اول النبیین تھا (یعنی سب سے پہلے میرے لئے نبوت لکھی گئی، اور بعثت کے لحاظ سے آخری نبی ہوں۔

(رواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرۃ، وابونعیم فی الدلائل عَنْ ابی ہریرۃؓ)

زمین پر انبیاء کے جسم کا کھانا حرام ہے

(۴) ..... اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ

ترجمہ: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے زمین پر نبیوں، پیغمبروں علیہم السلام کے اجسام کو کھانا حرام قرار دیا ہے۔

(حوالہ: الاحادیث الصحیحہ مؤلفہ البانی جلد رابع حدیث ۱۵۲۷، ص ۳۲ .....(۲) رواہ ابواسحٰق الحربی فی غریب الحدیث اسنادہ صحیح .....(۳) مشکوٰۃ شریف .....(۴) صحیح الترغیب رقم ۶۹۸ .....(۵) مستدرک حاکم .....(۶) صحیح الترغیب والترہیب (۲۹۳/۱)

روضہ رسول ﷺ جنت کی زمین کا ٹکڑا ہے

(۵) ..... مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَ مِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَ

مِنبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر، میرے حوض پر ہے۔

(صحیح الجامع الصغیر جلد اول حدیث ۵۵۷۸ .....(۲) مسند احمد بن حنبل .....(۳) بیہقی .....(۴) ترمذی عن ابی ہریرہؓ .....(۵) السنۃ ۷۳۱: عن مالکؒ .....(۶) ابن ابی عاصم .....(۷) مختصر مسلم مؤلفہ البانی ۷۸۷)

انبیاء قبروں میں زندہ ہیں

(۶) ..... اَلْاَنْبِیَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ. اَحْیَاء فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْن

ترجمہ: حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔

(حوالہ: الاحادیث الصحیحہ مؤلفہ ناصر الدین البانی جلد ثانی حدیث ۶۲۱ بحوالہ اخرجہ البزار فی مسندہ ۲۵۶ تمام الرازی عما فی الفوائد (رقم ۵۶ نسختی) وعنہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۲/۲۸۵/۴) وابن عدی فی الکامل (ق ۲/۹۰) والبیہقی فی حیاۃ الانبیاء (ص ۳) وھو حدیث صحیح رواہ ابو یعلی والبزار۔ ورجال ابی یعلی ثقات)

روضہ رسول ﷺ کی مٹی جنت کی مٹی ہے

(۷) ..... مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت

کے باغوں میں سے ایک باغ ہے"۔

علامہ علی قاری حنفی محدث فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حقیقت پر محمول ہے یہ ٹکڑا زمین جنت کا ہے جو قیامت کو جنت میں ہی شامل ہو جائے گا۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ ..... (صحیح) ..... (۱) مسند احمد بن حنبل ..... (۲) نسائی عن عبداللہ بن زبیر ..... (۳) بیہقی ..... (۴) ترمذی عن علی وابو ہریرہؓ ..... (۵) الروض المنیف ۱۱۲۵ ..... (۶) صحیح الجامع الصغیر جلد اول حدیث ۵۵۸۶ بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنا

(۸) ..... مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ، اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِي، حَتّٰى ارد عَلَيْهِ السَّلَامَ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے، تو اللہ تعالیٰ مجھ کو خبر کر دیتا ہے۔

(حسن ..... (۱) صحیح جامع الصغیر البانی جلد دوم حدیث ۵۶۷۹ ..... (۲) ابوداؤد شریف: عن ابی ہریرہؓ، جلد دوم پارہ ۱۱ باب زیارۃ القبور حدیث ۷۲۳)

درود شریف

(۹) ..... و صلوا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُم تُبَلِّغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ

ترجمہ: درود بھیجو مجھ پر جہاں تم ہو گے، درود تمہارا مجھے پہنچ جائے گا۔

(عن ابو ہریرۃ ابوداؤد شریف جلد دوم پارہ ۱۱ باب زیارۃ القبور حدیث ۲۷۴)

فرشتے اُمتی کا سلام پہنچاتے ہیں

(۱۰) ..... اِنَّ اللّٰہَ مَلَائِکَۃً سَیَاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ (صحیح ..... رواہ حافظ ابوبکر البزار فی المسندہ)

ترجمہ: بے شک ملائکہ سیاحین پہنچاتے ہیں مجھ کو میری اُمت کا سلام۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ عَمَّارٍ شَدَّادٍ اَنَّہٗ سَمِعَ وَاثِلَۃَ بْنَ الْاَسْقَعِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفٰی نِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ.

(مسلم شریف کتاب الفضائل حدیث (۵۹۳۸)

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ سے چنا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا اور پھر بنی ہاشم میں سے مجھے چنا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی فضیلت

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَزْھَرَ اللَّوْنِ کَاَنَّ عَرَقَہُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَنٰی تَکَفَّا وَلَا مَسِسْتُ دِیْبَاجَۃً وَلَا حَرِیْرَۃً اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْکَۃً وَلَا عَنْبَرَۃً اَطْیَبَ مِنْ رَائِحَۃِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کا سینہ مبارک موتی کی طرح چمکتا ہوا تھا۔ اور جب آپ ﷺ چلتے تو آگے جھکتے ہوئے دباؤ ڈال کر چلتے تھے۔ اور میں نے دیباج اور ریشم کو بھی اتنا نرم نہیں پایا اور مشک و عنبر میں وہ خوشبو نہیں تھی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں تھی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۶۰۵۴)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر مہر نبوت

عَنْ سِمَاکٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ فِیْ ظَھْرِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّہُ بَیْضَۃُ حَمَامٍ.

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک میں مہر نبوت دیکھی جیسا کہ کبوتر کا انڈہ۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۶۰۸۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا ذکر

حَدَّثَنَا ثَابِتٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خِضَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَأْسِہٖ فَعَلْتُ وَ قَالَ لَمْ یَخْتَضِبْ وَ قَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ وَ اخْتَضَبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِالْحِنَاءِ بَحْتًا. (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۶۰۷۶)

ترجمہ: حضرت ثابتؓ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب لگانے کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر میں چاہتا تو آپ ﷺ کے سر مبارک میں سفید بال گن سکتا تھا۔ آپ نے خضاب نہیں لگایا۔ البتہ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے مہندی اور وسمہ کے ساتھ خضاب لگایا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صرف مہندی کے خضاب کو لگایا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دن پیر

تحقیق سے تاریخ وفات پیر کے روز یکم یا ۸ ربیع الاول بنتی ہے۔

ذی الحجہ ۱۰ھ	فروری/ مارچ ۶۳۱ء	دن	محرم ۱۱ھ	مارچ/ اپریل ۶۳۱ء	دن	صفر ۱۱ھ	اپریل/ مئی ۶۳۱ء	دن	ربیع الاول ۱۱ھ	مئی/ جون ۶۳۱ء	دن
۱	۲۶	جمعرات	۱	۲۷	جمعہ	۱	۲۶	اتوار	۱	۲۵	پیر
۲	۲۷	جمعہ	۲	۲۸	ہفتہ	۲	۲۷	پیر	۲	۲۶	منگل
۳	۲۸	ہفتہ	۳	۲۹	اتوار	۳	۲۸	منگل	۳	۲۷	بدھ
۴	۱	اتوار	۴	۳۰	پیر	۴	۲۹	بدھ	۴	۲۸	جمعرات
۵	۲	پیر	۵	۳۱	منگل	۵	۳۰	جمعرات	۵	۲۹	جمعہ
۶	۳	منگل	۶	۱	بدھ	۶	۱	جمعہ	۶	۳۰	ہفتہ
۷	۴	بدھ	۷	۲	جمعرات	۷	۲	ہفتہ	۷	۳۱	اتوار
۸	۵	جمعرات	۸	۳	جمعہ	۸	۳	اتوار	۸	۱	پیر
۹	۶	جمعہ	۹	۴	ہفتہ	۹	۴	پیر	۹	۲	منگل
۱۰	۷	ہفتہ	۱۰	۵	اتوار	۱۰	۵	منگل	۱۰	۳	بدھ
۱۱	۸	اتوار	۱۱	۶	پیر	۱۱	۶	بدھ	۱۱	۴	جمعرات
۱۲	۹	پیر	۱۲	۷	منگل	۱۲	۷	جمعرات	۱۲	۵	جمعہ
۱۳	۱۰	منگل	۱۳	۸	بدھ	۱۳	۸	جمعہ	۱۳	۶	ہفتہ
۱۴	۱۱	بدھ	۱۴	۹	جمعرات	۱۴	۹	ہفتہ	۱۴	۷	اتوار
۱۵	۱۲	جمعرات	۱۵	۱۰	جمعہ	۱۵	۱۰	اتوار	۱۵	۸	پیر

حافظ عبدالوحید الحنفی خادم السنت

۱۶	۱۳	جمعہ	۱۶	۱۱	ہفتہ	۱۶	۱۱	پیر	۱۶	۹	منگل
۱۷	۱۴	ہفتہ	۱۷	۱۲	اتوار	۱۷	۱۲	منگل	۱۷	۱۰	بدھ
۱۸	۱۵	اتوار	۱۸	۱۳	پیر	۱۸	۱۳	بدھ	۱۸	۱۱	جمعرات
۱۹	۱۶	پیر	۱۹	۱۴	منگل	۱۹	۱۴	جمعرات	۱۹	۱۲	جمعہ
۲۰	۱۷	منگل	۲۰	۱۵	بدھ	۲۰	۱۵	جمعہ	۲۰	۱۳	ہفتہ
۲۱	۱۸	بدھ	۲۱	۱۶	جمعرات	۲۱	۱۶	ہفتہ	۲۱	۱۴	اتوار
۲۲	۱۹	جمعرات	۲۲	۱۷	جمعہ	۲۲	۱۷	اتوار	۲۲	۱۵	پیر
۲۳	۲۰	جمعہ	۲۳	۱۸	ہفتہ	۲۳	۱۸	پیر	۲۳	۱۶	منگل
۲۴	۲۱	ہفتہ	۲۴	۱۹	اتوار	۲۴	۱۹	منگل	۲۴	۱۷	بدھ
۲۵	۲۲	اتوار	۲۵	۲۰	پیر	۲۵	۲۰	بدھ	۲۵	۱۸	جمعرات
۲۶	۲۳	پیر	۲۶	۲۱	منگل	۲۶	۲۱	جمعرات	۲۶	۱۹	جمعہ
۲۷	۲۴	منگل	۲۷	۲۲	بدھ	۲۷	۲۲	جمعہ	۲۷	۲۰	ہفتہ
۲۸	۲۵	بدھ	۲۸	۲۳	جمعرات	۲۸	۲۳	ہفتہ	۲۸	۲۱	اتوار
۲۹	۲۶	جمعرات	۲۹	۲۴	جمعہ	۲۹	۲۴	اتوار	۲۹	۲۲	پیر
			۳۰	۲۵	ہفتہ				۳۰	۲۳	منگل

اس پر سب مؤرخین کا اتفاق ہے کہ ۹ ذی الحجہ ۱۰ ہجری کو جمعہ کا دن تھا۔ مذکورہ نقشہ میں ۹ ذی الحجہ ۱۰ ہجری جمعہ سے ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری تک کی تاریخیں درج کرنے کا مقصد ہ ہے کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ تاریخ وفات آنحضرت ﷺ پیر کے روز پر بھی سب کا اتفاق ہے۔ اس نقشہ سے صاف

ظاہر ہے کہ ربیع الاول پہلی تاریخ پیر کا دن ہے یا پھر ۸ ربیع الاول کو پیر کا دن بنتا ہے۔ جو کہ آنحضرت ﷺ کی وفات مبارکہ کا یوم ہے۔۱۲ ربیع الاول کو جمعہ کا دن تھا، حساب بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

نبی ﷺ نے ۶۳ سال عمر پائی

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ تُوُفِّيَ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال قیام فرمایا۔ اور آپ ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۶۰۹۶)

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نے بھی ۶۳ سال عمر پائی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ وَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ وَ عُمَرُ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر پائی۔ اور حضرت عمرؓ نے بھی تریسٹھ

سال کی عمر میں وفات پائی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۶۰۹۱)

آخری صحابی نے ۱۰۰ھ میں وفات پائی

عَنْ جَرِیْرِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ لَہٗ اَرَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ کَانَ اَبْیَضَ مَلِیْحَ الْوَجْہِ. قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ مَاتَ اَبُو الطُّفَیْلِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَنَۃَ مِائَۃٍ وَ کَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۶۰۷۱)

ترجمہ: حضرت جریریؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! آپ کے چہرہ اقدس کا رنگ مبارک سفید ملاحت دار تھا۔ امام مسلم بن حجاج فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ نے ۱۰۰ھ میں وفات پائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے یہی حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت ابوالطفیل کرۂ ارض پر آخری صحابی

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدِ الاَعْلَى بْن عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ الْجَرَيْرِيِّ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ رَجُلٌ رَاٰهُ غَيْرِىْ قَالَ فَقُلْتُ (لَهٗ) فَكَيْفَ رَاَيْتُهٗ قَالَ كَانَ اَبْيَضُ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۶۰۷۲)

ترجمہ: حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو دیکھا ہے اور اب کرۂ ارض پر میرے علاوہ کوئی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والا (موجود) نہیں ہے۔ حضرت حریری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا دیکھا ہے؟ حضرت ابو طفیلؓ فرمانے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سفید ملاحت دار تھا اور آپ ﷺ درمیانہ قد والے تھے۔

۱۴۰۰ اصحاب رسول ﷺ سب سے افضل ہیں

عَنْ جَابِر قَالَ كُنا يَوم الحدَيْبيه الفا واربع مائة فَقَالَ لنا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُم اليَوم خَيْر اَهْل الْاَرْض

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو کی تعداد میں تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: آج کے دن تم اہل زمین میں سب سے افضل ہو۔

(صحیح مسلم شریف جلد سوم باب ۸۴۵ حدیث ۴۸۱۱)

قرآن وحدیث کی روشنی میں جماعت حقہ کی کسوٹی

وَ مَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الۡهُدٰی وَ یَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتۡ مَصِیۡرًا

ترجمہ: اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر ﷺ کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا اور راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے، ہم اسے ادھر چلنے دیں گے، اور قیامت کے دن جہنم میں داخل کریں گے۔ (پ ۵۔ النسآء رکوع ۱۷.....ترجمہ از مولانا فتح محمد جالندھری)

''یشاقق'' کے معنیٰ

''مخالفت کرے'' اس کا مصدر ''مشاقه'' ہے جو ''شق'' سے بنا ہے۔ شق کے معنیٰ ہیں: جانب اور پہلو۔ یہاں مراد یہ ہے کہ جس جانب رسول ﷺ ہیں اس کے خلاف جانب میں چلے یا رسول ﷺ کا راستہ چھوڑ کر اپنا الگ راستہ بنائے۔

”نولہ“ کا معنیٰ

”ہم اس کو چلنے دیں گے“۔ اس کا مصدر تولیت ہے جس کے معنیٰ ہیں، والی بنانا، حاکم بنانا اور کوئی چیز کسی کے قبضے میں دے دینا، یہاں اختیار دینے کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے، ”تُولّٰی“ بھی اسی مصدر سے بنا ہے۔ یعنی جو اس نے اختیار کیا یا جس راہ پر وہ چلا۔

سنت رسول اللہ ﷺ

وَ عَنْ غضیف ابنِ حَارِثِ الثمالِیُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدعَۃٌ اِلَّا رُفِعَ مِثْلُھَا مِنَ السُّنَّۃِ فَتَمَسَّکَ بِسُنَّۃ خَیْرٌ مِنْ اِحْدَاثُ

حضرت غضیف بن ثمالی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس قوم نے (دین میں) کوئی بات نکالی اس کے مثل ایک سنت اٹھالی گئی سنت کو مضبوط پکڑنا نئی بات نکالنے سے بہتر ہے۔ (مسند احمد مشکوۃ)

احیاء سنت

وَ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیاء سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِیْ قَدْ

امیتُ بَعدِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ (زرین)

اور امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، جو آدمی میری کسی ایسی سنت کو زندہ کرے جو ختم ہو چکی ہو تو اس نے مجھ سے محبت رکھی، اور جس نے مجھ سے محبت رکھی وہ میرے ساتھ ہوگا۔

اصحاب سنن

وَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُجَادِلُوْنَکُمْ فَخُذُوْھُمْ بِالسُّنَنِ فَاِنَّ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِکِتَابِ اللّٰہ

اور علی رضی اللہ عنہ نے کہا: عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو تم سے جھگڑا کریں گے، سو اُن پر سنت سے گرفت کر۔ کیوں کہ سنت والے ہی اللہ کی کتاب کو خوب جانتے ہیں۔ (الالکائی فی السنۃ والاصحاب کنزل العمال)

بدعت کی تعریف

علامہ برکویؒ کی کتاب **الطریقۃ المحمدیہ** اور علامہ شاطبیؒ کی کتاب **الاعتصام** میں بدعت کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

لغت میں بدعت ہر نئی چیز کو کہتے ہیں خواہ عبادات سے متعلق ہو یا عادات سے اور اصطلاح شرح میں ہر ایسے نئے ایجاد کردہ طریقہ عبادت کو

بدعت کہتے ہیں، جو زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدینؓ کے بعد اختیار کیا گیا ہو اور آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کرام کے عہد مبارک میں اس کا داعیہ اور سبب موجود ہونے کے باوجود آپ ﷺ سے اور صحابہؓ سے نہ قولاً ثابت ہو نہ فعلاً نہ صراحتہً نہ اشارۃً (بدعت وسنت ص ۱۱)

سنت کو زندہ کرنے سے بدعت کی موت ہے

مکتوب ۵۵ من المکتوبات

امام الربانی المجدد للألف الثانی احمد السرہندیؒ

حمد وصلوۃ کے بعد ارشاد فرمایا:

بدعت اور سنت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایک کا وجود دوسرے کی نفی کرتا ہے، چنانچہ سنت کو زندہ کرنے سے بدعت کی موت ہے، اور اسی طرح بدعت کو رائج کرنا سنت کی موت ہے، لہٰذا یہ کیسے درست ہوسکتا ہے، کہ بدعت کا نام بدعت حسنہ رکھا جائے، جب کہ یہ بدعت سنت کو رفع کر دینے والی ہے، کیوں کہ تمام سنتیں اللہ کی رضا کا سبب ہیں اور سنت کی تمام ضدیں شیطان کے راضی کرنے کا ذریعہ ہیں اور یہ بات اگرچہ اکثر لوگوں کو گراں گزرے گی اس لئے کہ بدعات رائج ہو چکی ہیں، لیکن وہ عنقریب جان لیں گے کہ وہ حق پر تھے یا ہم۔ اور منقول ہے کہ امام مہدیؒ اپنے دورِ حکومت میں

جب ترویج دِین و احیائے سنت کا ارادہ فرمائیں گے تو خطیب شہر، جس نے بدعت حسنہ کو اپنا رکھا ہوگا، فرمائیں گے کہ یہ شخص ہمارے دِین کو مٹانے اور ہماری ملت کو زائل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس پر امام مہدیؒ اس خطیب شہر کو قتل کرنے کا حکم دیں گے اور جس عمل کو وہ عالم بدعتِ حسنہ قرار دیتا تھا، اسے دِین سے الگ بات قرار دیں گے۔ (مکتوبات مجدد الف ثانیؒ جلد اول)

اہل سنت والجماعت کے چہرے قیامت کے دن سفید ہوں گے

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ (المتوفی ۶۸ھ) سے روایت ہے حافظ ابن کثیرؒ (المتوفی ۷۷۴ھ) اپنی تفسیر قرآن میں آیت یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(۱) ..... یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِیْنَ تَبْیَضُّ وُجُوْهُ اَهْلِ السُّنَّة و الجماعت و تسود وجوه اهل البدعة والفرقة قاله ابن عباسؓ

ترجمہ: قیامت کے دن جب کہ اہل السنّت والجماعت کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل بدعت و فرقہ کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کا قول یہی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، سورۃ آل عمران، رکوع ۱۱)

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کے قول کے تحت قاضی ثناء اللہ پانی پتی آیت

یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(۲) ..... عَنْ سعیدؓ بن جبیر عَنْ ابن عبّاسؓ اِنَّہٗ قرأ ھٰذَا الأیۃ قَالَ تبیض وجوہ اھل السُّنّۃ و تَسوَد وجوہ اھلَ البدعۃ

ترجمہ: حضرت سعیدؓ بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ آیت پڑھی، اور فرمایا کہ اہل سنت کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

(تفسیر درمنثور جلد دوم، رواہ دیلمی، تفسیر مظہری)

حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول علامہ جلال الدین سیوطیؒ (المتوفی ۹۱۱ھ) اپنی تفسیر درمنثور میں لکھتے ہیں:

(۳) ..... عَنْ اِبْنِ عَبَاسٌ فِیْ ھٰذَہ الأیۃ قَالَ تَبیَض وجوہ اھل السُّنّۃ وَالْجَماعَۃ وَ تَسوَدُّ وُجُوْہ اَھل البدعۃ وَالضلالۃ

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے اس آیت کے تحت مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل بدعت و ضلالت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ (تفسیر درمنثور جلد دوم مطبوعہ بیروت ۶۳)

(۴) ..... عَنْ اِبْنِ ابی حاتمؓ واللکائی عَنْ اِبْنِ عباسؓ تَبْیَض وُجُوہ اَھل السُنّۃ والجماعۃ و تسودّ وجوہ اھل البدعۃ والضلالۃ

ترجمہ: حضرت ابن حاتمؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: اہل السنۃ والجماعۃ کے چہرے قیامت کے دن روشن ہوں گے اور اہل بدعت وضلالت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ (تفسیر درمنثور جلد دوم)

(۵) ..... عَنْ اِبْنِ عمرؓ مرفوعاً تبیض وجوہ اھل السنّۃ وَ تَسودُّ وجوہ اھل البدع

(حاشیہ التبصیر ص ۱۱۵ مصنفہ زاہد الکوثری، تفسیر درمنثور جلد دوم)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جن کے چہرے قیامت کے دن روشن ہوں گے وہ اہل سنت ہوں گے اور سیاہ چہرے والے اہل بدعت ہوں گے۔

سرورِ کائنات کی زبان مبارک سے اہل السنۃ والجماعۃ کی شان

تفسیر ''درِ منثور'' میں آیت مذکورہ یوم تبیض کی تفسیر میں یہ روایت لکھی ہے:

وَاَخْرَجَ الْخَطِیْب فِیْ رَوَاۃ مَالِک وَ الْدیْلمِی عَنْ اَبْنِ عُمَر عَنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فِیْ قَوْلہٗ تعَالٰی یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْہ قَالَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَھْل السُنَّۃ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْہ اَھْل الْبِدْعَ (تفسیر درِ منثور جلد دوم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل سنت کے چہرے سفید ہوں گے او ر اہل بدعت کے

چہرے سیاہ ہوں گے۔

قیامت میں شیخینؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبروں سے اٹھیں گے

حدیث میں ہے:

عَنْ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَ الْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَ ھُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا فَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (رواہ ترمذی، مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن فی مناقب ابی بکرؓ وعمرؓ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر مسجد میں داخل ہوئے تو آپ کے ساتھ دائیں بائیں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے اور حضور ﷺ نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح ہم قیامت کے دن اکٹھے اٹھائے جائیں گے۔

اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ قیامت تک شیخین رضی اللہ عنہما حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے ساتھ روضہ مقدسہ میں رہیں گے۔ اور کوئی دشمن رسول اور دشمن شیخینؓ ان کے اجساد مبارکہ کو روضہ مقدسہ سے نکال نہیں سکتا۔ روضہ مقدسہ میں رحمتہائے خداوندی آنحضرت ﷺ کے طفیل حضرات شیخینؓ پر

قیامت تک نازل ہوتی رہیں گی۔ امت کے درود وسلام بواسطہ رسول پاک ﷺ شیخینؓ کو پہنچتے رہیں گے۔ خوش نصیب زائرین رسول پاک سرور کائنات ﷺ کے مواجہہ مبارکہ میں درود وسلام عرض کرنے کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ پر سلام پڑھتے ہیں۔ ان کے توسل سے حق تعالیٰ کی رحمتیں حاصل کرتے ہیں۔

(۲) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اہل تشیع کا عقیدہ رجعت بے بنیاد ہے۔ عقیدہ رجعت کے بارے میں مولوی ظفر حسن امروہوی لکھتے ہیں:

''ہمارا عقیدہ ہے کہ قیامت صغریٰ میں جو قیامت کبریٰ سے پہلے ہوگی، کچھ لوگ زندہ کئے جائیں گے۔ یہ زمانہ حضرت حجۃ (یعنی امام مہدی) کے ظہور کا ہوگا۔ جن لوگوں نے اولادِ رسولؐ پر ظلم کیا ہے، ان سے بدلہ لیا جائے گا''۔ (عقائد الشیعہ ص ۵۶)

رجعت کے کرشمے

اسی رجعت کے سلسلے میں شیعہ رئیس المحدثین باقر مجلسی لکھتے ہیں:

(۱) ''امام مہدی ظاہر ہوں گے، عائشہ کو زندہ کر کے ان پر حد جاری کریں گے''۔ (حق الیقین مترجم اردو ص ۳۴۷ مطبوعہ لاہور)

تبصرہ: یہ ہے عقیدۂ رجعت کہ قیامت سے پہلے حضرت عائشہؓ صدیقہ کو زندہ کر کے پھر ان پر حد جاری کریں گے۔ العیاذ باللہ۔ حالانکہ از روئے نص

قرآنی (اَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ) کیا امام مہدی اپنی مومنہ ماں کو سزا دیں گے؟

(۲) ''جب امام مہدی ظاہر ہوں گے، سب سے پہلے ان کی بیعت حضرت محمد (ﷺ) کریں گے، پھر حضرت علیؓ''۔ (ایضاً ص ۳۴)

تبصرہ: یہ ہے رجعت اور یہ ہیں امام مہدی کہ حضور سرور کائنات ﷺ بھی ان کے مرید بنیں گے، اور حضرت علی المرتضیٰؓ بھی۔ **لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔**

(۳) ''جس وقت قائم (یعنی امام مہدی) ظاہر ہوں گے، کافروں سے پہلے وہ سُنّیوں سے ابتدا کریں گے اور ان کو علماء سمیت قتل کریں گے''۔ (ایضاً حق الیقین ص ۵۲۷)

(۴) اسی کتاب ''حق الیقین'' میں امام جعفرؒ صادق کی طرف ایک من گھڑت طویل روایت منسوب کی گئی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب امام مہدی آئیں گے، رسول اللہ ﷺ کے روضہ مقدسہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو نکالیں گے۔ ان کو زندہ کریں گے۔ پھر بطور سزا کے ان کو قتل کریں گے۔ اسی طرح ہزار مرتبہ ان کو زندہ کریں گے اور ہزار مرتبہ ان کو قتل کریں گے۔ العیاذ باللہ۔ (شیعہ کتاب حق الیقین ص ۵۲۷)

تبصرہ: شیعہ مذہب کی اصح الکتب فروع کافی کی روایت پہلے نقل کی جا چکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حجرہ مقدسہ اور منبر شریف کے درمیان ساری

جگہ جنت کا ٹکڑا ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما اس جنت کے ٹکڑے میں حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔ تو کیا امام مہدی قطعہ جنت سے نکال کر ان کو ہزار مرتبہ قتل کریں گے۔

ان روایات سے اہل السنّت والجماعت والوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ شیعوں کے یہ عقائد ہیں کہ امام مہدی حضرت عائشہ صدیقہؓ پر حد جاری کریں گے۔ کافروں سے پہلے سُنّی مسلمانوں اور ان کے علماء کو قتل کریں گے۔ اور قرآن کے موعودہ چار خلفاءِ راشدینؓ میں سے حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ کو زمانہ رجعت میں ہزار مرتبہ قتل کریں گے۔ لیکن اس کے باوجود خمینی صاحب کی بھی یہی دعوت رہی ہے کہ سنی شیعہ متحد ہو جاؤ اور عموماً شیعہ علماء پاکستان میں بھی اتحاد المسلمین کا نعرہ لگا کر اہلسنّت کو ان کے ساتھ متحد ہونے کی دعوت دیتے رہے ہیں۔ کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی تقیہ اور فریب ہوسکتا ہے؟ کیا شیعوں کے اس قسم کے عقائد کے باوجود اہل السنّت والجماعت کا ان کے ساتھ کسی قسم کا اتحاد ہوسکتا ہے۔

فاعتبروا یآ اولی الابصار۔

(حضرت قاضی مظہر حسینؒ ..... ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور ج ۲ ش ۶/۵ ص ۳ تا ۱۳)

حضرت امام حسنؓ و حسینؓ اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان کربلا میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا:

اَوَلَمْ یُبَلِّغْکُمْ قَوْلُ مُسْتَفِیْضُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ لِیْ وَ لِاَخِیْ اَنْتُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَقُرَّۃُ عَیْنِ اَھْلُ السُّنَّۃِ فَاِنْ صَدَقْتُمُوْنِیْ بِمَا اَقُوْلُ وَ ھُوَ الْحَقُّ وَاللّٰہِ مَا تَعَمَّدْتُ کِذْبًا (تاریخ ابن خلدون جلد دوم ص ۵۳۳)

ترجمہ: کیا تم کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور میرے بھائی (حضرت حسنؓ) کے حق میں یہ فرمایا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنت کے سردار ہو۔ او رتم دونوں اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو؟ پس جو میں نے تم سے کہا ہے اس کی تصدیق کرو اور یہی سچ ہے۔ بخدا میں نے جھوٹ نہیں بولا۔

روضہ نبویؐ پر روزانہ ستر ہزار فرشتوں کی آمد قیامت تک

عَنْ نَبِیْھَۃَ بِنْ وَھَبْ ان کَعْب دَخَلَ عَلٰی عَائِشَۃ فَذَکَرُوْا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ فَقَال کَعْب: مَا مِنْ یَوْمَ یَطْلع الاَنْزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِکَۃ حَتّٰی یَحُفُوْا بِقَبْرِ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمِ یَضْرِبُوْنَ بِأَجْنحتھُمْ وَ یُصَلُّوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمِ حَتّٰی اِذَا أَمْسُوْا عَرْجُو وَھْبَط مِثْلَھُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ حَتّٰی اِذَا نُشَقَّتْ عَنْہُ الْاَرْضَ خَرَجَ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ یَزْفُوْنَہٗ (رواہ الدارمی باب اکرامات ص ۵۴۶)

ترجمہ: حضرت نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب اخبارؓ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ روزانہ فجر کے طلوع ہوتے ہی ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے آسمان سے اُترتے ہیں اور وہ فرشتے رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پروں کو قبر شریف پر مارتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب شام ہوتی ہے تو وہ فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور دوسرے فرشتے اُترتے ہیں، جو ان کی طرح کرتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ (قیامت کو) قبر شق ہو گی اور آپ ﷺ قبر سے نکلیں گے اور ستر ہزار فرشتے محبوب کو حبیب تک پہنچائیں گے۔

رحمت للعالمین ﷺ کے معجزات

ایک درخت کی آواز

حضرت صدیق اکبرؓ سے بعض لوگوں نے دریافت کیا کہ اسلام لانے سے پہلے آپ نے آنحضرت ﷺ کی نبوت و رسالت کی علامت کا مشاہدہ کیا تھا؟ فرمایا: ہاں! میں ایک روز ایک درخت کے سایہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اس کی ایک شاخ نیچے جھکی اور میرے سر سے مل گئی۔ میں تعجب سے اس کو دیکھنے لگا تو اس میں سے ایک آواز آئی:

هذا النبی یخرج فی وقت کذا و کذا الخ

یہ نبی کریم ﷺ فلاں وقت ظاہر ہوں گے۔ آپ سب سے پہلے ان کی تصدیق کی سعادت حاصل کریں۔ (سیرت حلبیہ جلد اول ص ۱۹۸)

درختوں کے پتوں اور پھولوں پر کلمہ شہادت

(۱) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب ہم ہندوستان جہاد کے لئے گئے تو اتفاقاً ایک بن میں گزر ہوا۔ وہاں عجائب قدرت کا ایک نیا کرشمہ دیکھا کہ ایک درخت کے سب پتے نہایت سرخ رنگ کے تھے اور ہر پتے پر لَآ

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سفید حرفوں میں لکھا ہوا تھا۔

اسی طرح بعض دوسرے حضرات کا بیان ہے کہ ہم ایک جزیرے میں پہنچے۔ وہاں ایک بہت بڑا درخت تھا، جس کے ہر پتے پر قلم قدرت نے نہایت واضح اور خوشخط یہ کلمہ تین سطروں میں لکھا ہوا تھا۔ پہلی سطر میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسری میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور تیسری میں ان الدین عنداللہ الاسلام۔

(۲) اور بعض حضرات نے بیان کیا کہ ہم ہندوستان میں داخل ہوئے تو ایک گاؤں میں ایک گلاب کا درخت تھا۔ جس کے پھول سیاہ رنگ مگر نہایت خوشبو دار تھے۔ اس کے پھول کی ہر پنکھڑی پر سفید حرفوں میں لکھا ہوا تھا:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْق عُمَر الفَارُوْق (سیرت حلبیہ ج۲ص۵۴)

یہ صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے شبہ ہوا کہ یہ کلمہ کسی نے ان پھولوں میں لکھ دیا ہے۔ میں نے بغرضِ تحقیق اس کے ایک غنچۂ ناشگفتہ کو توڑا۔ دیکھا تو اس کے اندر سے بھی پھول کی ہر پتی پر یہی کلمہ صاف لکھا نکلا۔ پھر میں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس بستی میں اس قسم کے پھول بکثرت ہیں۔ اور عبرت کی یہ چیز ہے کہ ساری بستی پتھروں کی پرستش میں مبتلا تھی۔

اور ابن مرزوق نے شرح بردہ میں اسی قسم کا واقعہ ایک درخت کے پھول کا نقل کیا ہے، جس میں یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے:

برآئة من الرحمن الرحیم الی جنات النعیم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اسی طرح بعض مورخین نے نقل کیا ہے کہ ہم نے بلاد ہندوستان میں ایک درخت دیکھا جس کا پھل بادام کے برابر تھا اور اس پر دو چھلکے تھے۔ اوپر کا چھلکا اتارنے کے بعد اندر سے ایک سبز پتہ لپٹا ہوا نکلتا تھا، جس پر سرخ رنگ میں نہایت خوشخط اور صاف طور پر کلمہ لکھا ہوا تھا: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** ۔اس بستی کے لوگ اس درخت کو متبرک سمجھتے تھے۔ اگر قحط پڑتا تھا تو اس کے طفیل بارش طلب کیا کرتے اور ۸۰۹ھ میں ایک انگور کا دانہ پایا گیا جس کو بے شمار لوگوں نے دیکھا کہ اس پر قلم قدرت کے واضح لفظوں میں محمد لکھا ہوا تھا۔

اسی طرح ایک شخص نے ایک مچھلی پکڑی، جس کے ایک بازو پر **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** اور دوسرے پر **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** لکھا ہوا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے تعظیماً اس کو پکڑ کے قید کرنا پسند نہ کیا اور پھر دریا میں چھوڑ دیا۔

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک پرندہ جانور آیا، جس کی چونچ میں ایک بادام تھا۔ وہ اس نے مجلس میں ڈال دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو اٹھا لیا۔ اس میں ایک سبز رنگ کا کپڑا نکلا، جس پر زرد رنگ سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا تھا۔

(سیرت حلبیہ جلد اول..... ماخوذ از شہادت کائنات مولفہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت

عبدالوحید الحنفی

ساکن اوڈھروال ضلع چکوال

☆☆☆☆

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں

النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com

یا اللہ مدد

اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جئے چنیاریہ

سیرت للعلمین رحمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(حصہ چہارم)

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 09

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

نور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

خادم اہلسنت عبدالوحید

فہرست عنوانات

وفات شریف آنحضرت ﷺ	3
آنحضرت ﷺ کی صحابہؓ کو وصیتیں	6
اُمّت کے لئے بشارات	7
حضرت عائشہؓ کی فضیلت .....آخری لمحات	8
حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم	15
حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کو نمازیں پڑھائیں	16
صدیق اکبرؓ کی امامت میں سترہ نمازیں	16
امام امت کے پیچھے نبیؐ کی اقتداء	17
ابوبکرؓ کی امامت میں حضور ﷺ کی نماز	18
حضرت عزرائیل علیہ السلام کی آمد	20
حضرت جبرئیل علیہ السلام سے باتیں	21
آخری وصیتیں	24
رسول اللہ ﷺ کو کیسے نہلائیں؟	24
۵۵۷ھ کا ایک عظیم الشان معجزہ	26
روضہ مقدسہ میں نقب لگانے والوں کی عبرت ناک موت	26
شیخین کے دشمن بھی ہلاک کر دیئے گئے	28
شیخینؓ جنت کے ٹکڑے میں مدفون ہیں	30

☆☆☆☆

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی .....چکوال

ٹائٹل وکمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701

ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

سیرت النبی ﷺ (حصہ چہارم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

وفات شریف آنحضرت ﷺ

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ المتوفی ۵۰۵ھ تحریر فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کے قول اور فعل اور موت اور حیات اور سب حالات میں عمدہ اقتداء ہے۔ اس لئے کہ آپ کے حالات ناظرین کے لیے عبرت ہیں اور سمجھنے والوں کو موجب بصیرت۔ کیوں کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ ﷺ سے بڑھ کر بزرگ تر نہ تھا۔ آپ ﷺ ہی اُس کے خلیل اور حبیب اور مناجات کرنے والے اور برگزیدہ اور رسول اور پیغمبر ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ آپ کی جب مدت پوری ہوگئی تو ایک گھڑی بھی نہ دی۔ اور وفات شریف کے وقت ایک لحظے کی تاخیر نہ ہوئی۔ بلکہ نزع کے وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس اپنے بزرگ فرشتوں کو جو خلق کی جان نکالنے پر معین ہیں، بھیجا۔ جنہوں نے نہایت جدوجہد اور سرعت کے ساتھ آپ کی

روح پرفتوح کو جسم اقدس اور اطہر سے منتقل کر کے خدائے تعالیٰ کی رحمت اور رضاء اور عمدہ خوبصورت بلکہ مکان خاطر خواہ میں خدائے تعالیٰ کے ہمسایہ میں پہنچا دیا۔ اور اس پر بھی حالت نزع میں کرب آپ ﷺ کے اوپر زیادہ ہوا۔ اور پیہم قلق ہوا۔ اور کلمات شوق زبان پر آئے۔ رنگ متغیر اور پیشانی عرق آلود ہوئی۔ اور دونوں ہاتھ اضطراب مین کہیں کے کہیں پڑے۔ یہاں تک کہ اس کیفیت کو دیکھ کر حاضرین بے تاب اور دیکھنے والے جگر کباب تھے۔ تو بتاؤ عہدہ نبوت کے باعث تقدیر ان سے ٹل گئی یا حکم الٰہی نے آپ کے خاندان کا کچھ لحاظ کیا؟ یا آپ ﷺ سے بایں وجہ درگذر کی کہ آپ حق کے مددگار اور خلق کے لیے بشارت اور خوف پہنچانے والے تھے؟ یہ بات کوئی نہیں ہوئی۔ بلکہ جس چیز کا آپ ﷺ کو حکم تھا، اس کی فرمانبرداری کی اور جو لوح محفوظ میں معائنہ فرما چکے تھے، اس کے بموجب کاربند ہوئے۔ یہ آپ ﷺ کا حال ہوا۔ حالانکہ آپ ﷺ خدا تعالیٰ کے نزدیک صاحب مقام محمود اور حوض کوثر ہیں اور آپ ﷺ ہی قبر سے پیشتر اُٹھیں گے اور آپ ﷺ ہی قیامت میں لب سفارش مجرموں کے لیے کھولیں گے۔ شعر۔

فردا لوائے حمد بدست محمد است
نمبوع اوست و جملہ نہانش متابع ست

پس بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہم کو آپ ﷺ کے حالات سے عبرت

نہیں ہوتی۔ اور جو کیفیت ہم پر گذرے گی، اس پر یقین نہیں کرتے۔ بلکہ شہوتوں میں گرفتار اور گناہوں اور برائیوں کے یار رہتے ہیں۔

ہمیں کیا ہوا ہے کہ ایسے سید المرسلین اور امام المتقین اور حبیب ربّ العالمین ﷺ کی کیفیت سے نصیحت نہیں مانتے۔ شاید ہم یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم ہمیشہ رہیں گے یا یہ وہم دامن گیر ہے کہ باوجود بدافعالی کے خدا تعالیٰ کے نزدیک ہم بڑے ہیں۔ بلکہ ہم تو یقیناً جانتے ہیں کہ سب کے سب دوزخ پر وارد ہوں گے۔ اور اس سے بجز پرہیزگاروں کے اور کوئی نہ بچے گا۔ تو ورود میں تو ہم کو کلام نہیں مگر وہاں سے پھر آنے کا ظن غالب کریں تو اپنی جانوں کے دشمن اور ظالم ہیں۔ اس لیے کہ ہم پرہیزگار تو نہیں، پھر وہاں سے پھرنے کا گمان غالب کیسے کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو یوں فرماتا ہے:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا[1] (سورۃ مریم آیت ۷۱)

ترجمہ: اور تم میں سے کوئی بھی نہیں جس کا اس پر سے گزر نہ ہوا۔ یہ آپ کے ربّ کے اعتبار سے لازم ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔

پس ہر ایک بندہ کو اپنے نفس پر غور کرنا چاہیے کہ وہ ظالموں سے قریب تر ہے یا پرہیزگاروں سے۔ بعد اس کے کہ تم اکابر سلف کی سیرت کو دیکھو۔

---

[1]..... گزر کسی کا دخولاً کسی کا عبوراً

اپنے نفس پر غور کرو کہ ان لوگوں کا دستور تھا کہ باوجود عنایت ہونے توفیق کے خائف رہتے ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ کے حال پر غور کرو کہ اپنے واقعہ شریفہ کا یقین رکھتے تھے۔ اس لیے کہ آپ سید المرسلین ﷺ اور متقیوں کے پیشوا تھے۔ اور عبرت حاصل کرو کہ دنیا سے علیحدہ ہونے کے وقت کیسا کرب آپ کو ہوا؟ اور جنت ماویٰ میں تشریف لے جانے کے وقت کیسا سخت معاملہ گزرا؟

آنحضرت ﷺ کی صحابہؓ کو وصیتیں

(۲) اور حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے سب ایمانداروں کی ماں یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گھر میں وفات شریف کے وقت گئے۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور دونوں آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ پھر فرمایا کہ خوب ہوا، تم خوب آئے۔ خدا تم کو زندہ رکھے اور پناہ دے اور مدد فرمائے۔ میں تم کو خدا تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تمہارے باب میں خدائے تعالیٰ سے وصیت کرتا ہوں۔ میں اس کی طرف سے ظاہر ڈرانے والا ہوں۔ وصیت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ پر اس کے شہروں اور بندوں میں چڑھائی نہ کرو۔ اور موت کا وقت آ لگا ہے۔ اور رجوع اللہ کی طرف اور سدرۃ المنتہیٰ اور جنت ماویٰ اور بھرپور جام وصال کی طرف ہے۔ تم میری

طرف سے خود اپنے آپ کو اور جو شخص میرے بعد تمہارے دین میں داخل ہو، اس کو سلام اور رحمت خدا کی کہیو۔

اُمّت کے لئے بشارات

اور[1] روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے وفات کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام[2] سے فرمایا کہ میرے بعد میری اُمت کا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل کو وحی بھیجی کہ میرے حبیب کو مژدہ سنا دے کہ میں اس کو اس کی اُمت کے باب میں رُسوا نہ کروں گا۔ اور یہ بھی بشارت دی کہ جو لوگ زمین سے اُٹھیں گے، تو میرا حبیب ان سے اوّل ہو گا۔ اور جب سب اکٹھے ہوں گے تو وہی ان کا سردار ہو گا۔ اور جنت میں جانا اور اُمتوں کا حرام ہے، یہاں تک کہ اس میں اس کی اُمت نہ آ جائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اور فکر مٹی۔

جانم فدائے تو کہ ترا ہست بیگمان
از عہد تا بہ لحد ہمیں فکر امتاں

(۳) اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں[3] کہ حالت مرض میں ہم کو جناب

---

[1] ..... مسند بزار۔۱۲ ..... [2] ..... طبرانی در کبیر بروایت جابر و ابن عباسؓ اور اس اسناد میں عبدالمنعم بن ادریس ہے۔۱۲ ..... [3] ..... دارمی و مسند خود اور اس سند میں ابراہیم بن مختار مختلف فیہ ہے۔۱۲

رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ سات کنوؤں سے سات مشکیں پانی کی منگوا کر نہلائیں۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ آپ کو کچھ آرام معلوم ہوا۔ پھر لوگوں کو نماز پڑھائی اور احد کی لڑائی میں جو لوگ شریک تھے، ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ اور انصار کے باب میں وصیت کی۔ یعنی اس طرح ارشاد فرمایا کہ اے گروہ مہاجرین! تم تو بڑھتے جاتے ہو اور انصار ایسے ہو گئے ہیں کہ جس ہیئت پر کہ آج ہیں، اس سے زیادہ نہ ہوں گے۔ وہ لوگ میرے خاص ہیں کہ جن میں، میں نے آ کر جگہ لی۔ بس ان کے محسن کی تعظیم کرنا۔ اور برائی کرنے والے کی خطا سے درگذر کریو۔ پھر فرمایا کہ ایک بندے کو دنیا میں اور خدائے تعالیٰ کے پاس کی چیز کا اختیار دیا گیا۔ اس نے خدا تعالیٰ کی چیز پسند کی۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ روئے اور جانا کہ آپ اپنا ہی حال ارشاد فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! استقلال کر، گھبرا نہیں۔ یہ دروازے جو مسجد میں کھلے ہیں، سب بند کر دینا مگر ابوبکرؓ کا دروازہ مت بند کرنا۔ اس لئے کہ اپنے نزدیک میں کسی شخص کو باری میں ابوبکرؓ سے بڑھ کر نہیں جانتا ہوں۔

حضرت عائشہؓ کی فضیلت.....آخری لمحات

(۴) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی روح پرفتوح نے میرے ہی گھر میں اور میری ہی باری کے دن اور میری ہی گود میں اعلیٰ علیین

کو پرواز فرمایا۔ اور مرنے کے وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کا لعاب اور میرا جمع کر دیا۔ اس طرح کہ اس وقت میرے پاس میرا بھائی عبدالرحمٰنؓ ایک مسواک ہاتھ میں لیے آ گیا۔ آنحضرت ﷺ اس مسواک کی طرف دیکھنے لگے۔ میں سمجھی کہ یہ آپ کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اور آپ ﷺ سے پوچھا کہ اسے آپ ﷺ کے لئے لے لوں۔ آپ ﷺ نے سر مبارک سے اشارہ[1] فرمایا کہ ہاں۔ میں نے مسواک لے کر آپ ﷺ کو دے دی۔ آپ نے اس کو منہ میں ڈالا تو کڑوی معلوم ہوئی۔ میں نے پوچھا کہ میں نرم کر دوں۔ آپ نے سر سے اشارہ فرمایا کہ اچھا۔ میں نے دانتوں سے ملائم کر دی۔ اور آپ کے سامنے ایک پیالی میں پانی رکھا تھا۔ اپنا ہاتھ اس میں ڈالتے تھے[2] اور فرماتے تھے: لا الہ الا اللہ، موت کی بڑی سختیاں ہیں۔ پھر آپ نے اپنا دست مبارک اوپر اُٹھا کر فرمایا: رفیق اعلیٰ، رفیق اعلیٰ۔ میں نے تب اپنے دل میں کہا کہ بخدا! اب ہم کو آپ ﷺ نہ پسند کریں گے۔

(۵) اور سعیدؒ بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب انصارؓ نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی طبیعت زیادہ بھاری ہوتی جاتی ہے، تو مسجد شریف کا گرو لیا۔ پس حضرت عباسؓ آنحضرت ﷺ کے پاس تشریف لے گئے اور آپ ﷺ سے جا کر عرض کیا کہ لوگ جمع ہیں اور ڈرتے ہیں۔

---

[1] ..... بخاری و مسلم۔ ۱۲ ..... [2] ..... یہ حدیث ہے، اس کی سند مجھے نہیں ملی۔ اور عبداللہ بن ضرار تابعی ہے اور سعید اس کا بیٹا ضعیف ہے۔

پھر آپ ﷺ کے پاس حضرت فضلؓ گئے اور یہی کہا۔ پھر حضرت علیؓ گئے اور ایسا ہی کچھ عرض کیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ پھیلا کر فرمایا کہ لو پکڑو۔ انہوں نے ہاتھ تھام لیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم کو خوف آپ ﷺ کی وفات کا ہے۔ اور آپ کے پاس مردوں کے اکٹھا ہونے سے ان کی عورتیں بے چین ہوگئیں۔

پس آنحضرت ﷺ اُٹھے اور حضرت علیؓ اور فضل پر سہارا دیئے باہر نکلے۔ اور حضرت عباسؓ آگے آگے تھے۔ اور آپ کا سر مبارک پٹی سے بندھا تھا اور قدم شریف گھسیٹ کر رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ ممبر کے سب سے نیچے کے درجہ پر بیٹھ گئے۔ اور لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ لوگو! میں نے سنا ہے کہ تم میری موت سے ڈرتے ہو۔ گویا موت سے نفرت کرتے ہو۔ اور میری موت کا جو انکار کرتے ہو تو کیا میں نے تم کو اپنی موت کی خبر نہیں دی یا تمہاری خبر مرگ نہیں پہنچی؟ جو انبیاء مجھ سے پہلے تم میں بھیجے گئے، ان میں سے کوئی بچا؟ اور تم میں سے ہمیشہ کون رہا ہے؟ سن لو کہ میں اپنے رب سے ملنے والا ہوں اور تم بھی اس سے ملو گے۔ اور میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ جو لوگ پہلے ہجرت کر کے آئے، ان کے ساتھ بہتری کرنا اور ہجرت کرنے والوں کو آپس میں سلوک کے ساتھ رہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ O

ترجمہ: قسم ہے اترنے دن کی مقرر انسان پر ٹوٹا ہے۔ مگر جو یقین لائے اور کئے بھلے کام اور آپس میں تقید کیا سچے دین کا اور آپس میں کیا صبر کا۔

اور سب معاملات اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا کرتے ہیں۔ تو ایسا نہ ہو کہ کسی امر کی تاخیر کے باعث تم اس میں جائز ہونے کی درخواست کرو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کسی کی جلدی کے باعث جلدی نہیں کرتا۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر غالب ہونا چاہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو مغلوب کرے گا۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے داؤ چاہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو دھوکا دے گا۔ وہ خود فرماتا ہے:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اِنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ (سورۃ محمد آیت ۲۲)

ترجمہ: پھر تم سے یہ بھی توقع ہے اگر تم کو حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک میں اور توڑو اپنے ناتے۔

اور میں تم کو انصار کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ اس لئے کہ انہوں نے تم سے پہلے مدینے میں اقامت اور ایمان کا خلوص حاصل کیا۔ تم ان کے ساتھ احسان کرنا۔ دیکھو! انہوں نے اپنے پھل آدھے تم کو دیئے۔ تم کو گھروں میں وسعت کر دی۔ باوجود اپنی حاجت کے اپنی جانوں پر تم کو ترجیح دی۔ یاد رکھو! اگر تم مجھ سے کوئی دو آدمیوں پر بھی حکومت پاوے

۵..... جو شخص آگے پہنچ کر درستی سامان کرے۔ ۱۲

تو چاہیے کہ ان کے محسن کی طرف سے جو کچھ وہ دیں، قبول کرے۔ اور اگر کوئی ان میں سے کچھ برائی کرے تو اس سے درگزر کرے۔ اور آگاہ رہو کہ ان پر اپنے آپ کو مت ترجیح دینا۔ اور معلوم کر لو کہ میں تمہارا گواہ ہوں اور تم مجھ سے ملنے والے ہو۔ اور خبردار رہو کہ تمہارے وعدہ کی جگہ حوض ہے۔ میری حوض اس سے بھی زیادہ چوڑی ہے جو شام کے بصرہ اور یمن کے صنعاء میں ہے۔ اس میں ایک پرنالہ کوثر کا گرتا ہے۔ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور جھاگ سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ جو کوئی اس میں سے پانی پیئے گا، کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ اس کی کنکریں موتی ہیں اور خاک مشک۔ اگر قیامت میں کوئی اس سے محروم رہا تو تمام خیر سے محروم رہا۔

سن لو! جس کو یہ بات پسند ہو کہ کل کو میرے پاس اس حوض پر آوے، تو چاہیے کہ اپنی زبان اور ہاتھ کو روکے۔ صرف ان سے وہی کام لے جس کے جو لائق کرنے کے ہوں۔

پھر حضرت عباسؓ نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ! کچھ قریش کے بارے میں بھی لوگوں سے فرما دیجیے۔ آپ نے فرمایا: اس امر یعنی خلافت کی وصیت میں قریش کو کرتا ہوں۔ اور لوگ قریش کے تابع ہیں۔ نیک ان کا نیک کا تابع ہے اور بد بد کا۔ پس اے قریش والو! لوگوں کو خیر کی وصیت کرتے رہنا۔ اے لوگو! گناہ نعمتوں کو بدل ڈالتے ہیں۔ اور اخلاق کو متغیر کر

دیتے ہیں۔ جب لوگ نیکی کریں گے تو ان کے امام بھی ان کے ساتھ نیکی کریں گے، اور جب بدکار ہوں گے تو حاکم بھی ان پر رحم نہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۠

(سورۃ انعام آیت ۱۲۹)

ترجمہ: (۱) اور اسی طرح ہم ساتھ ملا دیں گے، گنہگاروں کو ایک دوسرے کا بدلہ ان کی کمائی کا۔

(۲) اور اسی طرح بعض کفار کو بعض کے قریب رکھیں گے، اُن کے اعمال کے سبب۔

(۶) اور حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ! کچھ پوچھ لے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا موت قریب آئی؟ آپ نے فرمایا کہ نزدیک ہوئی اور لٹک آئی۔ انہوں نے کہا: اے نبی اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کے پاس کی چیزیں آپ کو مبارک ہوں۔ ہمیں یہ معلوم ہو جاتا کہ آپ کہاں تشریف لے جائیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اور سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اور پھر جنت ماویٰ اور فردوس اعلیٰ اور جام اوفیٰ اور رفیق اعلیٰ اور بہرۂ پائدار اور عیش خوشگوار کی طرف۔

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ آپ کو غسل کون دے گا؟ آپ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کے مرد جو قریب تر ہوں سب سے، پھر وہ جو اُن سے ذرا دُور ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپ کو کفن کیا دیویں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: میرے یہی کپڑے اور حلیہ یمانی اور مصر کا سفید۔ انہوں نے عرض کیا: آپ پر ہم نماز کیسے پڑھیں؟

ز درد ہجر تو زہرہ شدہ است آب مگر
کہ سیل اشک زدیدہ نمیشو موقوف

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ اور تمہارے نبی ﷺ کے عوض میں تم کو جزائے خیر دے۔

جب تم مجھ کو نہلا کر کفناؤ تو چارپائی پر میری اسی حجرے میں قبر کے کنارے رکھ کر ذرا ایک ساعت کو باہر چلے جانا کہ اوّل جو مجھ پر رحمت (درود) بھیجے گا، وہ میرا پروردگار جل شانہ ہے۔ کہ تم پر وہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو میرے اوپر نماز پڑھنے کی اجازت دے گا۔ تو مخلوق خدا میں سے اول میرے پاس جبرئیلؑ آ کر میری نماز پڑھیں گے۔ پھر میکائیلؑ، پھر اسرافیلؑ، پھر ملک الموت بہت سے فرشتوں سے۔ پھر تمام باقی فرشتے علیہم السلام میری نماز پڑھیں گے۔ پھر تم مجھ پر اندر آ کر نماز پڑھو اور ایک ایک جتھا جدا جدا صلوٰۃ وسلام مجھ پر کہتے جائیو۔ اور میری تعریف کر کے ایذا مت دینا۔ نہ چیخ ماریو، نہ پکار کر روئیو۔

اور مناسب ہے کہ اول امام نماز شروع کرے اور میرے اہل بیت جو قریب تر ہوں، ان کے بعد وہ جو ان سے دور ہوں۔ پھر اسی طرح۔ پھر عورتوں کی جماعتیں اور پھر لڑکوں کے گروہ۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ قبر کے اندر کون اترے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اہل بیتؓ کے کچھ لوگ جو میرے قریب سے قریب ہوں، بہت سے فرشتوں کے ساتھ، کہ تم ان کو نہ دیکھو گے اور وہ تمہیں دیکھیں گے۔ اب میرے پاس سے جا سکتے ہو۔ اور میری طرف سے میرے بعد کے لوگوں کو دین کا حال بتاؤ۔

حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم

(۷) اور عبداللہ بن ربیعہؓ فرماتے ہیں[۱] کہ شروع ربیع الاول میں حضرت بلالؓ نے نماز کے لئے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: "مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ[۲]" ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھاوے۔ میں باہر نکلا اور دروازے کے سامنے صرف حضرت عمرؓ کو مع چند لوگوں کے دیکھا، جن میں حضرت ابوبکرؓ نہ تھے۔ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھاویں۔ حضرت عمرؓ نے اُٹھ کر نماز کے لئے اللہ اکبر کہا۔ چونکہ آپ کی آواز بلند تھی، آنحضرت ﷺ نے آپ کے اللہ اکبر

۱..... یہ حدیث ابوداؤد نے مختصراً نقل کی ہے۔ یعنی اس میں قول حضرت عائشہؓ کا کہ ابوبکرؓ نرم دل ہے۔ الخ اور شروع ربیع الاول کی قید نہیں۔ اور حضرت عائشہؓ کا قول اور حدیث صحیح ہیں بر روایت عائشہؓ وارد ہے۔ ۲..... حدیث صحیح، مسند احمد بن حنبل، بیہقی، ابن ماجہ، بخاری، جامع الصغیر البانی حدیث ۵۸۶۶

کہنے کی آواز سنی۔

فرمایا کہ ابوبکرؓ کہاں ہیں؟ عمرؓ کے آگے ہونے کو نہ اللہ مانے گا نہ مسلمان۔ اس جملہ کو تین بار فرما کر ارشاد فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ابوبکرؓ ایک نرم دل آدمی ہیں۔ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو گریہ ان پر غالب ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم حضرت یوسفؑ کی ساتھ والی ہو۔ ابوبکرؓ ہی سے کہو کہ نماز پڑھاوے۔

حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کو نمازیں پڑھائیں

عبداللہؓ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے پڑھانے کے بعد پھر حضرت ابوبکرؓ نے نماز پڑھائی۔ پس حضرت عمرؓ مجھ سے کہا کرتے کہ اے ربیعہؓ کے بیٹے! تو نے یہ کیا کیا؟ اگر مجھ کو یہ گمان نہ ہوتا کہ آنحضرت ﷺ نے تجھ کو ارشاد فرمایا ہوگا، تو میں صرف تیرے کہنے سے کبھی نماز نہ پڑھاتا۔ میں کہا کرتا: مجھے اس وقت تم سے بہتر اور کوئی امامت کے لئے نظر نہ آیا۔

صدیق اکبرؓ کی امامت میں سترہ نمازیں

..... اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ اسی طرح نماز پڑھاتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں انہوں نے سترہ نمازیں پڑھائیں۔ اس دوران صبح کی ایک نماز میں آنحضرت ﷺ ان کی امامت میں دوسری

رکعت میں شریک ہو گئے۔ اور دوسری یعنی پہلی رکعت آپ نے بعد میں پوری فرمائی۔ (سیرت حلبیہ ج ۳ نصف آخر حصہ ۶ ص ۴۹۷)

امام امت کے پیچھے نبیؐ کی اقتداء

.....رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ کسی نبی کو اس وقت موت نہیں آتی، جب تک کہ وہ اپنی قوم یعنی امت کے کسی شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھ لے۔ آپ ﷺ نے یہ بات اس وقت فرمائی تھی، جب آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے پیچھے نماز پڑھی تھی۔ جیسا کہ تبوک کے بیان میں گزر چکا ہے۔ (سیرت حلبیہ ج ۳ نصف آخر حصہ ۶ ص ۴۹۹)

(۲) ایک روایت میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مرض وفات کے دوران ایک دن آنحضرت کی تکلیف میں کچھ کمی ہوئی۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ اس وقت ظہر کی نماز کے لئے دو آدمیوں کے سہارے سے باہر مسجد میں تشریف لائے۔ ان دو آدمیوں میں سے ایک حضرت عباسؓ تھے۔

ابوبکرؓ کی امامت میں حضور ﷺ کی نماز

حضرت ابوبکرؓ نے جو اس وقت نماز پڑھا رہے تھے، آپ ﷺ کو آتے دیکھا تو وہ فوراً پیچھے ہٹنے لگے۔ تاکہ آنحضرت ﷺ خود امامت فرمائیں۔ مگر

رسول اللہ ﷺ نے ان کو اشارہ فرمایا کہ وہ پیچھے نہ ہٹیں۔

پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ساتھیوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ ﷺ کو حضرت ابوبکرؓ کے بائیں جانب اور ایک روایت کے مطابق دائیں جانب بٹھا دیا۔

نیز آنحضرت ﷺ نے صدیق اکبرؓ کی کمر میں ٹھوکا دے کر فرمایا کہ تم ہی نماز پڑھاؤ۔ آپ ﷺ نے ان کو پیچھے ہٹنے سے منع فرمایا۔ حضرت ابوبکرؓ دوسرے صحابہؓ کی طرح کھڑے ہوئے نماز پڑھتے رہے، جب کہ آنحضرت ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔

یہاں یہ واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے مقتدی کی حیثیت سے نماز پڑھی۔ (سیرت حلبیہ ج ۳ نصف آخر حصہ ۶ ص ۴۹۸)

اگر آنحضرت ﷺ نے صدیق اکبرؓ کو پیچھے ہٹنے سے منع فرمایا تھا، جب کہ خود آپ ﷺ ابوبکرؓ کے بائیں یا دائیں نماز میں شامل تھے، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ امام کی حیثیت میں برقرار رہے۔

(سیرت حلبیہ ج ۳ نصف آخر حصہ ۶ ص ۴۹۸)

(۸) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جو حضرت ابوبکرؓ کی طرف سے عذر کیا تھا، تو اس کی یہ وجہ تھی کہ وہ دنیا کے راغب نہ تھے۔ علاوہ اس کے خلافت میں اندیشہ اور خطرہ بہت ہے۔ مگر جس کو خدا بچاوے۔ اور یہ بھی خوف تھا کہ لوگ ہرگز نہ پسند کریں گے کہ حضرت ﷺ کی زندگی ہی میں کوئی

آپ کی جگہ نماز پڑھاوے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے۔ اور حضرت ابوبکرؓ کے نماز پڑھانے سے لوگ ان سے حسد کریں گے اور ان سے سرکش ہو جائیں گے اور فال بد کہیں گے۔ مگر چونکہ ہونا وہی ہے جو اللہ چاہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر ایک خوف دنیا اور دین سے محفوظ رکھا۔ اور جس چیز سے میں ڈرا کرتی تھی، اس سے صاف بچایا۔

(۹) اور فرماتی ہیں کہ جب[1] وہ دن ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی ہے تو لوگوں نے کچھ مزاج مبارک میں صبح کے وقت ہلکا پن اور مرض میں تخفیف پائی۔ اسی لئے سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اور خوشی خوشی کاموں میں مصروف ہوئے۔ آنحضرت ﷺ کے پاس صرف عورتیں رہ گئیں۔ ہمارا حال اس روز ایسا تھا کہ توقع اور خوشی جیسی اس روز تھی کبھی پہلے نہ ہوئی تھی۔ اسی اثنا میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس سے باہر جاؤ۔ یہ فرشتہ میرے پاس آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ اور عورتیں تو باہر چلی گئیں اور میں آپ کا سر مبارک گود میں لئے تھی۔ جب آپ بیٹھ گئے تو میں بھی حجرے کے گوشے میں ہو گئی۔ پس آپ نے فرشتے سے بڑی دیر تک سرگوشی کی تھی۔ پھر مجھ کو بلا کر سر مبارک میری گود میں رکھ لیا۔ اور عورتوں سے بھی

---

[1]..... طبرانی در کبیر بر روایت جابر و ابن عباس باندک اختلاف اور طبرانی نے اس کو بر روایت حسین ابن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی نقل کیا ہے۔ مگر سند اول میں عبدالمنعم بن ادریس اور دوسری میں عبداللہ بن میمون متروک الحدیث ہیں۔۱۲

ارشاد فرمایا کہ اندر چلی آؤ۔ میں نے عرض کیا کہ یہ آہٹ تو جبرئیل علیہ السلام کی نہ تھی؟

حضرت عزرائیل علیہ السلام کی آمد

آپ ﷺ نے فرمایا کہ درست ہے۔ اے عائشہؓ! یہ ملک الموت ہے کہ میرے پاس آ کر یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بھیجا ہے اور حکم کیا ہے کہ بدون اذن آپ کے پاس نہ آؤں۔ اگر آپ اجازت نہ دیں گے تو چلا جاؤں گا۔ اور اگر اجازت دیں گے تو اندر آؤں گا اور یہ فرمایا ہے کہ آپ کی روح بدون آپ کے ارشاد کے نہ قبض کروں۔ اب آپ کا ارشاد کیا ہے؟ میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ جب تک جبرئیل علیہ السلام نہ آویں، تب تک مجھ سے علیحدہ رہو۔ اب جبرائیل کے آنے کی ساعت ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ آپ ﷺ نے ایسی صورت پیش کی کہ ہمارے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ تو ہم نے سکوت کیا۔ اور یہ معلوم ہوا کہ گویا ہم سخت آواز کے مارے دنگ رہ گئے ہیں کہ کچھ آپ سے نہیں کہتے۔ اور نہ اس امر کی بڑائی اور ہیبت کے سبب سے کسی کو تاب گویائی کی تھی۔ ہمارے دل رعب سے بھر گئے تھے۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک ساعت میں تشریف لائے۔ سلام کیا۔ میں نے ان کی آہٹ پہچانی اور گھر والے نکل گئے اور وہ اندر آئے۔ اور

آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ اور وہ آپ کا حال آپ سے زیادہ جانتا ہے۔ مگر چاہتا ہے کہ آپ کی کرامت اور شرف بڑھا کر خلق پر آپ کی بزرگی اور شرافت کامل کر دے۔ اور یہ امر آپ کی امت میں سنت ہو جاوے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام سے باتیں

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے آپ کو دردمند پاتا ہوں۔ حضرت جبرائیل نے کہا کہ آپ ﷺ کو مژدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ جو مرتبے آپ کے لئے تیار کئے ہیں، ان پر آپ ﷺ کو پہنچاوے۔ آپ نے فرمایا کہ اے جبرائیل ملک الموت نے مجھ سے اجازت چاہی اور یہ حال کہا۔ حضرت جبرائیل نے عرض کیا کہ اے محمد ﷺ! آپ کا رب مشتاق ہے اور جو کچھ آپ سے کیا چاہتا ہے وہ میں بتا ہی چکا ہوں۔ بخدا کہ ملک الموت نے آج تک نہ کسی سے اجازت مانگی۔ نہ آئندہ کو کسی سے مانگے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو آپ کا شرف پورا کرنا منظور ہے۔ اور وہ آپ کا مشتاق ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب تم اس کے آنے تک یہاں سے مت جاؤ۔ یہ فرما کر عورتوں کو اندر بلا لیا۔ اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ میرے پاس آ۔ وہ آپ کے اوپر جھک گئیں۔ آپ نے کچھ ان کے کان میں کہا،

انہوں نے جو سر اُٹھایا تو آنکھوں میں سے آٹھ آٹھ آنسو نکلتے تھے۔ اور تاب گفتگو نہ تھی۔ پھر فرمایا کہ اپنا سر میرے پاس کو کر۔ انہوں نے منہ سے کان ملایا، پھر کچھ کان میں ارشاد فرمایا۔ پھر جو انہوں نے سر اُٹھایا تو ہنستی تھیں اور بول نہ سکتی تھیں۔ ہم کو اس حال سے تعجب ہوا۔ بعد کو میں نے ان سے ماجرا پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اول بار مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میں آج وفات پاؤں گا۔ اس سبب سے میں روئی۔ اور دوبارہ ارشاد فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ سب سے اول میرے گھر والوں سے تجھ کو مجھ سے ملاوے۔ اور میرے ساتھ رکھے۔ اس لئے میں ہنسی۔ پھر حضرت فاطمہؓ نے اپنے دونوں صاحبزادوں کو آپ کے پاس کیا۔ آپ نے دونوں کو پیار کیا۔ پھر ملک الموت نے آکر سلام کیا اور اجازت مانگی۔

آپ ﷺ نے اجازت دی۔ اور فرمایا کہ آپ مجھ کو میرے رب سے ابھی ملا دو۔ انہوں نے عرض کیا: آج ہی ملا دوں گا۔ اور تمہارے رب کا یہ حال ہے کہ تمہاری طرف مشتاق ہے۔ اور جتنا تردد آپ کی طرف سے پروردگار کو ہے، اتنا اور کسی کی طرف سے نہیں کیا۔ اور مجھ کو بدون اجازت کے اندر جانے سے کسی کے پاس منع نہیں فرمایا بجز آپ کے۔ لیکن آپ کی ساعت آپ کے آگے ہی ہے۔ یہ کہہ کر چلے گئے۔ اور حضرت جبرائیل آئے اور عرض کیا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، یہ میرا زمین پر آخر کا اترنا ہے۔ پھر کبھی نہیں اتروں گا۔ وحی بھی تہ ہوئی اور دنیا میں بھی زمین میں مجھ کو

آپ کے سوا کوئی کام نہ تھا۔ نہ بجز آپ کی حضوری کے اور کوئی غرض۔ ؎

رفت از بوئے سر زلف تو خلقے بچمن
ورنہ کی بوئے نسیم سحری بود غرض

اب میں ہوں اور میری جگہ ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ بخدا گھر میں کسی کو تاب ایک لفظ نہ بولنے کی تھی۔ اور نہ کوئی مردوں کو بلاتا تھا۔ اس لئے کہ جبرائیل کا یہ کلام نہایت درجہ کو بڑا معلوم ہوتا تھا۔ اور ہم سب خائف وترسان تھے۔ پھر میں نے اُٹھ کر آپ کے سر مبارک کو اپنی گود میں رکھ لیا اور آپ کے سینہ مبارک کو تھام لیا۔ اور آپ ﷺ کو بے ہوشی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ دبا دبا لیتی تھی۔ اور آپ کی پیشانی میں سے اتنا پسینہ ٹپکتا تھا کہ میں نے کسی آدمی کے اتنا نہیں دیکھا۔ اور اپنی انگلی سے اس کو پونچھتی جاتی تھی۔ اور کوئی خوشبو میں نے اس سے زیادہ نہیں دیکھی۔ اور جب آپ کو افاقہ ہوتا تو میں کہتی کہ میں اور میرے ماں باپ اور گھر بار سب آپ پر فدا ہوں، آپ کی پیشانی اتنا پسینہ کیوں دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ! مومن کی جان پسینے کے ساتھ نکلتی ہے اور کافر کی جان باچھوں کی راہ گدھے کی جان کی طرح نکلتی ہے۔ اس وقت ہم ڈر گئے اور اپنے اپنے گھر آدمی بھیجا۔ تو اول شخص جو ہمارے پاس آیا، میرا بھائی تھا۔ مگر آپ سے مل نہ سکا۔ اس کو میرے ماں باپ نے میرے پاس بھیجا تھا۔ اس کے آنے سے پہلے آنحضرت ﷺ

تشریف فرمائے خلد بریں ہو چکے تھے۔غرض کوئی نہ آنے پایا تھا۔کہ آپ کی روح عرش بریں کو پرواز کر گئی۔ اور خدائے تعالیٰ ہی نے لوگوں کو آپ کے پاس نہ آنے دیا۔ اس لئے کہ جبرائیل اور میکائیل کو آپ کا معاملہ سپرد فرمایا تھا۔اور جب آپ کو بیہوشی ہوتی تھی تو یہی فرماتے تھے: بَل رَّفِیقِ اَعلٰی ط

آخری وصیتیں

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو کئی کئی بار اختیار دیا جاتا تھا۔اور جب طاقت گفتار ہوتی تھی تو فرماتے تھے کہ نماز نماز۔تم لوگ ہمیشہ جمے رہو گے جب تک نماز اکٹھے پڑھو گے۔نماز کی وصیت مرتے دم تک فرماتے رہے۔ اور نماز نماز کہتے رہے۔

رسول اللہ ﷺ کو کیسے نہلائیں؟

(۱۰) اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب لوگ آپ کے نہلانے کو جمع ہوئے تو آپس میں کہا کہ ہم کو معلوم نہیں کہ رسول خدا ﷺ کو کیسے نہلاویں؟ یعنی ان کو نہلاویں جیسا اور مردوں کو نہلایا کرتے ہیں یا کپڑوں سمیت نہلاویں۔ اسی تردد میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند بھیجی۔ یہاں تک کہ کوئی آدمی ایسا نہ رہا جو نہ سوتا ہو۔ پھر کسی کہنے والے نے جس کا حال معلوم نہیں کہ کون تھا؟ کہا: آنحضرت ﷺ کو مع کپڑوں کے نہلاؤ۔ اس میں سب

چونک پڑے۔ اور اسی آواز غیب کے بموجب عمل کیا۔ اور آپ کو قمیص میں نہلایا۔ اور غسل سے فارغ ہو کر کفن پہنایا۔

(۱۱) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کے قمیص کو اتارنا چاہا۔ ہم کو آواز ہوئی کہ رسول خدا ﷺ کا کرتا مت اتارو۔ ہم نے ویسے ہی رہنے دیا۔ اور کرتہ پہنے ہی نہلایا جس طرح اپنے مردوں کو لٹا کر نہلاتے تھے۔ ہم اگر آپ کے کسی عضو کو بدلنا چاہتے تھے۔ تو ہم کو ذرا بھی دقت نہ ہوتی تھی، وہ عضو بدل جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے غسل سے فارغ ہو جاتے تھے۔ اور ہم کو گھر میں ہوا کی سنسناہٹ سنائی دیتی تھی۔ اور آواز نہ آتی تھی۔ کہ رسول خدا کے ساتھ نرمی کرو۔ کہ تم کو کچھ کرنا نہیں پڑے گا۔ تو وفات آنحضرت ﷺ کی اس طرح پر تھی۔ آپ نے نہ کوئی بالوں کا کپڑا چھوڑا نہ اون کا۔ جو تھا وہ سب آپ کے ساتھ دفن ہو گیا۔ ابو جعفرؒ کہتے ہیں[۱] کہ لحد میں آپ کا بستر اور چادر بچھائی گئی اور اس کے اوپر آپ کے وہ کپڑے ڈالے گئے جو آپ زیب تن فرماتے تھے۔ پھر ان کے اوپر آپ مع اپنے کفن کے رکھے گئے۔ غرض کہ اپنی وفات کے بعد آپ نے کچھ مال نہ چھوڑا اور نہ زندگی میں مکان کی نیت سے اینٹ پر اینٹ رکھی، نہ نئے پرنئے۔ تو آپ کی وفات میں عبرت کامل اور مسلمانوں کے واسطے عمدہ اقتداء ہے۔

(احیاء العلوم اردو ج ۴ ص ۶۶۱ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

---

[۱]..... ابن سعد در طبقات بروایت محمد بن عمر واقدی بسند ضعیف مرسلاً۔ ۱۲

۵۵۷ھ کا ایک عظیم الشان معجزہ

روضہ مقدسہ میں نقب لگانے والوں کی عبرت ناک موت

شیخ نورالدین علی بن احمد المصری السمہودیؒ (متوفی ۹۱۱ھ) نے اپنی کتاب ''وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ'' میں یہ عبرت ناک واقعہ تفصیل سے لکھا ہے۔ بخوفِ طوالت ہم اس کی عربی عبارت حذف کر کے صرف اس کا خلاصہ پیش کریں گے۔

سلطان نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ علیہ مصر کا ایک غازی، متقی اور عادل بادشاہ گذرا ہے۔ ابن اثیرؒ نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ میں نے اسلام کے پہلے اور اسلام کے بعد کے اپنے دور تک کے سلاطین کی تاریخوں میں مطالعہ کیا ہے، لیکن خلفائے راشدینؓ اور حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کے بعد میں نے نورالدین عادل بادشاہ سے بہتر سیرت والا کوئی بادشاہ نہیں دیکھا۔ سلطان نورالدینؒ عبادت گذار اور شب بیدار حکمران تھا۔ یہ ۵۵۷ھ کا واقعہ ہے کہ ایک رات تہجد کی نماز سے فارغ ہو کر سلطان موصوف سو گیا تو خواب میں حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے نیلی نیلی آنکھوں والے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے سلطان سے فرمایا کہ مجھے ان سے بچاؤ۔ اس خواب کے بعد سلطان پھر سو گیا تو پھر آنحضرت ﷺ نے وہی ارشاد فرمایا۔ لیکن سلطان نہ سمجھ سکا۔ اور پھر سو گیا۔ تو تیسری بار آنحضرت

ﷺ نے وہی ارشاد فرمایا۔ اس پر سلطان گھبرا گیا۔ اور اپنے ایک صالح وزیر جمال الدین موصلی سے اس خواب کا ذکر کیا تو اس نے مشورہ دیا کہ جلدی مدینہ منورہ کی طرف چلنا چاہیے۔ سلطان نے بیس (۲۰) راز دار خدام ساتھ لئے اور تیز رفتار اونٹوں پر کثیر مال و اسباب لاد کر مدینہ منورہ روانہ ہو گیا۔ اور سولھ (۱۶) دن کے بعد وہ مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ باوضو ہو کر روضہ مقدسہ پر حاضری دی اور پھر مسجد نبوی میں بیٹھ گیا۔ وزیر موصوف نے اعلان کر دیا کہ سلطان اہل مدینہ کے اکرام میں انعامات دینا چاہتا ہے، اہل مدینہ سلطان کے پاس آ کر انعام وصول کرتے رہیں۔ وہ سب کو اس نظر سے دیکھتا رہا کہ خواب میں آنحضرت ﷺ نے جن دو شخصوں کے متعلق فرمایا ہے، ان میں وہ کون ہیں؟ آخر تک جب وہ دو شخص نظر نہ آئے تو پریشان ہوا اور دریافت کیا کہ کیا کوئی اور شخص باقی رہ گیا ہے۔ تو اس کو بتایا گیا کہ صرف دو شخص باقی رہ گئے ہیں، جو نہیں آتے۔ اور وہ کسی سے کوئی چیز نہیں لیتے۔ وہ صالح بزرگ اور دولت مند ہیں۔ وہ خود محتاجوں پر اکثر صدقہ کرتے رہتے ہیں۔ یہ بات سن کر سلطان کو شرح صدر حاصل ہو گیا۔ اس نے کہا کہ ان دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ وہ لائے گئے۔ ان کو دیکھتے ہی سلطان نے پہچان لیا کہ یہ وہی دو شخص ہیں جن کی آنحضرت ﷺ نے نشان دہی فرمائی تھی۔

سلطان نے ان سے دریافت کیا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ تو

انہوں نے جواب دیا کہ ہم مغربی ممالک کے رہنے والے ہیں۔ حج کرنے کے لئے آئے تھے۔ پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کے قرب میں رہنا پسند کر لیا۔ پھر سلطان نے پوچھا کہ تم کہاں مقیم ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم رباط (سرائے) میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ سلطان ان کو وہاں لے گیا۔ ان کے حجرے میں جا کر غور وفکر کیا تو ثابت ہوا کہ انہوں نے فرش کی چٹائی کے نیچے سے سرنگ نکالی ہوئی تھی۔ اس پر سلطان نے جب ان کی سخت پٹائی کی تو انہوں نے حقیقت حال بتا دی کہ ہم نصرانی (عیسائی) ہیں۔ عیسائیوں نے ہم کو اس مقصد کے لئے مال کثیر دے کر بھیجا ہے کہ ہم روضہ مقدسہ سے جسد مبارک نکال کر لے جائیں۔ وہ رات کو سرنگ کھودتے تھے اور مٹی جنت البقیع میں ڈال دیتے تھے۔ سلطان نے ان کی گردنیں اُڑا دینے کا حکم دیا۔ اور وہ ہلاک کر دیئے گئے۔ پھر سلطان نے روضہ نبوی کے اردگرد پانی تک کھدوائی کرا کے اس کو سیسہ پگھلا کر بھر دیا۔ تا کہ کوئی بدبخت دشمن رسالت مآب ﷺ کے روضہ مقدسہ کی آئندہ نقب زنی کی ناپاک جسارت نہ کر سکے۔

(وفاء الوفاء جلد اول ص ۶۴۸ تا ۶۵۰ مطبوعہ بیروت)

شیخین کے دشمن بھی ہلاک کر دیئے گئے

شیخ سمہودی مصریؒ نے ایک اور عجیب وغریب واقعہ شیخ محبّ الطبری کی کتاب ''الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ'' کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حلب (ملک شام) کے رہنے والے کچھ لوگ امیر مدینہ کے پاس آئے اور

اس کو زرِ کثیر سے نواز کر اپنا یہ راز بتایا کہ وہ روضہ نبویؐ میں سے شیخین (یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ) کے اجساد نکال کر اپنے وطن لے جانے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ اور تخریب کاری میں انہوں نے امیر مدینہ کی معاونت حاصل کر لی۔ مسجد نبوی کے جو خادم خاص تھے اور جن کا نام صوآب تھا، ان کو بلوا کر کہا کہ میرے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ وہ رات کو زیارت کے لئے آئیں گے۔ ان کے لئے مسجد نبویؐ کا دروازہ کھول دینا۔ اور وہ جو کچھ بھی کریں، ان سے مزاحمت نہ کرنا۔ اس سے حضرت صوآبؒ کو بڑی پریشانی ہوئی۔ رات کو مسجد نبوی میں دعائیں کرنے لگے۔ قریباً آدھی رات کو باب السلام کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ آپ دروازہ کھول کر ایک طرف بیٹھ گئے۔ دروازہ سے چالیس (۴۰) آدمی داخل ہوئے، جن کے پاس بیلچے، کدالیں اور مٹی پھینکنے والے ٹوکرے تھے۔ اور روشنی کے لئے شمع بھی تھی۔ وہ لوگ روضہ مقدسہ کی طرف بڑھے۔ ابھی وہ منبر شریف تک نہیں پہنچے تھے کہ زمین ان کو تمام آلات سمیت نگل گئی۔ اور ان کا کوئی نشان باقی نہ رہا۔ ادھر امیر مدینہ ان کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔ جب ان کی واپسی میں بہت دیر ہوگئی تو اس نے شیخ صوآبؒ کو بلایا۔ آپ حاضر ہوئے تو اس نے ان لوگوں کے متعلق دریافت کیا تو شیخ صوآبؒ نے اس کے سامنے سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ خود جا کر دیکھ لیں کہ ان کا کوئی نشان تک باقی نہیں رہا۔

(وفاء الوفاء جلد اول ص ۶۵۳)

یہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے، جو حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں ظہور پذیر ہوا۔ جس جگہ وہ چالیس اعدائے شیخین دھنسائے گئے تھے، وہاں بعد کی حکومتوں کی طرف سے بطورِ علامت سیاہ پتھر فرش میں لگایا گیا ہے تا کہ زائرین اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔ اور ہم نے خود وہ نشان دیکھا ہے۔

شیخینؓ جنت کے ٹکڑے میں مدفون ہیں

آنحضرت ﷺ کے ساتھ روضہ مقدسہ کے اندر حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی قبریں ہیں۔ اور خود حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ (مشکوٰۃ شریف بحوالہ بخاری و مسلم)

(ترجمہ:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو ٹکڑا ہے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر حوض پر ہے۔

علامہ علی قاری حنفی محدث اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

المراد فی بیت بیت سکناہ و قیل قبرہ لما جآء فی حدیث آخر ما بین قبری و منبری و لا منافاۃ بینھما لان قبرہ فی بیتہ

(ترجمہ:) بیت (گھر) سے مراد وہ گھر ہے جس میں حضور ﷺ رہائش رکھتے تھے۔ اور بعض نے کہا کہ گھر سے مراد قبر ہے۔ اور ان دونوں قولوں میں کوئی منافات نہیں ہے۔ کیوں کہ قبر نبوی آپ کے گھر میں تھی۔

یہاں یہ امر ملحوظ رہے کہ آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک اسی حجرہ میں ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔ اور اس میں رحمۃ للعالمین ﷺ نے اپنی آخری بیماری کے دن گزارے اور اسی میں وصال ہوا۔ اور یہی اب روضہ مقدسہ ہے۔ اور یہ شرف بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ کو حاصل ہے کہ آپؓ کا حجرہ قیامت تک کے لئے روضہ مقدسہ بن گیا۔

(۲) علامہ علی قاریؒ محدث اس حدیث کی شرح میں امام مالکؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

الروضة قطعة نقلت من الجنة و سنعود اليها و ليست كسائر الارض تغنى و تذهب قال ابن حجر و هذا عليه الاكثر و هى من الجنة الان حقيقة و ان لم تمنع نحو الجوع لا تصافها بصفة دار الدنيا الخ (مرقات شرح المشکوٰۃ ج دوم ص۱۹۱)

(ترجمہ:) یہ روضہ ایک ایسا ٹکڑا ہے جو جنت سے لایا گیا ہے اور پھر جنت میں لوٹ جائے گا۔ اور یہ زمین کے دوسرے ٹکڑوں کی طرح نہیں ہے کہ فنا ہو جائے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ اکثر کا یہی قول ہے اور یہ ٹکڑا حقیقتاً جنت کا ہے اور گو جنت میں کسی کو بھوک پیاس

نہیں لگے گی، لیکن زمین پر یہ جگہ بھوک پیاس کو نہیں روکتی کیوں کہ یہاں اس ٹکڑے کو زمین کی صفت اور تاثیر عطا کر دی گئی ہے۔

اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ شیعہ مذہب کی مستند ترین کتاب حدیث فروع کافی جلد اول میں بھی حدیث کے یہی الفاظ امام جعفرؒ صادق سے مروی ہیں جو اہل سنت کی بخاری اور مسلم میں ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَامَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنبَرِیْ رَوْضَۃ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃ

(ترجمہ:) ابوعبداللہ یعنی امام جعفر صادق سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو ٹکڑا ہے، وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

اور علامہ علی قاری حنفیؒ نے حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا یہ قول بھی پیش کیا ہے کہ:

ان فیہ قطعۃ من ..... ارض الجنۃ کما صح فی الحجر الاسود

مسجد نبویؐ میں ایک ٹکڑا ایسا ہے جو دراصل جنت کی زمین ہی کا ایک ٹکڑا ہے جیسا کہ حجر اسود کے بارے میں یہ بات صحیح ہے کہ یہ جنت کا ٹکڑا ہے جو زمین پر لایا گیا ہے اور قیامت میں پھر جنت میں شامل ہو جائے گا۔

(ماخوذ 'بعثت نبویؐ' از مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ، ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور ج ۲ ش ۳)

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

☆☆☆☆

یا اللہ مدد

اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جوں چنایارہ

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضائل درود و سلام

خادم اہلسنّت
عبدالوحید الحنفی

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 10

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

نور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کے لئے	3	انبیاء کے جسم محفوظ رہتے ہیں	13
		تمام درودوں میں افضل درود	14
بزرگوں سے منقول چند مجرب درود شریف	3	شیریں تر نکتہ	15
		درود شریف حدیث صحاح ستہ	15
جمعہ کے روز کثرتِ درود شریف	4	درود شریف نمبر ۱	16
فضائل درود شریف	4	درود شریف نمبر ۲	17
حدیث نمبر ۱، ۲، ۳	6	سلام	17
حدیث نمبر ۴، ۵، ۶	7	احادیث رسول ﷺ سے منقول سلام	17
درود شریف حضور ﷺ پر پیش کیا جاتا ہے	8	مواجہہ شریف پر حاضری کے وقت سلام	19
		جامع دعا	20
جب قبر اطہر پر سلام پڑھا جائے، حضور ﷺ خود سنتے ہیں	8	صلوٰۃ تنجینا	21
		درود شریف نمبر ۳، ۴، ۵	22
روضۂ اقدس پر فرشتے سلام پہنچاتے ہیں	9	درود شریف نمبر ۶، ۷	23
روزانہ ہزار بار درود پڑھنے کی برکت	10	درود شریف نمبر ۸	24
دور سے درود وسلام پڑھا جائے تو پہنچایا جاتا ہے	10	فضائل درود شریف	24
		مخمساتِ عشر	25
درود جہاں بھی پڑھا جائے، روضہ اقدس میں پہنچایا جاتا ہے	11	حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ارشاد	26
		سنتِ رسول اللہ ﷺ سے محبت	28
سلام جب پڑھا جائے، روح کی کیفیت	12	سنتِ رسول اللہ ﷺ	29
قبر پر درود وسلام خود سنتے ہیں	12	سنت طریقہ	30
درود پڑھنے پر ایک قیراط ثواب	13	سنت رسول اللہ ﷺ	31
درود وسلام پہنچایا جاتا ہے	13	☆☆☆☆	

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ..... چکوال

ٹائٹل وکمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701

ناشر: **کشمیر** بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم.....فضائل درود وسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کے لئے

بزرگوں سے منقول چند مجرب درود شریف

حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہٗ زاد السعید میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور علیہ الصلوۃ و السلام کی زیارت حاصل ہو جاتی ہے۔

(۱) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے کتاب ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ (۱۱) بار آیت الکرسی اور گیارہ (۱۱) بار سورہ قل ھو اللہ احد اور بعد سلام سو (۱۰۰) بار یہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے

پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔ وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلِّمْ

(۲) دیگر شیخ موصوفؒ نے لکھا ہے: جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس (۲۵) بار سورہ قل ھو اللہ احد اور بعد سلام کے یہ درود شریف ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھے، دولت زیارت نصیب ہو۔ وہ درود شریف یہ ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ (نسائی)

جمعہ کے روز کثرتِ درود شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا

اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔ اور دار قطنی کی ایک روایت میں یہ درود "النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ" تک ہے۔ اور اس روایت کو حافظ عراقیؒ

نے ''حسن'' بتایا ہے۔ اور الجامع الصغیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث پر ''حسن'' کی علامت لگائی ہے۔ (فضائل درود مصنفہ مولانا محمد زکریا صاحبؒ)

فضائل درود شریف

جمعہ کے مبارک دن میں کثرت درود شریف کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں! انتقال کے بعد بھی۔ اللہ جل شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، رزق دیا جاتا ہے۔

(۲) حافظ ابن قیم رحمہ اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کی ذات اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے۔ اس لئے اس دن کو حضور اقدس ﷺ پر درود کے ساتھ ایک ایسی

خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں۔ (فضائل درود مصنفہ مولانا محمد زکریا صاحبؒ)

حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے، اس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں لکھنے والے پر فرشتوں کا درود بھیجتے رہنا ہے اور ایک اور روایت میں ملائکہ کا استغفار کرتے رہنا بھی آیا ہے۔

(از فضائل درود شریف ایضاً)

حدیث

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جمعہ کے روز میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ میری اُمت کا درود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے (جیسا کہ اوپر حدیث میں آیا ہے)۔ (از فضائل درود شریف ایضاً)

حدیث

ایک حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (جمعہ کی رات) اور روشن دن (جمعہ) میں کثرت

سے درود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے اور میں تمہارے لئے دعاء واستغفار کرتا ہوں۔

(منقول از کتاب ''فضائل درود شریف'' مصنفہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے، اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں۔ (از فضائل درود شریف ایضاً)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشک قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہو گا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ (از فضائل درود شریف ایضاً)

حدیث

آنحضرت ﷺ کا فرمان اس شخص کے لئے کہ جس نے عرض کیا تھا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں سارے (دعاؤں کے) وقت کو آپ ﷺ پر درود کے لئے مقرر کر دوں تو کیسا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں

اللہ جل شانہٗ تیرے دنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفالت فرمائے گا۔

درود شریف حضور ﷺ پر پیش کیا جاتا ہے

(۱) ..... اکثرو الصلاۃ عَلَیَّ فَاِنَّ اللّٰہَ و کُلَّ بِیْ ملکًا عِنْدَ قَبْرِیْ فَاِذَا صَلّٰی عَلَیَّ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ قَالَ ذٰلِکَ الْمَلک یَا مُحَمَّدُ اِنَّ فُلَانَ بِنْ فُلَانَ صَلّٰی عَلَیْکَ السَّاعَۃ

(دارقطنی فی السنن عن ابی بکر کنز العمال ج اول حدیث ۲۱۷۸)

ترجمہ: حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری قبر کے پاس ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے۔ پس جب مجھ پر میری امت میں سے کوئی شخص درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے: اے محمد ﷺ! بے شک فلاں کے بیٹے فلاں نے آپ پر ابھی درود بھیجا ہے۔

جب قبر اطہر پر سلام پڑھا جائے، حضور ﷺ خود سنتے ہیں

(۲) ..... مَا مِنْ عَبْدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ اِلَّا و کلَّ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا یُبَلِّغُنِیْ و کُفِیَ اَمْرَ آخرتِہٖ وَ دُنْیَاہِ وَ کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمُ الْقِیَامَۃ

(بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ، کنز العمال ج اول حدیث ۲۱۹۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ جب مجھے قبر کے پاس سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے، جو مجھ تک (وہ سلام) پہنچاتا ہے۔ اور اس کے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت ہو جاتی ہے اور میں اس کے لیے قیامت کے دن گواہ یا شفیع ہوں گا۔

(۳) ..... مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ بَعِیْدٍ عَلِمْتُهٗ (صحح ابوشیخ عن ابی ہریرۃ، کنز العمال جلد اول حدیث ۲۱۹۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھے گا، میں اس کو خود سنوں گا اور جو مجھ پر دور سے درود بھیجتا ہے، وہ مجھے بتایا جاتا ہے۔

روضۂ اقدس پر فرشتے سلام پہنچاتے ہیں

(۴) ..... اِنَّ اللّٰهَ اَعْطٰی مَلَکًا مِنَ الْمَلَائِکَةِ اَسْمَاعَ الْخَلْقِ فَهُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ لَا یُصَلِّی عَلَیَّ اَحَدًا صَلَاةً اِلَّا سَمَّاهُ بِاِسْمِهٖ وَ اِسْمِ اَبِیْهِ وَ قَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلِّی عَلَیْکَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ وَ قَدْ ضُمِنَ لِیْ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اَنْ اَرُدَّ عَلَیْهِ بِکُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا

(ابن النجار عن عمار بن یاسر، کنز العمال ج ۱ حدیث ۲۲۱۵ وطبرانی عن ابن یاسر، کنز العمال ج ۱ حدیث ۲۲۲۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتوں کو لوگوں کی باتیں سننے کی طاقت دی ہوئی ہے۔ وہ قیامت تک میری قبر پر کھڑے رہیں گے، جو بھی مجھ پر درود پڑھے گا، وہ فرشتہ اس کا نام، اس کے باپ کا نام لے کر کہے گا: اے محمد ﷺ! فلاں ابن فلاں نے آپ پر درود پڑھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ میں اس کے لئے ہر درود پر دس نیکیاں لکھوں گا۔

روزانہ ہزار بار درود پڑھنے کی برکت

(۵) ..... مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یُبَشَّرُ بِالْجَنَّةِ (صحیح ابوالشیخ عن انسؓ، کنز العمال جلد اول حدیث ۲۲۳۰)

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک دن میں ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا، اس کو موت نہیں آئے گی، جب تک اس کو جنت کی بشارت نہ دی جائے۔

دور سے درود وسلام پڑھا جائے تو پہنچایا جاتا ہے

(۶) ..... اِنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ کُلِّ مَوطِنٍ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاةً فِی الدُّنْیَا مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَی اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ

وَ ثَلاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا ثُمَّ یَوَکِّلُ اللّٰہ بِذٰلِکَ مَلَکًا یُدْخِلُہ فِیْ قَبْرِیْ کَمَا تَدْخُلُ عَلَیْکُمُ الْھَدَایَا یخْبِرُنِیْ مَنْ صَلّٰی عَلٰی بِاسْمِہٖ وَ نَسَبِہٖ اِلٰی عَشِیْرَتِہٖ مَا قَبَتَہٗ عِنْدِیْ فِی صَحِیْفَۃَ بَیْضَاء (بیہقی شریف، ابن عساکر عن انسؓ، کنز العمال جلد اول حدیث ۲۲۳۴)

ترجمہ: حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم میں سے قیامت کے دن ہر جگہ سب سے زیادہ قریب مجھ سے وہ شخص ہوگا جو مجھ پر دنیا میں سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ جس نے مجھ پر جمعہ کے دن اور رات میں درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر (۷۰) آخرت کی حاجتیں اور تیس (۳۰) دنیا کی حاجتوں میں سے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس درود پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جو اس کو میری قبر میں پہنچائے گا۔ جس طرح تمہارے پاس ہدیے پہنچائے جاتے ہیں، (وہ فرشتہ) مجھے اس درود پڑھنے والے کے نام اور اس کے نسب یہاں تک کہ پورے قبیلہ کے بارے میں خبر دے گا۔ پھر میں اس کو اپنے پاس سفید صحیفہ میں لکھوں گا۔

درود جہاں بھی پڑھا جائے، روضہ اقدس میں پہنچایا جاتا ہے

(۷) ..... حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلاتَکُمْ تُبَلِّغُنِیْ

(طبرانی عن الحسن بن علی، کنز العمال جلد دوم حدیث ۲۱۴۴)

ترجمہ: تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو، کیوں کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔

سلام جب پڑھا جائے، روح کی کیفیت

(۸) ..... مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ الا ردَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

(ابوداؤد عن ابی ہریرۃ، کنز العمال جلد دوم حدیث ۲۱۵۸ و ۲۱۹۷)

ترجمہ: تم میں سے جو کوئی مجھ پر سلام پڑھتا ہے مگر میری روح مجھ پر لوٹا دی جاتی ہے حتی کہ سلام اس پر لوٹایا جاتا ہے۔

قبر پر درود وسلام خود سنتے ہیں

(۹) ..... مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ وَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا اُبْلِغْتُهٗ (بیہقی شریف عن ابی ہریرۃ، کنز العمال جلد دوم حدیث ۲۱۶۳)

ترجمہ: جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھے گا، میں اس کو سنوں گا۔ اور جو دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے، وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

درود پڑھنے پر ایک قیراط ثواب

(۱۰) ..... مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ قِيْرَاطًا وَ

اَلْقِیْرَاط مِثْل اُحدِ (صحیح ابن ابی شیبہ عن علی، کنز العمال جلد دوم حدیث ۲۱۶۳)

ترجمہ: جو مجھ پر درود بھیجتا ہے، اس کے لئے اللہ ایک قیراط لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط احد کے برابر ہے۔

درود وسلام پہنچایا جاتا ہے

(۱۱) لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَلَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَ صَلُّوا عَلَیَّ وَ سَلِّمُوْا حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَتَبْلِّغُنِیْ صَلَاتَکُمْ وَ سَلَامَکُمْ

(صحیح الحکیم ترمذی فی نوادر الاصول عن علی بن الحسین عن ابی عن جدہ، کنز العمال جلد دوم حدیث ۲۱۹۶)

ترجمہ: میری قبر کو عید نہ بناؤ اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ اور مجھ پر درود پڑھو اور سلام پڑھو تم جہاں کہیں بھی ہو۔ تمہارا درود وسلام مجھ تک پہنچتا ہے۔

انبیاء کے جسم محفوظ رہتے ہیں

(۱۲) ..... اِنَّ مِنْ اَفْضَل اَیَامکُم یَوْم الْجُمُعَة فِیْهِ خلق آدَم وَ فِیْهِ قبض وَ فِی النفخة وَ فِیْهِ الصعقة فَأَکْثِرُوْا علی من الصلوٰة فِیْهِ فَاِنَّ صَلَاتکُمْ معرُوْضَة عَلی قَالُوْا یَا رَسُوْل اللّٰه وَ کَیْفَ تعرض صَلاتنَا عَلَیْک وَ قَدْ أرمت؟ فَقَالَ اِنَّ اللّٰه

عَزَّ وَ جَلَّ حرم عَلی الْاَرْضِ اَجْسَاد الْاَنْبِیَاء

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابن شیبہ، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، بیہقی، والدارمی، وابن حزیمۃ، صحیح الحبان، مستدرک للحاکم، طبرانی، بخاری ومسلم، طبرانی فی الصغیر عن اوس بن اوس الثقفی، کنز العمال جلد دوم حدیث ۲۱۹۹)

ترجمہ: تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی میں ان کی روح قبض کی گئی۔ اسی میں نفخہ (صور پھونکنا) اور اسی میں صعقہ (چیخ) ہوگا۔ اس لئے جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو۔ کیوں کہ تمہارا درود مجھ پر پہنچایا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ تک درود کیسے پہنچے گا؟ حالانکہ آپ مٹی میں مل چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔

تمام درودوں میں افضل درود

تمام درودوں میں افضل درود وہ ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پوچھنے پر اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے۔ ان میں اکثر وہ ہیں جو درود ابراہیمی کہلاتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنا خلیل اور ہمارے حضور اقدس ﷺ کو اپنا حبیب قرار دیا ہے۔ اس لئے ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو درود ہوگا وہ محبت کی لائن کا ہوگا اور محبت کی لائن

کی ساری چیزیں سب سے اونچی اور لذیذ ہوتی ہیں۔ محبت اور خلت میں جو مناسبت ہے وہ ظاہر ہے۔ اسی وجہ سے ان درودوں میں ایک کے درود کو دوسرے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ لہٰذا یہ درود یقیناً سب سے اونچے، لذیذ اور افضل ہیں۔

یہ درود مخصوص کیفیتوں اور الفاظ کی معمولی کمی بیشی کے ساتھ صحیح حدیثوں میں آئے ہیں۔

شیریں ترنکتہ: سلف صالحین سے نقل کیا گیا ہے کہ ''اَللّٰھُمَّ'' اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء حسنیٰ کے قائم مقام ہے۔ اور ''حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ'' اللہ تعالیٰ کے دو ایسے مبارک نام ہیں جو تمام صفات جلالیہ و جمالیہ کے آئینہ دار ہیں۔ لہٰذا درود ابراہیمی کو پڑھتے وقت ان دونوں لفظوں کی معنویت کا خیال کرنے سے درود شریف کا کیف بہت بڑھ جاتا ہے۔

درود شریف حدیث صحاح ستہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے اللہ رحمت بھیج محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت بھیجی ہے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، تحقیق تو تعریف کے لائق بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل کر محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، تحقیق تو تعریف کے لائق بزرگی والا ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری قبر کے پاس درود پڑھا تو اسے خود سنوں گا۔ جس نے مجھ پر دور سے درود پڑھا تو وہ مجھے (بواسطہ فرشتوں کے) بتلایا جاتا ہے۔ (کنز العمال ج ۲ حدیث ۲۱۴۴)

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، جو اس درود شریف کو پڑھے، میری شفاعت اس پر واجب اور ضروری ہے۔ (طبرانی)

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ

روایت کیا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے، ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص کے پاس خیرات کرنے کو مال نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ درود شریف پڑھے تو اس کے لئے باعث تزکیہ ہوگی۔ (ابن حبان)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

سلام

سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (سورۃ نمل آیت ۵۹)

سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ (پ۲۳ سورۃ صافات آیت ۱۸۱)

احادیث رسول ﷺ سے منقول سلام

(۱) ..... اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (بخاری شریف، نسائی)

(۲) ..... اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (مسلم، نسائی)

(۳) ..... بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَسْأَلُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ (نسائی)

(۴) ..... بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَ اَنَّ السَّاعَۃَ أٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ (معجم طبرانی)

(۵) ..... اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا

اَلنَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ (طحاوی)

(۶) ..... اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ (مسلم شریف)

(۷) ..... بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (المستدرک للحاکم)

مواجہہ شریف پر حاضری کے وقت سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ آدَمَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَشْهَدُ اَنَّکَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَ اَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَ نَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَ کَشَفْتَ الْغُمَّةَ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا جَزَاکَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَارٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ لِسَیِّدِنَا عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدِ نِ الْوَسِیْلَةَ وَ الْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِی وَعَدْتَّهٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَ اَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ اِنَّکَ سُبْحٰنَکَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

اور پھر حضرت ﷺ کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے۔ کہے:

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْاَلُکَ الشَّفَاعَةَ وَ اَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰهِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ وَ سُنَّتِکَ

(از زبدۃ المناسک مصنفہ امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ)

جامع دعا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا کہ حضور دعائیں تو آپ نے بہت سی بتا دی ہیں اور ساری یاد رہتی نہیں، کوئی ایسی مختصر دعا بتا دیجئے جو سب دعاؤں کو شامل ہو جائے۔ اس پر حضور ﷺ نے یہ دعا تعلیم فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَيْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی)

صلوٰۃ تنجینا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَکَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ آفات سے تحفظ کے لئے بعد نماز عشاء ستر (۷۰) مرتبہ پڑھنے کو فرمایا کرتے تھے۔
(مکتوباتِ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ ص ۹۵)

درود شریف

(۱) ..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ

بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ وَ رَحِمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (بیہقی)

درود شریف

(۲) ..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(ابوداؤد شریف)

حافظ عبدالوحید الحنفی

درود شریف

(۳) ..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (مسلم شریف)

درود شریف

(۴) ..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ

اَلْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ و اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ ہمارے گھرانے والوں پر درود شریف پڑھتے وقت ثواب کا پورا پیمانہ لے، تو یہ درود شریف پڑھے۔

درود شریف

(۵) ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ (طبری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے جو شخص یہ درود شریف پڑھے، قیامت کے دن میں اس کے لئے گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔

درود شریف

(۶) ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَّ لَہٗ جَزَآءً وَّ لِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّ اَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَ عَدْتَّہٗ وَ اَجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَ اَجْزِہٖ اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ نَبِیًّا عَنْ قَوْمِہٖ وَ رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِہٖ وَ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (بخاری شریف)

ابن ابی عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ جو کوئی سات (۷) جمعے تک ہر جمعہ کو سات (۷) بار اس درود شریف کو پڑھے، واجب ہو اس کے لئے شفاعت میری۔

فضائل درود شریف

حضرت عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے میزان میں نقل فرمایا ہے کہ جو شخص اس درود شریف کو ایک بار پڑھے گا اس قدر ثواب پائے گا کہ اگر ایک ہزار فرشتے ستر (۷۰) دن تک یا ستر (۷۰) فرشتے ہزار (۱۰۰۰) دن

تک اس کے ثواب کو لکھیں تو نہ لکھ سکیں گے۔ وہ درود شریف یہ ہے:

(۷) ..... جَزَی اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

ترجمہ: اے میرے اللہ! تو ہماری طرف سے حضرت محمد ﷺ کو وہ جزاء عطا فرما، جس کے وہ اہل ہیں۔

مخمساتِ عشر

خیر و برکات کے لئے پانچ پانچ بار پڑھی جانے والی دس چیزیں:

(۱).....سورۃ فاتحہ (۲).....سورۃ کوثر

(۳).....سورۃ اخلاص (۴).....سورۃ فلق

(۵).....سورۃ الناس (۶).....کلمہ طیبہ

(۷).....کلمہ تمجید

(۸).....اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

(۹).....رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(۱۰).....اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ارشاد

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں: بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ۔ بدعتِ حسنہ ہر وہ اچھا عمل ہے جو نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہ کے زمانے کے بعد ایجاد ہوا۔ لیکن وہ عمل سنت کو مٹانے والا نہ ہو، اور بدعت سیئہ وہ ہے کہ جس کی ایجاد سے کوئی سنت اُمت کے عمل سے نکل جائے، اور یہ فقیر (حضرت مجدد الف ثانیؒ) بدعت کی کسی قسم میں حسن اور نورانیت کا ذرہ بھی نہیں پاتا۔ اور بدعت میں سوائے اندھیرے اور کدورت کے اور کچھ محسوس نہیں کرتا۔ اور جس شخص کو آج اپنی بصیرت میں کمزوری کے باعث بدعت میں کوئی طراوٹ و چمک نظر آتی ہے، وہ عنقریب اپنی نظر میں کمال حاصل کر لینے کے بعد جان لے گا کہ نتیجتاً سوائے ندامت اور خسارے کے اس کے لئے کچھ بھی نہیں۔ جناب سید البشر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جو شخص ہمارے اس امر (دین) میں کوئی نیا طریقہ ایجاد کرے گا، جو کہ پہلے سے اس میں موجود نہ تھا تو وہ طریقہ مردود ہے، پس جب وہ طریقہ مردود ہے تو اس میں حسن کہاں سے آ گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اما بعد، بہترین کتاب، کتاب اللہ ہے اور بہترین طریقہ سنت نبوی ﷺ ہے، اور سب سے برا کام اس طریقہ

میں نئی نئی ایجادات کرنا ہے، اور دِین میں ہر نئی ایجاد بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور سمع و طاعت کی وصیت کرتا ہوں اور اگرچہ تمہارا حکمران کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو کیوں کہ تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ بہت سارے اختلاف دیکھے گا۔

پس تم میری اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت لازم پکڑنا اور اس کے ساتھ چمٹ کر سنت کو اپنے دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا اور خبردار (دین میں) نئی نئی ایجادات سے بچنا کیوں کہ (دین میں) ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے، پس جب ہر بدعت گمراہی ہے تو بدعت میں حسن کے کیا معنیٰ ہوئے۔

اور ایسے ہی احادیث سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ہر بدعت سنت کو زائل کر دیتی ہے، اور یہ بدعت کا سنت کو مٹانا بعض بدعتوں کے ساتھ خاص نہیں۔ پس ہر بدعت، بدعت سیئہ ہے، نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا:

جب کوئی قوم کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے، تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان سے کسی سنت کو اٹھا لیتے ہیں۔ پس سنت پر عمل کرنا بدعت کے ایجاد کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی قوم اپنے دِین میں کسی بدعت کو ایجاد کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ سنتوں میں سے کسی سنت سے اس قوم کو محروم کر دیتے ہیں اور پھر وہ سنت قیامت تک لوٹ کر اُمت میں واپس نہیں آتی۔

مناسب یہ ہے کہ لوگ جان لیں کہ وہ چند بدعات جن کو مشائخ نے حسنہ قرار دیا ہے درحقیقت اگر غور کیا جائے تو وہ بدعات بھی سنت کو مٹانے والی ہیں۔ جیسے کفن میں پگڑی کہ یہ کفن کے کپڑوں کے مسنون عدد پر اضافہ ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس تمام بدعات ومحدثات کا یہی حال ہے، کیوں کہ وہ سنتوں پر اضافے شمار ہوں گے۔ مختصر یہ کہ تم سنتِ رسول ﷺ اور اقتدائے صحابہؓ پر اکتفا کرو کیوں کہ وہ ستارے ہیں۔ جس کی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ (مکتوبات مجدد الف ثانیؒ ج ۱ مکتوب ۱۸۶)

سنتِ رسول اللہ ﷺ سے محبت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِنْ قُدِرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَ تُمْسِیْ وَ لَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَ ذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّہ

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے بیٹے! اگر تجھ سے یہ ممکن ہو کہ تو صبح سے لے کر شام تک اس حال میں بسر کر دے کہ تیرے دل میں کسی سے کینہ اور کھوٹ نہ ہو تو ایسا ہی کر۔ پھر آپ نے فرمایا اے میرے بیٹے یہ ہی میری سنت (میرا طریقہ) ہے، جس نے میری سنت (میرے طریقے) کو پسند کیا، اس نے مجھ کو دوست رکھا اور جس نے مجھ کو دوست رکھا، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی شریف، مشکوۃ شریف حدیث ۱۶۳)

سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ عُمر بن عوفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَازِرُ اِلَى الحجَاز كَمَا تَازِرُ الحيةَ اِلٰى حُجْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدّينُ مِنَ الحجَاز مَعقِلَ الارويَّةِ مِنْ رَاسِ الْخَيْلِ اِنَّ الدِّيْنَ بِدَأَ غرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاءَ فَطوبٰى لِلغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوا فمَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِىْ مِنْ سُنَّتِىْ (رواہ ترمذی شریف ومشکوۃ شریف حدیث ۱۵۹)

عمر بن عوف کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دِین البتہ سمٹ آئے گا، طرف حجاز کے، جس طرح سمٹ آتا ہے، سانپ اپنے

بل کی جانب اور دِین حجاز میں اس طرح جگہ پکڑے گا جس طرح بکری پہاڑ کی چوٹی پر جگہ پکڑ لیتی ہے۔ اور دِین ابتدا میں غریب پیدا ہوا تھا اور آخر میں ایسا ہی ہوجائے گا، جیسا کہ پیدا ہوا تھا۔ پس خوشخبری ہے غریبوں کو وہی درست کر دیں گے، اس چیز کو جس کو میرے بعد لوگوں نے خراب کر دیا ہوگا، یعنی میری سنت کو۔

سنت طریقہ

وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخِدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ اَكَلَ طَيِّبَةً وَ عَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَ اَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ. فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَ سَيَكُوْنُ قُرُوْنٌ بَعْدِيْ

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص نے پاک حلال کھایا، طریق سنت پر عمل کیا اور اس کی زیادتیوں سے لوگ امن میں رہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے لوگ تو آج کل بہت ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بھی ایسے ہی لوگ ہوں گے۔

(رواہ ترمذی ومشکوۃ شریف حدیث ۱۶۶)

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَ عَنْ مَالک ابنِ اَنسٍؓ مُرسِلاً قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترکت فِیْکُم اَمْرَین لَنْ تُضِلُّوا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابَ اللّٰہِ و سُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ

حضرت مالک بن انسؓ بطریق مرسل بیان فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑ دی ہیں، جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہو گے، گمراہ نہ ہو گے، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (رواہ الموطا امام مالک ومشکوۃ شریف حدیث ۱۷۴)

سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِیّ بَعَثَہُ اللّٰہ فِیْ اُمَّتِہٖ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَ اَصْحَابٌ یَاخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَ یَقْتَدِرُوْنَ بِاَمرِہٖ ثُمَّ اِنَّھَا تَخْلُفُ مِن بَعْدِھِمْ خُلُوفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْن وَ یَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُوْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَ مَنْ جَاھَدَھُمْ بلسانہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَ مَن جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ

وَ لَیْسَ وَرَآءَ ذَالِکَ مِنَ الْاِیْمَان حَبَّۃُ خَرْدِلٍ

حضرت ابن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے کسی قوم میں کوئی نبی خدا نے ایسا نہیں بھیجا، جس کے مددگار اور دوست اسی قوم میں سے نہ ہوں۔ جو اس کی سنت کے پیرو ہوتے ہیں اور اس کے احکام کی پوری اطاعت کرتے ہیں۔

پھر اس کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوتے ہیں، جن کو ناخلف کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ ایسی بات کہتے ہیں جس کو نہیں کرتے اور وہ کام کرتے ہیں، جن کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا۔

پس جو ان کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے، اور جو ان کے ساتھ اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے، اور جو ان کے ساتھ اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے، اور اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں (رواہ مسلم)

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی
ساکن اوڈھروال ضلع چکوال
رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ مارچ ۱۹۸۹ء

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com

یا اللہ مدد

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جوں چنایارہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مناقب اہل بیت رضؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(حصہ اول)

غلام سنت حافظ عبدالوحید

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 11

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

نور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

رحمت للعالمین ﷺ کی ازواج مطہرات	3
ازواجؓ پیغمبرؐ مسلمانوں کی مائیں ہیں	3
حضورؐ ہر مومن کے قریبی ہیں	3
آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج سے نکاح ناجائز ہے	5
پیغمبرؐ کی ازواجؓ کو اختیار	5
ازواجِ مطہراتؓ نے حضورؐ کو اختیار کیا	6
ازواجِ مطہراتؓ عام عورتوں کی طرح نہیں	6
آیت تطہیر ازواجِ مطہراتؓ کے حق میں	7
آیت تطہیر میں اہل بیت سے کون مراد ہیں؟	8
اہل بیت سے مراد ازواج مطہراتؓ	10
پیغمبر کی بیبیوں کو پردے کا حکم	14
ازواجِ مطہراتؓ سے پردہ سے بات	14
مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم	14
ازواج مطہراتؓ کو دوگنا اجر	14
فاحشہ مبینہ سے مراد	15
آپ ﷺ کے راز کو راز رکھنا	15
وہ راز کی بات کیا ہے؟	17
حضورؐ کو کن عورتوں سے نکاح جائز تھا؟	18
سوائے مومنہ کے ہر عورت کو حرام کر دیا	19
ازواج مطہراتؓ کی شان	19
ازواجِ مطہراتؓ کو انعام	19
ازواج مطہراتؓ نے اللہ و رسولؐ کو پسند کیا	20
ازواجِ مطہرات کو طلاق دینے سے روکنا	19
ازواج مطہراتؓ نے اللہ و رسولؐ کو پسند کیا	20
ازواج میں تاخیر تقدیم کا اختیار	21
آلِ محمد ﷺ کون ہیں؟	22
حضرت زیدؓ صحابی کا نام قرآن میں	23
ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کی فضیلت	24
ام المومنین حضرت عائشہؓ کی فضیلت	24
حضرت عائشہؓ جنت میں حضورؐ کی زوجہ	25
حضرت عائشہؓ کی فضیلت	27
اہل بیت میں حسنینؓ بھی شامل ہیں	30
اہل بیت النبی ﷺ کون کون ہیں؟	30

☆☆☆☆

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ..... چکوال

ٹائٹل وکمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701

ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

مناقب اہل بیتؓ رسول ﷺ (حصہ اول)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

رحمت للعلمین ﷺ کی ازواج مطہراتؓ

(۱) ..... ازواج پیغمبر ﷺ مسلمانوں کی مائیں ہیں

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ وَ اَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ ط

نبی مومنین کے ساتھ ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔ (پ۲۱ آیت ۶ سورۃ احزاب)

مسئلہ: آیت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ ازواج مطہرات میں سے کسی کی شان میں کوئی ادنیٰ بے ادبی اس لئے بھی حرام ہے کہ وہ اُمت کی مائیں ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ ان کی ایذاء سے رسول اللہ ﷺ کو ایذا پہنچے گی، جو اشد درجہ کا حرام ہے۔ (معارف القرآن ج ۷ مفتی محمد شفیع صاحب)

حضور ﷺ ہر مومن کے قریبی ہیں

(۱) ..... امام بخاریؒ، ابن جریرؒ، ابن ابی حاتمؒ اور ابن مردویہؒ حضرت

ابو ہریرہؓ سے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

کوئی بھی مومن نہیں مگر میں دُنیا و آخرت میں تمام لوگوں سے بڑھ کر اس کا زیادہ قریبی ہوں۔ چاہو تو یہ آیت پڑھو: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ ..... الخ۔ جس مومن نے مال چھوڑا، اس کا عصبہ وارث ہوگا۔ اگر اس نے قرض چھوڑا یا اس نے کسی کا نقصان کیا تھا تو وہ میرے پاس آئے میں اس کا مولیٰ ہوں۔

(صحیح بخاری شریف ج ۳ ص ۲۴۴ حدیث ۴۶۸۰، تفسیر درمنثور ج ۵ تفسیر زیر آیت ۶ سورۃ الاحزاب)

(۲) ..... امام احمدؒ، ابوداؤدؒ اور ابن مردویہؒ حضرت جابرؓ سے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

میں مومن کی جان سے بھی زیادہ اس کا قریبی ہوں جو آدمی فوت ہو اور قرض چھوڑ جائے تو وہ میرے ذمہ ہے۔ اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے۔ (مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۲۹۴، تفسیر درمنثور ج ۳)

ازواج مطہراتؓ مومنوں کی مائیں ہیں

امام ابن سعد نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں تمہارے مردوں اور عورتوں کی ماں ہوں۔

(طبقات ابن سعد ج ۸، تفسیر درمنثور ج ۵ ص ۵۲۸)

(۲).....آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواجؓ سے کسی کو نکاح کرنا ناجائز

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا

اور (مسلمانو!) تمہیں یہ مناسب نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو ایذا پہنچاؤ اور نہ یہ (مناسب ہے) کہ اس کے بعد کبھی بھی اس کی بیبیوں سے نکاح کرو۔ بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی بھاری بات ہے۔

(پ۲۲ آیت ۵۳ سورۃ احزاب)

خصوصی حکم: ازواج مطہراتؓ کے لئے یہ خصوصی حکم ہے کہ وہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد کسی سے نکاح نہیں کرسکتیں۔ اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ وہ بنص قرآن اُمہات المؤمنین ہیں۔

(۲) یہ حکمت بھی ہے کہ شرعی قاعدے سے جنت میں ہر عورت اپنے آخری شوہر کے ساتھ رہے گی۔ اس لئے ازواج مطہراتؓ کو جو شرف حق تعالیٰ نے دُنیا میں آپ ﷺ کی زوجیت کا عطا فرمایا ہے، اس کو آخرت اور جنت میں بھی باقی رکھنے کے لئے ان کا نکاح کسی دوسرے سے حرام کر دیا گیا ہے۔ (معارف القرآن ج۷ مولانا محمد شفیع صاحب)

(۳).....پیغمبر ﷺ کی ازواج کو اختیار کہ دنیا و آخرت میں سے کسی ایک کو اختیار کر لیں۔ انہوں نے آخرت کو اختیار کیا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ

زِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا (۲۸) وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا (۲۹) (آیت ۲۸ تا ۲۹ سورۃ احزاب)

اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم محض دنیا کی زندگی اور آرائش ہی چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں فائدہ دوں اور تم کو (اپنے پاس سے) عمدہ طرح پر رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو کچھ شک نہیں کہ اللہ نے ان کے لئے جو تم میں سے نیکوکار ہیں بڑا بھاری ثواب تیار کر رکھا ہے۔

ازواج مطہرات نے حضور ﷺ کو اختیار کیا

حضور ﷺ نے جب یہ حکم سنایا تو ازواج مطہراتؓ میں سے کسی نے بھی دُنیا کی فراخی کو رسول اللہ ﷺ کی زوجیت کے مقابلہ میں قبول نہ کیا۔

(قال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح)

(۴) ..... پیغمبر ﷺ کی ازواج عام عورتوں کی طرح نہیں ہیں ان کو احکام خدا کی پابندی زیادہ ضروری ہے

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (۳۲) وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ

ط اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا (۳۳) وَ اذۡکُرۡنَ مَا یُتۡلٰی فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَ الۡحِکۡمَۃِ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیۡفًا خَبِیۡرًا (۳۴)

نبی ﷺ کی بیبیو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم (اللہ سے) ڈرتی ہو تو (کسی سے) نرمی سے بات نہ کرو کہ وہ شخص جس کے دل میں کھوٹ ہے (تم سے کسی طرح کی) توقع نہ رکھے۔ اور معقولیت سے بات کہو۔ اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور پہلے جاہلیت کے وقتوں کا بناؤ سنگھار نہ کرو۔ اور نماز پڑھتی اور زکوۃ دیتی رہو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہل بیت! اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کر دے اور تمہیں پاک و صاف بنا دے اور اللہ کی جو آیتیں اور حکمت کی باتیں تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو۔ بے شک اللہ باریک بین خبردار ہے۔ (آیت ۳۲ تا ۳۴ سورۃ احزاب)

آیت تطہیر ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوئی

(۱) امام ابن ابی حاتمؒ اور ابن عساکر عکرمہ کی سند سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ "اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ" حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوا۔

(۲) حضرت عکرمہ نے کہا جو چاہے اس کا اطلاق اپنی اہل پر کرے، یہ آیت تو حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوئی۔
(تفسیر دُرمنثور ج۵ ص۷۵۶۴)

(۳) امام مسلمؒ نے حضرت زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ حضرت زید سے پوچھا گیا: آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ جواب دیا: آپ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے ہیں۔
(صحیح مسلم باب فضائل علی المرتضیٰؓ)

آیت میں اہل بیت سے کیا مراد ہے؟

(۱) اوپر کی آیات میں نساء النبی ﷺ کو خطاب تھا۔ اس لئے بصیغۂ تانیث خطاب کیا گیا۔ یہاں اہل البیت میں ازواج مطہراتؓ مراد ہیں۔

(۲) اہل بیت زبان عرب میں زوجہ کو کہتے ہیں۔ اور آیت تطہیر میں لفظ اہل بیت سے ازواج مطہراتؓ نبی ﷺ مراد الٰہی ہیں۔ ان کے سوا نہ کوئی مراد ہے، نہ ہوسکتا ہے۔ اور بعض ائمہ تفسیر نے اہل بیت سے مراد صرف ازواج مطہراتؓ کو قرار دیا۔ حضرت عکرمہؒ و مقاتلؒ نے یہی فرمایا ہے۔ اور سعید بن جبیرؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے بھی یہی روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے آیت میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہراتؓ کو قرار دیا ہے۔

اور استدلال میں اگلی آیت پیش فرمائی:

وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ (رواہ ابن ابی حاتم وابن جریر)

اور سابقہ آیات میں "نِسَآءَ النَّبِيِّ" کے الفاظ سے خطاب بھی اس کا قرینہ ہے۔ حضرت عکرمہؒ تو بازار میں منادی کرتے تھے کہ آیت میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہراتؓ ہیں۔ کیوں کہ یہ آیت انہی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اور فرماتے تھے کہ میں اس پر مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ (معارف القرآن ج ۷ زیر آیت)

(۳) باقی رہا یہ شبہ کہ اگر ازواج مراد ہوتیں تو منکم اور یطھر کم میں مذکر ضمیریں کیوں آتیں۔ اس کے تین جواب ہیں:

(الف) اول یہ کہ لفظ اہل بیت مذکر ہے۔ اور مصداق اس کا مونث ہے۔ لہٰذا برعایت لفظ ضمیر مذکر مستعمل ہوئی ہے۔

(ب) دوسرا جواب یہ ہے کہ اہل بیت میں خود ذاتِ پاک سرورِ عالم ﷺ بھی داخل ہے۔ کیوں کہ اس بیت کے رہنے والے آپ بھی تھے۔ پس آپ کے داخل ہونے کے سبب سے تغلیباً ضمیر مذکر کی مستعمل ہوئی۔

(ج) تیسرا جواب اس کا یہ ہے کہ بغرضِ اظہارِ عظمت یا محبت کلام عرب میں عورتوں کے لئے ضمیر مذکر آ جاتی ہے۔[1] (1.....اگلے صفحہ پر)

(تحفہ خلافت تفسیر آیت تطہیر از مولانا عبدالشکور لکھنوی)

آیت تطہیر میں لفظ ”اہل بیت“ سے مراد ازواج مطہرات ؓ ہیں

مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ لکھتے ہیں:

(۱) آیت تطہیر میں لفظ اہل بیت سے مراد الٰہی ازواج مطہرات جناب رسالت مآب ﷺ کی ہیں۔ اور ان کے سوا کوئی مراد ہو ہی نہیں سکتا۔

(۲) محاورہ قرآنی میں کسی کا اہل بیت سوا اس کی زوجہ کے کسی کو نہیں کہا گیا۔ اور اگر کسی مقام[۲] پر لفظ اہل بیت بغیر کسی طرف مضاف کئے ہوئے مستعمل ہوا ہے، تو وہاں بھی اس گھر کے رہنے والے ہی مراد ہیں، نہ کہ کوئی اور۔

(۳) لغت عرب میں بھی کسی شخص کا اہل بیت سوا اس کی زوجہ کے کسی کو نہیں کہتے۔

---

[۱]..... قرآن مجید میں بھی بکثرت یہ محاورہ جا بجا مستعمل ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں ہے کہ: ”قال لاهله امكثوا“ (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۰)۔ عورت کے لئے ”مکثن“ ہونا چاہیے تھا! ”مکثوا“ جمع مذکر کے لئے ہے۔

[۲]..... مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں ہے: ”فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نَاصِحُوْنَ فَرَدَدْنَاهُ اِلٰى اُمِّهٖ (سورۃ قصص آیت ۱۲ و ۱۳) یعنی حضرت موسیٰ کی بہن نے کہا کہ ہم ایک ایسے اہل بیت کا پتہ بتلائیں جو تمہارے لئے بچہ کی پرورش کر دیں اور وہ اس بچہ کے خیر خواہ ہوں گے۔ اس تدبیر سے ہم نے موسیٰ کو ان کی ماں کی طرف واپس کیا۔“ اس آیت میں لفظ اہل بیت کسی خاص شخص کی طرف منسوب نہیں تو بھی اس گھر کی رہنے والی حضرت موسیٰ کی ماں مراد ہیں۔

(۴) مذکر کی ضمیریں جو آیت تطہیر میں ہیں، وہ ہرگز قرینہ اس بات کا نہیں بن سکتیں کہ اس آیت میں لفظ اہل بیت سے ازواج مطہرات مراد نہیں ہیں، بلکہ کوئی اور مراد ہے۔

(۵) قرآن مجید میں لفظ اہل بیت کے لئے ہر جگہ[1] مذکر کے صیغے اور ضمیریں مستعمل ہوئی ہیں۔ اور ان میں سے اکثر مقامات میں باتفاق فریقین سوا عورتوں کے کوئی مراد نہیں۔

(۶) روایات میں اہل بیت کا لفظ اگر حضرت علیؓ و فاطمہؓ وحسنینؓ کے لئے وارد ہوا ہے، تو حضرت عباسؓ اور اُن کی اولاد رضی اللہ عنہم کے لئے بھی وارد ہوا ہے۔ بلکہ بعض ایسے حضرات کے لئے جو کسی طرح کی قرابت نسبی یا صہری یا رضاعی نہ رکھتے تھے۔ یہی لفظ اہل بیت وارد ہوا ہے۔ جیسے حضرت سلمان فارسیؓ۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ ازواج مطہراتؓ کے سوا جن کو بھی اہل بیت فرمایا، وہ پیار ومحبت کے طور پر مجازاً فرمایا گیا ہے۔

(۷) اگر کچھ فرق حضرت سلمانؓ کے اہل بیت ہونے میں اور اہل عبا کے اہل بیت ہونے میں نکل بھی سکے، تو حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد

---

[1]..... چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں جہاں حضرت سارہ کو اہل بیت فرمایا ہے، وہاں بھی مذکر کی ضمیریں ہیں۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں جو آیت منقول ہوئی ہے، اس میں بھی حضرت موسیٰ کی والدہ مراد ہیں۔ اور ان کے لئے یَکْفُلُوْنَہٗ صیغہ جمع مذکر اور لکُم ضمیر جمع مذکر مستعمل ہوئی ہے۔

کے لئے وہ فرق بھی نکل سکتا ہے۔ وہ اہل عبا بھی ہیں اور بالکل اسی طرح کی دُعا ان کے لئے ہے۔

(۸) محققین اہل سنت کا یہی مذہب ہے کہ اہل بیت رسول ﷺ حقیقتاً ازواج مطہراتؓ ہیں اور حضرت علیؓ و فاطمہؓ وحسنینؓ وحضرت عباسؓ اور ان کی اولاد رضی اللہ عنہم بدعائے رسول ﷺ اس فضیلت میں شامل کئے گئے ہیں۔

(۹) ازواج مطہراتؓ کے لئے قرآن کریم گواہی دے رہا ہے کہ:

(الف) وہ دُنیا کی زندگی اور اس کی زینت کی طالب نہ تھیں۔ بلکہ اللہ اور رسول ﷺ و دار آخرت کی طالب تھیں۔

(ب) وہ تمام ایمان والوں کی ماں ہیں۔ ابدی طور پر رسول اللہ ﷺ سے خدا نے یہ اختیار سلب کر لیا کہ وہ اپنی ازواج کو طلاق دیں۔ یہ ایک بے نظیر بات ہے۔

(۱۰) ازواج مطہراتؓ کے برابر کوئی عورت نہیں ہوسکتی۔

حضرت فاطمہؓ زہرا کو اگر زنانِ جنت کا سردار فرمایا گیا ہے، تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوسکتا کہ وہ اپنی روحانی ماؤں کی بھی سردار ہوں۔ جس طرح حضرات حسنینؓ کو جوانانِ جنت کا سردار فرمایا۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ حضرات خلفائے ثلاثہؓ یا حضرت علیؓ المرتضیٰ یا رسول اللہ

ﷺ کے سردار ہو جائیں۔ اس وجہ سے کہ جنت میں تو یہ سب حضرات جوان ہوں گے۔ بلکہ ضروری ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی سرداری سے امہات المؤمنینؓ مستثنیٰ کی جائیں، جس طرح حضرات حسنینؓ کی سرداری سے یہ حضرات مستثنیٰ ہیں۔

(۱۱) ان تمام تحقیقات کی بنیاد قرآن عظیم پر ہے۔ لہٰذا نہ کوئی روایت ان کا معارضہ کرسکتی ہے، نہ کسی کا قول۔ (تحفہ خلافت ص ۷۵۰)

(۵) آپ ﷺ کی ازواج کن کن کے سامنے آسکتی ہیں

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ج صلے وَ اتَّقِيْنَ اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا (آیت ۵۵ سورۃ احزاب)

پیغمبر کی بیبیوں پر اپنے باپوں کے سامنے ہونے میں کچھ گناہ نہیں۔ اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی قسم کی عورتوں کے اور نہ لونڈیوں کے سامنے ہونے میں ان پر کچھ گناہ ہے۔ اور اے پیغمبر ﷺ کی بیبیو! اللہ سے ڈرتی رہو۔ بے شک اللہ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔

(۶) .....پیغمبر ﷺ کی بیبیوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو

وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ط

اور جب پیغمبر ﷺ کی بیبیوں سے تمہیں کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے کھڑے رہ کر ان سے مانگو۔ (آیت ۵۳ سورۃ احزاب)

(۷) ..... آپ ﷺ کی بیبیاں، بیٹیاں اور سب مسلمان عورتیں چادر اوڑھ کر نکلا کریں ..... پردے کا حکم

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (آیت ۵۹ سورۃ احزاب)

اے پیغمبر! اپنی بیبیوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ نیچی کر لیا کریں اپنے اوپر سے تھوڑی سی چادریں، اس سے جلدی پہچان ہو جایا کرے گی تو آزار نہ دی جایا کریں گی۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۸) ..... پیغمبر ﷺ کی ازواج کو نیکی پر دُگنا اجر ملے گا

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (۳۰) وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا (آیت ۳۱ سورۃ احزاب)

نبی ﷺ کی بیویو! اور جو تم میں سے کھلی نافرمانی کرے گی، اُسے دُہری

سزا دی جائے گی۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے۔ اور جو تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی، ہم اس (کے اعمال) کا ثواب بھی دُگنا ہی دیں گے۔ اور اُس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔

بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ سے مراد نبی ﷺ کی نافرمانی ہے

امام بیہقی نے سنن میں مقاتل بن سلمان سے روایت نقل کی ہے کہ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ سے مراد نبی کریم ﷺ کی نافرمانی ہے۔ آخرت میں ان کے لئے دوگنا عذاب ہوگا۔ یہ عذاب دینا اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔ اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے اور نیک عمل کرے تو ہم آخرت میں اُسے ہر نماز، روزے، صدقہ، تکبیر اور تسبیح کے عوض دوگنا اجر دیں گے۔ ایک نیکی کی جگہ بیس (۲۰) نیکیاں لکھی جائیں گی۔ کریماً کا معنیٰ حسن ہے۔ رِزْقًا كَرِيْمًا سے مراد جنت ہے۔

(سنن کبریٰ بیہقی ج ۷ وتفسیر درمنثور ج ۵ زیر آیت ہذا)

(۹)..... دورِ تربیت، تربیتی اسباق، خوش نصیب ازواجؓ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۚ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ وَ اللّٰهُ مَوْلٰكُمْ وَ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (آیت ۱ و ۲ سورۃ تحریم)

ترجمہ: اے نبی ﷺ! جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کیں،

اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیوں حرام فرماتے ہیں۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر فرما دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کا کارساز ہے۔ وہ بڑا جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔

شان نزول:

(۱) ..... سبب نزول اوّل کی آیتوں کا حضرت عائشہؓ سے صحیح بخاری وغیرہ میں اس طرح منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول شریف تھا کہ بعد عصر کھڑے کھڑے بیبیوں کے پاس تشریف لاتے۔ ایک بار حضرت زینبؓ کے پاس معمول سے زیادہ ٹھہرے اور شہد پیا، تو مجھ کو رشک آیا۔ میں نے حفصہؓ سے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس تشریف لائیں، وہ یوں کہے: آپ نے مغافیر نوش فرمایا ہے۔ (یہ ایک گوند ہے جو کریہ الرائحہ ہے۔) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو شہد پیا ہے۔ ان بی بی نے کہا کہ شاید کوئی مکھی اس کے درخت پر بیٹھ گئی ہو گی اور اس کا عرق چوس لیا ہو گا۔ آپ ﷺ نے بقسم فرمایا کہ میں پھر شہد نہ پیوں گا۔ اور اس خیال سے کہ حضرت زینبؓ کا جی برا نہ ہو، اس کے اخفاء کی تاکید فرمائی۔ مگر ان بی بی نے دوسری سے کہہ دیا۔

بعض روایات میں حضرت حفصہؓ شہد پلانے والی ہیں اور حضرت عائشہؓ

اور حضرت سودہؓ اور حضرت صفیہؓ صلاح کرنے والی ہیں۔ اور بعض روایات میں اور طرح بھی قصہ آیا ہے۔ ممکن ہے کئی واقعات ہوئے ہوں اور سب کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئی ہوں۔ (بیان القرآن از حضرت تھانویؒ)

(۲) ..... چونکہ آپ ﷺ نے قسم کھا لی تھی، اس لئے عام خطاب سے قسم کا کفارہ دینے کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے تمہاری قسموں کا کھولنا یعنی قسم توڑنے کے بعد اس کے کفارہ کا طریقہ مقرر فرمایا ہے۔ چنانچہ کفارہ سے پابندیٔ قسم کی کلفت کا علاج کر دیا۔

(بیان القرآن از حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)

(۱۰) ..... آپ ﷺ کے راز کو راز رکھنے کی تربیت، اُس کا قصہ۔ دورِ تربیت کے اسباق۔ شانِ ازواج مطہراتؓ النبی ﷺ

وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ (۳) اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ (۴) عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا (۵) (آیت ۳ تا ۵ سورۃ تحریم)

اور جب نبی ﷺ نے اپنی کسی بیوی سے ایک بات چپکے سے کہی۔ پھر جب اس بیوی نے اس بات کو (کسی سے) کہہ دیا اور اللہ نے نبی پر اس بات کو ظاہر کر دیا تو نبی نے کسی قدر اس بات میں سے (بیوی کو) جتا دیا اور کسی قدر اعراض کیا۔ پھر جب نبی نے اس بیوی کو اس (کے) جتا دینے کی خبر دی تو اس نے کہا کہ تجھے یہ خبر کس نے دی؟ نبی نے کہا کہ مجھے جاننے والے نے خبر دی۔ (اے دو بیبیو!) اگر تم اللہ کی جناب میں توبہ کرو (تو بہتر ہے کیوں کہ) کچھ شک نہیں کہ تم دونوں کے دل مائل ہو رہے ہیں۔ اگر تم اس کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی مدد کرو گی تو اللہ جو ہے وہ اس کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مسلمان اور اس کے بعد سب فرشتے (اس کے مددگار ہیں)۔ اگر وہ تمہیں طلاق دے دے تو امید ہے کہ اس کا پروردگار اس کو تم سے بہتر بیویاں بدل دے مسلمان، ایمان دار، فرمانبردار، خدا کی طرف رجوع ہونے والی، عبادت گذار، روزہ دار، کچھ بیوہ اور کچھ کنواریاں۔

وہ راز کی بات کیا تھی؟

عَنْ اِبْنِ عَبَّاس قَالَ وَ اللّٰه ان امارَة اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَر لَفِیْ کتَاب اللّٰه قَالَ اللّٰه تعَالٰی: وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا قَالَ لِحفْصَة اَبُوک وَ اَبُو عَائِشَةَ اَولِیَاء النَّاس بَعْدِی فَایاک اَنْ تَخْبَرِی بِهٖ اَحَدًا اخْرَجَه الوَاحِدِی

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے: وہ کہا کرتے تھے کہ اللہ کی قسم! ابوبکرؓ وعمرؓ کی خلافت کتاب اللہ میں مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب نبی نے اپنی بعض بیبیوں سے ایک راز کی بات کہی۔ وہ راز کی بات یہ تھی کہ آپ ﷺ نے حفصہؓ سے کہا کہ تمہارے والد اور عائشہؓ کے والد لوگوں پر میرے بعد حاکم ہوں گے۔ اس کو کسی سے بیان نہ کرنا۔ یہ روایت علامہ واحدی نے لکھی ہے۔

(تحفہ خلافت از مولانا عبدالشکور لکھنوی ص ۱۳۰ (۲) مجمع الزوائد ج ۵ ص ۳۲۵
(۳) تاریخ ابن عساکر ج ۳۰ مطبوعہ بیروت ص ۲۲۲، تفسیر درّ منثور ج ۶ ص ۶۳۶)

تاریخ ابن عساکر میں یہی روایت حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک بیوی کو راز داری سے یہ بات بتائی کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق میرے بعد اور اُن کے بعد عمرؓ خلیفہ ہوں گے۔

(۱۱).....آپ ﷺ کو کن کن عورتوں سے نکاح کرنا جائز تھا؟

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ق خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ط وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

اے پیغمبر ﷺ! ہم نے تیرے لئے تیری بیبیاں حلال کر دی ہیں جن کے تو نے مہر دیئے ہیں۔ اور تیرے ہاتھ کا مال (یعنی لونڈیاں) جو خدا نے تجھ کو دشمنوں کی لڑائیوں میں بطور غنیمت دلوا دی ہیں۔ اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جو تیرے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں۔ اور کوئی سی مسلمان عورت جو اپنے تئیں بے مہر پیغمبر کو دے دے، بشرطیکہ پیغمبر اس کو نکاح میں لینا چاہے۔ یہ بات خاص تیرے ہی لئے ہے، سب مسلمانوں کے لئے نہیں۔ ہم نے عام مسلمانوں پر ان کی بیبیوں اور ان کی لونڈیوں کا حق مہر ٹھہرا دیا ہے۔ ہم کو معلوم ہے اور تیرے لئے یہ خاص حق اس لئے ہے کہ تجھ پر کسی طرح کی تنگی نہ رہے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (آیت ۵۰ سورۃ احزاب)

سوائے مومنہ کے ہر دین والی عورت کو آپ پر حرام کر دیا

(۱) امام عبد بن حمید، امام ترمذی (جب کہ امام ترمذی نے اس روایت کو حسن کہا ہے)، امام ابن حاتم، طبرانی اور ابن مردویہؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مختص قسم کی عورتوں سے روک دیا گیا مگر وہ عورتیں جو مومن مہاجر ہوں، وہ آپ کے لئے حلال ہیں۔

ارشاد فرمایا: وَ امۡرَاَۃً مُّؤۡمِنَۃً اِنۡ وَّہَبَتۡ نَفۡسَہَا لِلنَّبِیِّ (الاحزاب آیت ۵۰)

اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو آپ کے لئے حلال فرمایا۔

ارشاد فرمایا: لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَاءُ

اللہ تعالیٰ نے مومن کے علاوہ ہر دین والی عورت کو آپ پر حرام کر دیا۔

(سنن ترمذی، تفسیر درمنثور ج ۵ زیر آیت)

ازواج مطہرات کی شان، ان کے علاوہ نکاح سے منع کر دیا گیا

(۲) امام ابن مردویہؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ان عورتوں پر اس طرح محدود کر دیا ہے جس طرح ان عورتوں کو رسول اللہ ﷺ پر محدود کر دیا تھا۔ (تفسیر درمنثور ج ۵ زیر آیت)

(۱۲) ..... آنحضرت ﷺ کو اپنی ازواج پر نکاح کرنے یا ان کو طلاق دینے کی ممانعت ..... دورِ تربیت کے بعد کامیابی کا انعام

لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنۡۢ بَعۡدُ وَلَاۤ اَنۡ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجٍ وَّ لَوۡ اَعۡجَبَکَ حُسۡنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَکَتۡ یَمِیۡنُکَ ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ رَّقِیۡبًا (آیت ۵۲ سورۃ احزاب)

(اے نبی ﷺ!) ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں ہیں۔ اور نہ یہ درست ہے کہ آپ ان بیبیوں کی جگہ دوسری بیبیاں کر لیں، اگرچہ آپ کو ان کا حُسن اچھا معلوم ہو، مگر جو آپ کی مملوکہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پورا نگران ہے۔ (ترجمہ: مولانا اشرف علی تھانویؒ)

ازواج مطہراتؓ جنہوں نے اللہ و رسول ﷺ کو پسند کیا

قتادہ نے کہا: حضرت عائشہؓ نے ایک معاملہ میں غیرت کی تھی۔ ان دنوں رسول اللہ ﷺ کی نو بیویاں تھیں۔ پانچ قریش کی: حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام حبیبہؓ بنت ابو سفیان، حضرت سودہؓ بنت زمعہ، حضرت ام سلمہؓ بنت ابی امیہ۔ اور حضرت صفیہؓ بنت حیی خیبر کی، حضرت میمونہؓ بنت حارث ہلال کی، حضرت زینبؓ بنت جحش بنو سعد کی اور حضرت جویریہؓ بنت حارث بنو مصطلق کی۔ حضور ﷺ نے گفتگو کا آغاز حضرت عائشہؓ سے کیا۔ جب عائشہؓ نے اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کو پسند کیا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے سے خوشی عیاں ہوگئی۔ تمام ازواج مطہراتؓ نے ایسا ہی کہا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں اختیار دے دیا اور انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور دارِ آخرت کو پسند کر لیا تو اس بات پر اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی۔ فرمایا:

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ (سورۃ احزاب آیت ۵۲)

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ان پر ہی محدود کر دیا۔ یہ نو ازواج مطہرات تھیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند کیا تھا۔

(تفسیر ابن جریر طبری ج ۲۱ زیر آیت ہذا، تفسیر در منثور ج ۵ زیر آیت تفسیر ہذا)

(۱۳).....آپ ﷺ کو ازواج میں تقدیم تاخیر کا اختیار

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُئْوِیْٓ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکَ ؕ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَلَا یَحْزَنَّ وَ یَرْضَیْنَ بِمَا اٰتَیْتَهُنَّ کُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَ کَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ؕ (آیت ۵۱ سورۃ احزاب)

نیز تو اپنی بیبیوں میں سے جس کو چاہے الگ رکھے اور جس کو چاہے اپنے پاس رکھے۔ اور جن کو تو نے الگ کر دیا تھا ان میں سے کسی کو پھر اپنے پاس بلوا لے تو تجھ پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ حق اس لئے ہے کہ غالباً تیری بیبیوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور وہ رنجیدہ نہ ہوں گی۔ اور جو کچھ بھی تو ان کو دے گا اسے لے کر سب کی سب راضی رہیں گی۔ اور جو کچھ تم لوگوں کے دلوں میں ہے اللہ اس کو جانتا ہے اور اللہ جاننے والا تحمل والا ہے۔

آلِ محمد ﷺ کون ہیں؟

امام ابن مردویہؒ نے حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ انصار کے چند افراد نے عرض کی: آپ کی بارگاہ میں درود کا کیا طریقہ ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ

تو انصار کے ایک نوجوان نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ آلِ محمد کون ہیں؟
آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مومن۔ (تفسیر درمنثور ج ۵ زیر آیت ۵۶ سورۃ الاحزاب)

مناقب اہل بیت النبی ﷺ (احادیث میں)

(۱) عَنْ اِبْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِّنْ نِعْمَۃٍ وَ اَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰہ وَ اَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ (مشکوۃ شریف ج ۳ حدیث ۵۹۲۰ رواہ ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ سے اس لئے محبت کرو کہ وہ غذا اور اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے۔ اور مجھ سے اس لئے محبت کرو کہ تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ اور میرے اہل بیت کو میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھو۔

اہل بیت النبی ﷺ میں یہ بھی شامل ہیں

(۲) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآئَنَا وَ اَبْنَائَکُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَ فَاطِمَۃَ وَ حَسَنًا وَ حُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ (مشکوۃ شریف ج ۳ حدیث ۵۸۷۳ رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ جب آیت ''فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآئَنَا وَ اَبْنَائَکُمْ ..... (سورۃ آل عمران آیت ۶۱) یعنی بلاویں ہم اپنے

بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو.....'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلوایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ لوگ بھی میرے اہل بیت میں سے ہیں۔

تفسیر: مولانا مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں: اس آیت میں "ابنآئنا" سے مراد صرف اولادِ صلبی نہیں ہے بلکہ عام مراد ہے۔ خواہ اولاد ہو یا اولاد کی اولاد ہو۔ کیوں کہ عرفاً ان سب پر اولاد کا اطلاق ہوتا ہے۔ لہٰذا "اَبْنَآئَنَا" میں آپ ﷺ کے نواسے حضرات حسنینؓ اور آپ کے داماد حضرت علی رضی اللہ عنہ داخل ہیں۔ (تفسیر معارف القرآن ج ۲ آل عمران زیر آیت ۶۱)

آیت وحدیث کی روشنی میں اہل بیت کون کون ہیں؟

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَآءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَ مَعَهٗ ثُمَّ جَائَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (مشکوۃ شریف ج ۳ حدیث ۵۸۷۴ رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز صبح کے وقت ایک سیاہ نقش دار کملی اوڑھے باہر (غالباً صحن مکان میں) تشریف لائے کہ

آپ ﷺ کی خدمت میں حسنؓ بن علیؓ حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کو کملی کے اندر بٹھا لیا۔ پھر حسینؓ آئے، ان کو بھی آپ ﷺ نے کملی کے اندر بٹھا لیا۔ پھر فاطمہؓ آئیں، آپ نے ان کو بھی کملی میں بٹھا لیا۔ پھر علیؓ آئے اور آپ ﷺ نے ان کو بھی کملی کے اندر داخل کر لیا۔ اور یہ آیت پڑھی:

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا (پ۲۱ سورۃ احزاب آیت ۳۳)

یعنی اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تم کو پاک صاف کر دے۔

(۲) اور بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ آیت پڑھنے کے بعد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھۡلُ بَیۡتِیۡ فَاَذۡھِبۡ عَنۡھُمُ الرِّجۡسَ وَ طَھِّرۡھُمۡ تَطۡھِیۡرًا (رواہ ابن جریر طبری زیر آیت)

(اے اللہ! یہ لوگ بھی میرے اہل بیت میں سے ہیں۔ پس تو ان سے رجس و ناپاکی کو دور کر اور ان کو خوب پاک کر۔)

(۴) ابن کثیر نے اس مضمون کی متعدد احادیث معتبرہ نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ درحقیقت ان دونوں اقوال میں جو ائمہ تفسیر سے منقول ہیں۔ کوئی تضاد نہیں۔ جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یہ آیت ازواج مطہراتؓ کی شان میں نازل ہوئی اور اہل بیت سے وہی مراد ہیں، یہ اس کے منافی نہیں کہ دوسرے حضرات بھی اہل بیت میں شامل ہوں۔

اس لئے صحیح یہی ہے کہ لفظ اہل بیت میں ازواج مطہراتؓ بھی داخل ہیں۔ کیوں کہ شان نزول اس آیت کا وہی ہے۔ اور شانِ نزول کا مصداق آیت میں داخل ہونا کسی شبہ کا متحمل نہیں۔ اور حضرت فاطمہؓ وعلیؓ وحسنؓ و حسینؓ رضی اللہ عنہم بھی ارشاد نبوی علیہ السلام کے مطابق اہل بیتؓ میں شامل ہیں۔ (معارف القرآن ج ۷ سورۃ احزاب آیت ۳۳)

اہل بیت نبوی ﷺ اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حالات

(۱) اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بنت خویلد قرشیہ

(۱) .....آپ ام المؤمنین ہیں۔ پہلی شادی ابو ہالہ بن زرارہ سے ہوئی اور دوسری عتیق بن عائذ سے۔ اس کے بعد رسول اکرم ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ اس وقت عمر ۴۰ برس تھی اور رسول اکرم ﷺ ۲۵ برس کے تھے۔ آپ سے قبل حضور ﷺ نے کسی سے نکاح نہیں کیا تھا۔ اسی طرح حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں حضور ﷺ نے دوسرا نکاح نہیں کیا، یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔

عورتوں میں یہ سب سے پہلے تصدیق اسلام کرنے والی ہیں۔ اس وقت تک نہ مردوں میں اور نہ عورتوں میں کسی نے اسلام قبول کیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی تمام اولاد آپ ہی سے ہے۔ صرف حضرت ابراہیمؓ جناب ماریہ قبطیہ سے تھے۔

حضرت خدیجہؓ نے ۵ سال قبل ہجرت (عام الحزن میں) مکہ معظّمہ میں وفات پائی۔ بعض لوگوں نے ۳ سال اور بعض نے ۴ سال قبل ہجرت کہا ہے۔ نبوت کو ۱۰ سال گذر چکے تھے۔ وفات کے وقت عمر ۶۵ سال کی تھی۔

رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ۲۵ سال رہیں۔ آپ کی قبر مقام ہجون مکہ معظّمہ میں ہے۔ (حوالہ اکمال فی اسماء الرجال مشکوٰۃ شریف ج ۳ نمبر ۲۳۶)

(۲) ..... حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے بطن سے رسول اکرم ﷺ کے آٹھ بچے قاسمؓ، طیبؓ، طاہرؓ، عبداللہؓ، زینبؓ، رقیہؓ، اُمّ کلثومؓ اور فاطمہؓ پیدا ہوئے۔
(تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۳۷۷)

فضائل اُم المؤمنین حضرت خدیجہؓ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِی ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِیْهِ اِدَامٌ وَ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْکَ فَاقْرَأ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَ مِنِّیْ وَ بَشِّرْهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْهِ وَ لَا لَعَبَ

(رواہ بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ اور کہا کہ اے رسول

خدا! یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آ رہی ہیں، ان کے ساتھ ایک برتن ہے جس میں سالن اور کھانا ہے۔ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آ جائیں تو ان کو ان کے پروردگار کی طرف سے سلام پہنچایئے اور میری طرف سے بھی۔ اور ان کو خوشخبری سنایئے جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک گھر کی جس میں نہ شور وشغب ہوگا اور نہ کوئی زحمت ومشقت ہوگی۔

اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہؓ کی فضیلت

(۲) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ (متفق علیہ)

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مریم بنت عمران ساری اُمت کی عورتوں میں بہتر تھیں اور خدیجہ بھی سب سے زیادہ بہتر ہیں۔ (بخاری ومسلم)

وَ فِيْهِ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ كَرِيْبٍ وَ اَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ (بخاری ومسلم)

(۳) ایک روایت میں وکیع نے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کے رہنے والوں میں سب سے بہتر ہیں۔

(بخاری ومسلم، مشکوۃ ۵۹۲۲)

(۲) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت صدیق اکبرؓ

(۱).....آپ ام المؤمنین ہیں۔ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ ماں صاحبہ کا نام اُم رومانؓ بنت عویمر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے آپ سے ۱۰ نبوی میں بمقام مکہ معظّمہ عقد کیا تھا۔ ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عقد ہجرت سے ۳ سال پہلے ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں کچھ اور بھی روایات پائی جاتی ہیں۔

اس کے بعد شوال ۲ھ میں مدینہ منورہ میں ہجرت کے ۱۸ ماہ بعد رُخصتی عمل میں آئی۔ اس وقت اُن کی عمر ۹ برس کی تھی۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ آنے کے ۷ ماہ بعد اھ میں رُخصتی ہوئی تھی۔

آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ۹ سال گزارے اور حضور ﷺ کی وفات کے وقت ۱۸ سال کی تھیں۔ حضور ﷺ نے آپ کے علاوہ کسی اور کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

آپ بہت بڑی فقیہہ، عالمہ، عاقلہ اور علوم اسلام کی جاننے والی تھیں۔ حضور ﷺ سے بکثرت احادیث روایت کرتی ہیں۔ وقائع عرب، محاربات اور اشعار کی بہت بڑی واقف کار تھیں۔ بہت سے صحابہؓ اور تابعینؒ آپؓ سے احادیث کی روایت کرتے ہیں۔

منگل کی شب میں ۱۷ رمضان المبارک ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں انتقال

فرمایا۔ اور وصیت کے مطابق رات ہی کو جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ وہ مدینہ منورہ کے گورنر مروان بن حکم کے ماتحت کام پر مامور تھے۔ یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت تھا۔ (حوالہ اکمال فی اسماء الرجال ۶۹۷، مشکوٰۃ ج ۳)

(۲) ..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں۔ اور انہیں کے متعلق عرش سے اللہ تعالیٰ نے برأت کی آیات نازل فرمائیں۔ (زاد المعاد حصہ اول ص ۹۰)

(۳) ..... حضرت عروہ نے خدیجہؓ بنت خویلد کی تاریخ وفات وغیرہ کے متعلق عبدالملک کو اس کے استفسار کے جواب میں لکھا تھا: مکہ سے ہجرت کے تقریباً ۳ سال قبل حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا۔ ان کے انتقال کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا۔ آپ ﷺ نے دو مرتبہ حضرت عائشہؓ کو خواب میں دیکھا تھا کہ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۶ برس کی تھی۔ مدینہ آ کر رُخصتی ہوئی۔ اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۹ سال تھی۔

(تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۳۷۹)

(۴) ..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد مکہ ہی میں عثمان بن مظعونؓ کی بیوی خولہؓ بنت حکیم بن اُمیہ بن

الاوقص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نکاح کیوں نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس سے کروں؟ خولہؓ نے کہا کہ آپ چاہیں تو کنواری سے کریں اور چاہیں تو کسی بیوہ سے کریں، دونوں ممکن ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اچھا! کنواری لڑکی بتاؤ۔ خولہؓ نے کہا: آپ ﷺ اپنے محبوب ترین دوست ابوبکرؓ کی بیٹی عائشہؓ سے کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور بیوہ کون ہے؟ خولہؓ نے کہا: سودہؓ بنت زمعہ بن قیس موجود ہیں۔ وہ آپ ﷺ پر ایمان لا چکی ہیں۔ اور آپ ﷺ کے مذہب میں داخل ہو چکی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا! تم جا کر ان دونوں سے میرا نکاح کا پیام دو۔ خولہؓ ہمارے گھر آئیں اور انہوں نے میری ماں اُم رومانؓ سے کہا: دیکھو! اللہ تعالیٰ نے کیا خیر و برکت تم پر مبذول فرمائی ہے۔ اُم رومانؓ نے پوچھا: خیر ہے؟ خولہؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں ابوبکرؓ سے عائشہؓ کو ان کے لئے مانگوں۔ اُم رومانؓ نے کہا: وہ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ ان کا انتظار کرو۔

ابوبکرؓ گھر آئے۔ خولہؓ نے ان سے کہا کہ اے ابوبکرؓ! دیکھو! اللہ تعالیٰ نے کیا خیر و برکت تم پر نازل فرمائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہارے پاس عائشہؓ کی نسبت کے لئے بھیجا ہے۔ ابوبکرؓ نے کہا کہ عائشہؓ ان کی بھتیجی ہے، کیا وہ ان کے نکاح میں آ سکتی ہے؟ خولہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر یہ بات کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان سے جا کر کہہ دو کہ بے شک بحیثیت

مسلمان ہونے کے ہم تم بھائی بھائی ہیں، مگر تمہاری لڑکی میرے نکاح میں آ سکتی ہے۔

خولہؓ نے آ کر ابوبکرؓ سے آپ ﷺ کا قول بیان کیا۔ ابوبکرؓ نے کہا: اچھا! ٹھہرو! میں ابھی آتا ہوں۔ اُم رومانؓ نے کہا: واقعہ یہ ہے کہ مطعم بن عدی نے اپنے بیٹے کے لئے عائشہؓ کو مانگا تھا۔ اور ابوبکرؓ نے آج تک وعدہ خلافی نہیں کی ہے۔ ابوبکرؓ، مطعم کے پاس گئے۔ ان کی وہ بیوی بھی موجود تھی، جس کے بیٹے کے لئے عائشہؓ کو مانگا گیا تھا۔ اس بڑھیا نے ابوبکرؓ سے کہا کہ ہم اپنے بیٹے کی شادی تمہاری بیٹی سے کر دیں تو غالباً تم اسے صابی بنا لو گے۔ اور جس مذہب کو تم نے اختیار کیا ہے، اس میں اسے بھی شامل کر لو گے؟ ابوبکرؓ نے مطعم سے پوچھا کہ یہ کیا کہہ رہی ہے؟ اس نے کہا: جو کچھ کہہ رہی ہے، وہ ٹھیک ہے۔ بے شک ہمیں یہ اندیشہ ہے۔

یہ سُن کر ابوبکرؓ ان کے یہاں سے نکل آئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ صدیق کو ان کے وعدہ کے ایفاء سے بری الذمہ کر دیا۔ جو انہوں نے اپنی لڑکی کے متعلق مطعم سے کیا تھا۔ اور گھر آ کر انہوں نے خولہؓ سے کہا کہ جاؤ! رسول اللہ ﷺ کو بلا لاؤ۔ خولہؓ رسول اللہ ﷺ کو بلا لائیں۔ ابوبکرؓ نے اسی دن میرا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کر دیا۔ اور اس وقت میری عمر چھ سال کی تھی۔

(تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۳۷۸)

حضرت عائشہؓ کی ہجرت کے بعد مدینہ میں حضور ﷺ کے گھر آمد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نکاح کے بعد جب ہم مدینہ آئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سخ میں خزرج کے خاندان بنو الحارث کے یہاں فروکش ہوئے۔ ایک دِن رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر آئے۔ کچھ انصار اور اُن کی عورتیں آپ ﷺ کے پاس آ گئیں۔

رسول اللہ ﷺ چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ میری ماں نے مجھے آپ ﷺ کے پاس بٹھا دیا اور کہا: یہ تمہارے شوہر ہیں۔ اللہ تم کو ان کے لئے اور ان کو تمہارے لئے موجب خیر و برکت کرے۔ اس کے بعد تمام لوگ گھر سے چلے گئے۔

رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں میرے ساتھ رہے۔ مگر اس خوشی میں نہ قربانیاں کی گئیں اور نہ بکری میرے لیے ذبح کی گئی۔ اس وقت میری عمر ۹ سال کی تھی۔

پھر سعدؓ بن عبادہ کے یہاں سے حسب معمول رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا آیا۔ (تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۳۷۹)

(۲) ..... راجح روایت کے مطابق یہ ۱ ہجری شوال کے مہینہ میں ہوا۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا نکاح مکہ مکرمہ میں شوال کے مہینہ میں ہوا تھا۔ اور جب ہجرت کے بعد مدینہ منورہ آ کر رفیقہ حیات کی حیثیت سے

آپ ﷺ کے ساتھ مقیم ہوئیں تو وہ بھی شوال کا مہینہ تھا۔

(معارف الحدیث ج ۶ ص ۳۰۵ مؤلفہ منظور نعمانیؒ)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی فضیلت

(۲) غزوہ اُحد پر آپ ﷺ اپنے گھر سے یعنی اپنی اہلیہ حضرت عائشہؓ کے پاس سے جہاد کے لئے نکلے۔ قرآن میں اس کا ذکر یوں ہے:

وَ اِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (سورۃ ال عمران آیت ۱۲۱)

اور جب تو صبح کو اپنے گھر سے نکلا مسلمانوں کو لڑائی کے ٹھکانے پر بٹھا رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔

خلاصہ: وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے جب حضرت محمد ﷺ جہاد کے لئے اپنے گھر سے نکلے اور آپ ﷺ اپنے مجاہد صحابہؓ کرام کو جنگی ترتیب کے مطابق میدان جہاد کے مختلف مقامات پر متعین فرما رہے تھے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سن رہا تھا اور سب کچھ جان رہا تھا۔

شان نزول: والجمهور على انها غزوة احد جمہور کا قول یہ ہے کہ یہ آیت غزوۂ احد کے بارے میں نازل ہوئی۔ (قرطبی، روح المعانی)

تفسیری اقوال:

"مِنْ اَهْلِكَ" آپ صبح کو اپنے گھر والوں کے ہاں سے نکلے۔ یعنی

خرجت بالصباح من منزلک من عند عائشة رضی الله تعالیٰ عنها یعنی آپ صبح کے وقت اپنے گھر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ہاں سے نکلے (قرطبی) من بمعنی عند (روح المعانی)۔

"مَقَاعِدَ لِلْقِتَال" آپ اپنے ایمان والے مجاہدین کو جنگ کے مقامات پر جما رہے تھے۔

(۱) فمشی علی رجلیه فجعل یصف اصحابه للقتال کانما یقوم بهم القدح ان رأی صدرا خارجا قال تاخر

یعنی آپ ﷺ پیدل چل کر تشریف لے گئے اور آپ نے جنگ کے لئے اپنے صحابہ کرامؓ کی تیر کی طرح سیدھی صفیں بنائیں۔ اگر آپ کسی کا سینہ باہر نکلا ہوا دیکھتے تو فرماتے: پیچھے ہو جاؤ۔ (کشاف)

(۲) ''ترتیب صفوف اور مورچوں کی متناسب موضعیت کی اہمیت جس طرح سکندر و دارا کے زمانہ میں تھی، جدید فن حرب میں بھی مسلم ہے۔ امت کا رہبر کامل ﷺ مقدس نبی ہونے کے علاوہ سپہ دار اعظم (سپہ سالار اعظم) کی حیثیت سے بھی بے نظیر تھا۔'' (تفسیر ماجدی)

عجیب استدلال

امام رازی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَ یَروی اَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَام غَدا مِنْ مَنْزِل عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَمشی عَلٰی رجلیه اِلٰی اُحُد وَ هٰذَا قَوْل مُجَاهِد

وَ الوَاقِدِی فَدل ھٰذَا النص اَنَّ عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کَانَتْ اَھْلا لِلنَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ تَعَالٰی اَلطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبَاتِ (النور ۲۶) فَدل ھٰذَا النص عَلٰی انَّھَا مُطَھّرَۃ مُبرأَۃ مِن کُلّ قبح الاتری ان ولد نُوح لمَّا کَانَ کَافِرًا قَالَ انَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ (ہود ۴۶)

یعنی روایت ہے کہ حضور ﷺ صبح کے وقت حضرت عائشہؓ کے گھر سے نکلے اور پیدل احد کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ مجاہد رحمہ اللہ اور واقدی رحمہ اللہ کا قول ہے۔ پس اس نص سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت عائشہؓ حضور ﷺ کی اہل (اہلیہ) تھیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (ترجمہ) پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہیں۔ پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت عائشہؓ ہر خرابی اور برائی سے پاک اور بری (اور بلند) ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا جب کافر تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ترجمہ) (اے نوح!) وہ آپ کے اہل میں سے نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر)

حضرت عائشہ جنت میں بھی حضور ﷺ کی زوجہ ہونگی

(۱) ..... عَائِشَۃ زَوْجَتِیْ فِی الْجَنَّۃ

ترجمہ: عائشہ میری زوجہ ہے، جنت میں۔

(صحیح (۱) طبقات ابن سعد (۶۶/۸) عن مسلم السبطین مرسلاً (۲) الصحیحہ حدیث ۱۱۴۲ جلد ۳ (۳) مستدرک حاکم ۱۰/۳ ..... (۴) بخاری شریف ..... (۵) صحیح الجامع الصغیر وزیادہ جلد اول ص ناصر الدین البانی)

ارشاداتِ رسالت مآب ﷺ ام المؤمنین عائشہؓ کی فضیلت

(۲) ..... عَنْ عَمْرو بِنْ العَاص ان رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استعمله عَلٰى جيش ذات السلاسل. اَحَبُّ النَّاس اِلَيَّ عَائِشَةُ وَ من الرِجَالِ اَبُوْهَا

ترجمہ: لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب مجھ کو عائشہؓ اور مردوں میں اس کے والد یعنی ابوبکر ہیں۔

(صحیح .....بیہقی شریف۔ ترمذی شریف۔ ابن ماجہ.....بحوالہ صحیح جامع الصغیر جلد اول حدیث ۱۷۷ البانی)

شان حضرت ام المؤمنین عائشہؓ

(۳) ..... اِنَّهٗ لَيُهَوِّنُ عَلَيَّ الْمَوْتَ اِنِّيْ اَرَايْتُكِ زَوْجَتِيْ فِي الْجَنَّةِ يَعْنِي عَائِشَة

ترجمہ: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ آسان ہوگئی موت مجھ پر کہ میں نے دیکھا تجھ کو اپنی زوجہ جنت میں۔

(مسند امام اعظم ابوحنیفہ باب ۱۹۲۔ افضلیۃ عائشہ (صحیح) احادیث صحیحہ البانی جلد ۶ حدیث ۲۸۶۷ (۱) رواہ الحسین المروزی فی زوائد الزھد (جلد ۲ ص ۲۰۷) (۲) فقال احمد (جلد ۶ ص ۱۳۷) ثنا وکیع عن اسماعیل عن مصعب بن اسحاق بن طلحۃ عن عائشہ بہ مختصراً بلفظ ''انہ یہون علی انی رایت بیاض کف عائشہ فی الجنۃ وھذا اسناد جید لولا جھالۃ فی مصعب ھذا فقد ذکرہ ابن ابی حاتم وابن حبان فی اشقات فی التابعین (جلد ۵ ص ۴۱۲)

حضرت عائشہؓ کی فضیلت

(۴) ..... اِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى

سَائِرِ الْطَعَامِ (صحیح)

ترجمہ: بے شک عائشہؓ کو عورتوں پر فضیلت ہے، جیسے ثرید کو فضیلت ہے کھانوں پر۔

(حوالہ صحیح جامع الصغیر البانی ج ۱ حدیث ۲۱۱۷ بحوالہ مسند احمد بن حنبل (۲) بیہقی (۳) ترمذی (۴) نسائی (۵) ابن ماجہ عن انس (۶) نسائی عن ابی موسیٰ (۷) نسائی عن عائشہؓ)

(۳) اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ

(۱) ..... آپ اُمّ المؤمنین ہیں۔ آپ ابتدائی زمانہ میں اسلام لائی تھیں۔ پہلے شوہر کا نام سکرانؓ بن عمر تھا۔ یہ چچا زاد بھائی بھی تھے۔ سکرانؓ کی وفات کے بعد حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں۔

(بحوالہ اکمال فی اسماء الرجال ۳۸۴، مشکوٰۃ شریف ج ۳)

(۲) ..... حضرت خولہؓ نے کہا: میں حضرت ابوبکرؓ صدیق کے یہاں سے حضرت سودہؓ کے پاس گئی۔ اور میں نے ان سے کہا: سودہؓ! دیکھو! اللہ نے کیا خیر و برکت تم کو عطا کی ہے۔ انہوں نے پوچھا: کیا ہے؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ میں اُن کا پیام تم کو دوں۔ سودہؓ نے کہا: مناسب ہوگا کہ تم میرے باپ سے جا کر اس کا ذکر کرو۔ وہ چونکہ بہت ضعیف تھا، حج میں شریک نہیں ہوا تھا۔ میں اُس کے پاس گئی اور میں نے جاہلیت کی رسم کے مطابق سلام کیا۔ اور پھر کہا کہ محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب نے مجھے بھیجا ہے، تا کہ میں سودہؓ کے لئے اُن کا پیام دوں۔

اُس نے کہا: ہاں! کیا مضائقہ ہے، وہ شریف کفو ہیں۔ مگر خود سودہؓ کیا کہتی ہے؟ میں نے کہا: وہ اس نسبت کو پسند کرتی ہیں۔ اُس نے کہا: اچھا! اُسے بلا لاؤ۔ میں سودہؓ کو بلا لائی۔ اُن کے باپ نے اُن سے کہا کہ یہ عورت تمہارے لئے محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب کا پیام لائی ہے۔ اور بے شک وہ شریف کفو ہیں۔ کیا تم اس نسبت کو پسند کرتی ہو؟ سودہؓ نے کہا: ہاں! ان کے باپ نے مجھ سے کہا کہ محمد ﷺ کو بلا لاؤ۔ میں رسول اللہ ﷺ کو لے گئی۔ سودہؓ کے باپ نے رسول اللہ ﷺ سے سودہؓ کا نکاح کر دیا۔

(تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۳۷۸)

(۳) ..... اس وقت حضرت سودہؓ کی عمر تقریباً پچاس سال تھی۔ نکاح کے بعد آنحضرت ﷺ کے ہجرت فرمانے تک تین سال منکوحہ رفیقہ حیات کی حیثیت سے تنہا وہی آپ ﷺ کے ساتھ رہیں۔.....

ان کے اوصاف و احوال میں ان کی سرچشمی، استغناء، دُنیا سے بے رغبتی اور فیاضی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (معارف الحدیث ج ۸ ص ۳۰۲)

(۴) .....حضرت خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ انہیں اپنے گھر لائے۔ آپ بہت روزہ دار اور شب زندہ دار تھیں۔

کہتے ہیں کہ آپ کی طبیعت میں تیزی پائی جاتی تھی۔ آپ عمر رسیدہ ہو گئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے علیحدگی اختیار کرنی چاہی تو آپ

نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے علیحدگی اختیار نہ کیجیے۔ میں اپنی باری کا دِن حضرت عائشہؓ کو دے دیتی ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس ارادے کو ترک کر دیا۔ اور اس بات پر مصالحت کر لی۔ اور اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ ..... الخ

(پ۵ النساء آیت ۱۲۷)

ترجمہ: اور اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کے لڑنے سے یا جی بھر جانے سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر کہ کرلیں آپس میں کسی طرح صلح۔ اور صلح خوب چیز ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: یہ آیت حضرت سودہؓ بنت زمعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی۔ (البدایہ والنہایہ ج۷ ص۲۸۹)

(۴) اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمرؓ بن خطاب

(۱) ..... آپ اُم المؤمنین ہیں۔ حضرت عمرؓ بن خطاب کی بیٹی ہیں۔ ماں کا نام زینبؓ ہے جو کہ مظعون کی بیٹی ہیں۔

پہلے ان کا نکاح خنیس بن حذافہؓ سے ہوا تھا، مگر خنیسؓ کے ہمراہ ہجرت

کر گئی تھیں۔ خنیسؓ، غزوۂ بدر کے بعد جب انتقال کر گئے تو حضرت عمرؓ نے آپ کا نکاح حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ سے کرنا چاہا، مگر وہ خاموش رہے۔

آخر ۳ھ میں یہ حضور اکرم ﷺ کے نکاح میں آ گئیں۔ صحابہؓ اور تابعینؒ کی ایک پوری جماعت آپ سے روایت کرتی ہے۔ آپ نے ۶۰ برس کی عمر میں ۴۵ھ میں وفات پائی۔ (اکمال فی اسماء الرجال، مشکوٰۃ شریف ج ۳)

(۲) .....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حفصہؓ بنت عمرؓ کے شوہر خنیس بن حذافہ سہمیؓ جو کہ صحابی رسول ﷺ ہیں، فوت ہو گئے۔ اور حضرت حفصہؓ بیوہ ہو گئیں تو میں نے اس کے نکاح کے سلسلہ میں حضرت عثمانؓ سے بات کی۔ انہوں نے کہا: مجھے کچھ سوچ بچار کی مہلت دو۔ سو چند دن کے بعد حضرت عثمانؓ ملے اور کہا: آج کل میں نکاح کا ارادہ نہیں رکھتا۔

اس کے بعد ابوبکرؓ سے میری ملاقات ہوئی اور اس سے بات کی۔ انہوں نے خاموشی اختیار کر لی اور کچھ جواب نہ دیا۔ مجھے ابوبکرؓ پر عثمانؓ سے زیادہ غصہ آیا۔ کچھ دنوں کے بعد نبی کریم ﷺ نے حضرت حفصہؓ کے لئے پیغام نکاح بھیجا اور پھر نکاح ہو گیا۔

اس کے بعد ابوبکرؓ مجھ سے ملے اور کہا: جب تم نے مجھ سے حفصہؓ کی بات کی اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا، شاید تمہیں مجھ پر زیادہ غصہ آیا

ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! ابوبکرؓ بولے: جواب دینے سے مجھے جو چیز مانع تھی، وہ اصل میں یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ، حفصہؓ کا تذکرہ کر رہے تھے اور مجھے آپ کے اس رجحان کا علم تھا۔ لہٰذا میں نے ان کے اس راز کو افشاء کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اگر رسول اللہ ﷺ یہ ارادہ ترک کر دیتے تو حفصہ رضی اللہ عنہا سے ضرور نکاح کر لیتا۔ (کنزل العمال ج ۱۳ روایت ۳۷۸۵)

(بحوالہ رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل والبخاری والنسائی والبیہقی وابویعلیٰ وابن حبان)

(۳) .....حضرت عمرؓ کی روایت ہے کہ جب خنیسؓ بن حذافہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے حفصہؓ کے لئے عثمانؓ کو پیش کش کی۔ لیکن انہوں نے اعراض کر دیا۔ میں نے یہ قصہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ عثمانؓ پر بڑا تعجب اور افسوس ہے کہ میں نے انہیں حفصہؓ کی پیش کش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عثمانؓ کا نکاح ایسی عورت سے کرا دیا جو تمہاری بیٹی سے بہتر ہے اور تمہاری بیٹی کا نکاح ایسے شخص سے کرا دیا جو عثمانؓ سے بہتر ہے۔ چنانچہ حفصہؓ سے خود رسول اللہ ﷺ نے شادی کی اور اپنی بیٹی اُم کلثوم سے عثمانؓ کی شادی کرا دی۔

(رواہ ابن سعد، کنز العمال ج ۱۳ روایت ۳۷۷۸۸)

(۴) .....آپ کی وفات ۴۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ جنت البقیع میں مزار ہے۔

حضرت حفصہؓ کے مناقب

(۱) ..... حضرت حفصہؓ کے مناقب میں وہ حدیث پڑھیے، جس میں اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زبانی حضرت حفصہؓ کے بارے میں ایک شہادت نقل ہوئی ہے۔ اور اسی کی وجہ سے واقعہ یہ ہے کہ حضرت حفصہؓ کے فضائل میں تنہا یہی حدیث بالکل کافی ہے۔

عَنْ قَيْسِ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً ثُمَّ اِرْتَجَعَهَا وَ ذٰلِكَ اَنَّ جِبْرَائِيْلَ قَالَ لَهٗ اِرْجِعْ حَفْصَةَ فَاِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ اِنَّهَا زَوْجَكَ فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ: قیس ابن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہؓ کو ایک مرتبہ طلاق دی، پھر رجوع فرما لیا۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے کہا کہ آپ حفصہؓ سے رجعت کر لیں، اس لئے کہ وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والی اور بہت زیادہ نماز پڑھنے والی ہیں اور جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہوں گی۔

(معارف الحدیث ج۸ ص۳۱۵)

(۲) ..... یہ بات تحقیقی طور پر معلوم نہ ہوسکی کہ طلاق کے اس واقعہ کا اصل سبب کیا تھا؟ البتہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ طلاق اور رجعت ان دونوں کے سلسلہ کا یہ واقعہ جو رسول اللہ ﷺ کے گھر میں پیش آیا، اسی سے

اُمت کو طلاق اور رجعت کا صحیح اور مسنون طریقہ عملی طور پر معلوم ہوا۔ ہوسکتا ہے کہ اس واقعہ کے پیش آنے کی ایک حکمت اسی طریقہ کی تعلیم ہو۔ اس کے علاوہ یہ بھی اسی واقعہ کی برکت ہے کہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حضرت حفصہؓ کی بلندی مقام اور ان کے وہ خاص اوصاف جو اس کا سبب بنے اور پھر ان کا جنتی ہونا، یہ سب بھی معلوم ہو گیا۔

(معارف الحدیث از مولانا نعمانی ج ۸ روایت ۲۲۷)

(۵) اُم المؤمنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیانؓ

(۱) ..... آپ اُم المؤمنین ہیں۔ نام رملہ ہے۔ ابوسفیان صخرؓ بن حرب کی بیٹی ہیں۔ اور حضرت امیر معاویہؓ کی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام صفیہ ہے، جو ابوالعاص کی بیٹی اور حضرت عثمانؓ ذوالنورین کی پھوپھی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے کب اور کس وقت نکاح کیا؟ اس میں مختلف روایات ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ حبشہ میں ہوا تھا اور نجاشی نے باندھا تھا۔ اور مہر چار سو دینار تھے۔ بعض کا کہنا ہے کہ چار ہزار دینار مہر اپنے پاس سے ادا کئے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے شرجیلؓ بن حسنہ کو ان کے لینے کو بھیجا تھا۔ یہ لے کر آئے اور مدینہ منورہ میں ہی آپ نے ان سے ملاقات فرمائی۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ مدینہ منورہ میں ہی شادی ہوئی تھی اور حضرت عثمانؓ نے نکاح باندھا تھا۔ آپ نے ۴۴ھ میں وفات پائی۔

ایک بڑی جماعت آپ سے روایت حدیث کرتی ہے۔

(اکمال فی اسماء الرجال، مشکوٰۃ شریف ج ۳ حالات نمبر ۲۰۸)

(۲).....مشہور قول کے مطابق یہ نکاح ۶ھ میں ہوا ہے۔ جب حضرت ابوسفیانؓ کو جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اس نکاح کی اطلاع مکہ میں ملی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی عظمت کا اعتراف کیا اور آپ ﷺ کی شان میں بہت بلند کلمات کہے۔ (زرقانی ج ۳ ص ۲۴۴ بحوالہ معارف الحدیث ج ۸)

(۶) اُم المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنت الحارث

(۱).....آپ اُم المؤمنین ہیں۔ حضور ﷺ نے جویریہؓ بنت حارثؓ بن ابی ضرار خزاعیہ سے شادی فرمائی۔ یہ بنی مصطلق کے قیدیوں میں گرفتار ہوکر آئی تھیں۔

ابن ہشام کہتے ہیں: ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب حضور ﷺ غزوہ بنی مصطلق (۵ھ) سے واپس ہوئے تو جویریہؓ بنت حارث کو آپ نے بطور امانت ایک انصاری کے سپرد کر دیا تھا، تا کہ وہ ان کو باحفاظت مدینہ پہنچا دیں۔ پھر جب حضور ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو جویریہؓ کے والد حارثؓ بن ابی ضرار اپنی بیٹی کو چھڑانے کے واسطے اونٹ فدیہ کے لے کر مدینہ کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں ان اونٹوں میں سے دو اونٹ ان کو بہت اچھے لگے

اور ان کو انہوں نے پہاڑ کی ایک گھاٹی میں عقیق کے پاس چھپا دیا۔ باقی اونٹ لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ اونٹ میں اپنی بیٹی کے فدیہ کے واسطے لایا ہوں۔ ان کو آپ قبول کیجئے اور جویریہؓ کو مجھے دے دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اور وہ اونٹ کہاں ہیں؟ جو تم نے عقیق کے پاس پہاڑ کی گھاٹی میں غائب کر دیئے ہیں۔

حارثؓ بن ضرار نے کہا: قسم ہے اللہ کی! اس حال کی ہمارے سوا کسی کو خبر نہیں ہے۔ بے شک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ **اشھد ان لآ الٰہ الا اللّٰہ و اشھد انّک رسول اللّٰہ** ۔ اور حارثؓ کے دونوں بیٹوں اور ان کی قوم کے بہت سے آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔ اور حارثؓ نے وہ دونوں اونٹ بھی منگا کر حضور ﷺ کو پیش کر دیئے۔

حضور ﷺ نے جویریہؓ کو چھوڑ دیا۔ جویریہؓ مسلمان ہو گئیں۔ حضور ﷺ نے ان کے باپ حارثؓ کو ان سے شادی کا پیغام دیا۔ انہوں نے حضور ﷺ سے شادی کر دی۔ حضور ﷺ نے چار سو درم ان کا مہر مقرر فرمایا۔ حضور ﷺ سے پہلے یہ اپنے چچا زاد عبداللہ کے پاس تھیں۔

(۷) اُم المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ

(۱) ..... ام المؤمنین ہیں۔ حضور ﷺ نے زینبؓ بنت خزیمہ بن

حارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ سے شادی کی۔

یہ اُم المؤمنین، مسکینوں اور غریبوں پر بہت مہربانی کرتی تھیں۔ اس سبب سے ان کا نام اُم المساکین تھا۔

ان کا نکاح حضور ﷺ سے قبیصہؓ بن عمرو ہلالی نے کیا۔ اور حضور ﷺ نے چار سو درم مہر مقرر فرمایا۔

حضور ﷺ سے پہلے یہ عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف کے پاس تھیں۔ اور عبیدہ سے پہلے جہم بن عمرو بن حارث کے پاس تھیں، جو ان کا چچا زاد تھا۔ (سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۵۲۲)

(۲) ..... رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی میں ان کے اور حضرت خدیجہؓ کے علاوہ آپ کی کسی دوسری بیوی کا انتقال نہیں ہوا۔

(تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۳۸۳)

(۸) اُم المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش

(۱) ..... اُم المؤمنین ہیں۔ حضور ﷺ نے زینبؓ بن جحش بن رئاب اسدیہ سے شادی کی۔ اور حضور ﷺ سے ان کی شادی اُن کے بھائی ابواحمدؓ

بن جحش نے کی تھی۔ اور حضورﷺ نے چار سو درہم ان کا مہر باندھا تھا۔

حضورﷺ سے پہلے زینبؓ حضرت زیدؓ بن حارثہ حضورﷺ کے متبنیٰ کے پاس تھیں۔ اور انہیں کی شان میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے:

اپنے لے پالک کی مطلقہ بیوی سے نکاح کرنے کا قصہ

حضرت زیدؓ واحد صحابی جن کا نام کے ساتھ ذکر قرآن میں ہے

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا (آیت ۳۷ سورۃ احزاب)

(سیرت ابن ہشام ج۲ ص۵۲۱)

ترجمہ: اے پیغمبرﷺ! یاد کر کہ جب تو اس شخص کو سمجھاتا تھا جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو بھی اس پر احسان کرتا رہا کہ اپنی بی بی کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور تو اس بات کو اپنے دل میں چھپاتا تھا جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور تو اس معاملے میں لوگوں سے ڈرتا تھا اور خدا اس کا زیادہ حق دار ہے کہ تو اس سے ڈرے۔ پھر جب زیدؓ اس سے بے تعلقی کر چکا تو ہم نے تیرے ساتھ اس کا نکاح کر

دیا تاکہ سب مسلمانوں کے لے پالک جب اپنی بیبیوں سے بے تعلق ہو جائیں تو مسلمانوں کے لئے ان سے نکاح کر لینے میں تنگی نہ رہے۔ اور خدا کا حکم ہو کر ہی رہتا ہے۔

(۲) ..... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت زینبؓ کی عدت پوری ہوگئی تو حضور ﷺ نے حضرت زیدؓ کو فرمایا: جاؤ اور زینبؓ سے میرے نکاح کا تذکرہ کرو۔ حضرت زیدؓ گئے۔ جب وہ ان کے پاس پہنچے تو وہ آٹے میں خمیر ڈال رہی تھیں۔ حضرت زیدؓ کہتے ہیں: جب میں نے ان کو دیکھا تو مجھے اپنے دِل میں ان کی عظمت محسوس ہوئی کہ حضور ﷺ ان سے شادی کرنا چاہتے ہیں (اس لیے یہ بہت بڑے مرتبہ والی عورت ہیں)۔ اور اس عظمت کی وجہ سے میں انہیں دیکھنے کی ہمت نہ کر سکا۔ اس لئے میں ایڑیوں کے بل مڑا اور ان کی طرف پشت کر کے کہا: اے زینبؓ! تمہیں خوشخبری ہو! مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے کہ وہ تم سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت زینبؓ نے کہا: میں جب تک اپنے رب سے مشورہ نہ کر لوں، اس وقت تک کوئی کام نہیں کیا کرتی۔ یہ کہہ کر وہ کھڑی ہو کر اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر چلی گئیں۔ اور ادھر حضور ﷺ پر قرآن نازل ہوا، جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

زَوَّجْنَاكَهَا ..... الخ (ہم نے تمہاری شادی زینبؓ سے کر دی۔)

چونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے حضرت زینبؓ حضور ﷺ کی زوجہ بن گئی

تھیں، اسی وجہ سے حضورﷺ تشریف لے گئے اور حضرت زینبؓ کے پاس اجازت لئے بغیر اندر چلے گئے۔ (رواہ احمد، مسلم والنسائی)

(۹) ام المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا

(۱) ..... اُم المؤمنین ہیں۔ اُم سلمہؓ کا نام ہند تھا۔ حضورﷺ نے امّ سلمہؓ بنت ابی امیہ بن مغیرہ مخزومیہ سے شادی فرمائی۔ یہ شادی ان کے بیٹے سلمہؓ بن ابی سلمہ نے حضورﷺ سے کی تھی۔ اور ان کا مہر یہ بندھا تھا کہ ایک بستر جس میں کھجور کا ریشہ بھرا ہوا تھا اور ایک پیالہ اور ایک چکی۔

اُم سلمہؓ حضورﷺ سے پہلے ابوسلمہؓ بن عبدالاسد کے پاس تھیں۔ اور ابوسلمہؓ کا نام عبداللہ تھا۔ ابوسلمہؓ سے ان کے ہاں یہ اولاد پیدا ہوئی: سلمہ، عمرو، زینب اور رُقیہ۔ (سیرت ابن ہشام ج۲ ص۵۲۱)

اُم المؤمنین اُم سلمہؓ کی وفات ۵۹ھ میں ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

ازواجِ نبیﷺ اہل بیت میں سے ہیں:

(۲) ..... عن زینب بنت ابی سلمی ان رسول اللہ ﷺ کان عند ام سلمة فیجعل الحسن من شق و الحسن من شیق و فاطمة فی حجرہ فقال: رحمة اللہ و برکاتہ علیکم

اهل البیت انه حمید مجید و انا و ام سلمة نائمتین فبکت ام سلمة. فنظر الیها رسول الله ﷺ فقال: ما یبکیکِ؟ فقالت: خصصتهم و ترکتنی و انبتی. فقال: انتِ و ابنتک من اهل البیت. (کنزل العمال ج ۱۳ حدیث ۳۷۶۲۴، رواہ ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی ایک طرف حسنؓ کو بٹھایا اور دوسری طرف حسینؓ کو، جب کہ فاطمہؓ آپ ﷺ کی گود میں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اہل بیت! تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو۔ بلاشبہ! اللہ تعالیٰ قابل ستائش اور بزرگی والا ہے۔ جب کہ زینبؓ اور ام سلمہؓ سو رہی تھیں، تو اُم سلمہؓ نے رونا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُم سلمہؓ کی طرف دیکھا اور رونے کی وجہ دریافت کی۔ اُم سلمہؓ بولیں: آپ ﷺ نے انہی کو رحمت و برکت میں خاص کیا ہے، جب کہ مجھے اور میری بیٹی کو چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا: تو اور تیری بیٹی اہل بیت میں سے ہے۔ (کنزل العمال ج ۱۳ رواہ ابن عساکر)

(۱۰) اُم المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی بن اخطب

(۱) ..... اُم المؤمنین ہیں۔ حضور ﷺ نے صفیہؓ بنت حیی بن اخطب

سے شادی فرمائی۔ یہ غزوۂ خیبر (۷ھ) کے قیدیوں میں آئی تھیں۔ اور حضور ﷺ نے ان کو اپنے واسطے مخصوص کر لیا تھا۔ اور ان کے نکاح میں ولیمہ کی دعوت بھی کی تھی۔ جس میں ستو اور کھجوریں کھلائی گئی تھیں۔ گوشت روٹی نہ تھی۔

حضور ﷺ سے پہلے صفیہؓ کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق کے پاس تھیں۔

(سیرت ابن ہشام ج۲ص۵۲۲)

(۲) ..... اُم المؤمنین حضرت صفیہؓ کی وفات رمضان ۵۰ھ میں ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ بعض حضرات نے سنہ وفات ۵۲ھ ذکر کی ہے۔ مشہور قول ۵۰ھ ہی کا ہے۔ (معارف الحدیث ج۸ مولانا نعمانیؒ)

(۱۱) اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث

(۱) ..... اُم المؤمنین ہیں۔ حضور ﷺ نے میمونہؓ بنت حارث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ سے شادی فرمائی۔ میمونہؓ کی شادی حضور ﷺ سے حضرت عباسؓ نے کی تھی۔ اور حضور ﷺ کی طرف سے چار سو درہم کا مہر باندھا تھا۔

حضور ﷺ سے پہلے میمونہؓ ابی رہم بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک کے پاس تھیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ میمونہؓ نے خود ہی اپنے آپ کو حضور ﷺ کی نذر

کر دیا تھا۔ یعنی جب حضور ﷺ کے پیغام کی خبر ان کو پہنچی تو یہ اس وقت اونٹ پر سوار تھیں۔ پس انہوں نے پیغام سُن کر کہا کہ یہ اونٹ اور اس پر جو کچھ ہے، سب اللہ اور رسول ﷺ کے واسطے ہے۔ اور میمونہؓ ہی کی شان میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَ امْـرَأَةً مُّؤْمِنَـةً اِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ (الاحزاب آیت ۵۰)

ترجمہ: اور اگر کوئی عورت اپنی ذات نبی ﷺ کو بخش دے، اگر نبی ﷺ اس سے نکاح کرنا چاہیں تو یہ خاص اے نبی ﷺ! تمہارے واسطے جائز ہے، نہ کہ مومنوں کے واسطے۔

(اور بعض دوسرے اقوال بھی ہیں۔) (سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۵۲۲)

(۲)..... ذیقعدہ ۷ھ میں نکاح ہوا۔ یہ حضور ﷺ کا آخری نکاح تھا۔ یہ حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت عبداللہؓ بن عباس کی خالہ تھیں۔ ان کی بہن حضرت ام الفضل حضرت عباسؓ کی اہلیہ تھیں۔ دوسری بہن حضرت اسماءؓ بنت عمیس حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کی اہلیہ تھیں۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت اسماءؓ بنت عمیس حضرت ابوبکرؓ کے نکاح میں رہیں۔ ان کے انتقال کے بعد حضرت علیؓ کے نکاح میں آئیں۔

(۳)..... اُم المؤمنین حضرت میمونہؓ کے والد حارث بن حزن کا تعلق

قبیلہ قریش سے تھا اور ان کی والدہ ہند بنت عرف یا خولہ بنت عوف قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتی تھیں۔ یہی اُم المؤمنین حضرت زینبؓ بنت خزیمہ کی بھی والدہ ہیں۔ حضرت زینبؓ کے تذکرہ میں گزر چکا ہے کہ اُم المؤمنین حضرت زینبؓ بنت خزیمہ اور اُم المؤمنین حضرت میمونہؓ بنت حارث دونوں کی والدہ ایک ہیں جب کہ والد الگ الگ۔ (معارف الحدیث ج۸ص۳۴۰)

(۴).....حضرت میمونہؓ کے مناقب

رسول اللہ ﷺ نے ان کے کمال ایمان کی شہادت دی ہے۔ ابن سعد نے سند صحیح کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

الاخوات مومنات میمونه و ام الفضل و اسماء

یعنی میمونہؓ، ان کی بہن اُم فضلؓ اور اسماءؓ تینوں بڑے درجے کی صاحب ایمان بہنیں ہیں۔ (اصامہ وزرقانی بحوالہ طبقات ابن سعد)

وفات:

اُم المؤمنین حضرت میمونہؓ کی وفات ۵۱ھ میں مقام سرف (مکہ سے ۹ یا ۱۰ میل دور بجانب مدینہ ایک جگہ ہے) میں ہوئی۔ آپ حج یا عمرہ کے سلسلہ میں مکہ معظّمہ میں آئی ہوئی تھیں۔ وہیں طبیعت خراب ہوئی تو بھانجے حضرت یزید بن الاصمؓ سے کہا کہ مجھے مکہ سے لے چلو۔ اس لئے کہ مکہ میں میرا انتقال نہیں ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھے پہلے ہی اطلاع دے دی ہے کہ تم کو مکہ میں موت نہیں آئے گی۔ یزید بن الاصمؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ آپ کو بحالت مرض ہی مکہ سے لے کر چلے۔ ابھی مقام سرف میں پہنچے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ (دلائل النبوت للبیہقی ومجمع الزوائد)

(۲) بعض اصحاب سیر نے لکھا ہے کہ آپ کا نکاح، پھر ولیمہ ۷ھ میں مقام سرف میں ہوا ہے اور ۵۱ھ میں انتقال بھی مقام سرف میں ہی ہوا ہے۔
(تہذیب الکمال للمزی واکمال فی اسماء الرجال)

(۳) عمرۃ القضاء ۷ھ سے واپسی میں مقام سرف میں جس جگہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے لئے خیمہ لگوایا تھا، قبر مبارک بالکل اسی جگہ ہے۔
(معارف الحدیث ج ۸ ص ۳۴۲)

فضائل اُم المومنین حضرت میمونہؓ

اُم المؤمنین حضرت میمونہؓ تین سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہیں تھیں۔ ذیقعدہ ۷ھ میں ان کا نکاح ہوا۔ اور ربیع الاول ۱۱ھ میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی۔ تین سال کی قلیل مدت میں حضرت میمونہؓ نے آپ ﷺ کی صحبت سے بہت علم وفضل حاصل کیا۔ بہت سے ایسے مسائل اور دینی معلومات جو اکابر صحابہ کرامؓ کو بھی معلوم نہ ہوتے تھے، ان کے علم میں ہوتے تھے۔ خصوصاً عورتوں سے متعلق مسائل اور غسل وغیرہ کے بعض

مسائل کی احادیث کتابوں میں ان کے واسطے سے روایات کی گئی ہیں۔کل ان سے چھیالیس حدیثیں مروی ہیں۔جن میں سے سات متفق علیہ ہیں، یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مذکور ہیں۔اور پانچ صرف مسلم میں ہیں۔باقی حدیث کی دوسری کتابوں میں ہیں۔

(معارف الحدیث مؤلفہ مولانا منظور نعمانیؒ ج۸ص۳۴۱)

پس یہ حضور ﷺ کی کل گیارہ بیویاں تھیں، جن سے آپ نے شادی کی۔اور حضور ﷺ کی وفات سے پہلے ان میں سے دو نے انتقال فرمایا۔ایک حضرت خدیجہؓ بنت خویلد نے اور دوسری حضرت زینبؓ بنت خزیمہ نے۔ اور جب حضور ﷺ کا وصال ہوا تو ان میں سے ۹ ازواج مطہرات زندہ تھیں۔جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ (سیرت ابن ہشام ج۲ص۵۲۳)

آنحضرت ﷺ کی لونڈیاں

(۱).....حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا

(۱) حضرت ریحانہؓ بنت زید بنو قریظہ سے تھیں۔اور وہ صدقہ کے کھجور کے درختوں میں (بنے حجرے میں) رہتی تھی۔اور رسول اللہ ﷺ کبھی کبھی ان کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔(البدایہ والنہایہ جلد پنجم باب ۵۶ص۵۲۶)

(۲) ریحانہؓ شمعون کے متعلق بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہود بنی قریظہ کی غداری کی وجہ سے ان کے خلاف کاروائی کی اور ان کی بقایا کو گرفتار کیا گیا تو ان میں ریحانہؓ بھی تھیں۔ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو آزاد کر کے اپنے نکاح میں لینے یا باندی کی حیثیت سے رہنے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے اور آپ کے لئے آسان بات یہی ہے کہ میں آپ کی ملک میں رہوں۔ وہ باندی کی حیثیت سے آپ ﷺ کے ساتھ رہیں۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ کی وفات سے چند روز پہلے اور ایک روایت کے مطابق حجۃ الوداع سے واپس آنے کے بعد حضور ﷺ کی حیات میں ہی وفات پا گئیں۔ (البدایہ والنہایہ ج ۵ باب ۵۶، معارف الحدیث ج ۸ ص ۲۹۵)

(۲).....حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

(۱) مقوقس اسکندریہ کے بادشاہ نے ماریہؓ قبطیہ کو ہدیۃً رسول اللہ ﷺ کو بھیجا۔ آپ نے اُسے عالیہ مقام پر اپنا مال دے دیا، جو بنی نضیر کے اموال میں سے تھا۔ وہ گرمی کے موسم میں وہاں کھجور کے چنے ہوئے پھلوں (کے حجرے) میں رہتی تھیں۔ اور حضور ﷺ وہاں آپ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ اور آپ بہت دین دار عورت تھیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد پنجم باب ۵۶)

(۲) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب ماریہؓ کے ہاں لڑکا ابراہیم پیدا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لڑکے نے اسے آزاد کر دیا ہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد پنجم باب ۵۶ ص ۵۲۲)

ان کے بطن سے ۸ھ میں آپ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ بن رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافعؓ نے ولادت کی خوش خبری پہنچائی۔ یہ سُن کر آپ ﷺ نے انہیں ایک غلام عنایت کیا لیکن ابراہیمؓ کا ابھی دودھ نہیں چھٹا تھا کہ وفات پا گئے۔ ان کا مزار مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں ہے۔

(۳) ابراہیمؓ کی وفات کے وقت عمر ایک سال دس مہینے اور آٹھ دِن تھی۔ (تاریخ سعودی حصہ دوم ص ۲۲۳)

(۴) ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیمؓ کی نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا: جنت میں اُن کی ایک دایہ دودھ پلانے والی ہے۔ وہیں اس کی دودھ کی مدت پوری ہوگی۔ یہ صدیق ہے۔ (الخصائص الکبریٰ از جلال الدین سیوطی ص ۱۸۷ ج ۲)

(۵) حضرت ماریہؓ محرم ۱۵ھ میں فوت ہوئیں اور حضرت عمرؓ فاروق نے نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں بقیع میں دفن کیا گیا۔ (تاریخ البدایہ والنہایہ ج ۵)

ازواج مطہراتؓ اہل بیت نبویؐ ہیں

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ وَ وَعِظَ وَ ذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! اَيُّهَا النَّاسُ! اِنِّىْ اَنْتَظِرُ اَنْ يَأْتِيَنِىْ رَسُوْلُ رَبِّىْ فَاُجِيْبَ وَ اَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: اَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَ الصِّدْقُ، فَاسْتَمْسِكُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ خُذُوْا بِهٖ. فَرَغَّبَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ وَ حَثَّ عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: وَ أَهْلِ بَيْتِىْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِىْ أَهْلِ بَيْتِىْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَقِيْلَ لِزَيْدٍ: وَ مَنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ؟ اَلَيْسَ نِسَائُهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ؟ فَقَالَ زَيْدٌ: اِنَّ نِسَائَهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ لٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ. قِيْلَ: وَ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ اٰلُ الْعَبَّاسِ وَ اٰلُ عَلِيٍّ وَ اٰلُ جَعْفَرٍ وَ اٰلُ عَقِيْلٍ. قِيْلَ: اَكُلُّ هٰؤُلَاءِ يُحْرَمُ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(مسلم شریف ج ۳ حدیث ۶۲۲۵، ابن جریر طبری، کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۷۶۱۹)

ازواج مطہراتؓ نیز کون کون اہل بیت ہیں؟

(ترجمہ:) حضرت زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم

ﷺ ہمیں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان خم نامی چشمہ پر تھے۔ آپ ﷺ نے حمد وثنا کے بعد وعظ ونصیحت کی اور پھر فرمایا:

اما بعد! اے لوگو! میں انتظار کر رہا ہوں کہ میرے پاس رب کا قاصد آئے، میں اُس کی بات قبول کروں۔ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں: ایک کتاب اللہ ہے، اس میں ہدایت اور سچائی ہے۔ کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ آپ نے ہمیں کتاب اللہ کی ترغیب دی اور اس پر ابھارا۔ پھر فرمایا: (دوسرے) میرے اہل بیت ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں۔ آپ نے تین بار فرمایا۔

زیدؓ بن ارقم سے پوچھا گیا: آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی بیویاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زیدؓ نے جواب دیا: آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ تو اہل بیت میں سے ہیں ہی، لیکن اہل بیت وہ لوگ بھی ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ پوچھا گیا: وہ کون ہیں؟ جواب دیا: وہ آل عباسؓ، آلِ علیؓ، آلِ جعفرؓ اور آلِ عقیلؓ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ جواب دیا: جی ہاں۔

(مسلم شریف حدیث ۶۲۲۵، رواہ ابن جریر طبری، کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۷۶۱۹)

ازواج مطہرات پر کون مہربان ہوں گے؟

(۲) مَسْنَدِ ابْنِ عَوْف: عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهٖ: لَا یَعْطِفُ عَلَیْکُنَّ بَعْدِیْ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصَّادِقُوْنَ

(ابن عساکر، کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۷۷۶۰)

ازواج مطہراتؓ پر صابرین اور صادقین مہربان ہوں گے

ترجمہ: ''مسند ابن عوف'' میں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ازواج مطہراتؓ سے فرماتے سُنا کہ میرے بعد تمہارے اوپر صرف وہی لوگ مہربان ہوں گے، جو صابرین اور صادقین ہوں گے۔

ازواج مطہراتؓ کے وظائف حضرت عمرؓ فاروق نے مقرر کئے

(۳) مَسْنَدِ عُمَر: عَنْ مَصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: فَرَضَ عُمَرُ بْنِ الْخَطَّابِ لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَشْرَةَ اٰلَافٍ وَ زَادَ عَائِشَةَ اَلْفَیْنِ وَ قَالَ: اِنَّهَا نَهَا حَبِیْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

(الخرائطی فی اعتلال القلوب، کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۷۷۷۴)

ازواجِ مطہراتؓ میں حضرت عائشہؓ کی امتیازی شان

ترجمہ: ''مسند عمر'': حضرت مصعب بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے امہات المؤمنینؓ کا وظیفہ دس ہزار (۱۰۰۰۰) درہم مقرر کیا۔ جب کہ حضرت عائشہؓ کے وظیفہ میں دو ہزار (۲۰۰۰) کا اضافہ کیا اور فرمایا: عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کی محبوب بیوی ہیں۔

تعمیر حجرات برائے ازواج مطہراتؓ

(۱) جب آپ ﷺ مسجد نبوی کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو ازواج مطہراتؓ کے لئے حجروں کی بنیاد ڈالی۔ اور سر دست دو حجرے تیار کرائے۔ ایک حضرت سودہؓ بنت زمعہ کے لئے اور دوسرا حضرت عائشہؓ کے لئے۔ بقیہ حجرے بعد میں حسب ضرورت تعمیر ہوئے۔ مسجد کے متصل حارثہ بن نعمان انصاریؓ کے مکانات تھے۔ جب آپ ﷺ کو ضرورت پیش آتی تو حضرت حارثہؓ آپ ﷺ کو نذر کر دیتے۔ اس طرح یکے بعد دیگرے تمام مکانات آپ ﷺ کی نذر کر دیئے۔ اکثر حجرے کھجور کی شاخوں کے اور بعض کچی اینٹوں کے تھے۔ دروازوں پر کمبل اور ٹاٹ کے پردے تھے۔ حجرے کیا تھے؟ زہد اور قناعت کی تصویر اور دُنیا کی بے ثباتی کا نقشہ تھے۔ ان حجروں میں اکثر و بیشتر رات کو چراغ نہیں جلتے تھے۔

(حوالہ سیرت مصطفیٰ ج ا ص ۴۳۰ مؤلفہ مولانا ادریس کاندھلوی بحوالہ بخاری شریف ج ا ص ۵۶)

ازواجِ مطہراتؓ کی وفات کے بعد حجرات مسجد نبوی میں شامل

(۲) سب ازواج مطہراتؓ کے انتقال کے بعد ولید بن عبدالملک کے حکم سے یہ تمام حجرے مسجد نبوی میں شامل کر دیئے گئے۔ جس وقت ولید کا یہ حکم مدینہ پہنچا تو تمام اہل مدینہ صدمہ سے چیخ اُٹھے۔

ابو امامہ سہل بن حنیف فرمایا کرتے تھے: کاش! وہ حجرے اسی طرح چھوڑ دیئے جاتے تا کہ لوگ دیکھتے کہ جس نبی ﷺ کے ہاتھ پر من جانب اللہ دُنیا کے تمام خزائن کی کنجیاں رکھ دی گئی تھیں، وہ نبی ﷺ کیسے حجروں اور کیسے چھپروں میں زندگی بسر کرتے تھے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت

عبدالوحید الحنفی

چکوال

۲۳ ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۲۰۰۹ء

بروز جمعہ

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com

یا اللہ مدد

اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جوئے چایا رہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مناقب

امام حسن رضؓ و امام حسین رضؓ

آل رضؓ و اصحاب رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(حصہ سوم)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 12

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

نور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

آیت مباہلہ اور آلؓ و اصحابؓ	3
انفسنا اور ابنائنا سے مراد	7
نفس رسولؐ سے مراد، فریق مخالف کا استدلال	8
حضرت فاطمہؓ کے فضائل	10
معجزاتِ نبوی ﷺ اور عصر حاضر	11
جنت البقیع سے دُخترِ رسولؐ کا جسد مبارک چوری کرنے کی سازش	12
بناتِؓ رسولؐ کا تذکرہ وتبصرہ	13
حضرت امام حسنؓ بن علیؓ المرتضیٰ	17
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	18
امام حسینؓ اور یزید	19
حضرت حسنؓ و حسینؓ کی شان	20
حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کی شان	20
حضرت حسنؓ و حسینؓ کی شان	21
حضرت امام حسنؓ کی فضلیت	22
فضائل امام حسنؓ و حسینؓ	22
حضرت حسینؓ فرات کے کنارے شہید ہوں گے	23
حضرت حسنؓ و حسینؓ اور حضرت فاطمہؓ کی شان	23
حضرت امام حسنؓ کی فضیلت	24
قتل حسین کی خبر حدیث میں	24
حضرت امام حسینؓ اور یزیدی اقتدار	25
حضرت امام حسین اور اہل سنت کا عقیدہ	26
حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ارشاد	29
محبت علیؓ اہل سنت ہونے کی شرط	29
حضرت علیؓ برحق خلیفہ تھے	31
شہادت امام حسینؓ	32

☆☆☆☆

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ..... چکوال

ٹائٹل وکمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701

ناشر: **کشمیر** بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

مناقب امام حسنؓ و امام حسینؓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

حضرت امام حسنؓ بن علیؓ المرتضیٰ

☆ آپ کے نانا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں، آنحضرت ﷺ کے روحانی پھول ہیں، آپ جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

☆ آپ ۱۵ رمضان ۳ ہجری (مطابق یکم مارچ ۶۲۵ء) میں پیدا ہوئے۔

☆ آپ سے حسنؒ بن حسنؓ اور حضرت ابوہریرہؓ نیز ایک جماعت کثیر نے احادیث نبویؐ روایت کی ہے۔

☆ اپنے والد حضرت علیؓ کی شہادت کوفہ کے بعد مسلمانوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت علی الموت کی۔ جن کی تعداد چالیس ہزار (۴۰۰۰۰) تھی۔ حضرت حسنؓ نے ۱۵ جمادی الاولیٰ ۴۱ھ میں خلافت کا کام حضرت امیر معاویہؓ کے سپرد کیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۷ سال ۶ ماہ تھی۔

☆ باختلاف روایت ۴۴ھ یا ۴۹ھ میں انتقال فرمایا۔ جنت البقیع میں دفن

کئے گئے۔عمر ۴۱ یا ۴۵ سال ۳ ماہ پائی۔

(اکمال فی اسماء الرجال مشکوٰۃ شریف ج ۳ ص ۳۳۶)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

سَیِّدُ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّةِ وَ قُرَّةُ عَیْنِ اَھْلِ السُّنَّةِ ،شہید کربلا حضرت امام حسینؓ ابن علی المرتضیٰؓ ،نواسہ سرورِ کائنات رحمت للعالمین ﷺ

☆ ۵ شعبان المعظم ۴ھ مطابق ۲۱ جنوری ۶۲۶ء مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

☆ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے آپ کا نام حسینؓ رکھا۔

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اہل عراق کے کسی شخص نے پوچھا کہ مچھر کا خون اگر کپڑے پر لگ جائے (تو کیا کیا جائے)؟ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کے فرزند کو ان لوگوں نے قتل کر دیا (اس وقت کوئی مسئلہ نہ پوچھا)۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، وہ فرماتے تھے:

اَلْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا (بخاری شریف ج ۲ حدیث ۹۴۰)

(حسنؓ اور حسینؓ میری دنیا کی بہار ہیں۔)

☆ حضرت قتادہ کے بیان کے مطابق حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ۱۰ محرم ۶۱ھ مطابق ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ء شہید ہوئے۔اور آپ کی عمر ۵۶ سال

۵ ماہ ۵ دن تھی۔ (بحوالہ تاریخ ابن کثیر جلد ششم)

امام حسینؓ اور یزید

☆ یزید کی پیدائش ۲۶ھ مطابق ۶۴۷ء میں ہوئی تھی۔ یہ صحابی نہیں ہے۔

☆ حضرت امیر معاویہؓ ۲۲ رجب ۶۰ھ مطابق ۲۹ اپریل ۶۸۰ء بدھ کے دن جب انتقال فرما گئے تو یزید بن معاویہؓ والی ملک ہوا۔

☆ یزید کی عمر اس وقت ۳۳ سال تھی اور امام حسینؓ کی عمر ۵۶ سال تھی۔

☆ حضرت امیر معاویہؓ کی عمر وفات کے وقت پچھتّر (۷۵) برس تھی۔

☆ قریش کے چار شخصوں نے یزید کی بیعت نہ کی:

(۱) عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ (۲) عبداللہ بن عمرؓ

(۳) عبداللہ بن زبیرؓ (۴) حسین بن علیؓ

☆ حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کے وقت یزید موجود نہ تھا۔ ضحاک بن قیسؓ جو کہ آنحضرت ﷺ کے صحابی تھے، نے امیر معاویہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

☆ یزید اس وقت مقام حوارین میں تھا۔ نمازِ جنازہ میں شمولیت سے محروم رہا۔

☆ یزید ۲۲ رجب ۶۰ھ سے ۱۴ ربیع الاول ۶۴ھ مطابق ۱۴ نومبر ۶۸۳ء

تک ۳ سال ۹ ماہ تک حکمران رہا اور درد قلنج سے انتقال کر گیا۔

☆ یزید فاسق تھا اور اس کا فسق اتنا مشہور اور متفق علیہ ہے کہ کربلا، حرّہ اور محاصرہ مکہ کے بعد کسی ایک صحابیؓ سے بھی اس بات کا ثبوت نہیں ملتا کہ انہوں نے یزید کو واضح طور پر صالح و عادل کہا ہو۔

(خارجی فتنہ حصہ دوم ص ۶۶۱ مؤلفہ قاضی مظہر حسین)

حضرت حسنؓ و حسینؓ کی شان

(۱).....فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

اَلْحَسَنُ مِنِّیْ وَ الْحُسَیْنُ مِنْ عَلِیّ

ترجمہ: حسن مجھ سے (مشابہ) ہے اور حسین علی سے (مشابہ) ہے۔

(حسن ..... جامع الصغیر السیوطی، البانی جلد اول حدیث ۳۱۷۹ ..... (۲) مسند احمد بن حنبل ..... (۳) ابن عساکر: عن المقوام ..... (۴) الصحیحہ البانی حدیث ۸۱۱۱)

حضرت حسنؓ و حسینؓ کی شان

(۲) ..... عَنْ اِبْنِ عُمَر، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ اور حسینؓ سردار ہیں جنت کے جوانوں کے اور باپ ان

دونوں کا ان دونوں سے بہتر ہے۔

(سنن ابن ماجہ حدیث ۱۱۸ ..... (صحیح) جامعہ الصغیر السیوطی۔ البانی جلد اول حدیث ۳۱۸۲
.....(۲) ابن ماجہ حدیث ۱۱۸ ..... (۳) مستدرک حاکم عن ابن عمر ..... (۴) طبرانی۔ عن قرۃ
وعن مالک بن الحوارث .....(۵) مستدرک حاکم۔ عن ابن مسعود)

حضرت حسنؓ وحضرت حسینؓ کی شان

(۳) ..... وَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهٗ فَاِذَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ: هٰذَانِ ابْنَايَ وَ ابْنَا بُنَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا، فَاَحِبَّهُمَا، وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا (رواہ الترمذی، مشکوۃ شریف حدیث ۵۹۰۳)

ترجمہ: حضرت اسامہؓ بن زید کہتے ہیں کہ میں ایک ضرورت سے رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی ﷺ گھر کے اندر سے اس حال میں آئے کہ آپ ایک چیز کے اندر لپٹے ہوئے تھے۔ جس سے میں ناواقف تھا کہ وہ چیز کیا ہے؟ جب آپ سے میں اپنی ضرورت کو عرض کر چکا اور اپنی حاجت سے فارغ ہو گیا تو میں نے پوچھا: حضور ﷺ! یہ کیا چیز لپٹے ہوئے ہیں؟ آپ ﷺ نے اس چیز کو کھولا تو وہ حسنؓ اور حسینؓ تھے، جو آپ ﷺ کے دونوں کولہوں پر بغلوں میں

تھے۔ اور آپ ان پر چادر ڈالے تھے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت کر۔ اور جو شخص ان سے محبت کرے، تو اس سے محبت کر۔ (حسن ..... جامع الصغیر البانی، جلد دوم حدیث ۷۰۰۳

.....(۲) ترمذی۔ صحیح ابن حبان عن اسامہ بن زید.....(۳) المشکوٰۃ جلد سوم (حدیث ۵۹۰۳)

حضرت امام حسنؓ کی فضلیت

(۴) ..... حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ اَبَابَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ الْحَسَنُ اِلٰى جَنْبِهٖ يَنْظُرُ اِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَ اِلَيْهِ مَرَّةً وَ يَقُوْلُ النَّبِيُّ هٰذَا سَيِّدٌ وَّ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (بخاری شریف کتاب الانبیاء۔ باب ۴۵۶ حدیث ۹۳۳)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں منبر پر دیکھا کہ حضرت حسنؓ آپ کے پہلو میں تھے کبھی آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور کبھی حضرت حسنؓ کی جانب۔ اور فرماتے جاتے تھے میرا یہ بیٹا سید (سردار) ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو فرقوں میں صلح کرادے۔ (بخاری شریف جلد دوم)

فضائل امام حسنؓ و حسینؓ

(۵) ..... حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ

حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبطٌ مِنَ الْاَسْبَاط (صحیح)

ترجمہ: حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے اللہ دوست رکھے اس کو جس نے حسینؓ کو دوست رکھا۔ حسینؓ میری اولاد بنات میں سے ایک ہے۔

(حوالہ: الاحادیث الصحیحہ البانی جلد نمبر ۳ حدیث ۱۲۲۷ ..... بہ حوالہ۔ اخرجہ البخاری فی التاریخ (۴۱۵/۲/۴) .....(۲) والترمذی (۳۷۷۷) .....(۳) ابن ماجہ حدیث ۱۲۲ .....(۴) ابن حبان (۲۲۴۰) ..... (۵) مستدرک حاکم (۱۷۷/۳) .....(۶) مسند احمد بن حنبل (۱۸۲/۴) وقال الحاکم صحیح الاسناد)

حضرت حسینؓ فرات کے کنارے شہید ہوں گے

(۶) ..... قام من عندی جبریل قبل. فحد ثنی ان الحسین یقتل بشط الفرات

ترجمہ: کھڑے ہوئے میرے پاس جبرائیل، پھر بیان کیا مجھ سے کہ حسینؓ قتل کیے جائیں گے نہر فرات کے کنارے پر۔

(صحیح .....احادیث صحیحہ البانی جلد ۳ حدیث ۱۱۷۱ .....بحوالہ (۱) اخرجہ مسند احمد بن حنبل (جلد ۱ ص ۸۵) .....(۲) اخرجہ مسند احمد بن حنبل جلد ۳ ص ۲۶۵، ۲۴۳) .....(۳) وابن حبان (۲۲۴۱) .....(۴) ابونعیم فی دلائل (۲۰۲) اخرجہ الحاکم جلد ۳ ص ۱۷۶، ۱۷۷ وقال صحیح علی شرط الشیخین .....(۵) اخرجہ مسند احمد (جلد ۶/۲۹۲) .....قلت ھذا اسناد رجالہ کلھم ثقات رجال الشیخین)

حضرت حسنؓ و حسینؓ اور حضرت فاطمہؓ کی شان

(۷) ..... اتانِیْ مَلَکٌ فَسَلَم عَلیَّ، نَزلَ مِنَ السَّمَاءِ لَمْ یَنْزِلْ قَبْلَهَا فَبَشَّرَنِیْ أَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَن فَاطِمَةَ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّة

ترجمہ: آیا میرے پاس فرشتہ۔ پھر سلام کیا مجھ پر۔ اُترا آسمان سے۔

نہیں اترا پہلے اس سے۔ پھر خوش خبری سنائی مجھ کو کہ بے شک حسنؓ و حسینؓ نوجوانان اہل جنت کے سردار ہوں گے اور یہ کہ حضرت فاطمہؓ اہل جنت عورتوں کی سردار ہیں۔ (صحیح الجامع الصغیر البانی حدیث ۷۹)

(احادیث الصحیحہ البانی ۷۹۶، مسند احمد بن حنبل، ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان، عن حذیفۃ)

حضرت امام حسنؓ کی فضیلت

(۸) ..... اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. (حدیث صحیح)

ترجمہ: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرا دے گا۔

(حوالہ: (مسند احمد بن حنبل۔ بخاری شریف۔ عن ابی بکرہ۔ اروض ۹۲۳ الاروا ۱۵۹۷ صحیح جامع الصغیر البانی جلد اول حدیث ۱۵۲۸)

قتل حسین کی خبر حدیث میں

(۹) ..... اَخْبَرَنِیْ جِبْرِیْلُ اَنَّ حُسَیْنًا یقتلُ بشاطیءِ الفراتِ

ترجمہ: خبر دی مجھ کو جبریلؑ نے کہ حسینؓ قتل کئے جائیں گے، فرات کے کنارے۔ (حدیث صحیح)

(حوالہ: صحیح الجامع الصغیر، والزیادہ البانی جلد اول حدیث ۲۱۹ بحوالہ طبقات ابن سعد۔ عن علی .....(۳) الاحادیث الصحیحہ مؤلفہ البانی حدیث ۱۱۷۱ .....(۴) مسند احمد بن حنبل .....(۵) مسند ابی یعلیٰ .....(۶) مسند بزار .....(۷) طبرانی)

(۱۰) ..... اَمَا رَأَیْتَ الْعَارِضَ الَّذِیْ عُرِضَ لِیْ قَبْلُ؟ هُوَ

مَلِكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطْ اِلَى الْاَرْضِ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، اِسْتَاذَنَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ، وَ يُبَشِّرَنِيْ اَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ. (ترمذی حدیث ۱۷۱۶ حدیث صحیح)

وہ ایک فرشتہ ہے، فرشتوں سے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا۔ اس فرشتے نے اپنے رب سے میرے پاس حاضر ہونے اور سلام کرنے کی اجازت چاہی تھی، چنانچہ اس کو اجازت مل گئی۔ اس فرشتہ نے مجھ کو یہ بشارت دی ہے۔ کہ حسنؓ اور حسینؓ جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور یہ کہ فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

(صحیح الجامع الصغیر البانی جلد اول حدیث ۱۳۲۸ الصحیحہ البانی ۷۹۶ مسند احمد بن حنبل۔ ترمذی۔ ج ۲ حدیث ۱۷۱۶ باب ۵۹۹۔ نسائی۔ صحیح ابن حبان عن حذیفہ)

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ لکھتے ہیں:

سوادِ اعظم اہل السنّت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزیدی اقتدار کے خلاف اپنے موقف پر قائم رہتے ہوئے معرکہ کربلا میں جو قربانی پیش کی ہے اس میں آپ کو اپنی بلند شان کے مطابق مرتبہ شہادت نصیب ہوا ہے۔ امام حسینؓ دین و شریعت کے مبلغ اور محافظ تھے۔ خلوص و تقویٰ کا پیکر تھے۔ حسب ارشاد نبوی جنت کے جوانوں

کے سردار ہیں۔ آپ کی شخصیت محض ذاتی اور خاندانی اقتدار کی ہوس سے بالا تر ہے۔ آپ نے جو کچھ کیا دین کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کیا۔ بعض مدعیانِ اسلام حضرت امام حسینؓ کو شہید نہیں مانتے۔ یہ لوگ خارجیت کے علمبردار ہیں یا غیر شعوری طور پر ان سے متاثر ہیں۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مفصل مکتوب میں حضرت حسینؓ کی شہادت کو شرعی دلائل سے ثابت کیا ہے۔ یہ فارسی مکتوب حضرت نانوتوی کے مجموعہ مکتوبات بنام ''قاسم العلوم'' میں شائع ہو چکا ہے۔ جس کے مترجم جناب مولانا پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب شیرکوٹی فاضل دیوبند مرحوم ہیں۔ اس مکتوب میں حضرت مرحوم فرماتے ہیں کہ:

''چوں ایں مقدمات شانزدہ گانہ تمہید یافت اعتراض شیعان خود پاش پاش شد و بطور سنیاں در شہادت جگر گوشہ رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم امام الشہدا آنحضرت امام حسین رضی اللہ عنہ وعن اولادہٖ جائے انگشت نہادن نماند و ہم چنیں در ولی عہد کردن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یزید پلید را خدشہ موجب انکار نہ برآمد''۔

ترجمہ: جب یہ سولہ مقدمات تمہید کے طور پر بیان ہو گئے تو شیعوں کے اعتراض کی دھجیاں بکھر گئیں۔ اور سنیوں کے طرزِ فکر کے مطابق رسول انس و جن ﷺ کے جگر گوشہ شہداء کے امام حضرت امام حسین رضی اللہ

عنہ وعن اولادہٖ کی شہادت پر انگلی اٹھانے کی گنجائش نہ رہی۔ اور اسی طرح امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے یزید پلید کو ولی عہد بنانے میں بھی کوئی خدشہ موجب انکار نہ نکلا۔ (قاسم العلوم مترجم اردو ص ۱۷۳)

حضرت امام حسینؓ کے بارے میں بہت زیادہ افراط وتفریط پائی جاتی ہے۔ رافضی آپ کو دیگر ائمہ اہل بیت کی طرح بذریعہ وحی خدا کی طرف سے نامزد امام معصوم مانتے ہیں۔ اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ وغیرہ انبیائے سابقین علیہم السلام سے بھی افضل مانتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ اور خارجی فرقہ کے لوگ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھی کافر قرار دیتے ہیں۔ اور حضرت امام حسینؓ کی بھی توہین وتکفیر کرتے ہیں۔ لیکن اہل السنّت والجماعت ان دونوں کے خلاف مسلک حق و اعتدال پر قائم ہیں۔ وہ ان حضرات کو اپنے اپنے درجہ پر تسلیم کرتے ہوئے ان کی محبت کو جزو ایمان قرار دیتے ہیں۔ نہ انبیاء اور خلفائے راشدینؓ پر ان کو فوقیت دیتے ہیں اور نہ کسی پہلو سے ان کی تنقیص و توہین کرتے ہیں۔ حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''منصب امامت'' میں امامت کے متعدد اقسام بیان کئے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

''پس خود خلیفہ سیاست ایمانی میں نبی کے مشابہ ہے، اسی واسطے اسے امام کہتے ہیں۔ پس نمازیوں کی جماعت کا متبوع ادائے نماز میں نبی کے مشابہ ہے اور وہی نماز کا امام ہے۔ حاصل کلام یہ کہ جو کوئی مذکورہ کمالات

میں سے کسی کمال میں انبیاء اللہ سے مشابہت رکھتا ہو، وہی امام ہے۔ وہ کمال لوگوں کے درمیان خواہ اس لقب سے مشہور ہو یا نہ، پس بالضرور کوئی اکابر امت میں امام المحبوبین ہوگا۔ اور کوئی امام المعظمین فی الملائکۃ المقربین، کوئی امام السادات، کوئی امام الملھمین، کوئی امام القضاۃ اور کوئی امام المجتھدین ہوگا، وغیرہ"۔

(منصب امامت مترجم اردو ص ۵۹)

نیز فرماتے ہیں:

پس مطلق لفظ امام سے صاحب امامت باطنہ سمجھا جاتا ہے اور بس۔ کسی امام سے ظہور ہدایت کی قلت اس کے درجہ علو و کمال کے سقوط یا کمی کا باعث نہیں بن سکتی۔ یہی ائمہ اہل بیت ہیں کہ ان میں سے ایک امام جعفر صادق جو پیشوائے عالم اور رہنمائے بنی آدم ہیں۔ ایک ان میں سے ان کے جد امجد حضرت سجاد ہیں، جو سوائے چند اکابر اہل بیت کے بہت کم لوگ ان سے مستفید ہوئے۔ (ایضاً ص ۷۲)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ:

امامت تامہ کو خلافت راشدہ، خلافت علی منہاج النبوت اور خلافت رحمت بھی کہتے ہیں۔ (ایضاً ص ۷۹)

بعض لوگ ان حضرات کے لئے امام کا لفظ بھی ناجائز قرار دیتے ہیں اور ان کو اہل بیت بھی تسلیم نہیں کرتے۔ یہ دراصل خارجی مشن کے اثرات

ہیں، جو شعوری یا غیر شعوری طور پر اہل سنت کے عنوان سے پھیلائے جا رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ امت کے مجددین و محدثین وغیرہ بھی لفظ امام اور اہل بیت کے مفہوم سے نا آشنا رہے ہیں۔ اور سُنّیت کے نام سے یہ طریق تبلیغ و اصلاح مذہب اہل السنّت والجماعت کو ہی مجروح کرنے والا ہے۔

حضرت مجدد کا ارشاد: امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

پس محبت حضرت امیرؓ شرط تسنّن آمد و آنکہ در محبت امیر طرف افراط اختیار کرد و زیادہ از انچہ شاید بوقوع آورد وغلو دراں محبت نمود و بہ سبب ردّ وطعن اصحاب خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام زبان کشود و ترک طریق صحابہ و تابعین و سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کرد رافضی نام یافت۔

پس اہل سنت متوسط اند درمیان افراط محبت امیر و درمیان تفریط آں محبت کہ روافض وخوارج اختیار کردہ اند.....الخ

ترجمہ: پس امیر المومنین حضرت علیؓ کی محبت اہل سنت ہونے کی شرط قرار پائی اور جو شخص یہ محبت نہیں رکھتا وہ اہل سنت سے خارج ہو گیا۔ اور خارجی نام پایا۔ اور جس نے حضرت علیؓ کی محبت میں افراط وغلو اختیار کیا اور آپ کو ان کے اصلی مقام سے بڑھا دیا۔ اور حضور خیر البشر ﷺ کے

اصحاب کے خلاف ردّ وطعن کی زبان کھولی، اس نے رافضی نام پایا۔ پس اہل سنت حضرت علیؓ کی محبت کے بارے میں اعتدال پر ہیں۔ کہ نہ رافضیوں کی طرح آپ کی محبت میں غلو کرتے ہیں اور نہ خارجیوں کی طرح آپ کی محبت میں کمی کرتے ہیں۔ (مکتوبات امام ربانی جلد۲ص۵۱)

نیز حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں:

محبت امیر رفض نیست۔ تبرّی از خلفائے ثلثہ رفض است۔

ترجمہ: حضرت علیؓ سے محبت رکھنا رفض وشیعیت نہیں ہے۔ رفض تو یہ ہے کہ خلفائے ثلثہ (حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان ذوالنورینؓ) سے تبرّی (بیزاری) اختیار کی جائے۔ (ایضاً ص۵۲)

فرماتے ہیں:

چگونہ عدم محبت اہل بیت درحق اہل سنت گمان بردہ شود کہ آں محبت نزد ایں بزرگواراں جزو ایمان است۔

ترجمہ: یہ کیوں کر گمان کیا جا سکتا ہے کہ اہل سنت کو اہل بیت سے محبت نہیں ہے جب کہ اہل سنت کے بزرگوں کے نزدیک اہل بیت کی محبت جزو ایمان ہے۔ اور وہ سلامتی خاتمہ کو ان کی محبت کی پختگی کے ساتھ وابستہ مانتے ہیں۔ الخ (ایضاً ص۵۲)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں جا بجا سنی عقیدہ کے برحق ہونے پر مضبوط دلائل پیش کرتے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کو چوتھا

برحق خلیفہ راشد تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت علی المرتضٰی سے جو اختلاف کیا وہ فروعی اور اجتہادی اختلاف تھا۔ حضرت معاویہؓ کے خلوص نیت پر شبہ نہیں ہوسکتا۔ اور حضرت علیؓ کا موقف گو صحیح تھا، لیکن اجتہادی غلطی کی وجہ سے حضرت معاویہؓ پر طعن نہیں کر سکتے۔ لیکن حضرت مجدد الف ثانی یزید کو صالح و مصلح نہیں مانتے بلکہ اسے فاسق قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

یزید بے دولت از زمرہ فسقہ است۔ (مکتوبات امام ربانی جلد اول ص ۲۷۵)

ترجمہ: یزید بے نصیب فاسقوں کے زمرہ میں شامل ہے۔

یہاں بطور نمونہ حضرت مجدد الف ثانی کے ارشادات اس لئے پیش کر دیئے گئے ہیں تا کہ اہل السنّت والجماعت کو معلوم ہو جائے کہ امام حسینؓ وغیرہ ائمہ اہل بیت کی محبت جزو ایمان ہے۔ اور آج کل خارجیت سے متاثر یا مذہب اہل سنت سے ناواقف بعض سنی مسلمان بھی جو بلا تامل یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ حسینؓ قتل کئے گئے تو کیا ہوا، وہ یزید کے مقابلے میں کیوں گئے تھے، وغیرہ۔ تو اس قسم کی گستاخانہ باتوں سے امام حسینؓ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ البتہ گستاخی کرنے والے اپنے ایمان کا ہی نقصان کرتے ہیں۔ حضرت امام حسینؓ کوئی آج کل کے سیاسی لیڈر تو نہیں ہیں کہ ان کے متعلق اپنے اپنے جذبات کے تحت تبصرہ کر لیا جائے۔ اور سنی مسلمان کیوں

کر گستاخی کا مرتکب ہوسکتا ہے، جب کہ مذہب اہل سنت کی کتب حدیث میں ان کے مخصوص فضائل مذکور ہیں۔ (یادگارِ حسینؓ مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ ص ۳ تا ۹)

شہادت امام حسینؓ

۱۰ محرم ۶۱ھ مطابق ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ء کربلا میں کوفہ اور دجلہ کے درمیان شہادت حاصل کی۔ یہ عراق کا علاقہ ہے۔ سنان بن انس نخعی نے آپؓ کو شہید کیا تھا۔ سنان کو سنان بن سنان بھی کہتے ہیں۔

ایک روایت یہ ہے کہ شمر بن ذی الجوشن نے شہید کیا تھا۔ اور خولی بن یزید اصبحی نے جو قبیلہ حمیر کا آدمی ہے، آپؓ کا سر جسم سے علیحدہ کیا تھا۔ جسے عبیداللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ کربلا میں حضرت حسینؓ کے رشتہ داروں میں تئیس (۲۳) آدمی شہید ہوئے۔

آپ سے حضرت ابوہریرہؓ اور آپ کے بیٹے زین العابدینؒ، صاحبزادی فاطمہؒ اور سکینہؒ نے روایت کی ہے۔ قضائے الٰہی عاشورہ ۱۰ محرم ہی کے دن ۶۷ھ میں عبیداللہ بن زیاد کا سر ابراہیم بن مالک اشترنخعی نے کاٹ کر مختار کو اور مختار نے عبداللہ بن زبیرؓ کو بھیج دیا۔ اور ابن زبیرؓ نواسہ صدیق اکبرؓ نے مدینہ میں امام زین العابدینؒ کو پیش کر دیا۔

(اکمال فی اسماء الرجال مشکوٰۃ شریف ج ۳ ص ۳۷)

حضرت حسنؓ و حسینؓ کی شان

(۱۱) ..... اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃ

ترجمہ: حسنؓ اور حسینؓ جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

(حسن ..... جامع الصغیر السیوطی، البانی جلد اول حدیث ۳۱۸۱ .....(۱) مسند احمد بن حنبل .....(۲) ترمذی۔عن ابی سعید .....(۳) طبرانی عن عمر وعن علی۔ وعن جابر۔ وعن ابو ہریرہ .....(۴) طبرانی اوسط عن اسامہ .....(۵) الکامل ابن عدی)

حسنؓ و حسینؓ دو پھول

(۱۲) ..... وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَتَای مِنَ الدُّنْیَا

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بے شک حسنؓ اور حسینؓ دونوں میری دنیا کے دو پھول ہیں۔

[احادیث صحیحہ البانی ..... (صحیح) اخرجہ البخاری (جلد دوم حدیث ۹۴۰) .....(۲) ترمذی .....(۳) مسند احمد بن حنبل .....(۴) ابن حبان فی صحیحہ]

حضرت امام حسنؓ و حسینؓ کی شان

(۱۳) ..... ھٰذَا مِنِّیْ یَعْنِی الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنُ مِنْ عَلِیّ

ترجمہ: یہ یعنی حسنؓ مجھ سے (مشابہ) ہیں اور حسینؓ علیؓ سے (مشابہ) ہیں۔

(صحیح .....(۱) جامع الصغیر البانی جلد دوم حدیث ۶۹۹۹ .....(۲) ابوداؤد (عن المقدام بن معدیکرسر) .....(۳) مسند احمد)

حضرت حسنؓ و حسینؓ کی شان

(۱۴) ..... عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ان النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ، فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہؓ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حسنؓ اور حسینؓ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔ اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔

(حسن ..... جامع صغیر جلد دوم البانی حدیث ۵۹۵۴ ..... (۲) مسند احمد بن حنبل ..... (۳) ابن ماجہ حدیث ۱۴۳ عن ہریرہ ..... (۴) مستدرک حاکم عن ابی ہریرہ بحوالہ۔ فی الزوائد۔ اسنادہ صحیح و رجالہ ثقات)

حضرت امام حسنؓ و حسینؓ کے فضائل

(۱۵) ..... قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ (یہ حدیث ترمذی شریف میں ہے۔)

(۱۶) ..... عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَ كَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِیْ لِیْ ابْنَیَّ فَيَشُمُّهُمَا وَ يَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ (رواہ الترمذی بحوالہ مشکوۃ حدیث ۵۹۰۵)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کو اپنے اہل بیت میں سے سب سے زیادہ پیارے

کون ہیں؟ تو فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ۔ اور آپ حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلا لو۔ پھر آپ ان دونوں کو سونگھتے اور اپنے گلے سے لگا لیتے۔ (یہ حدیث بھی ترمذی شریف میں ہے۔)

(۱۷) ..... قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسینؓ مجھ سے ہیں اور میں حسینؓ سے ہوں۔ جو شخص حسینؓ سے محبت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے۔ حسینؓ میری بیٹی کی اولاد میں سے ہیں۔ (یہ حدیث ترمذی شریف میں ہے۔)

(۱۸) ..... رسول اللہ ﷺ نے حسنؓ اور حسینؓ دونوں کے متعلق فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا وَ اَحِبَّھُمَا وَ اَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا (رواہ الترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں۔ تو بھی ان دونوں سے محبت رکھ اور اس شخص سے بھی محبت رکھ جو ان دونوں سے محبت رکھتا ہے۔ (یہ حدیث بھی ترمذی شریف میں ہے۔)

مندرجہ بالا احادیث میں سے حدیث نمبر ۱۶ سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔ اور یہ عقیدہ حضور ﷺ

کی ازواج مطہرات کے از روئے قرآن اہل بیت ہونے کے منافی نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ احزاب کی آیت تطہیر کے تحت لکھتے ہیں کہ:

بہرحال اہل بیت میں اس جگہ ازواج مطہرات کا داخل ہونا یقینی ہے۔ بلکہ آیت کا خطاب اولاً ان ہی سے ہے۔ لیکن چونکہ اولاد و داماد بھی بجائے خود اہل بیت (گھر والوں) میں شامل ہیں، بلکہ بعض حیثیات سے وہ اس لفظ کے زیادہ مستحق ہیں۔ جیسا کہ مسند احمد کی ایک روایت میں "احـــــق" کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کا حضرت فاطمہ، علی، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو ایک چادر میں لے کر "**الـلـهـم هـؤلاء اهـل بيتـى**" وغیرہ فرمانا یا حضرت فاطمہؓ کے مکان کے قریب گذرتے ہوئے "**الـصـلوٰة اهل البيت يريد الله ليذهب عنكم الـرجـس** الخ" سے خطاب کرنا، اس حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے تھا کہ گو آیت کا نزول بظاہر ازواج کے حق میں ہوا اور انہی سے تخاطب ہو رہا ہے، مگر یہ حضرات بھی بطریق اولیٰ اس لقب کے مستحق اور فضیلت تطہیر کے اہل ہیں۔ باقی ازواج مطہرات چونکہ خطاب قرآن کی اوّلیں مخاطب تھیں، اس لئے اس کی نسبت اس قسم کے اظہار اور تصریح کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ (فوائد ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب اسیر مالٹا)

بہرحال احادیث شریف کی روشنی میں سنی مذہب کے اندر رہ کر کوئی

شخص ان حضرات کے اہل بیت اور خدا و رسول ﷺ کے مقبول و محبوب ہونے کا انکار نہیں کرسکتا۔ اس لئے محمود احمد عباسی نے اپنی کتاب ''خلافت معاویہؓ و یزید'' میں صحیح مسلم شریف کی مندرجہ حدیث کو وضعی (من گھڑت) قرار دے دیا ہے۔ جس میں حضرت علیؓ وغیرہ کے لئے ''اللھم ھؤلاء اھل بیتی'' فرمایا گیا ہے۔ بہرحال عباسی کی ''خلافت معاویہؓ و یزید'' ہو یا ابوالاعلیٰ مودودی کی ''خلافت وملوکیت'' دونوں میں افراط وتفریط پائی جاتی ہے۔ اور دونوں کتابیں اپنے اپنے دائرہ میں خلفائے راشدین، صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کے متعلق سواد اعظم اہل سنت کے صحیح عقائد کو مجروح کرنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ خلاف حق ان جدید نظریات باطلہ سے امت مسلمہ کو محفوظ رکھیں۔ آمین یا الٰہ العلمین۔ (یادگار حسینؓ مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ ص ۱۲)

ماتم وتعزیہ کے مظاہرے

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ و دیگر ائمہ اہل بیت کے متعلق مختصر طور پر مذہب اہل السنّت والجماعت کا برحق عقیدہ اوپر لکھ دیا گیا ہے۔ حضرت امام حسینؓ شہید ہیں اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ لیکن روافض نے جس طرح ان کو انبیائے سابقین علیہم السلام پر فضیلت دے کر غلو اختیار کیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے شہید کربلا کی یادگار میں نوحہ و ماتم، سینہ کوبی، زنجیر زنی اور تعزیہ و دلدل (ذوالجناح) کے جلوسوں اور مظاہروں کو امام حسینؓ کی

محبت کا شرعی تقاضا اور کارِ ثواب سمجھا ہوا ہے۔ یہ حضرت امام کے مشن اور مقصد حیات کے بالکل خلاف ہے۔ محبت شرعی کا تقاضا محبوب کی اتباع ہے، نہ کہ خلاف ورزی۔ اگر تحقیق و انصاف سے کام لیا جائے تو شیعہ مذہب کی احادیث کے تحت بھی مروجہ ماتمی افعال شرعاً ناجائز ہیں۔ جن سے رسول خدا ﷺ اور خود امام حسین رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ:

(۱)..... دورِ حاضر کے مشہور شیعہ مفسر مولوی مقبول احمد دہلوی نے سورۃ الممتحنہ کی آیت "وَ لَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

کافی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے مکہ فتح کیا تو مردوں نے بیعت کی۔ پھر عورتیں بیعت کرنے آئیں تو خدا نے یہ پوری آیت نازل فرمائی: "یاایھا النبی"۔ اس وقت ہندہ نے تو کہا کہ ہم نے اپنے بچوں کو جب کہ وہ چھوٹے تھے، پرورش کیا اور جب وہ بڑے ہوئے تو آپ نے قتل کر ڈالا۔ اور ام الحکم بنت حارث بن ہشام نے جو عکرمہ بن ابی جہل کے نکاح میں تھی، یہ عرض کی کہ وہ نیکی جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہم اس میں آپ کی نافرمانی نہ کریں، وہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اپنے رخساروں پر طمانچے نہ مارو۔ اپنے منہ نہ نوچو۔ اپنے بال نہ کھولو۔ اپنے گریبان چاک نہ کرو۔ اپنے کپڑے کالے نہ رنگو۔ اور ہائے وائے کر کے نہ روؤ۔ پس آنحضرت ﷺ نے انہی باتوں پر جو آیت و حدیث

میں مذکور ہیں، بیعت لینی چاہی۔ (ترجمہ مقبول استقلال پریس لاہور بار پنجم)

اور یہی حدیث تفسیر قمی میں بھی منقول ہے۔

(۲) ..... میدان کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمشیرہ حضرت زینبؓ کو یہ نصیحت فرمائی تھی کہ:

اے خواہر گرامی! تم کو میں قسم دیتا ہوں کہ جب میں شہید ہو کر بعالم بقا رحلت کروں، گریبان چاک نہ کرنا اور منہ نہ نوچنا، واویلا نہ کرنا۔ پس اپنی حرم کو فی الجملہ تسلی و دلاسہ دے کے تہیہ سفر آخرت درست کیا۔

(جلاء العیون مترجم اردو جلد دوم ص ۱۷۸ مصنفہ علامہ باقر مجلسی مطبوعہ انصاف پریس لاہور)

شیعہ مذہب کی تفاسیر و احادیث کی بناء پر تو یہ ماتمی افعال و رسوم ناجائز ہیں۔ جن کو امام حسینؓ کی محبت و یادگار کے نام سے ملک میں پھیلایا جا رہا ہے۔ لیکن شیعہ فرقہ کے علماء اگر مروجہ ماتم کو کارِ ثواب ہی قرار دیتے ہیں تو وہ جو چاہیں اختیار کریں۔

اہل سنت کی خدمت میں

مگر مسلمانانِ اہل السنّت والجماعت کے لئے تو ان ماتمی افعال کے جائز ہونے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ کیوں کہ دیوبندی ہوں یا بریلوی اہل سنت کے علماء ماتم و تعزیہ وغیرہ کو ناجائز اور حرام ہی قرار دیتے ہیں۔ اور علمائے اہل حدیث کے نزدیک بھی یہ امور ناجائز ہی ہیں۔ مسئلہ ماتم کے موضوع پر میرا ایک مختصر رسالہ ''ہم ماتم کیوں نہیں کرتے؟'' اور ایک ضخیم

کتاب ''بشارت الدارین'' صفحات ۶۱۷ شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں اہل سنت کے دلائل اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات کی تفصیل موجود ہے۔ یہاں بطور اختصار بعض حوالجات حسب ذیل ہیں:

(۱) ..... جنگ اُحد میں کفار قریش کے مقابلہ میں ستر (۷۰) اصحابؓ شہید ہوئے تھے۔ اور خود حضور رحمت للعٰلمین ﷺ کے دندانِ مبارک بھی شہید ہوئے۔ طبعًا یہ المناک واقعہ تھا۔ لیکن شرعی پہلو سے چونکہ ان اصحاب کو شہادت کا بلند مقام نصیب ہوا اور ان کی یہ قربانی قابل فخر تھی۔ راہِ حق میں مصائب و تکالیف کی وجہ سے ہی مجاہدین کے کمالات صبر و استقامت نمایاں ہوتے ہیں اور مومنین کے اس قسم کے امتحانات میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمتیں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے شہدائے احد کے متعلق یہ ارشاد فرمایا:

لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران رکوع ۱۴)

ترجمہ: اور نہ تم سست ہو اور نہ غم کھاؤ اگر تم مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔

اس آیت میں جب اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو شہدائے احد کا غم باقی رکھنے سے منع فرما دیا ہے تو غم و الم کی بنیاد پر ماتم کی ہر شکل شرعاً ممنوع قرار دی جائے گی۔ شاعر اسلام حفیظ جالندھری نے شہدائے احد کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کو اپنے اشعار میں کیا خوب بیان کیا ہے۔ ؎

ہوا ارشاد بے شک قدرتی ہے غم جدائی کا
مسلماں کو نہیں واجب مگر شیوہ دہائی کا

تمہیں اسلام صبر و ضبط کی تلقین کرتا ہے
صبوری کی خدائے پاک خود تحسین کرتا ہے
شہید اک مقصد اعلیٰ کی خاطر دے کے قربانی
نوید زندگی لاتے ہیں بہر نوع انسانی
ہمیشہ احترام ان کا فروغ آدمیت ہے
مگر یہ پیٹنا رونا تو رسم جاہلیت ہے
نہ جانو مردہ آب تیغ کے لذت چشیدوں کو
خدا ضائع نہیں کرتا کبھی اپنے شہیدوں کو
لہٰذا یہ بکا، یہ پیٹنا، یہ سوگ، یہ ماتم
یہ کپڑے پھاڑ لینا، بین کرنا بیٹھ کر باہم
کرو پرہیز ان سے جاہلیت کی ہیں یہ باتیں
بجائے ان کے لازم شکر حق ہے اور مناجاتیں
یہ ارشادات والا سن کے لوگوں کو سکون آیا
سمجھ میں معنی انا الیہ راجعوں آیا
ہوا امت کا شیوہ آج سے ضبط و شکیبائی
مٹی افسردگی، گلزار ہستی میں بہار آئی

(شاہنامہ اسلام جلد۴ ص ۶۵)

(۲).....صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُیُوْبَ وَ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃ

ترجمہ: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخسارے پیٹے اور گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح پکارے چلائے۔

سیرت کی مشہور کتاب ''رحمت للعلمین'' جلد اول میں فتح مکہ کے بیان میں رسول اللہ ﷺ سے عورتوں کی بیعت کے متعلق لکھا ہے کہ:

عورتوں سے یہ بھی اقرار لئے جاتے تھے: کسی کے سوگ میں منہ نہ نوچیں گی، طمانچوں سے چہرہ نہ پیٹیں گی، نہ سر کے بال کھولیں گی، نہ گریبان چاک کریں گی، نہ سیاہ کپڑے پہنے گی، نہ قبر پر سوگواری میں بیٹھیں گی۔

قرآن وحدیث کے ان واضح ارشادات کے بعد کوئی سنی عالم کیا مروجہ ماتمی مظاہروں کے دیکھنے سننے کا فتویٰ دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں علمائے اہل السنّت والجماعت اس قسم کے ماتمی منکرات کی واضح تردید کر کے اُمت کی رہنمائی فرماتے رہے ہیں۔ چنانچہ:

(۱).....حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مجلس ماتم کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

اس مجلس میں بہ نیت زیارت وگریہ زاری کے بھی حاضر ہونا ناجائز ہے۔ اس واسطے کہ اس جگہ کوئی زیارت نہیں کہ زیارت کے واسطے جائے۔ اور وہاں لکڑی جو تعزیہ دار کی بنائی ہوئی ہے وہ قابل زیارت نہیں بلکہ مٹانے کے قابل ہے۔ الخ

(ب) اور فاتحہ و درود پڑھنا فی نفسہٖ درست ہے لیکن ایسی جگہ یعنی مجلس تعزیہ داری میں پڑھنے سے ایک طرح کی بے ادبی ہوتی ہے۔ اس واسطے کہ ایسی مجلس اس قابل ہے کہ مٹا دی جائے اور ایسی مجلس میں نجاست معنوی ہوتی ہے۔ اور فاتحہ و درود اس جگہ پڑھنا چاہیے جو نجاست ظاہری و باطنی سے پاک ہو۔ الخ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۶۵ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

(۲) ..... دیوبندی مسلک کے عظیم مقتداء قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ میں حسب ذیل سوال و جواب منقول ہے:

سوال: یوم عاشور کو یوم شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ گمان کرنا و احکام ماتم و نوحہ و گریہ زاری و بے قراری کے برپا کرنا اور گھر گھر مجالس شہادت نامہ منعقد کرنا اور واعظین کو بھی بالخصوص ان ایام میں شہادت نامہ یا وفات نامہ بیان کرنا خاص کر روایات خلاف وضعیفہ سے۔ اور یہ کل امور بدعات و معصیت ہیں یا نہیں؟ بینوا و توجروا۔

جواب: ذکر شہادت کا ایام عشرہ محرم میں کرنا بمشابہت روافض کے منع ہے۔ اور ماتم و نوحہ کرنا حرام ہے۔ الخ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰۵)

(ب) سوال: غم کرنا امام حسینؓ کا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غم اس وقت تھا، جب آپ شہید ہوئے۔ تمام عمر غم کرنا کسی کے واسطے شرع میں حلال نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۷۱)

(ماخوذ از یادگار حسینؓ مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ ص ۳ تا ۹)

اہل السنّت کی تعریف حضرت علیؓ کی زبان مبارک سے

''احتجاج طبرسی'' شیعہ مذہب کی مستند کتاب میں ہے کہ حضرت شیر خدا علی المرتضیٰؓ بصرہ میں خطبہ دے رہے تھے تو ایک شخص نے آپؓ سے دریافت کیا کہ اَھْلُ الْجَمَاعَةِ، اَھْلُ الْفِرْقَةِ، اَھْلُ الْبِدْعَةِ اور اَھْلُ السُّنَّةِ کون لوگ ہیں؟

اس کے جواب میں حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا:

اَمَّا اَھْلُ الْجَمَاعَةِ فَاَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ وَ اِنْ قَلُّوْا وَ ذٰلِکَ الْحَقُّ عَنْ اَمْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِہٖ وَ اَھْلُ الْفِرْقَةِ الْمُخَالِفُوْنَ لِیْ وَلِمَنِ اتَّبَعَنِیْ وَ اِنْ کَثُرُوْا اَمَّا اَھْلُ السُّنَّةِ فَالْمُتَمَسِّکُوْنَ بِمَا سَنَّہُ اللّٰہِ وَ رَسُوْلُہٗ وَاِنْ قَلُّوْا. وَاَمَّا اَھْلُ الْبِدْعَةِ فَالْمُخَالِفُوْنَ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَ لِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہِ الْعَامِلُوْنَ بِرَأْیِھِمْ وَ اَھْوَائِھِمْ وَ اِنْ کَثُرُوْا (احتجاج طبرسی جلد اول ص ۲۴۶)

ترجمہ: اہل الجماعت میں ہوں یعنی وہ لوگ جو میری اتباع کریں اگرچہ وہ تھوڑے ہوں اور یہ حق ہے اللہ تعالیٰ کے امر سے اور اس کے رسول ﷺ کے امر سے اور الفرقہ وہ ہیں جو میرے مخالف ہیں۔ اور اہل السنّت وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے طریقے (حکم) اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہیں اگرچہ وہ کہیں تھوڑے ہوں۔ اور

اہل بدعت وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کے مخالف ہیں، جو اپنی آراء اور خواہشات پر عمل کرنے والے ہیں اگرچہ وہ کہیں زیادہ ہوں۔ (احتجاج طبرسی جلد اول ص ۲۴۶)

امام حسنؓ اور امام حسینؓ اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان کربلا میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا:

اَوَلَمْ یُبَلِّغْکُمْ قَوْلٌ مُسْتَفِیْضٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ لِیْ وَ لِاَخِیْ اَنْتُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَقُرَّۃُ عَیْنِ اَھْلِ السُّنَّۃِ فَاِنْ صَدَقْتُمُوْنِیْ بِمَا اَقُوْلُ وَ ھُوَ الْحَقُّ وَاللّٰہِ مَا تَعَمَّدْتُ کِذْبًا

(تاریخ ابن خلدون جلد دوم ص ۵۳۳ و تاریخ کامل ابن اثیر جلد چہارم ص ۲۶ طبع بیروت)

ترجمہ: کیا تم کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور میرے بھائی (حضرت حسنؓ) کے حق میں یہ فرمایا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنت کے سردار ہو۔ اور تم دونوں اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو؟ پس جو میں نے تم سے کہا ہے اس کی تصدیق کرو اور یہی سچ ہے۔ بخدا میں نے جھوٹ نہیں بولا۔

شانِ امام حسینؓ

قائدِ اہل سنت مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی نے شانِ امام حسینؓ کیا خوب بیان کی ہے:

کس کے سیما سے نمایاں تھا ولایت کا نشاں
کس کے چہرہ کی چمک مثل چراغِ تاباں؟
کس کے دم سے ہوئی عالم میں حقیقت عریاں؟
کس کے سینہ میں منور تھا چراغِ عرفاں؟
جو نواسہ تھا محمدؐ کا، علیؓ کا پیارا
حضرتِ فاطمہؓ کی آنکھ کا جو تھا تارا
خوف دشمن کا نہ اعداء کی ستم گاری کا
تیغ و خنجر کا نہ باطل کی جفا کاری کا
چینی و رومی و ہندی کا، نہ تاتاری کا
قلب مومن میں بھروسہ تھا فقط باری کا
گرز توحید سے دشمن کے صنم کو توڑا
راہِ حق میں بخوشی جاہ و حشم کو چھوڑا
تخت و دولت نہ حکومت کا وہ شیدائی تھا
مظہرِ حق تھا شہادت کا وہ خود داعی تھا

(قائد اہل سنت نمبر ماہنامہ حق چار یار ج ۱۸ ش ۳ ص ۱۲۶۵)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوة وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

☆☆☆☆

آلؓ واصحابؓ نبی ﷺ (حصہ سوم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

آیت مباہلہ اور آلؓ واصحابؓ

آیت مباہلہ میں جس واقعہ کا بیان ہے، اس کا مختصر قصہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ کے قریب نجران نام کی ایک بستی تھی۔ جس میں عیسائی آباد تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ کے اعلان نبوت اور آپ کی فتوحات کی خبر ان کو پہنچی تو ۹ ہجری میں اور بقول بعض ۸ ہجری میں ایک جماعت ان عیسائیوں کی حاضر خدمت ہوئی۔

(۲) اس موقع پر یہ آیت مباہلہ اُتری: (پ۳ سورۃ آل عمران ع ۶ آیت ۶۱)

فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْہِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآئَنَا وَ اَبْنَآئَکُمْ وَ نِسَآئَنَا وَ نِسَآئَکُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۵

ترجمہ: پھر جو شخص آپ ﷺ سے عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں حجت کرے، آپ کے پاس علم آئے پیچھے تو آپ ﷺ فرما دیجیے کہ آ جاؤ۔ ہم بلا لیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری

عورتوں کو اور خود اپنی جان کو اور تمہاری جانوں کو۔ پھر ہم خوب دل سے دُعا کریں اس طور پر کہ اللہ کی لعنت بھیجیں اُن پر جو ناحق ہوں۔

(۳) رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم خداوندی ان عیسائیوں کو دیا۔ ان لوگوں نے کہا: اچھا! ہم آپس میں مشورہ کر کے اس کا جواب دیں گے۔ لیکن جب اُن لوگوں نے اپنے بڑے بوڑھوں سے مشورہ لیا تو انہوں نے کہا کہ جب کسی قوم نے کسی نبی سے مباہلہ کیا تو نہ ان کا بوڑھا بچا، نہ بچہ۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ تم سب کے سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ سن کر ان کی ہمت پست ہو گئی۔ اور انہوں نے مباہلہ سے قطعی انکار کر دیا۔ اور ''جزیہ'' دینا قبول کر لیا۔ ہر سال دو ہزار جوڑے کپڑے صفر کے مہینہ میں اور ایک ہزار جوڑے کپڑے رجب کے مہینہ میں دینا انہوں نے منظور کر لیا۔

(۴) رسول اللہ ﷺ اس مباہلہ کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ چنانچہ تفسیر در منثور جلد دوم ص۴۰ اور تفسیر روح المعانی جلد اول ص۴۰۶ میں ہے:

اخرج ابن عساکر عن جعفر ابن محمد عن ابیه فی هذه الایات تعالوا ندع ابنائنا ..... الآیة

قال فجاء بابی بکر و ولدہٖ و بعمر و ولدہٖ و بعثمان و ولدہٖ و بعلی و ولدہٖ

ترجمہ: ابن عساکر نے امام جعفر صادقؒ سے، انہوں نے اپنے والد سے اسی آیت یعنی ''تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَائَنَا وَ اَبْنَائَکُمْ'' کے متعلق روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو بھی مع ان کی اولاد کے بلا لیا تھا۔ اور حضرت عمرؓ کو بھی مع ان کی اولاد کے بلا لیا تھا۔ اور حضرت عثمانؓ کو بھی مع ان کی اولاد کے اور حضرت علیؓ کو بھی مع ان کی اولاد کے بلا لیا تھا۔

(تفسیر درمنثور ج ۲، تفسیر آیت مباہلہ از مولانا عبدالشکور لکھنوی، تحفہ خلافت ص ۴۴۲)

(۱) یہ قصہ مختصر اس واقعہ مباہلہ کا تھا۔

(۲) روایت سے اگر ثابت ہوتا ہے تو زائد از زائد یہ کہ آں حضرت ﷺ نے ان حضرات کو بلایا۔ باقی رہا کہ ''اَنْفُسَنَا'' سے مراد حضرت علیؓ اور فلاں لفظ سے فلاں اور فلاں سے فلاں مراد ہیں، یہ مضمون کسی روایت میں نہیں۔ ان الفاظ کی مراد جس نے بھی بیان کی ہے، اس نے اپنی رائے سے بیان کی ہے۔ اس کو حدیث کی طرف منسوب کرنا، رسول اللہ ﷺ سے منقول کہنا کذب و افتراء ہے۔

(۳) لفظ ''اَنْفُسَنَا'' سے حضرت علیؓ کے مراد ہونے پر مفسرین اہل سنت کا اجماع بیان کرنا بھی خالص بہتان ہے۔ بلکہ محققین مفسرین اس کے خلاف ہیں۔ تفسیر طبری جلد سوم ص ۱۹۲ میں ہے:

لا نسلم ان المراد بانفسنا الامیر بل المراد نفسه الشریفة صلی الله علیه وسلم

(بحوالہ تفسیر آیت مباہلہ تحفہ خلافت ص ۴۴۶)

ترجمہ: ہم نہیں مانتے کہ "اَنۡفُسَنَا" سے جناب امیر مراد ہیں، بلکہ اس سے مراد خود آنحضرت ﷺ کا نفس مقدس ہے۔

(ب) تفسیر کشاف میں ہے:

ندع ابنائنا و ابنائکم ای یدع کل منی و منکم ابنائه و نسائه و نفسه الی المباهلة

ترجمہ: "نَدۡعُ اَبۡنَائَنَا وَ اَبۡنَائَکُمۡ" کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص ہم میں سے اور تم میں سے اپنے بیٹوں کو اور عورتوں کو اور اپنے نفس (اپنی ذات) کو مباہلہ کی طرف بلائے۔

(ج) تفسیر بیضاوی میں ہے:

ای یدع کل منا و منکم نفسه و اعزۂ اهله

ترجمہ: یعنی بلائے ہر شخص ہم میں سے اور تم میں سے اپنے نفس کو اور اپنے خاندان کے عزیز تر لوگوں کو۔ (بحوالہ ایضاً ص ۴۴۹)

(۴) "اَنۡفُسَنَا" سے حضرت علیؓ کا مراد ہونا اور "نِسَآئَنَا" سے حضرت فاطمہؓ کا اور "اَبۡنَائَنَا" سے حضرات حسنینؓ کا لغت عرب اور محاورہ قرآنی کے خلاف ہے۔ انفس جمع نفس کی ہے۔ نفس ہر شخص کا اس کی ذات کو کہتے ہیں، نہ کہ دوسرے کو۔ پھر لفظ جمع سے شخص واحد کو مراد لینا بھی ناجائز ہے الا مجازاً۔ محاورہ قرآنی دیکھئے تو قرآن مجید میں کئی جگہ آنحضرت ﷺ کو تمام اہل مکہ اور تمام مسلمانوں کے انفس سے فرمایا:

قولہٗ تعالٰی: لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِنْ اَنْفُسِھِمْ (پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴)

ترجمہ: تحقیق اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول انہی کی جنس (بشر) سے۔

(ب) و قولہٗ تعالٰی: لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ (التوبہ ۱۲۸)

ترجمہ: (اے لوگو!) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں۔

لہٰذا صرف حضرت علیؓ کو لفظ انفس سے مراد لینا اور سب کو خارج کر دینا، ان آیات کے خلاف ہوگا۔

(۵) لفظ "اَبْنَآئَنَا" جمع اِبْن کی ہے۔ لغت عربی میں اپنے بیٹے کو ابن کہتے ہیں۔ نواسے کو ابن البنت کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کی نسبت فرمایا کہ آپ کسی مرد کے باپ نہیں ہیں:

قولہٗ تعالٰی: مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (پ۲۱ سورۃ احزاب آیت ۴۰)

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔

لہٰذا کسی مرد کو آپ کا بیٹا کہنا، اس آیت کے خلاف ہوگا۔

احادیث میں بے شک وارد ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حسینؓ کو بیٹا فرمایا۔ مگر یہ فرمانا بطور مجاز کے محض اظہارِ محبت کے لئے تھا۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔

(۶) لفظ "نِسَآء" جمع ہے۔ اس کے معنیٰ عورتوں کے ہیں۔ جب یہ لفظ کسی شخص کی طرف مضاف ہوتا ہے تو اس سے مراد اس شخص کی زوجہ مراد ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں کئی جگہ یہ لفظ مضاف ہو مستعمل ہوا ہے۔ اور وہاں بالاتفاق زوجہ مراد ہے۔

سورۃ احزاب میں "یَا نِسَآءَ النَّبِیِّ" سے بلا اختلاف آپ کی ازواج مطہرات مراد ہیں۔ لہٰذا اس لفظ سے حضرت فاطمہؓ کو مراد لینا کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا۔ کسی زبان میں کسی کی بیٹی کو اس کی عورت کہنا درست نہیں ہے۔

نفس رسول ﷺ سے حضرت علیؓ مراد لینے کی خرابی

"اَنْفُسَنَا" سے حضرت علیؓ کو مراد لیا جائے تو خرابی یہ ہے کہ حضرت علیؓ کا نفس رسول ہونا حقیقی معنیٰ میں تو ہو نہیں سکتا۔ ورنہ حضرت علیؓ کا نبی ہونا بھی ثابت ہو جائے گا۔ اور اس سے بڑھ کر خرابی یہ ہو گی کہ معاذ اللہ

معاذ اللہ جناب سیدہ فاطمہؓ کا نکاح آپ کے ساتھ درست نہ ہوگا۔ لا محالہ مجازی طور پر حضرت علیؓ کو نفس رسول کہا جائے گا۔ تو اس صورت میں نہ ان کا معصوم ہونا ثابت ہوگا، نہ تمام صحابہؓ سے افضل ہونا۔ کیوں کہ مجاز میں حقیقت کے تمام اوصاف کا موجود ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ اس مجاز کا استعمال محض چچا زاد بھائی ہونے کی وجہ سے مانا جائے گا۔ جیسا کہ تفسیر معالم سے اوپر منقول ہوا کہ عرب چچا کے بیٹے کو نفس کہہ دیتے تھے۔ اور اگر خواہ مخواہ نفس رسول ہونے سے استحقاقِ خلافت ثابت ہو تو پھر یہ استحقاق تمام صحابہؓ بلکہ تمام اہل مکہ کے لئے ماننا پڑے گا۔ کیوں کہ قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کو ان سب کے انفس سے فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ اوپر منقول ہوا۔

(تفسیر آیت مباہلہ، تحفہ خلافت ص ۴۵۳)

فائدہ: مباہلہ سے پہلے آن حضرت ﷺ نے ان حضرات (حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت عمرؓ وغیرہ) کو بلایا، ازواج مطہراتؓ کو نہ بلایا۔ اس کی حکمت ہمارے بیان مذکورہ بالا سے ظاہر ہوگئی۔ جو حضرات الفاظ آیت سے مراد نہ ہو سکتے تھے، ان کو آپ ﷺ نے قبل از وقت اس لئے بلایا کہ ان کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ آنحضرت ﷺ ہم کو اپنے ہمراہ نہ لے جائیں گے اور ان کی دِل شکنی نہ ہو۔ اور جو حضرات الفاظ آیت سے مراد تھے، ان کے بلانے میں آپ نے عجلت نہ فرمائی، بلکہ انتظار فرمایا کہ نصاریٰ کی منظوری معلوم ہو جائے تو ان کو بلایا جائے۔ یہ بالکل ویسا ہی ہوا کہ آیت

تطہیر کے نازل ہونے کے بعد جو لوگ لفظ اہل بیت سے مراد نہ ہو سکتے تھے، ان کو کملی میں لے کر آپ ﷺ نے دُعا مانگی۔ اور جو لوگ لفظ اہل بیت سے مراد تھے، ان کو دُعا میں شامل نہ کیا۔ حضرت اُمّ سلمہؓ نے شامل ہونا چاہا تو آپ ﷺ نے ان کو یہ کہہ کر روک دیا کہ ''اِنَّکِ عَلٰی خَیْر'' یعنی تم بہتر حالت میں ہو۔ (تحفہ خلافت زیر آیت مباہلہ ص ۴۵۲)

حضرت فاطمہؓ کے فضائل

(۱) ..... سَیِّدَاتُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَرْبَعٌ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَان فَاطِمَۃُ وَ خَدِیْجَۃُ وَ اٰسِیَۃُ امْرَاۃِ فِرْعَوْن (الجامع الصغیر البانی ج ۱ حدیث ۳۶۷۸)

ترجمہ: اہل جنت میں عورتوں کی چار سردار ہوں گی: حضرت مریمؑ بنت عمران، حضرت فاطمہؓ، حضرت خدیجہؓ، حضرت آسیہؑ۔

(صحیح ..... احادیث صحیحہ البانی جلد ثامت حدیث ۱۴۲۴ ..... (۲) رواہ الطبرانی (۲/۱۵۰/۳) عن ابن عباس ..... قلت وھذا اسناد صحیح۔ علی شرط مسلم ..... (۳) اخرجہ الحاکم (۱۸۵/۳) وقال: صحیح علی شرط الشیخین)

(۲) ..... یَا فَاطِمَۃُ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَوْ سَیِّدَۃَ نِسَآءِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَالَتْ فَضَحِکْتُ ضَحِکِی الَّذِیْ رَاَیْتِ (صحیح)

اے فاطمہؓ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہو جاتی کہ تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو۔ یا اس اُمت کی عورتوں کی سردار ہو۔ حضرت فاطمہؓ

فرماتی ہیں کہ (یہ سن کر) میں ہنس پڑی جس طرح کہ آپ ﷺ نے مجھے ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔

(۱) احادیث صحیحہ جلد ششم حدیث ۲۹۴۸ ..... (۲) اخرجہ البخاری ۶۲۸۶ ..... (۳) مسلم شریف (حدیث جلد سوم ۶۳۱۳) ..... (۴) والنسائی فی الکبریٰ ..... (۵) ابن ماجہ ۱۶۲۱ ..... (۶) والطحاوی فی مشکل الآثار ۴۸۔۴۹ ..... (۷) ابن سعد ۲۶/۸/۲۷ مسند احمد ۲۸۲/۶)

(۳) ..... اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ یُوْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا وَ یُنْصِبُنِیْ مَا اَنْصَبَهَا

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہؓ میرا ٹکڑا ہے۔ مجھے تکلیف دیتی ہے، وہ چیز کہ جو اسے تکلیف دیتی ہے۔

(صحیح ..... جامعہ الصغیر للسیوطی جامع الصغیر البانی جلد اول ..... حدیث ۲۳۶۶ (مسلم شریف جلد سوم حدیث ۶۳۰۸ ..... ترمذی، جلد دوم باب مناقب فاطمہ۔ مستدرک حاکم)

معجزاتِ نبوی ﷺ اور عصر حاضر

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:

اس سلسلے میں افادۂ قارئین کے لئے یہاں بحوالہ ہفت روزہ ''تکبیر'' (کراچی) ایک ایسا معجزہ پیش کیا جاتا ہے جس کا تعلق حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ہے:

جنت البقیع سے دُخترِ رسولؐ کا جسد مبارک چوری کرنے کی سازش

سازش جنرل ضیاء الحق کے تعاون سے ناکام بنائی گئی تھی

حکومت نے سازش میں ملوث تمام افراد کو بم سے اُڑا دیا

ہفت روزہ ''الصادق'' بہاولپور نے مشرق وسطیٰ میں طویل عرصے سے مقیم اہل قلم جناب اقبال سہیل کے حوالے سے انکشاف کیا ہے کہ سارے عالم اسلام کے ایک مفکر نے ۱۹۸۵ء میں مراکش سے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد خواب میں دو بار سرورِ کائنات ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اور انہیں اُداس پایا تھا۔ جس کے بعد مراکش کے ایک عالم دین کے مشورہ پر وہ کراچی آ گئے۔ اور انہوں نے اس وقت کے صدر مرحوم جنرل ضیاء الحق سے رابطہ کیا۔ جس پر ضیاء الحق کراچی پہنچے اور اس مفکر کی جانب سے خواب کی تفصیل سننے کے بعد بہت دیر تک روتے رہے۔ پھر فوری طور پر اجازت طلب کر کے اسلام آباد پہنچے اور جاتے ہی شاہ فہد سے فون پر رابطہ کر کے حرمین شریفین کے حفاظتی معاملات کے لئے پاکستان کی خدمات پیش کیں، جو شاہ فہد نے منظور کر لیں۔ چنانچہ پاکستان کے کمانڈوز کا ایک تربیت یافتہ دستہ مدینہ منورہ بھیجا گیا۔ جس نے جنت البقیع کی ایک قبر کے نزدیک سے آنے والی آوازوں پر تفتیش کی۔ اور علماءِ مدینہ اور امام حرم نبوی کے فتوؤں کے بعد وہ جگہ کھودی گئی تو کھودنے والا دھڑام سے اندر جا پڑا۔ چنانچہ سارے فوجی اندر کود گئے۔ پہلے گرنے والے کو ایک گولی لگی۔ یہ ایک سرنگ تھی جس میں روشنی کا زبردست انتظام تھا۔ یہ خندق جنت البقیع کے عقب میں ایک بڑے ہوٹل میں جا نکلی تھی۔ مکمل معلومات پر پتہ چلا کہ یہ ہوٹل ایک بیوہ کا ہے اور اس وقت یہاں کوئی دو ڈھائی سو کے لگ بھگ ایک مخصوص فرقے اور مخصوص ملک کے لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ سعودی حکومت نے یہ عمارت بم سے اُڑا دی۔ بعد ازاں بلڈوزروں کی مدد سے زمین ہموار کر دی۔ اس طرح یہ عمارت اپنے مکینوں سمیت زمین بوس ہوگئی۔ سعودی حکومت نے مکان کی بیوہ مالکہ کو گرفتار کر لیا اور ضروری قانونی اور شرعی کاروائی کی۔ سعودی حکومت نے اس ضمن میں جو رپورٹ مرتب کی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ مخصوص فرقہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے جسد مبارک کو اپنے ملک میں منتقل کرنا چاہتا تھا۔ نیز جنت البقیع میں دیگر اصحابؓ رسول (ﷺ) کی قبروں کے ساتھ توہین آمیز سلوک کرنا چاہتا تھا۔ پنجاب کے اخبار ''الصادق'' نے بتایا ہے کہ لبنان سے شائع ہونے والے عربی کے معروف ہفت روزہ ''المجلۃ العربیہ'' مورخہ

۱۲ تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۸ء کی اشاعت میں اس مخصوص ملک کے مخصوص فرقہ کے عزائم اور اس کی کوششوں کی پوری کہانی تصاویر کے ساتھ شائع ہو چکی ہے''۔

(بشکریہ تکبیر ۱۵ تا ۲۱ دسمبر ۱۹۸۹ء)

تبصرہ: حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ صاحب لکھتے ہیں: حضور خاتم النّبیین ﷺ کی چار صاحبزادیاں ہیں: حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت اُمّ کلثومؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراءؓ۔ یہ چاروں آنحضرت ﷺ کے نکاح کے بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے ہیں۔ (ملاحظہ ہو اصول کافی مولفہ شیخ محمد یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ، حیات القلوب مولفہ شیعہ رئیس المحدثین باقر مجلسی متوفی ۱۱۱۰ھ اور کنز الانساب وغیرہ)

اور اہل تشیع کی مستند کتاب تحفۃ العوام میں تو حضرت فاطمۃ الزہراءؓ پر درود پڑھنے کے علاوہ حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ پر بھی درود پڑھا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی فَاطِمَۃِ بِنْتِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہِ السَّلَام (تحفۃ العوام حصہ اول ص ۱۱۱ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۱۹۳۱ء)

اے اللہ درود بھیج اپنے نبی محمد علیہ وعلیٰ آلہ السلام کی بیٹی فاطمہؓ پر۔

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُقَیَّۃَ بِنْتِ نَبِیِّکَ (ایضاً ص ۱۱۲)

اے اللہ درود بھیج اوپر اپنے نبی ﷺ کی بیٹی رقیہؓ پر۔

(۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمِّ کَلْثُوْم بِنْتِ نَبِیِّکَ (ایضاً ص ۱۱۲)

اے اللہ درود بھیج اوپر اپنے نبی ﷺ کی بیٹی ام کلثومؓ پر۔

درود کے مندرجہ الفاظ سے ثابت ہوا کہ جس طرح حضرت فاطمہؓ نبی کریم ﷺ کی بیٹی ہیں، اسی طرح حضرت رقیہؓ اور حضرت اُمّ کلثومؓ بھی نبی کریم ﷺ کی بیٹیاں ہیں۔ اور ان تینوں پر بلاواسطہ درود بھیجا گیا۔ علاوہ ازیں یہ بھی مذہب شیعہ کی مستند کتابوں سے ثابت ہے کہ نبی کریم رحمۃ للعالمین ﷺ کی ان دونوں صاحبزادیوں یعنی حضرت رقیہؓ اور حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح یکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ اگر حضرت علی المرتضیٰؓ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ سے نکاح کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے داماد ہیں تو حضرت عثمان ذوالنورینؓ آنحضرت ﷺ کے دوہرے داماد ہیں۔ اور اسی بنا پر آپ ذوالنورینؓ کے لقب سے مشہور ہیں۔ اور حضرت علی المرتضیٰؓ نے بھی آپؓ کے دامادِ رسول (ﷺ) ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ نہج البلاغۃ میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے حضرت عثمان ذوالنورینؓ سے فرمایا:

وَ اَنْتَ اَقْرَبُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَشِیْجَۃَ رَحِمٍ مِنْھُمَا وَ قَدْ نِلْتَ مِنْ صِھْرِہٖ مَا لَمْ یَنَالَا (نہج البلاغۃ خطبہ ۱۶۳)

ایک شیعہ مصنف مرزا یوسف حسین اس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

اور تم رسول اللہ ﷺ کی خاندانی قرابت کے لحاظ سے ان دونوں (یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ فاروق) سے زیادہ قریب ہو۔ اور ایک طرح کی ان کی دامادی بھی تمہیں حاصل ہے جو انہیں حاصل نہ

تھی۔ (نہج البلاغۃ مترجم خطبہ ۱۶۳ ص ۴۹۲ ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور)

مرزا یوسف حسین نے اپنی شیعی عادت کے مطابق حضرت علی المرتضیٰؓ کے اس قول "قَدْ نِلْتَ مِنْ صِهْرِهٖ" کا ترجمہ "ایک طرح کی ان کی دامادی" کیا ہے۔ بھلا بتایئے کہ یہ "ایک طرح کی" کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ پھر ص ۴۹۶ پر مرزا صاحب اس کے متعلق مزید خامہ فرمائی یوں کرتے ہیں کہ:

چاہے پروردہ سہی مگر آنحضرت ﷺ کے گھر کی لڑکیاں تم سے منسوب ہوئیں، نہ کہ ان سے۔

مرزا صاحب نے یہاں تقیہ سے کام لیا ہے۔ ان کا اصل مقصد یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو آپ کے دامادِ رسول ہونے کا اعتراف فرمایا، وہ بھی از روئے تقیہ تھا ورنہ اگر حضرت علی المرتضیٰؓ تقیہ نہ کرتے تو حضرت عثمانؓ کے دامادِ رسول ہونے کا اعتراف ہی کیوں کرتے؟ کیوں کہ حقیقی داماد تو وہی ہوتا ہے جس کو کوئی حقیقی بیٹی دیتا ہے۔ یہ تقیہ ایسی بلا ہے کہ کسی جگہ ان حضرات کو نہیں چھوڑتی۔ چنانچہ اصول کافی میں شیخ یعقوب کلینی نے جو صاف لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے نکاح کے بعد حضرت خدیجہؓ سے یہ چاروں صاحبزادیاں پیدا ہوئیں، تو اصول کافی کے مترجم مولوی ظفر حسن صاحب امروہوی نے قوسین میں لکھ دیا کہ یہ از روئے تقیہ لکھا گیا ہے۔ اور شیخ یعقوب کلینی نے آنحضرت ﷺ کی تاریخ پیدائش ۱۲ ربیع الاول لکھی تو شیعہ علماء نے یہ فرما دیا کہ یہ تاریخ بھی انہوں نے از روئے تقیہ لکھی ہے،

ورنہ اہل تشیع کا اس بات پر اجماع ہے کہ تاریخ ولادت ۱۷ ربیع الاول ہے۔ چنانچہ اس کی تفصیل میں نے ماہنامہ حق چار یارؓ کے ربیع الاول ۱۴۱۰ھ کے شمارہ میں لکھ دی ہے، جو قابل ملاحظہ ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے نسب نامہ کی کتابوں میں عموماً چار صاحبزادیوں ہی کا ذکر ہے اور حضرت فاطمۃؓ الزہراء کا نام یعنی تین صاحبزادیوں کے بعد آتا ہے۔ اور ان چاروں کی قبریں بھی جنت البقیع میں ہیں، رضوان اللہ علیہن۔ علاوہ ازیں ہم کہتے ہیں کہ بالفرض اگر حضرت رقیہؓ و حضرت اُمّ کلثومؓ پروردہ تھیں تو آنحضرت ﷺ نے اپنی پروردہ بچیوں کا نکاح بھی کسی صالح اور متقی صحابہؓ سے ہی کیا ہوگا۔ اس دوسرے فرضی قول پر بھی تو حضرت عثمانؓ رحمۃ للعالمین ﷺ کے محبوب قرار پاتے ہیں۔

جنہیں سعودی حکومت حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی قبر مبارک پر ماتم کرنے کی اجازت نہیں دیتی، ان کا منصوبہ ہوگا کہ خاتونِ جنت کے جسد مبارک کو اپنے ملک لے جائیں اور پھر آزادی سے ان پر ماتم کرتے رہیں۔ اور ''تکبیر'' میں شائع شدہ خبر سے بھی یہی معلوم ہوا ہے کہ یہی دوسرا گروہ اس منصوبہ کا مرتکب ہوا ہے۔ کیوں کہ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ ''نیز جنت البقیع میں دیگر اصحابؓ رسول (ﷺ) کی قبروں کے ساتھ توہین آمیز سلوک کرنا چاہتا تھا''۔ لیکن قادرِ مطلق نے معجزانہ طور پر دشمنان اصحاب و اہل بیت (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے شرمناک منصوبے کو خاک میں ملا دیا اور وہ قہر

الٰہی کی لپیٹ میں آ کر ہلاک ہو گئے۔ (ماخوذ از ماہنامہ حق چار یارؓ ج ۲ ش ۵)

خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی نبی ﷺ اور اہل بیتؓ سے قرابت

(۱) ..... آپ کا پُر افتخار خطاب صدیق آنحضرت ﷺ کا ہی عطا کردہ ہے۔ حضور ﷺ نے ہی فرمایا تھا: اے ابوبکرؓ! تو صدیق ہے۔

(تفسیر قمی ص ۱۵۷ ایران)

(۲) ..... حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں: ابوبکرؓ صدیق ہیں، صدیق ہیں۔ جو انہیں صدیق نہ کہے، خدا تعالیٰ اس کی کسی بات کو دُنیا اور آخرت میں سچا نہ کرے۔ (کشف الغمہ عن مترقبۃ الائمہ ص ۲۲۰ ایران)

(۳) ..... حضرت امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بذریعہ وحی ہجرت کا حکم دیا تو یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ابوبکرؓ کو بھی اپنے ساتھ لے لے۔ کیوں کہ اگر وہ تیرا ساتھی رہے اور محبت کے ساتھ تیری امداد کرے تو جنت میں بھی تیرا رفیق ہوگا۔

(تفسیر امام حسن عسکری ص ۱۶۴ ایران)

جب امام باقرؒ سے پوچھا گیا کہ آپ کا اس حدیث کے متعلق کیا خیال ہے کہ جبریل امین آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سلام کے بعد فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ سے پوچھو کہ کیا وہ مجھ سے راضی ہے؟ میں تو اس سے راضی ہوں۔ حضرت امام باقرؒ نے فرمایا:

لست بمنکر فضل ابی بکر (احتجاج طبرسی ص ۲۲۹ (ترجمہ) مطبوعہ ایران)

ترجمہ: میں حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت کا منکر نہیں ہوں۔

(۴) .....حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا کہ اگر آپ کی وفات ہو جائے تو سب لوگ ابوبکرؓ کی بیعت کریں گے۔

(فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۶۰ مطبوعہ لکھنؤ)

پس جب صحابہؓ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے بھی آپ کی بیعت کر لی۔

(فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۳۹ مطبوعہ لکھنؤ)

(۵) .....حضرت علیؓ نمازیں بھی حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے ہی ادا کیا کرتے تھے۔

ثم قام و تهيا للصلوة و حضر المسجد و صلى خلف ابى بكر (احتجاج طبرسی ص ۶۰ ایران و کتاب الخرائج مطبوعہ بمبئی)

آنحضرت ﷺ کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ کو اس قدر قرب حاصل تھا کہ حضرت فاطمۃؓ الزہرہ کا جہیز بھی انہوں نے ہی خریدا تھا۔ حضرت عمارؓ اور حضرت بلالؓ آپ کے ساتھ اس سامان کے اُٹھانے والے تھے۔

(بحار الانوار ج ۱۰ ص ۳۵ مطبوعہ ایران)

(۶) .....حضور اکرم ﷺ نے آخری وقت میں آپ کو ہی اپنی جگہ امام نماز مقرر کیا تھا۔ (ناسخ التواریخ ج ۱ از کتاب دوم ص ۵۴۷)

حضرت فاطمہؓ الزہرہ کی وفات حضرت ابوبکرؓ کے ہی عہد خلافت میں واقع ہوئی اور حضرت ابوبکرؓ کی بیوی حضرت اسماءؓ بنت عمیس نے ہی حضرت سیدہؓ کو غسل دیا تھا۔ (بحار الانوار ج ۱۰ ص ۵۵ مطبوعہ ایران)

(۷) .....حضرت علیؓ حضرت امیر معاویہؓ کو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے متعلق ایک خط میں لکھتے ہیں:

و لعمری ان مکانهما فی الاسلام لعظیم و ان المضاب بهما لجرحٌ فی الاسلام شدید یرحمها الله و جزاهما باحسن ما عملا (شرح نہج البلاغۃ علامہ میثم بحرانی مطبوعہ طہران)

ترجمہ: مجھے اپنی جان کی قسم! ان دونوں کا مقام اسلام میں بہت عظمت رکھتا ہے۔ اور تحقیق ان کی وفات سے اسلام کو سخت زخم پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت نازل فرمائے اور انہیں ان کے اچھے کاموں کی جزاء دے۔

خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظمؓ کی نبی ﷺ اور علیؓ سے رشتہ داریاں

(۱) .....آنحضرت ﷺ نے اُم المؤمنین حضرت حفصہؓ سے جو حضرت فاروق اعظمؓ کی بیٹی تھیں، فرمایا:

ان ابابکر یلی الخلافة بعدی ثم من بعده ابوک فقالت من

اخبرک بھذا قال اللہ اخبرنی (تفسیر قمی ص ۳۵۴ مطبوعہ ایران)

ترجمہ: بے شک میرے بعد ابوبکرؓ والیٔ خلافت ہوں گے، پھر ان کے بعد تمہارے والد۔ حضرت حفصہؓ نے پوچھا: آپ ﷺ کو یہ کس نے بتایا؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے۔

(۲) ..... آپؓ کے زمانے میں اسلام بہت سر بلند ہوا۔ بہت سی وہ پیش گوئیاں جن کی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بشارت دی تھی، آپؓ کے ہاتھوں پوری ہوئیں۔ قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں پر اسلام کا پرچم لہرایا۔ سیدنا حضرت علیؓ آپ کی ذات اقدس کو بے مثل و بے نظیر جانتے تھے۔ ان کا اعتقاد تھا کہ حضرت عمرؓ کے بعد مسلمانوں کو روئے زمین پر کوئی پناہ نہیں مل سکتی۔ چنانچہ آپ نے جنگ روم کے موقعہ پر حضرت عمرؓ کو مخاطب کر کے صاف فرما دیا تھا:

لَیْسَ بَعْدَکَ مَرْجِعٌ یَّرْجِعُوْنَ اِلَیْہِ (نہج البلاغۃ ج ۱ ص ۴۳۵ خطبہ ۱۳۴)

ترجمہ: نہ تمہارے بعد کوئی ایسی جگہ رہے گی، جہاں پلٹ کر آ سکیں۔

(۳) ..... اسی طرح جب جنگ فارس کے موقعہ پر حضرت فاروق اعظمؓ نے خود میدانِ جنگ میں جانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علیؓ نے مشورہ دیا: (ہم لوگوں سے اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کر کے رہیں گے اور اپنے لشکر کی خود مدد فرمائیں گے) **قیم الامر** یعنی خلیفہ کی وہ حیثیت

ہوتی ہے جو ہار کے دانوں میں دھاگے کی ہوتی ہے۔ دھاگہ ہی ان سب کو جمع اور ملائے ہوئے رکھتا ہے۔عرب آج اگرچہ تعداد میں کم ہیں لیکن اسلام کے سبب سے عزیز ہیں۔ اور باہمی اتحاد کے باعث باعزت ہیں۔آپ ان کے دائرہ کے مرکز بنے رہیے اور عرب کی چکی کو گردش دیجیے اور خود جنگ میں نہ جائیے۔ کیوں کہ اگر آپ سرزمین سے اُٹھے تو تمام عرب ہر چہار طرف سے آپ کے ساتھ چل پڑیں گے اور پیچھے حفاظت کے لئے کوئی نہیں رہے گا۔ نیز عجمی لوگ جب آپ کو جنگ میں دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ شخص عربوں کی جڑ ہے۔اگر اس کو کاٹ ڈالو تو ہمیشہ کے لئے آرام پاؤ گے۔

(خطبہ نمبر ۱۴۶ عمرؓ بن خطاب کو حضرت علیؑ کا مشورہ، نہج البلاغۃ ج ا ص ۴۵۰)

تزویج اُمّ کلثوم بنت علیؑ

(۴).....جس طرح حضرت علیؑ کا نکاح آنحضرت ﷺ کی ایک نواسی سیدہ امامہؓ سے ہوا، اسی طرح حضرت عمرؓ کا نکاح بھی آنحضرت ﷺ کی ایک نواسی سیدہ اُم کلثومؓ سے ہوا تھا۔ حضرت علیؑ کی یہ صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کے بطن سے تھیں۔ یہ نکاح ایک ناقابل انکار تاریخی واقعہ ہے۔فروع کافی میں اس پر ایک مستقل باب قائم کیا ہے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے اپنی بیٹی اُم کلثومؓ کا ولی نکاح حضرت عباسؓ کو بنایا تھا۔

(فروع کافی باب تزویج اُم کلثوم ۲ ص ۱۴۱)

(۵).....حضرت امام باقرؒ سے یہ حدیث سند کے ساتھ مروی ہے:

عن جعفر عن ابیه قال ماتت ام کلثوم بنت علی و ابنها زید بن عمر بن الخطاب فی ساعة واحدة لا یدری ایّهُما هلک قبل فلم یورث احدهما من الاخر و صلی علیها جمیعًا

(تہذیب الاحکام کتاب المیراث ج۲ص۳۸۰ مطبوعہ ایران)

یعنی حضرت علیؓ کی بیٹی ام کلثوم اور اس کا بیٹا زید جو حضرت عمرؓ کی صلب سے تھا، ایک ہی گھڑی میں فوت ہوئے تھے۔

ایک دفعہ امام جعفر صادقؒ سے مسئلہ پوچھا گیا کہ بیوہ عورت اپنی عدت کہاں گذارے۔ آپ نے فرمایا: جہاں چاہے۔ اور دلیل میں ارشاد فرمایا:

ان علیًا صلوٰت اللہ علیه لما توفی عمر اتی ام کلثوم فانطلق بها الیٰ بیته

یعنی جب حضرت عمرؓ فوت ہوئے تو حضرت علیؓ اُم کلثومؓ کے پاس آئے اور اسے اپنے گھر لے گئے۔

(فروع کافی باب التوفی عنہا زوجہا المدخول بہا این تعتد ج۲ص۳۱۱، تہذیب الاحکام ج۲ص۲۳۸)

(۶).....شہید ثالث قاضی نوراللہ شوستری نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنی بیٹی اس لئے حضرت عمرؓ کے نکاح میں دی تھی کہ حضرت عمرؓ توحید و رسالت کا اقرار کرتے تھے:

''چرا آنحضرت دختر خود بعمر بن خطاب داد گفت بواسطہ آنکہ اظہارِ

شہادتین مے نمود"۔ (مجالس المومنین ص ۱۸۸)

تاریخ طراز مذہب مظفری باب حکمت تزویج اُم کلثوم با عمر بن خطاب ص ۴۷ مطبوعہ ایران اور ناسخ التواریخ ک ۲ حصہ دوم ص ۳۳۹ میں بھی یہی مذکور ہے۔

(۷).....مسالک شرع شرائع الاسلام میں ہے:

یجوز نکاح العربیة بالعجمی و الهاشمیّه بغیر الهاشمی کما زوج علیؓ بنته ام کلثوم من عمرؓ بن الخطاب

یاد رہے کہ حضرت علیؓ کی اُمّ کلثوم نامی دو حقیقی بیٹیاں تھیں: ایک اُم کلثوم کبریٰ اور دوسری اُم کلثوم صغریٰ۔ حضرت عمرؓ کے نکاح میں اُم کلثوم کبریٰ تھیں۔ جن کی والدہ حضرت فاطمۃ الزہرا تھیں۔ اور سانحہ کربلا میں جو اُم کلثوم موجود تھیں، وہ دوسری تھیں۔ (منتخب التواریخ ص ۶۷، ۶۸ مطبوعہ تہران)

کتب عامہ میں سے صحیح بخاری کتاب الجہاد باب حمل النساء القرب ج ۱ ص ۴۰۳) دہلی اور سنن نسائی باب اجتماع جنائز الرجال و النساء ص ۲۱۷ ج ۱ وغیرہما سب کتابوں میں یہ نکاح ایک حقیقت مسلمہ ہے۔

(۸).....تاریخ طبری میں حضرت عمرؓ کے ذکر میں ہے:

و تزوج اُم کلثوم بنت علی و امها فاطمة بنت رسول الله ﷺ

ترجمہ: اور حضرت عمرؓ نے نکاح کیا اُم کلثوم بنت علیؓ سے اور اس کی ماں

فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ (ج ۵ ص ۱۶ مصر)

خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ کی نبی ﷺ اور علیؓ سے قرابت

(۱) ..... آپ آنحضرت ﷺ کے مقرب ترین صحابہؓ میں سے تھے۔ بیعت الرضوان جسے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اپنی بیعت قرار دیتے ہیں، کے موقعہ پر چونکہ حضرت عثمانؓ مکہ میں آنحضرت ﷺ کی طرف سے سفیر بن کر گئے ہوئے تھے، حضور ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر اپنے دوسرے ہاتھ سے حضرت عثمانؓ کی بیعت لی۔ سب مسلمانوں نے کہا: ''طوبیٰ لعثمان''۔ (فروع کافی ج ۳ ص ۱۵۱ کتاب الروضہ)

(۲) ..... حضرت فاطمۃ الزہرا کے حق مہر کے لیے چار سو درم حضرت عثمانؓ نے ہی حضرت علیؓ کو ہدیۃً دیئے تھے۔ جب آنحضرت ﷺ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے حضرت عثمانؓ کے لئے دُعا فرمائی۔

(بحار الانوار ج ۱۰ ص ۴۰ مطبوعہ ایران)

آپ کے علم وعرفان کے اعتراف میں حضرت علیؓ آپ کو یوں خطاب کرتے ہیں:

''میں کسی بات کو نہیں جانتا، جس سے آپ واقف نہ ہوں۔ اور نہ کوئی ایسی بات آپ کو بتا سکتا ہوں، جس سے آپ بے خبر ہوں۔ میں آپ سے کسی بات میں سبقت نہیں رکھتا کہ آپ کو خبر دوں اور نہ میں نے

تنہائی میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی علم حاصل کیا ہے جو آپ تک پہنچاؤں۔ یقیناً آپ نے آنحضرت ﷺ کو اسی طرح دیکھا ہے جس طرح ہم نے دیکھا ہے۔ اور اسی طرح آپ ﷺ سے سنا ہے جس طرح ہم نے سنا ہے۔ (نہج البلاغۃ ج ا ص ۳۷۳ مصر)

(۳) ..... حضرت عثمانؓ آنحضرت ﷺ کے داماد تھے۔ حضور ﷺ کی دو بیٹیاں حضرت سیدہ رقیہؓ اور سیدہ اُم کلثومؓ یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں رہیں۔ شہید ثالث قاضی نوراللہ شوستری آنحضرت ﷺ اور حضرت علیؓ کے امور مشابہت میں لکھتے ہیں:

''اگر نبیؐ دُختر بعثمانؓ داد و علیؓ دُختر بعمرؓ فرستاد'' (مجالس المومنین ص ۸۹)

ترجمہ: اگر نبی ﷺ نے بیٹی عثمانؓ کو دی تو علیؓ نے بیٹی عمرؓ کی طرف بھیجی۔

(۴) ..... کافی کلینی میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ہاں حضرت خدیجہؓ کے بطن سے جو لڑکیاں پیدا ہوئیں، وہ حضرت رُقیہؓ، زینبؓ، اُم کلثومؓ اور فاطمہؓ تھیں۔ (اُصول کافی مع شرح الصافی ج ۳ ص ۱۴۶ لکھنؤ)

(۵) ..... خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی لکھتے ہیں:

''بسند معتبر از حضرت صادقؒ روایت کردہ است کہ از برائے رسولؐ خدا از خدیجہؓ متولد شدند طاہرؓ و قاسمؓ و فاطمہؓ و ام کلثومؓ و رقیہؓ و زینبؓ''

(حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۸ مطبوعہ لکھنؤ)

اور مہاجرین حبشہ کے ذکر میں لکھتے ہیں:

''واز جملہ آنہا عثمانؓ بود و رقیہؓ، دُختر حضرت رسول کہ زن او بود''

(حیات القلوب ج۲ ص۲۲۰ مطبوعہ لکھنؤ)

(۶).....آنحضرت ﷺ کی بیٹیاں چار تھیں۔

(بحار الانوار ج۱۰ ص۱۳، ناسخ التواریخ ج۲ از کتاب اول ص۵۴۶ ج۱ از کتاب دوم ص۶۱۰ مطبوعہ ایران)

(۷)..... ماہِ رمضان کے روزانہ وظائف میں جہاں حضرت فاطمۃؓ الزہرا پر درود شریف پڑھا جاتا ہے، وہاں سیدہ رُقیہؓ، اُم کلثومؓ پر بھی یہ درود شریف پڑھنے کا حکم ہے:

اللّٰھم صلّ علٰی رقیۃ بنت نبیّک و العن من اٰذٰی نبیّک فیھا اللّٰھم صلّ علٰی اُمّ کلثوم بنت نبیّک و العن من اٰذٰی نبیّک فیھا

(تہذیب الاحکام باب تسبیحا رمضان ج۲ ص۱۵۴، استبصار ج۱ ص۲۴۵، زاد معاد ملا باقر مجلسی ص۲۶۴، مفاتیح الجنان شیخ عباس قمی ص۲۰۸ مطبوعہ تہران، تحفۃ العوام ص۱۱۳ مطبوعہ لکھنؤ)

(۸).....حضرت عثمانؓ کے دامادِ رسول ﷺ ہونے سے کسے انکار ہوسکتا ہے۔ جب کہ حضرت علیؓ خود حضرت عثمانؓ کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتے ہیں:

و نلت من صھرہ ما لم ینالاہ (نہج البلاغۃ ج۱ ص۳۷۴ مصر)

ترجمہ: اور آپ نے رسول ﷺ کی دامادی کا وہ شرف حاصل کیا جو پہلے دونوں کو حاصل نہیں۔

اسی اعزاز کے باعث حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین کہتے ہیں۔

خلیفہ چہارم حضرت علیؓ کی خلفائے ثلاثہؓ سے محبت والفت

(۱).....آپ کو بھی حضرت عثمانؓ کی طرح آنحضرت ﷺ کی دامادی کا شرف حاصل ہے۔ سیدہ فاطمہؓ الزہرا کے بعد آنحضرت ﷺ کی دوسری بیٹی سیدہ زینبؓ کی بیٹی سیدہ امامہؓ آپ کے نکاح میں آئیں۔ آپ اپنی قابل مثال شجاعت کے باعث شیرِ خدا کہلاتے ہیں۔ مگر آپ کے مخالفین کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کی بیعت ڈرتے ہوئے کی تھی۔ یہ الزام بالکل غلط ہے۔ حضرت علیؓ اگر اکیلے بھی میدان میں نکل آتے تو روئے زمین پر کوئی مقابلہ نہ کرسکتا تھا۔ اور خود ارشاد فرماتے ہیں:

انی واللّٰہ لو لقیتھم وَاحِدًا و ھم طلاع الارض کلھا ما بالیت و لا استوحشت

اللہ کی قسم! اگر میں تن تنہا بھی اپنے مخالفین کے مقابلہ میں نکل آؤں اور وہ تمام روئے زمین بھرے ہوئے ہوں، تب بھی مجھے کوئی پرواہ نہ ہو گی۔ (نہج البلاغۃ ج۲ص۱۵۸مصر)

(۲).....آپ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے عہد میں وزارت کے امور سرانجام دیتے رہے۔ اور ان کے بہترین مشیر رہے۔ آپ کا خیال تھا

کہ خلافت کی بجائے وزارت کے فرائض زیادہ بہتر طور پر سرانجام دے سکتے ہیں۔خودفرماتے ہیں:

انا لکم وزیرًا خیر لکم منی امیرًا (نہج البلاغۃ ج۱ص۲۱۹)

(۳) ..... آپ کو حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ سے اس قدر محبت تھی کہ اپنے تین لڑکوں کے نام ان کے ناموں پر ابوبکر، عمر اور عثمان رکھے، جو میدانِ کربلا میں اپنے بھائی حضرت حسینؓ کے ساتھ شہید ہوئے۔

(بحار الانوار ج۱۰ص۲۳۰، جلاء العیون ج۲ص۴۹۲، منتخب التواریخ ص۸۹ مطبوعہ ایران، کشف الغمہ ص۱۳۲ مطبوعہ ایران، تاریخ طبری ج۶ص۲۶۹ مصر، مسعودی ج۲ص۹۱)

(۴) ..... آپ کے تقویٰ اور صداقت پسندی کا یہ حال تھا کہ اپنے سخت ترین مخالف امیر معاویہؓ اور ان کے ساتھیوں کی بابت بھی مومن کامل ہونے کی گواہی دے دی۔ اپنے اختلاف کو دین کا اختلاف نہ کہا بلکہ فرمایا کہ ہم ان سے ایمان میں زیادہ نہیں اور وہ ہم سے ایمان میں زیادہ نہیں۔ ہمارا معاملہ ایک جیسا ہے۔ اختلاف صرف خون عثمانؓ کے بارے میں تھا۔ اور ہم اس سے بالکل بری اور پاک ہیں۔ (نہج البلاغۃ ج۲ص۱۵۴)

محمد بن حنفیہؒ

حضرت صدیق اکبرؓ کے جہاد ختم نبوت کے قیدیوں میں مسیلمہ کذاب کے قبیلے بنو حنیفہ کی ایک عورت حنفیہ نامی بھی تھی، جو حضرت صدیق اکبرؓ نے

حضرت علیؓ کی ملک میں دی تھی۔ اس کے بطن سے حضرت علیؓ کے بیٹے محمد بن حنفیہ پیدا ہوئے۔ (معارف ابن قتیبہ ص ۹۱ مصر)

پس اگر خلافت صدیقیؓ اسلامی خلافت اور ان کا جہاد اسلامی جہاد نہ ہوتا تو حنفیہ کے متعلق حضرت علیؓ کا تملک ہرگز حلال نہ ہوتا۔ حضرت علیؓ کا اسے قبول کرنا، اس جہاد کے اسلامی جہاد ہونے اور خلافت صدیقیؓ کے اسلامی خلافت ہونے پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔ (شجرۂ مؤدت از علامہ خالد محمود)

حضرت سیدنا حسنؓ

(۱) ..... آپ نے مسلمانوں کے باہمی اختلاف کو ختم کرنے کے لیے حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ صلح کر لی۔ حضرت امام باقرؒ فرماتے ہیں:

والـلّٰـه للّذی صنعه الحسن بن علیّ علیه السّلام کان خیرًا لهٰذه الامة ممّا طلعت علیه الشّمس

ترجمہ: خدا کی قسم! جو کچھ امام حسنؓ نے کیا، وہ اس اُمت کے لئے ہر بات سے بہتر اور مبنی علی الخیر تھا۔ (فروع کافی ج ۳ ص ۱۵۳ کتاب الروضہ)

پس آپ کے ماننے والوں پر بھی لازم ہے کہ وہ بھی حضرت امیر معاویہؓ سے صلح ہی رکھیں۔ آپ خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کے داماد تھے۔ ان کی بیٹی عائشہؓ آپ کے نکاح میں تھیں۔ (بحار الانوار ج ۱۰ ص ۱۶۲)

(۲) ..... آپ کو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے اس قدر محبت تھی کہ آپ نے بھی اپنے دو بیٹوں کے نام ابوبکرؓ اور عمرؓ رکھے۔

(بحار الانوار ج ۱۰ ص ۲۳۰)

حضرت سیدنا حسینؓ

(۱) ..... شہید کربلا حضرت حسینؓ کی شہادت پر ہمشیرہ محترمہ اُم کلثومؓ نے کوفیوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

یٰاھل الکوفة سُؤة لکم ما لکم خذلتم حسیناً و قتلتموہ و انتھبتم امواله و ورثتموہ

اے اہل کوفہ! تمہارا برا ہو! تم نے کیوں حسینؓ کو رُسوا کیا اور اُسے قتل کیا۔ اس کے اموال تم نے لوٹ لیے۔ اور اب اس کے وارث بن بیٹھے ہو۔ (احتجاج طبرسی، بحار الانوار ج ۱۰ ص ۲۴۳)

(۲) ..... حضرت اُم کلثوم نے قاتلانِ حسین کوفیوں کو قرار دیا ہے۔ اب جاننا چاہیے کہ کوفی کس فرقے کے لوگ تھے۔ شہید ثالث قاضی نور اللہ شوستری لکھتے ہیں:

بالجملہ تشیع اہل کوفہ حاجت باقامت دلیل ندارد

(مجالس المؤمنین ص ۲۵ مطبوعہ ایران)

(۳) ..... امام زین العابدین نے جب کوفہ والوں کو روتے اور ان کی عورتوں کو ماتم حسینؓ میں اپنے دامن چاک کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

اِنَّ هؤلاء يبكون علينا فمن قتلنا غيرهم

بے شک اب تو یہ ہمارا ماتم کر رہے ہیں، لیکن ہمیں قتل ان کے سوا اور کس نے کیا ہے؟ (بحار الانوار ج۱۰ص۲۵۸)

حضرت سیدہ زینبؓ

(۱) ..... زینبؓ بنت رسول اللہ ﷺ (تہذیب الاحکام ج۲ص۳۴۴) آنحضرت ﷺ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ آپ کے بطن سے ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوئے۔ حضور ﷺ کی اس نواسی کا نام امامہؓ تھا۔ جس کے ساتھ حضرت علیؓ نے بموجب وصیت حضرت فاطمہؓ الزہرا (**تتزوج بامامة بنت اختی** [بحار الانوار ج۱۰ص۶۰]) نکاح کیا تھا۔ اور آنحضرت ﷺ کے اس نواسے کا نام سید علیؓ تھا، (ناسخ التواریخ ج۱ از کتاب دوم ص۶۱۰ ایران) جو فتح مکہ کے دِن آنحضرت ﷺ کے ساتھ سوار تھا۔ یہ حضرت علیؓ بالغ ہونے کے قریب تھے کہ ان کی وفات ہوگئی۔ (ناسخ التواریخ ص۴۰۷)

(۲) .....حضرت زینبؓ کی وفات ۸ ہجری ہوئی۔

حضرت سیدہ رقیہؓ

رقیہؓ بنت رسول اللہ ﷺ (فروع کافی ج۱ص۱۳۳) **اُخت فاطمہؓ** (بحار الانوار ج۱۰

ص۲۱) کا نکاح پہلے عتبہ سے ہوا تھا۔ مگر چونکہ خدا کو منظور نہیں تھا کہ نبی کی بیٹی مشرک کے گھر جائے، اس لئے رُخصتی سے پہلے ہی طلاق ہوگئی۔ اور سیدہ رُقیہؓ پہلے حضرت عثمانؓ کے گھر ہی آئیں۔ آپ کے بطن سے آنحضرت ﷺ کے نواسے حضرت عبداللہ پیدا ہوئے۔

(حیات القلوب ج۲ص۷۱۹، تاریخ طبری ج۵ص۱۴۷)

(۲).....حضرت عثمانؓ کی کنیت ابوعبداللہ انہی کے نام سے تھی۔

(ناسخ التواریخ ج۱ از کتاب دوم ص۶۱۰)

(۳).....حضرت سیدہ رقیہؓ نے حضرت عثمانؓ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ (حیات القلوب ج۲ص۳۳۰)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضرت سکینہؓ بنت الحسینؓ

آپ کا نام امیمہ بھی آتا ہے۔ آپ حضرت عثمانؓ کے پوتے زیدؒ کے نکاح میں آئی تھیں۔ (تاریخ امیر علی ص۲۰۲)

اما زید بن عمرو بن عثمان فکان تزوج سکینة بنت الحسین (معارف ص۸۷ مصر)

حضرت امام زین العابدینؒ

(۱).....شہید کربلا حضرت حسینؓ کے بیٹے امام زین العابدینؒ کی کنیت

ابوبکر تھی۔ (بحار الانوار ج ۱۱ ص ۲ مطبوعہ ایران)

(۲) ..... حضرت ابوبکرؓ کے علاوہ حضرت عمرؓ کے نام سے بھی آپ کو اس قدر محبت تھی کہ آپ نے اپنے ایک بیٹے کا نام عمرؓ رکھا۔

(بحار الانوار ج ۱۱ ص ۳۳ مطبوعہ ایران)

(۳) ..... آپ کی والدہ محترمہ کا نام شہر بانو تھا، جو شہنشاہِ ایران یزدگرد سوم کی بیٹی تھیں۔ اور حضرت فاروق اعظمؓ کے جہادِ فارس کے نتیجہ میں عرب آئی تھیں۔ حضرت عمرؓ نے انہیں حضرت حسینؓ کی ملک میں دے دیا تھا۔ انہی کے بطن سے امام زین العابدینؒ پیدا ہوئے۔

(اُصول کافی ج ۲ ج ۲ ص ۲۰۴ مع شرح الصافی طبع لکھنؤ)

پس اگر حضرت عمرؓ فاروق کی خلافتِ اسلامی خلافت نہ ہوتی تو اُن کا یہ جہاد بھی اسلامی جہاد کیسے ہوسکتا تھا؟ پھر شہر بانو کے بارے میں حضرت حسینؓ کا یہ تملک کیسے حلال تھا؟ حالاں کہ حضرت امام زین العابدینؒ کا مقام بلند اس امر کا مقتضی ہے کہ ان کے نسب کو صحیح مانا جائے اور اس کے ملزوم یعنی حضرت فاروق اعظمؓ کی خلافت کو اسلامی خلافت اعتقاد کیا جائے۔

حضرت امام جعفر صادقؒ

آپ کی والدہ محترمہ اُم فروہؒ دختر قاسمؒ بن محمد بن ابوبکرؓ صدیق ہے، یعنی حضرت ابوبکرؓ صدیق کی پڑپوتی اور آپ کی نانی محترمہ حضرت اسماءؓ

حضرت ابوبکرؓ کی زوجہ تھیں۔ (جلاء العیون ج۲ص ،اُصول کافی ۳ ج۲ص۴۰۴)

اسی لئے حضرت امام جعفرؒ صادق فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت ابوبکرؓ نے دو دفعہ جنا ہے۔ (تہذیب التہذیب ج۲ص۱۰۳)

(ماخوذ از شجرہ مودت ص ۱ تا ۱۵ مؤلفہ علامہ خالد محمود صاحب)

یعنی میری دونسبتوں سے حضرت ابوبکرؓ صدیق سے رشتہ داری ہے۔

محمد بن ابی بکرؓ صدیق کی والدہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس تھیں۔ حضرت علی المرتضیٰؓ نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کی وفات کے بعد حضرت اسماءؓ بنت عمیس سے نکاح کیا۔ محمد بن ابی بکرؓ نے آپ ہی کے زیر سایہ تربیت پائی تھی۔ محمد بن ابی بکر مصر میں گورنر تھے۔ ان کی شہادت پر حضرت علیؓ المرتضیٰ نے فرمایا:

مُحَمَّد بنُ اَبِیْ بَکْر فَلَقَدْ کَانَ اِلَیَّ حَبِیْبًا وَ کَانَ لِیْ رَبِیًا

ترجمہ: محمد بن ابی بکرؓ مجھے بہت محبوب اور میرے پروردہ تھے۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۶۸)

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی

ساکن اوڈھروال ضلع چکوال

۶ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۴ دسمبر ۲۰۰۹ء

☆☆☆☆

یا اللہ مدد

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جوں چنایارہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مناقب اصحاب رسول رضی اللہ عنہم صلی اللہ علیہ وسلم

(حصہ اول)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 13

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

نور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

صحابہؓ حدیبیہ میں المؤمنین و رضا کی سند	3	حجۃ الوداع کے موقع پر سورۂ نصر کا نزول	34
بیعت رضوان کرنے والے اہل زمین سے بہتر	4	مہاجرین صحابہؓ اپنے ایمان میں سچے ہیں	35
اصحابؓ نبی ﷺ کی دینداری اور ان کی تعریف	4	انصار کی مہاجرین سے محبت اور ان کا ایثار	36
فضائل خلفاءِ راشدینؓ و مہاجرین و انصار کا ثبوت	5	فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والوں کا درجہ	37
اصحابؓ رسول ﷺ کو جنت کی بشارت	7	مہاجرین اور انصار سے خدا کا راضی ہونا	38
اللہ صحابہؓ سے محبت رکھتا ہے	8	اللہ نے تمام صحابہؓ کی مغفرت فرما دی ہے	39
اللہ صحابہؓ پر شفیق اور مہربان ہے	9	صحابہؓ کی اتباع کرنے کا حکم	41
غزوۂ تبوک	10	قرآن کے سابقون الاوّلون کون ہیں؟	42
تین انصاری صحابہؓ کا واقعہ	10	قرآن میں سبیل المؤمنین کی اتباع کا حکم	44
صحابہؓ کو دُنیا و آخرت میں بشارت	11	''المؤمنین'' سے مراد صحابہؓ ہیں	45
صحابہؓ کو جنت کا وعدہ	12	سنت رسول ﷺ و سنت خلفاء راشدینؓ	46
صحابہؓ کو جہاد کی اجازت، صحابہؓ کی حکومت کا نظام	12	جماعت مؤمنین کو تکلیف دینے والے جہنمی ہیں	47
آیت تمکین	13	جماعت صحابہؓ کو غزوات میں المومنین کا لقب	48
مہاجرین صحابہؓ کو خلافت و حکومت دینے کا وعدہ	15	جماعت مومنین کو جنت کی بشارت	52
آیت استخلاف .....خلیفہ بنانے کا وعدہ	15	''كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ'' سے مراد صحابہؓ	54
غزوہ خندق میں مومنین صحابہؓ کا ایمان	16	جماعت کامل	55
اصحابؓ کے دلوں میں ایمان کی محبت	17	اصحاب محمد ﷺ سے آخری امت کی تکمیل	56
اصحابؓ کی تورات و انجیل میں مدح	18	حضور ﷺ کے صحابہؓ اہل السنّت والجماعت تھے	57
حضور ﷺ اور خلفاء راشدینؓ کے مناقب	19	اُمت سے اوّلیں مراد رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ	58
خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کے مناقب	20	جو صحابہ کی طرح ایمان لائیں، ہدایت پر ہیں	59
آیت معیت جماعت صحابہؓ	21	حضرت عثمانؓ کی شہادت اور قاتلوں کا انجام	60
آیت معیت کی محققانہ تفسیر	22	اصحابؓ بدر کی شان	61
صحابہؓ کا دین اللہ کا دین ہے	25	صحابہؓ امت کے بہترین لوگ اور امن کا سبب	62
صحابہؓ کا فوج در فوج اسلام میں داخل ہونا	33		

☆☆☆☆

ترتیب و تدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ..... چکوال
ٹائٹل و کمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701
ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

حافظ عبدالوحید الحنفی

جماعت صحابہؓ کا تذکرہ قرآن وحدیث میں

مناقب اصحابِ رسول ﷺ (حصہ اوّل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْمِ۔
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَخُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

جماعتِ صحابہؓ کو حدیبیہ کے مقام پر المؤمنین ورضا کی سند

(۱) ..... لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا (پارہ ۲۶ سورۃ فتح رکوع ۳)

ترجمہ: (اے پیغمبر ﷺ!) جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا اُن سے خوش ہوا اور جو (صدق وخلوص) اُن کے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا۔ تو ان پر تسلی نازل فرمائی۔ اور انہیں جلد فتح عنایت کی۔ (ترجمہ: مولانا فتح محمد جالندھری)

بیعت رضوان کرنے والے اہل زمین سے بہتر تھے

امام سعید بن منصور، بخاری، مسلم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت بیان کی ہے: ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو (۱۴۰۰) تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا:

اَنْتُمْ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ (تفسیر درمنثور ج ۶ بحوالہ مسلم شریف)

ترجمہ: تم اہل زمین سے بہتر ہو۔

بیعت رضوان میں شامل سب صحابہؓ جنت میں جائیں گے

امام احمد بن حنبلؒ نے حضرت جابرؓ سے، امام مسلمؒ نے اُم بشر سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ہے، ان میں سے کوئی بھی جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔ (تفسیر دُرمنثور ج ۶ زیر آیت سورۃ فتح بحوالہ مسلم شریف)

بیعت رضوان میں شامل اصحابؓ ۱۵۲۵ تھے

امام ابن جریرؒ اور ابن مردویہؒ نے بیان کیا ہے کہ "لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ" کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: درخت کے

نیچے بیعت کرنے والے ایک ہزار پانچ سو پچیس تھے۔

(تفسیر درمنثور ج ۶ زیر آیت ہذا بحوالہ تفسیر ابن جریر طبری ج ۲۶ زیر آیت ہذا)

حدیبیہ کے مقام پر بیعت کرنے والی مقدس جماعت کو (جس میں چاروں خلفائے راشدین شامل تھے) اللہ تعالیٰ نے المومنین کے لقب سے نواز کر رضا کی سند دی ہے۔ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ المؤمنین میں شامل ہیں۔

اصحابؓ نبی ﷺ کی دینداری اور ان کی تعریف کہ وہ سچے مومن ہیں

(۲) ..... وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ (آیت ۷۴ سورۃ انفال)

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے رسول اور اس کے ہمراہیوں کو) جگہ دی اور (اس کی) مدد کی وہی سچے ایماندار ہیں اور ان کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

فضائل خلفاءِ راشدینؓ و مہاجرین و انصار کا ثبوت

یوں تو قرآن مجید اوّل سے آخر تک مہاجرینؓ و انصارؓ (جن میں چاروں خلفاءِ راشدینؓ یعنی حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت

عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ اوّل نمبر پر ہیں) کے فضائل سے بھرا ہوا ہے۔ اور اصحابِؓ کبار کے فضائل و مناقب کا ایسی صراحت و وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ کسی موافق و مخالف کو انکار کی گنجائش نہیں۔ مگر ہم اس موقع پر ایسی آیات پیش کریں گے، جن سے چاروں خلفاءِ راشدینؓ کے فضائل روزِ روشن کی طرح واضح ہیں۔

اس آیت میں حق تعالیٰ نے بڑی صفائی سے کھلے الفاظ میں مہاجرینؓ و انصارؓ اور چاروں خلفاءؓ کے ایمان حقیقی اور ان کے بخشے جانے اور جنتی ہونے کی تصدیق فرمائی ہے۔ چاروں خلفاءِ راشدینؓ بے شک "وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا" کے پورے طور پر مصداق ہیں۔ وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایمان لائے، آپ ﷺ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی، کفار سے جہاد کئے۔ پھر اوّلین مہاجرینؓ ہونے کے باعث پچھلے مہاجروں کی امداد اور نصرت بھی کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان اوصاف جمیلہ کے باعث ان کے کمال ایمان، مغفرت اور بہشتی ہونے کی شہادت دی ہے۔

پھر جو ان کو منافق و کافر کہتے ہیں، وہ قرآن کو جھٹلاتے اور اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتے ہیں۔ آیت میں "اُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ" کے بعد "حَقًّا" کی تاکید، اس کے بعد "لَھُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ" کا جملہ واقعی خلفائے اربعہؓ کے حقیقی کامل و مکمل ایمان کی زبردست شہادت ہے۔ اگر کسی

بدنصیب کے دل میں "خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ" کا قفل نہ لگ گیا ہو تو پھر ایسی زبردست رحمانی شہادت کے بعد ممکن نہیں کہ خلفائے اربعہؓ کے ایمان اور ان کے فضائل میں کچھ شک وشبہ کی گنجائش باقی رہ جائے۔

اصحابِؓ رسول ﷺ کو جنت کی بشارت

(۳) ..... لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۸۸) اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (۸۹)

(آیت ۸۸ تا ۸۹ سورۃ توبہ)

لیکن رسول نے اور جو اس کے ساتھ (ہو کر) ایمان لائے ہیں، انہوں نے اپنی جان و مال سے جہاد کیا اور انہیں کے لئے خوبیاں ہیں۔ اور وہی (آخرت میں) فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کئے ہیں جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ہمیشہ ان ہی میں رہنے والے ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

صحابہؓ کا ایمان اور جماعت صحابہؓ کی شان

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ

قُرُبٰتٍ عِنۡدَاللّٰهِ وَ صَلَوَاتِ الرَّسُوۡلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرۡبَةٌ لَّهُمۡ سَيُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (۹۹)

اور دیہاتیوں میں بعض وہ بھی ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو مال وہ خرچ کرتے ہیں، اس کو اللہ کے نزدیک ہونے اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ سن لو کہ بے شک وہ ان کے لئے نزدیکی کا ذریعہ ہے۔ اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (آیت ۹۹ سورۃ توبہ)

اللہ صحابہؓ سے محبت رکھتا ہے

(۴) ..... لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقۡوٰى مِنۡ اَوَّلِ يَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِيۡهِ ؕ فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ (سورۃ التوبہ آیت ۱۰۸)

بے شک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے، اس بات کا زیادہ حق رکھتی ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو (نماز پڑھے) اس میں ایسے آدمی ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (آیت ۱۰۸ سورۃ توبہ)

اللہ صحابہؓ پر شفیق اور مہربان ہے

(۵) ..... لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ط اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (۱۱۷) وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ط حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ط ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (۱۱۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (۱۱۹) (آیت ۱۱۷ تا ۱۱۹ سورۃ توبہ)

ترجمہ: بے شک اللہ نبی اور مہاجرین و انصار پر مہربان ہوا جنہوں نے سخت گھڑی میں اس کا حکم مانا (یعنی) اس کے بعد (بھی) کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک فریق کا دل ٹیڑھا ہو جائے۔ پھر اللہ ان پر مہربان ہوا۔ بے شک وہ ان پر شفیق مہربان ہے۔ اور ان تین اصحاب پر بھی (مہربان ہوا جو جہاد سے) پیچھے رہ گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب ان پر زمین باوجود اپنے فراخ ہونے کے تنگ ہوگئی۔ اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہوں نے یقین کر لیا کہ اللہ کے سوا اور کہیں پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ تو پھر اللہ ان پر مہربان ہوا تا کہ وہ اس کی طرف پھر آئیں۔

بے شک اللہ جو ہے وہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو۔

غزوۂ تبوک

(۱) امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہدؒ نے فرمایا: "سَاعَةِ الْعُسْرَةِ" سے مراد غزوۂ تبوک ہے۔

(تفسیر دُرِ منثور ج ۳ زیر آیت ۱۱۷ التوبہ بحوالہ تفسیر ابن جریر طبری ج ۱۱ ص ۶۶)

تین انصاری صحابہؓ کا واقعہ

(۲) امام ابن جریر، ابن منذر، ابوالشیخ، ابن مندہ، ابن مردویہ اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ "وَ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا" کے بارے میں حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ یہ تین کعب بن مالکؓ، ہلال بن اُمیہؓ اور مرارہ بن ربیعہؓ تھے اور تینوں انصار میں سے تھے۔

(تفسیر در منثور ج ۳، تفسیر طبری ج ۱۱)

(۳) ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع نے مذکورہ آیت (۱۱۹ سورۃ توبہ) کے بارے میں فرمایا: یہ آیت ان تینوں کے بارے میں نازل ہوئی جن کا فیصلہ ملتوی کر دیا گیا۔ ان سے کہا گیا کہ تم محمد ﷺ اور آپ کے اصحابؓ کے ساتھ ہو جاؤ۔

(تفسیر دُرِ منثور ج ۳ ص ۸۷۳ بحوالہ تفسیر طبری ج ۱۱ ص ۶۸)

(۴) حضرت ابن عمرؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: تم حضرت محمد ﷺ اور آپ کے اصحابؓ کے ساتھ ہو جاؤ۔ (تفسیر دُرِ منثور زیر آیت ۱۱۹ سورہ التوبہ)

صحابہؓ کو اللہ اچھا ٹھکانہ جنت دیں گے.....مہاجرین کو بشارت

(۶) ..... وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ط وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ م لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

(۴۱) الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (آیت ۴۲ سورۃ نحل)

اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا، ہجرت کی، ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھے ٹھکانے پر لگا کر رہیں گے اور بے شک آخرت کا ثواب (اس سے) بڑھ کر ہے، اگر وہ جانیں۔ (وہ مہاجر) جنہوں نے صبر کیا اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

صحابہؓ کو دُنیا و آخرت میں بشارت

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہؓ سے روایت کیا ہے کہ "وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا ..... الخ" اس سے مراد محمد ﷺ کے اصحابؓ ہیں۔

اہل مکہ نے ان پر ظلم کیا، انہیں اپنے گھروں سے نکالا۔ ان میں سے

بعض حبشہ کے علاقہ میں ہجرت کر گئے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں مدینہ عطا فرمایا۔ مدینہ طیبہ کو ان کے لئے دار ہجرت بنایا اور مومنین سے ان کے انصار بنائے۔

"وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ" اور اللہ تعالیٰ جو انہیں جنت اور نعمتیں عطا فرمائے گا، وہ بہت بڑا اجر ہے۔ (تفسیر درمنثور ج۴ ص۳۱۹ بحوالہ تفسیر طبری ج۱۴)

صحابہؓ کو جنت کا وعدہ

امام ابن جریرؒ اور ابن المنذرؒ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب وہ کسی مہاجر کو کچھ عطا فرماتے تو کہتے: پکڑو! اللہ تعالیٰ تمہارے لئے برکت دے۔ یہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے دُنیا میں دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اور جو اس نے تیرے لئے آخرت میں ذخیرہ کر رکھا ہے، وہ بہت بڑا ہے۔ کاش! وہ اس حقیقت کو جانتے۔

(تفسیر درمنثور ج۴ ص۳۱۹ بحوالہ تفسیر طبری ج۱۴)

صحابہؓ کو جہاد کی اجازت..... صحابہؓ کی حکومت کا نظام کیسا ہوگا؟

(۷) ..... اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ (۳۹) ۙ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ..... (ط ۴۰)

اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ نَهَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ

..... (۴۱) (پ۱۸ سورۃ حج ع۱۳ آیت ۳۹ تا ۴۱)

جن لوگوں سے (ناحق) لڑائی کی جاتی ہے، ان کو (لڑائی کی) اجازت دی گئی۔ کیوں کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بے شک اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔(۳۹)

وہ (بے چارے) وہ ہیں جو ناحق اپنے گھروں سے صرف اتنا کہنے پر نکالے گئے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔.....(۴۰)

وہ وہ ہیں کہ اگر ہم ملک میں ان کے پاؤں جما دیں تو وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں گے۔ اور (لوگوں کو) اچھی باتوں کی ہدایت کریں گے اور بری باتوں سے روکیں گے اور سب کاموں کا اخیر انجام اللہ ہی کی طرف ہے۔(۴۱)

آیت تمکین

اس آیت تمکین میں اللہ تعالیٰ نے مہاجرین صحابہؓ کے متعلق ایک اعلان فرمایا ہے: (جن کو کافروں نے گھروں سے نکال دیا تھا اور وہ رسول اکرم ﷺ کے حکم کے تحت مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے) کہ اگر ہم ان کو

ملک میں حکومت و اقتدار دے دیں تو وہ ضرور ان چار کاموں کی تکمیل کریں گے۔ اور چونکہ ان مہاجرین صحابہ کرامؓ میں سے آنحضرت ﷺ کے بعد ان چار اصحابؓ (یعنی حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ رضی اللہ عنہم) کو ہی ملکی اقتدار عطا فرمایا ہے، اس لئے حسب اعلان خداوندی قرآن پر ایمان رکھنے والوں کے لئے یہ قطعی عقیدہ لازم ہے کہ ان چاروں خلفاء نے ضرور وہ کام سرانجام دیئے ہیں، جن کا اس آیت میں ذکر ہے: یعنی اقامت صلوٰۃ، ایتاء زکوٰۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ اور اگر کوئی شخص باوجود اس اعلان خداوندی کے ان خلفائے اربعہ کو برحق تسلیم نہیں کرتا تو وہ اس آیت کا منکر ہے۔ اور اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا مذکورہ اعلان صحیح ثابت نہیں ہوا، العیاذ باللہ۔ اور اس آیت کا یہ مطلب بھی نہیں لیا جا سکتا کہ مذکورہ تمکین و اقتدار کا وعدہ مابعد کے خلفاء کے لئے ہے۔ کیوں کہ یہ اعلان **"الذین اخرجوا من دیارھم"** کے لئے ہے، جو مہاجرین صحابہؓ ہیں اور سوائے چار خلفاء کے صحابہؓ میں سے اور کسی مہاجر صحابیؓ کو خلافت نہیں ملی، اسی بنا پر ان چاروں خلفاء کی خلافت کو خصوصی طور پر خلافت راشدہ کہتے ہیں، جو قرآن کی موعودہ خلافت ہے۔ اور یہ خلافت ان چار یارؓ میں ہی منحصر ہے۔

(سنّی موقف از مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی ص ۴۴)

مہاجرین صحابہؓ کو خلافت وحکومت دینے کا وعدہ

(۸) ..... وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (آیت ۵۵ سورۃ النور)

(مسلمانو!) جو تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرور انہیں زمین میں اپنا جانشین بنائے گا۔ جیسا کہ ان لوگوں کو جانشین بنایا تھا جو ان سے پہلے ہوگزرے ہیں اور ان کے لئے ان کا وہ دِین ضرور قائم کر کے رہے گا جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ اور ان کے خوف (کھانے) کے بعد ضرور ان (کی حالت) کو امن سے بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ کسی چیز کو میرا شریک نہ کریں گے۔ اور جس نے اس (نعمت) کے بعد بھی ناشکری کی تو وہی لوگ بدکار ہیں۔

آیت استخلاف .....خلیفہ بنانے کا وعدہ

اس آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ایمان وعمل صالح

والے صحابہ کرامؓ کو خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا ہے، جو اس آیت کے نازل ہونے کے وقت موجود تھے۔ جس پر لفظ "منکم" (تم میں سے) دلالت کرتا ہے۔ اور چونکہ نبی کریم رحمت للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد مہاجرین صحابہؓ میں سے بالترتیب صرف حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ کو ہی خلافت اور جانشینی کا عظیم شرف نصیب ہوا ہے، اس لئے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن خلفاء کے متعلق اس آیت کا وعدہ فرمایا تھا، وہ یہی چار ہیں۔ ان کی خلافت قرآن کی موعودہ خلافت ہے اور اگر ان چار خلفاء کو اس آیت کا مصداق نہ قرار دیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور آیت میں "منکم" (تم میں سے) کی قید کی وجہ سے بعد کے خلفاء اس آیت کا مصداق نہیں قرار دیئے جا سکتے۔

(سنّی موقف از حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی ص ۴۶)

غزوہ خندق میں مومنین صحابہؓ کا ایمان مزید بڑھ گیا

(۹) ..... وَلَمَّا رَأَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا (۲۲) مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ

عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ قف وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ز صلے وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلاً (آیت ۲۳ سورۃ احزاب)

اور جب مومنوں نے (کفار کی) جماعتوں کو (جو مدینے میں ان پر چڑھ آئی تھیں) دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو وہی ہے جس کا ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔ اور اس بات نے ان کے ایمان اور اطاعت کو اور بڑھا دیا۔ مسلمانوں میں کچھ آدمی ایسے ہیں جنہوں نے اس بات کو جس کا انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا سچ کر دکھلایا سو بعض ان میں سے وہ ہیں جو اپنی مراد پوری کر چکے اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو (ابھی) انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے عہد میں ذرا) تبدیلی نہیں کی۔

اصحابؓ کے دلوں میں ایمان کی محبت اور کفر و فسق و عصیاں سے نفرت

(۱۰) ..... وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ (۷) فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (۸) (آیت ۷ تا ۸ سورۃ حجرات)

اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسول ہے۔ اگر وہ بہت سے کاموں میں تمہارا کہا مانے تو تم ضرور مشقت میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہاری طرف ایمان کو محبوب کر دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں اچھا کر کے دکھلایا اور تمہاری طرف کفر اور بدکاری اور نافرمانی کو برا کر کے دکھلایا۔ یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں۔ تیرے پروردگار کے فضل اور رحمت سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

اصحابؓ کی تورات و انجیل میں مدح، ان کا خدا کی رضا اور اس کے فضل کا طالب ہونا اور ان میں باہمی محبت و الفت تھی

(۱۱) ..... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ج صلے وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ قف ج... كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا (آیت ۲۹ سورۃ فتح)

محمد اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت

(اور) آپس میں نرم دل ہیں۔ (اے مخاطب!) تو انہیں رکوع (اور) سجدے میں دیکھے گا۔ وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔ سجدہ کے اثر سے ان کے چہروں پر ان کی علامت موجود ہے۔ یہ تورات میں ان کی صفت (بیان کی گئی) ہے اور انجیل میں ان کی صفت مانند کھیتی کی ہے۔ جس نے اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوگئی پھر وہ اپنی نال پر کھڑی ہوگئی۔ کاشتکار کو بھلی معلوم ہوتی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ خدا ان کے سبب سے کفار کو غصہ دلائے۔ اللہ نے ان لوگوں سے جو اُن میں ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

حضور ﷺ اور خلفاء راشدینؓ کے مناقب

ابن مردویہ، خطیب اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "کَزَرْعٍ" کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے:

"اَخْرَجَ شَطْئَهٗ" جس نے اپنا پٹھا نکالا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، "فَاٰزَرَهٗ" پھر اسے تقویت دی حضرت ابوبکرؓ صدیق کے ساتھ، "فَاسْتَغْلَظَ" پھر وہ مضبوط ہوگیا حضرت فاروق اعظمؓ کے ساتھ، "فَاسْتَوٰی" پھر سیدھا کھڑا ہوگیا حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے ساتھ، "عَلٰی سُوْقِهٖ" اپنے تنے پر

حضرت علیؓ المرتضٰی کے ساتھ، "لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ" تا کہ انہیں دیکھ کر کفار غیظ (غصہ) میں جلتے رہیں۔ (تفسیر درمنثور ج ۶ زیر آیت سورہ فتح ص ۱۵۰)

خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کے مناقب

ابن مردویہ، قلظی، اور احمد بن محمد الزہری نے فضائل الخلفاء اربعہ میں اور شیرازی نے القاب میں حضرت ابن عباسؓ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ یعنی حضرت ابوبکرؓ صدیق، اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ یعنی حضرت عمرؓ فاروق، رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ یعنی حضرت عثمانؓ ذوالنورین، تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یعنی حضرت علیؓ المرتضٰی، يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا یعنی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح، مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ یعنی حضرت ابوبکرؓ صدیق کے ساتھ، فَاسْتَغْلَظَ یعنی حضرت عمرؓ فاروق کے ساتھ، فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یعنی حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے ساتھ، يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ یعنی حضرت علیؓ المرتضٰی کے ساتھ، وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے تمام صحابہ کرام مراد ہیں۔

(تفسیر درّ منثور ج ۶ تفسیر زیر آیت ۲۹ سورہ الفتح ص ۱۵۰)

حاصل: لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّار کی آیت سے معلوم ہوا کہ اصحابؓ رسول ﷺ کی ایمانی صفات کے تذکرہ سے جس آدمی کے دل میں غیظ و غضب پیدا ہو جائے، وہ کافر ہے۔

آیت معیت جماعت صحابہؓ

یہ آیات ان تقریباً چودہ سو (۱۴۰۰) اصحابؓ رسول ﷺ کے حق میں نازل ہوئی ہے، جو واقعہ حدیبیہ ۶ ھ میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے اور جن کو ایک کیکر کے درخت کے نیچے حضور رحمت للعالمین ﷺ کے دست مبارک پر حضرت عثمانؓ ذوالنورین کا انتقام لینے کے لئے موت و جہاد کی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ نے اسی سورہ فتح کی آیت لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (یعنی اللہ تعالیٰ ان اہل ایمان سے راضی ہو گیا جو ایک درخت کے نیچے آپ ﷺ کی بیعت کر رہے تھے) میں اپنی رضامندی کی سند عطا فرمائی ہے۔ اسی لئے اس تاریخی بیعت کو بیعت رضوان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ قرآن میں مذکورہ بالا مخصوص صفات کاملہ ان اصحابؓ حدیبیہ کو آنحضرت ﷺ کی معیت و صحبت کے فیضان سے نصیب ہوئی تھیں، اس لئے درجہ بدرجہ ان آیات کا مصداق ثانوی درجے میں وہ تمام اصحابؓ ثابت ہوتے ہیں جن کو حضور

رحمت للعالمین ﷺ کی صحبت اور سنگت کا عظیم شرف حاصل ہوا ہے۔
(سنّی موقف از مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی ص ۳۱)

آیت معیت کی محققانہ تفسیر

اس آیت کی تشریح میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی تحریر فرماتے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے:

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان کے ہمراہی کافروں پر تو بڑے تیز و تند (۲) اور ایک دوسرے کے ساتھ نرم اور ایک دوسرے کے دوست (۳) تو انہیں دیکھے تو رکوع میں جھکے ہوئے (۴) سجدے میں پڑے ہوئے (۵) اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی سے غرض ہے (۶) ان کے چہروں میں علامتیں موجود ہیں سجدہ کے اثر سے۔

یہاں تک آیت کے معنوں کا بیان تھا۔ اب اس ہیچمدان کی سنیے:

صحابہؓ کا نشانِ اکملیتِ ایمان

اوّل جناب باری تعالیٰ نے پیغمبر خدا ﷺ کی تعریف کی، بعد میں اصحابؓ کی۔ تو قرینہ عقلیہ سے معلوم ہوا کہ بعد رسول اللہ ﷺ کے اس امت میں اصحابؓ کا رُتبہ ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جو وصف کہ رسول اللہ ﷺ کی مدح میں ہوگا، اس کے بعد اس وصف کا رُتبہ ہوگا جو صحابہؓ کی مدح میں بیان ہوا ہوگا۔ مگر ہم نے دیکھا تو حضرت ﷺ کی مدح میں رسول اللہ (ﷺ) کا

لفظ ہے اور اصحابؓ کی مدح میں "اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ" (وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز و تند اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نرم اور ایک دوسرے کے دوست)۔ تو اس لف و نشر سے معلوم ہوا کہ بعد رسالت کے رُتبہ بُغْضٌ فِی اللّٰہ اور حُبٌّ فِی اللّٰہ کا ہے۔ کیوں کہ بُغْضٌ فِی اللّٰہ یعنی خدا کے سبب سے کسی سے عداوت کر لی، یہ بعینہٖ وہی اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّار ہے۔ اور حُبٌّ فِی اللّٰہ بعینہٖ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کا ترجمہ ہے۔

(۲) القصہ صحابہؓ کی تعریف میں ادنی وصف جو بیان کیا گیا ہے تو اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّار ہے یعنی وہ کافروں پر بڑے ہی تند و تیز ہیں۔ اور چونکہ محبت کرنی آسان ہے، کیوں کہ طبعی بات انسان کی یہ ہے کہ جب کوئی اس سے محبت کرے تو یہ بھی اس کی طرف مائل ہو۔ اس صورت میں اللہ واسطے کی محبت سے ایمان خوب نہیں پرکھا جاتا۔ ہاں عداوت کرنی البتہ دشوار ہے کہ عداوت کے ثمرہ میں دوسرا بھی عداوت ہی سے پیش آئے گا۔ کسی کو خدا واسطے کسی سے بغض ہو تو یہ نشان کمال ہی سمجھا جائے گا۔

(۳) صحابہؓ کو یوں تو ہر کافر دشمنِ خدا اور دشمنِ رسول ﷺ پر غیظ و غضب آتا تھا لیکن اس آیت میں زیادہ تر اُس غیظ و غضب کی طرف اشارہ ہے جو ان کو کفار مکہ پر اس قصہ میں پیش آیا۔ سو ان میں سے مہاجرینؓ انہیں کفار کے اقرباء میں سے تھے تو ان کے حق میں لفظ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّار

نشان اکملیت ایمان کا سمجھنا چاہیے۔ اور درصورتیکہ ادنیٰ وصف ان کا اس بات پر گواہی دیتا ہے کہ ان کا ایمان کامل تو کیا اکمل ہے۔ تو اعلیٰ اوصاف تو اعلیٰ ہیں اور چونکہ مومنانِ کامل الایمان گنے چنے ہوئے ہوتے ہیں۔ کچھ ایسی سہل بات نہیں کہ دخل درمعقولات کی طرح ہر کوئی کمالِ ایمان حاصل کر لے۔ مع ہذا قرینہ اس بات کا کہ اوّل رسول اللہ ﷺ کا اس اُمت میں اوّل نمبر ہے اور صحابہؓ کا دوم۔ تو ہم بالیقین سمجھتے ہیں کہ صحابہؓ کرام اوّل قسم کے مخلصین میں سے تھے کہ شیطان بھی ان کے اغوا سے کانوں پر ہاتھ دھرتا تھا۔ بلکہ بایں نظر کہ شیطان رأس ورئیس کفار ہے۔ اور صحابہؓ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّار ہیں تو شیطان پر اور بھی اشد ہوں گے۔

(۴) علیٰ ہذا القیاس نفس اعدائے دین میں سے بلکہ سب سے بڑھ کر شیطان بھی اس کے سہارا اپنا کام کرتا ہے۔ وہ اگر نہ مانے تو شیطان کیا کرے۔ بہرحال نفس و شیطان سے ان کی عداوت اور بھی زیادہ ہو گی۔ اور ان دونوں پر وہ اور بھی اشد ہوں گے۔ الغرض صحابہؓ کرام کے سامنے نفس و شیطان مغلوب ہوئے۔

(۵) سو یہی وجہ ہو گی کہ حضرت عمرؓ کے سایہ سے بھی شیطان بھاگتا تھا۔ کیوں کہ سب صحابہؓ میں کافروں کے باب میں زہر قاتل تھے۔ ان کے حق میں اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّار ہونا سب میں زیادہ صادق آتا تھا۔ بھلا

شیطان جن سے خود بھاگے، انہیں کیا گمراہ کرے گا۔ شیطان کو ایسی جگہ اپنی ہی پڑ جاتی ہے۔ (تلخیص ہدیۃ اشیعہ طبع قدیم ص ۶۱ تا ۶۵، جدید ص ۸۱ تا ۸۸)

صحابہؓ کا دین اللہ کا دین ہے

صحابہؓ کرام کی قرآنی و ایمانی صفات از مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَ اخْشَوْنِ ○ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ○ (پ ۲۶ سورہ الفتح آیت ۲۸ تا ۲۹)

ترجمہ: آج مایوس ہو گئے ہیں کافر لوگ تمہارے دین سے۔ پس تم ان سے مت ڈرو۔ تم مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے۔ اور تم پر میں نے اپنی نعمت پوری کر دی۔ اور راضی ہو گیا میں تمہارے لئے اسلام کے دین پر۔

"الیوم یئس الذین کفروا" (آج تمہارے دین سے کافر مایوس ہو گئے) خطاب کن سے ہے؟ صحابہؓ کرام سے۔ یعنی براہِ راست صحابہؓ کو خطاب فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی صحابہؓ کے مربی ہیں۔ قرآن مجید میں کتنی آیتیں ہیں، جن میں براہِ راست اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم کو ایسا کرنا چاہیے تھا اور یہی تعلیم ہے۔ فرمایا: آج تمہارے دین سے کافر مایوس ہو گئے۔ سبحان اللہ!

فرمایا: ''تمہارے دین سے''! دین وہ ہے جو صحابہؓ نے لیا اور صحابہؓ سے

آگے چلا۔ دین ہے تو اللہ کا۔ بنایا تو اللہ نے ہے، لیکن اب ان کے سپرد ہے۔ اللہ کی یہ امانت ان کے سپرد ہے۔

انہی الفاظ سے سمجھو کہ آج تمہارے دین سے کافر مایوس ہو گئے۔ صحابہؓ کا دین وہی ہے جو اللہ کا دین ہے۔ جو اللہ کا دین ہے وہی صحابہؓ کا دین ہے۔ یعنی جس دین کو صحابہؓ نے مانا ہے، جس پر عمل کیا ہے، وہ اللہ کا دین ہے۔ اس لئے جو صحابہؓ کو نہیں مانتا، جو صحابہؓ کے دین کا منکر ہے، وہ اللہ کے دین کا بھی منکر ہے۔ یہ نسبت جو ہے، بہت بڑی بات ہے۔

صحابہؓ کے دین سے کافر مایوس ہو گئے

فرمایا: آج کافر لوگ تمہارے دین سے مایوس ہو گئے ہیں۔ گویا ایک تو جماعت صحابہؓ کرام کی ہے، جو حضور ﷺ کے ساتھ ہیں۔ اور ایک جماعت کافروں کی ہے، جو حضور ﷺ کے دشمن ہیں۔ دو ہی دھڑے ہیں۔ اب رافضی یا خارجی نعوذ باللہ صحابہؓ کو خواہ تھوڑوں کو یا زیادہ کو، اس دھڑے میں ڈالتے ہیں کہ نعوذ باللہ جو حضور ﷺ کے خلاف ہیں۔

اور اہل السنّت والجماعت یہ کہتے ہیں کہ سارے صحابہؓ کرام حضور ﷺ کی جماعت ہیں۔ درجہ جدا جدا ہے۔ اور اللہ سب سے فرما رہے ہیں: ”من دینکم“ (تمہارے دین سے)۔

صحابہ کرامؓ کی خوش نصیبی

یہ آیت نازل ہوئی عرفات کے میدان میں عرفہ کے دن، نویں ذی الحجہ ۱۰ھ کو (حجۃ الوداع کے موقع پر)۔ بعض روایتوں میں ستر ہزار (۷۰۰۰۰) صحابہؓ کی تعداد موجود تھی، بعض روایتوں میں زیادہ ہے۔ بہرحال لاکھ یا کم و بیش صحابہؓ کے عظیم مجمع کے سامنے حضورﷺ اس زمانے میں موجود۔ آج حاجی خوش نصیب ہیں جو ہزارہا روپیہ خرچ کر کے جاتے ہیں۔ نیت ٹھیک ہے تو آج بھی خوش نصیب ہیں۔ لیکن صحابہؓ کرام کا حج تو ساری اُمت میں سب سے اعلیٰ ہے۔ کیوں کہ وہ حضورﷺ کے ساتھ ہیں۔ حضورﷺ سامنے جلوہ فرما ہیں۔ صحابہؓ کرام سامنے ہیں۔ ہزارہا کا مجمع ہے۔ لاؤڈ اسپیکر نہیں ہے۔ لیکن لکھا ہے کہ حضورﷺ کے سامنے جتنا مجمع زیادہ ہوتا تھا، معجزانہ طور پر حضورﷺ کی آواز سب تک پہنچ جاتی تھی۔ کوئی صحابیؓ ایسا نہیں کہ حضورﷺ کی آواز اُس تک نہ پہنچ رہی ہو۔ حضورﷺ اونٹنی پر سوار ہیں۔ خطبہ حجۃ الوداع کا ارشاد فرما رہے ہیں۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ اللہ خوش خبری اور بشارت دے رہے ہیں، ان صحابہؓ کو جو حضورﷺ کے ساتھ تھے۔ اور ان کو اس لئے بشارت دے رہے ہیں کہ مکہ معظّمہ میں یہی ماریں کھاتے رہے ہیں۔ یہی مظلوم تھے۔

اللہ کے لئے آدمی جتنی محنت کرے، اتنا ہی اللہ کے ہاں مقبول ہوگا۔

اتنی بے بسی اور مظلومیت تھی کہ سارا سارا دن مارتے ہیں، کوئی چھڑانے والا نہیں۔ ایک وہ وقت تھا کہ راتوں رات خود نبی کریم ﷺ ہجرت کے لئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یارِ غار بنا کر لے جا رہے ہیں۔ کتنا مشکل وقت اور بظاہر کتنی کمزوری ہے۔ اور ایک یہ وقت ہے کہ آٹھویں سال مکہ بھی فتح ہو گیا۔ اب دسویں سال حج بھی ہو رہا ہے۔ آج کوئی کہنے والا ہے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ یا تم یہ نہ کرو۔ ساری طاقتیں اللہ نے ختم کر دیں۔ یہ صحابہؓ کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ دُنیا میں یہ انقلاب تو کہیں دیکھا نہ ہو گا۔ دیکھتے ہی دیکھتے کفار کو مغلوب کر دیا، بڑے بڑے طاقتور قریشی سردار تھے، جنگجو قوم تھی۔ سب کچھ تھا لیکن اللہ نے دین کو غالب کرنا تھا، اس لئے جماعت صحابہؓ کو اللہ نے تیار فرمایا۔

صحابہؓ کے غلبہ کی خوش خبری

تو یہ سمجھو! یہی سُنّی مذہب ہے۔ دشمن انہیں (صحابہؓ) پر لعن طعن کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کیا فرما رہے ہیں: **"الیوم یئس الذین کفروا من دینکم"** آج تمہارے دین سے کافر مایوس ہو گئے ہیں۔ اب یہ کافر جو ہیں، اسلام کے دشمن، یہ مایوس ہو گئے ہیں۔ عالم اسباب میں اب ان کو یہ اُمید نہیں رہی ہے کہ یہ ہم سے شکست کھا سکیں گے۔ یا ہم کبھی کامیاب ہوں گے۔ کتنی بڑی بات ہے! قطعی اعلان کر دیا کہ آج کافروں کے دِل ٹوٹ گئے۔ پہلے

لڑتے رہے۔ کوششیں، منصوبے، سازشیں، ساری مادی طاقتیں، عقلی منصوبے سب کچھ گئے۔ لیکن اللہ نے ان کو مغلوب کرنا تھا۔ اسلام کو پھیلانا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ اعلان فرما رہے ہیں: اب کافروں کو امید رہی ہی نہیں ہے کہ یہ اسلام اور یہ اسلام والے جو ہیں، وہ ہمارے مقابلہ میں کمزور ہو جائیں گے۔ آج خود دب گئے ہیں۔ مایوس ہیں۔ یہ خوش خبری سُنا دی۔

صحابہؓ کو تکمیل دین کی خوش خبری

"الیوم اکملت لکم دینکم" آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا۔ اب یہ آیت ہے آیتِ تکمیل دین۔ یہ خوش خبری اور بشارت ہے۔ یہ دلیل ہے اہل سنت کی کہ جو دین اُن صحابہؓ نے رکھا، جس کی آگے تبلیغ کی، وہ دین اللہ کی طرف سے ہے۔ کہا جاتا ہے ناں کہ معاذ اللہ انہوں نے دین کو بدلا۔ بھئی! اگر کوئی دین کو بدل سکتا تو کیا یہ بشارت ہوسکتی ہے؟

آج اللہ فرمائے کہ تمہارے دین کو کامل کر دیا اور وہ دین کل کو بدل دیں؟ اعلان اللہ تعالیٰ اسی وقت کرتے ہیں کہ اب اللہ اپنی قدرت سے اس دین میں تبدیلی نہیں ہونے دیں گے۔ ہزار کوئی کوشش کرے، لیکن دین اصلی رہے گا۔ اور دین اصلی وہ ہے جو صحابہؓ کو ملا اور آج تک بلکہ قیامت تک رہے گا۔ اس لئے صحابہؓ کو مان لو تو اللہ کا دین تم نے مان لیا۔ صحابہؓ کو نہ مانا تو اللہ کا دین جو ہے اس کا تم نے گویا انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے

لئے میں نے اپنا دین مکمل کر دیا۔

اللہ کے ہاں صحابہؓ کرام کی محبوبیت

اب سمجھو! تمہارے لئے تمہارا دین کیوں فرمایا؟ تا کہ قیامت تک قرآن مجید کو پڑھنے والا سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذریعے دین پہنچایا۔ اب دین کو انہوں نے لے لیا ہے۔ وہ اسی دین پر پختہ ہیں۔ قائم ہیں۔ اب یہ دین ان کو ایسا محبوب ہے کہ جان چلی جائے لیکن دین کو نہیں چھوڑتے۔ اُن کا دین، اللہ کا دین۔ اللہ کا دین، ان کا دین۔

جس طرح ایک دوسری آیت میں فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ

ترجمہ: اے ایمان والو! میرے دشمن کو اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ۔ (سورۃ الممتحنہ آیت ۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جو اللہ کا دشمن ہے، صحابہؓ کا وہی دشمن ہے۔ جو صحابہؓ کا دشمن ہے، وہی اللہ کا دشمن ہے۔ صحابہؓ کا دشمن، اللہ کا دشمن! اللہ کا دشمن، صحابہؓ کا دشمن! کیا یہ معمولی بات ہے؟ کیا یہ معمولی شان ہے؟ نبوت کے بعد یہی مقام ہے۔

اللہ کے دشمن کو اور صحابہؓ کے دشمن کو دوست نہ بناؤ

"لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ" (میرے دشمن کو اور اپنے

دشمن کو دوست مت بناؤ)۔ یہ کیوں فرمایا اپنے دشمن کو؟ کیوں کہ جو صحابہؓ کا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے۔ جو اللہ کا دشمن ہے، وہ صحابہؓ کا دشمن ہے۔ یہ معمولی شان نہیں۔ نبوت کے بعد یہی مقام ہے۔

اسی طرح جو اللہ کا دین، وہی صحابہؓ نے دین لیا۔ جو صحابہؓ کے پاس دین تھا، وہی اللہ کا دین سمجھو۔ صحابہؓ کی پیروی میں وہ دین حاصل کرو، جس کا معنی ہے اہل السنّت والجماعت۔

پھر بشارت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک جانتے ہیں کہ ان کے اندر خلوص کا نور ہے۔ انہوں نے سیاست و اقتدار کے لئے یہ قربانیاں نہیں دیں، انہوں نے میرے لئے دی ہیں۔ اس لئے فرمایا: تمہارا دین میرا دین ہے اور تمہارے لئے یہ دین میں نے مکمل کر دیا۔ ہے تو یہ ہمارے لئے بھی، لیکن اصل مقصد وہ صحابہؓ کرام ہیں کہ اُن کی تکمیل ہوئی۔

دین بھی کامل اور صحابہؓ بھی کامل

فرمایا: "وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ" اور میں نے اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔ یہ دوسری بات سمجھو! وہ تو ہے ناں، دین کامل ہو گیا۔ اب یہ ہے کہ "وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ" اور میں نے اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔ اس سے ثابت ہوا کہ تم بھی کامل ہو گئے۔

''میں نے اپنی نعمت پوری کر دی'' کا کیا معنی ہے؟

دین بھی کامل اور دین والے بھی کامل۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ نبوت کے بعد جتنے کمالات ہیں، درجہ بدرجہ اللہ نے صحابہؓ کو عطا فرما دیئے۔

صحابہؓ کرام کو تین بشارتیں

"وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا" اور راضی ہو گیا میں تمہارے لئے اسلام کے دین پر۔ اب یہ دیکھو! یہ تین بشارتیں اور خوش خبریاں ہیں صحابہؓ کرام کو قرآن کی۔ اب جو روایتیں لے کر صحابہؓ پر جرح کرتے ہیں تو قرآن کے اصول کی روشنی میں دیکھو کہ ان کی شان کے مطابق ہے تو قبول کرو۔ مطابق نہیں ہے تو رد کر دو۔

صحابہؓ کا اختلاف اصولی نہیں فروعی تھا

ساری جماعت صحابہؓ جو اس وقت موجود ہے، سب کو خطاب ہے کہ تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا۔ سب کا دین ایک ہے۔ صحابہؓ میں کوئی اصولی، دینی اعتقادی اختلاف ہے ہی نہیں۔ جو کچھ اختلاف ہے وہ فروعی ہے۔ اور فرمایا کہ تم پر میں نے اپنی نعمت پوری کر دی۔ اور تم کو بھی میں نے نیک اور کامل بنا دیا۔ اس لئے ہمارا عقیدہ ہے کہ ہر صحابیؓ کی موت کامل ایمان پر آئی ہے۔ اگر کسی سے کچھ غلطیاں اجتہادی ہو گئی ہیں،

اللہ نے معاف کر دیا۔ انہوں نے اللہ سے معاف کرا لیں۔ یہ حل ہے اُن روایتوں کا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار (۱۲۴۰۰۰) صحابہؓ یا کم وبیش، ہر صحابیؓ کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر کسی سے کوئی خطا کسی وجہ سے ہوگئی ہے، اللہ نے توبہ کی توفیق دے دی ہے اور اپنے فضل سے ان کی خطا معاف کر دی ہے۔ ہر صحابیؓ کی وفات کامل ایمان پر آئی۔ سیدھے جنت میں گئے، لیکن درجات کا فرق رکھنا پڑے گا۔ کوئی کہے بھئی! حضرت علیؓ صدیق اکبرؓ سے افضل ہیں تو ہم دلائل سے جواب دیں گے کہ یہ غلط ہے۔ کوئی کہے کہ حضرت امیر معاویہؓ حضرت علیؓ سے افضل ہیں تو بھی ہم دلائل سے جواب دیں گے کہ یہ غلط ہے۔ اللہ سمجھ دے، عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور ج۱۹ ش۱۰ جنوری ۲۰۰۶ ص۹ تا ۱۷)

صحابہؓ کا فوج در فوج اسلام میں داخل ہونا

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ (۱) وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا (۲) (سورۃ النصر پ۳۰)

ترجمہ: جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے۔ اور تم لوگوں کو دیکھ لو کہ وہ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر سورۂ نصر کا نزول

(۱) امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، بزار، ابو یعلیٰ، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے ''دلائل'' میں حضرت ابن عمرؓ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ سورت ایام تشریق کے دوران منیٰ کے مقام پر حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس وقت آپ ﷺ حجۃ الوداع ادا فرما رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پہچان لیا کہ یہ حجۃ الوداع ہے۔

(تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۱۱۵۶ بحوالہ دلائل النبوۃ از بیہقی ج ۵)

فتح مکہ کے بعد لوگ فوج در فوج دین میں داخل ہوئے

(۲) امام ابن مردویہؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین سے واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ پر ''اذا جآء نصر الله و الفتح'' نازل کی گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علیؓ بن ابی طالب! اے فاطمہؓ بنت محمدؐ! اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت اور فتح آ گئی۔ اور میں نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ سبحان ربی و بحمده ۔ اور میں اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

(تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۱۱۵۶ تفسیر زیر آیت سورہ نصر)

حضورﷺ اور صحابہؓ کا درجہ باقی تمام لوگوں میں بہتر ہے

(۳) امام ابوداؤد طیاسی، ابن ابی شیبہ، احمد، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے ''دلائل النبوۃ'' میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب یہ سورت ''اذا جآء نصر اللہ و الفتح'' نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے آخر تک یہ سورت پڑھی، پھر ارشاد فرمایا: میں اور میرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دوسرے لوگوں میں درجے میں بہتر ہیں۔ فتح (مکہ) کے بعد کوئی ہجرت نہیں، البتہ جہاد اور نیت (باقی) ہے۔

(تفسیر درمنثور ج۶ ص۱۱۵۶ بحوالہ مستدرک حاکم ج۲)

مہاجرین صحابہؓ اپنے ایمان میں سچے ہیں

(۱۲) ..... لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ (آیت ۸ سورۃ حشر)

(مال غنیمت) ان محتاج مہاجروں کا حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے۔ وہ اللہ کا فضل اور (اس کی) رضامندی چاہتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ وہی لوگ (اپنے ایمان میں) سچے ہیں۔

انصار کی مہاجرین سے محبت اور ان کا ایثار

(۱۳) ..... وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط قف وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آیت ۹ سورۃ حشر)

اور (مال غنیمت ان کا حق ہے) جنہوں نے دار اِسلام اور ایمان کو ان سے پہلے اپنا گھر بنا لیا جو ان کی طرف ہجرت کر کے آتا ہے۔ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اور جو ان مہاجرین کو دیا جاتا ہے اس سے اپنے دلوں میں خلش نہیں پاتے۔ اور ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ خود بھوکے ہوتے ہیں۔ اور جو اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رکھا گیا تو ایسے لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

جن اصحابؓ نے فتح مکہ سے پیشتر راہِ خدا میں مال صرف کیا اور لڑے، ان کا درجہ بعد والوں سے بڑا ہے

(۱۴) ..... لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ ط اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قَاتَلُوْا ط وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ

تم میں سے جنہوں نے فتح (مکہ) سے پہلے (اپنا مال راہ خدا میں) خرچ کیا اور (کافروں سے) لڑے، ان کے برابر نہیں ہو سکتے جن میں یہ وصف موجود نہیں ہیں۔ وہ درجے میں ان لوگوں سے بڑھ کر ہیں جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور لڑے۔ اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تمہارے عملوں سے خبردار ہے۔ (آیت ۱۰ سورۃ حدید)

فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والوں کا درجہ

(۱) امام سعید بن منصور، ابن منذر اور عبد بن حمید نے بیان کیا کہ حضرت مجاہدؒ نے فرمایا: "لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح" میں وہ لوگ مراد ہیں جو فتح مکہ سے قبل مشرف باسلام ہوئے۔ یعنی وہ اسلام لائے۔ آپ فرماتے ہیں: جس نے ہجرت کی، وہ ان لوگوں کی طرح نہیں جنہوں نے ہجرت نہیں کی۔ فرمایا: "الحسنٰی" سے مراد جنت ہے۔ یعنی اللہ نے سب کے ساتھ جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۴۲۳ زیر آیت ۱۰ سورہ الحدید)

فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والوں کا درجہ

(۲) امام سعید بن منصورؒ نے حضرت زید بن اسلمؒ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہاں سے ایک قوم آئے گی (اور آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے یمن کی طرف اشارہ فرمایا)، تم اپنے اعمال کو ان

کے اعمال کے سامنے کم خیال کرو گے۔ لوگوں نے عرض کی: کیا ہم بہتر ہیں یا وہ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم (بہتر ہو)۔ پس اگر ان میں سے کوئی احد پہاڑ کی مثل بھی سونا خرچ کرے گا تو وہ تم میں کسی کے ایک مد بلکہ اس کے نصف کو بھی نہیں پا سکے گا۔ پس یہ آیت ہمارے اور (بعد کے) لوگوں کے درمیان فیصلہ کن ہے۔ لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ ..... الخ۔

(تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۴۲۵ تفسیر سورہ الحدید آیت ۱۰)

مہاجرین اور انصار سے خدا کا راضی ہونا

(۱۵) ..... وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ط ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (آیت ۱۰۰ سورۃ توبہ)

اور مہاجرین اور انصار میں سے (اِسلام میں) بڑھ جانے والے اول رہنے والے اور جنہوں نے اچھی باتوں میں ان کی پیروی کی اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے اور اس نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کئے ہیں جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ انہیں (باغوں) میں رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

اللہ نے تمام صحابہؓ کی مغفرت فرمادی ہے

(۱) امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اور ابونعیمؒ نے ''المعرفہ'' میں حضرت ابوموسیٰؓ سے یہ بیان کیا ہے کہ ان سے ''والسبقون الاولون'' کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی جانب منہ کر کے نمازیں ادا کی ہیں۔

(تفسیر درمنثور ج۳ ص۸۱۶ بحوالہ تفسیر طبری ج۱۱ تفسیر زیر آیت ہذا)

(۲) امام ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم، ابن منذر، ابن مردویہ اور ابونعیم نے ''المعرفہ'' میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت سعید بن المسیبؒ نے ''والسبقون الاولون'' کے بارے میں کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قبلتین کی جانب منہ کر کے نماز ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

(تفسیر درمنثور ج۳ ص۸۱۷ تفسیر زیر آیت ہذا)

(۳) امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت اوزاعیؒ کی سند سے روایت بیان کی ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر، قاسم، مکحول، عبد بن ابی لبابہ اور حسان بن عطیہؒ نے مجھے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحابؓ کی ایک جماعت کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جب یہ آیت ''وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ'' سے لے کر ''وَ رَضُوْا عَنْہُ'' تک نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ میری تمام اُمت (جماعت صحابہؓ) کے لئے ہے۔ اور رضامندی

کے بعد ناراضگی نہیں ہوتی۔ (تفسیر درمنثور ج ۳ ص ۸۲۱ زیر آیت ۱۰۰ التوبہ)

(۴) امام ابوالشیخ اور ابن عساکرؒ نے حضرت ابوصخر حمید بن زیادؒ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے محمد بن کعب قرظیؒ کو کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے اصحابؓ کے بارے میں بتایئے، میں صرف آزمائش کا ارادہ رکھتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہؓ کی مغفرت فرما دی ہے۔ اور ان سب کے لئے اپنی کتاب میں جنت واجب کر دی ہے۔ چاہے وہ نیکیاں کرنے والے ہوں یا خطاؤں کا ارتکاب کرنے والے۔ میں نے ان سے کہا: کون سا وہ مقام ہے جہاں اپنی کتاب میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت واجب قرار دی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیا تو یہ آیت نہیں پڑھتا؟ "**والسبقون الاولون من المهاجرين و الانصار ..... الخ الآيه۔**

اللہ نے جمیع صحابہؓ کے لئے جنت اور اپنی رضا واجب کر دی ہے

(۲) محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں: اللہ نے حضور ﷺ کے جمیع اصحابؓ کے لئے جنت اور اپنی رضا واجب کر دی ہے اور تابعین پر ایسی شرط عائد کی ہے جو اُن پر نہیں لگائی۔ میں نے پوچھا: ان پر کون سی شرط لگائی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ان پر یہ شرط عائد کی گئی کہ وہ انتہائی عمدگی اور احسان کے ساتھ ان کی اتباع اور پیروی کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ اعمالِ حسنہ

میں ان کی اقتداء کی جائے گی۔ (تفسیر درمنثور ج۳ ص۲۱۷ سورۃ التوبہ زیر آیت ۱۰۰)

صحابہؓ کی اتباع کرنے کا حکم

امام ابن ابی حاتمؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کسی صحابیؓ کا ذکر کیا اور نقص بیان کیا۔ تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا:

والسّٰبقُون الاوّلُون من المُهاجرين والانصار والّذين اتّبعُوُهُم بِاحسانٍ رضى اللّٰه عنهُم و رضُوا عنه

(تفسیر درمنثور ج۳ ص۲۱۷)

مہاجرین وانصار صحابہؓ معیار حق ہیں

(۲) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے مومنین کا ذکر کیا ہے:

(۱) **مہاجرین:** جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے ترک وطن کیا۔

(۲) **انصار:** (یعنی مددگار) مدینہ منورہ میں رہنے والے صحابہؓ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ اور مہاجرین صحابہؓ کی دین میں نصرت فرمائی ہے۔

(۳) **وہ مومنین جو مہاجرین و انصار میں شامل نہیں:** اور بعد میں آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر ایمان لانے والے ہیں۔ اور

مہاجرین اور انصار صحابہؓ کی مخلصانہ طور پر پیروی کرنے والے ہیں۔ اور ان صحابہؓ کے بعد قیامت تک کے مومنین اس آیت کا مصداق بنتے ہیں جو مہاجرین اور انصار صحابہؓ کی خلوص و نیکی سے اتباع کرنے والے ہیں۔ ان سب سے اللہ راضی ہے اور وہ بھی اللہ سے راضی ہیں۔

اور اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ تمام اصحابِؓ رسول ﷺ میں سے افضلیت ان صحابہؓ کرام کو حاصل ہے جو مہاجرین اور انصار میں سے ہیں۔ یہ ان صحابہؓ کے لئے معیار ہیں جو ان (مہاجرین و انصار) میں شامل نہیں۔ اور مجموعی حیثیت سے تمام جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بعد کے ان تمام مومنین کے لئے معیار حق ہیں جن کو صحابی ہونے کا شرف نصیب نہیں ہوا۔ اور مہاجرین صحابہؓ میں سے بھی یہ چار اصحابؓ افضلیت رکھتے ہیں جن کو حق تعالیٰ نے خلافت راشدہ کا عظیم منصب عطا فرمایا ہے: یعنی امام الخلفاء حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔ (سنّی مؤقف مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی ص ۳۳)

قرآن کے سابقون الاوّلون کون ہیں؟

اصل یہ ہے کہ تقدم و تاخر اضافی امور میں سے ہیں۔ ہر پہلا شخص متقدم ہے اور بعد میں آنے والا متاخر۔ اسی اعتبار سے ہر طبقہ میں متقدمین و

متاخرین پائے جاتے ہیں۔ قرآن حکیم میں صحابہ کرامؓ کے بھی دو طبقوں کا سابقون اور آخرون کے الفاظ سے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سورہ توبہ کی آیت ۱۰۰ میں ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ.....(الخ) (۱۰۰)

اور جو مہاجرین اور انصار (ایمان لانے میں سب امت سے) سابق اور مقدم ہیں اور (بقیہ امت میں) جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ (ایمان لانے میں) ان کے پیرو ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہوا (کہ ان کا ایمان قبول فرمایا جس پر ان کو جزا ملے گی) اور وہ سب اللہ سے راضی ہوئے (کہ اطاعت اختیار کی جس کی جزاء سے یہ رضا اور زیادہ ہوگی) الخ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

اس جملہ میں اکثر حضرات مفسرین نے حرف "مِنْ" کو تبعیض کے لیے قرار دے کر مہاجرین و انصار صحابہ کرامؓ کے دو طبقے قائم کیے ہیں۔ ایک سابقین اوّلین کا، دوسرا دوسرے درجے کے حضرات صحابہ کرامؓ کا۔ پھر اس میں اقوال مختلف ہیں۔ بعض حضرات نے صحابہ کرامؓ میں سے سابقین اوّلین ان کو قرار دیا ہے، جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔ حضرت عطاء

بن ابی رباح نے فرمایا کہ سابقین اولین وہ صحابہؓ ہیں، جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ اور شعبی نے فرمایا کہ جو صحابہؓ حدیبیہ کی بیعت رضوان میں شریک ہوئے وہ سابقین اوّلین ہیں۔ اور ہر قول کے مطابق باقی صحابہ کرامؓ مہاجر ہوں یا انصار سابقین اوّلین کے بعد دوسرے درجے میں ہیں۔ (مظہری، قرطبی)

اور تفسیر مظہری میں ایک قول یہ بھی نقل کیا ہے کہ حرف "مِنْ" کو اس آیت میں تبعیض کے لئے نہ لیا جائے۔ بلکہ بیان کے معنی میں ہو تو مفہوم اس جملے کا یہ ہوگا کہ تمام صحابہ کرامؓ بہ نسبت باقی امت کے سابقین اوّلین ہیں۔ اور "من المهاجرين و الانصار" اس کا بیان ہے۔ ..... الخ

(کشف خارجیت از حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ ص ۳۹۴ بحوالہ تفسیر معارف القرآن ج ۴ ص ۴۴۹)

قرآن میں سبیل المؤمنین کی اتباع کا حکم

(۱۶) ..... وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ (پ ۵ النسآء آیت ۱۱۵ رکوع ۱۷)

ترجمہ: اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر ﷺ کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا اور راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اُسے اُدھر چلنے دیں گے اور قیامت کے دن جہنم میں داخل کریں اور وہ بری جگہ ہے۔ (ترجمہ از مولانا فتح محمد جالندھری)

"یشاقق" کا معنیٰ "دشمنی کرے یا مخالفت کرے" اس کا مصدر "مُشَاقَةً" ہے جو "اَلشَّقُّ" سے بنا ہے۔ "اَلشَّقُّ" کے معنیٰ ہیں، جانب اور پہلو۔ یہاں مراد یہ ہے کہ جس جانب رسول ﷺ ہیں اس کے خلاف جانب میں چلے یا رسول اللہ ﷺ کا راستہ چھوڑ کر اپنا الگ راستہ بنائے۔

"نولہٖ" کا معنیٰ "ہم اس کو چلنے دیں گے" اس کا مصدر "تولیت" ہے جس کے معنیٰ ہیں والی بنانا، حاکم بنانا اور کوئی چیز کسی کے قبضے میں دے دینا۔ یہاں اختیار دینے کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔ تولی بھی اسی مصدر سے بنا ہے، یعنی جو اس نے اختیار کیا یا جس راہ پر وہ چلا۔

(درس قرآن مولانا خواجہ عبدالرحمٰنؒ فاروقی، مصباح اللغات مولفہ مولانا عبدالحفیظ بلیادی)

"المؤمنین" سے مراد صحابہؓ ہیں

ظاہر ہے آیت میں "المؤمنین" سے مراد وہی اہل ایمان ہیں جو نزول آیت کے وقت موجود تھے، جو قرآن کے اوّلین مخاطب ہیں۔ اور جن کو بارگاہِ رسالت ﷺ سے فیض یاب ہونے کا عظیم دینی شرف نصیب ہوا ہے۔ یہی رسول اللہ ﷺ کی وہ کامل جماعت ہے جن کا اس آیت سے دوسروں کے لئے معیارِ حق ہونا ثابت ہوتا ہے کہ جن کی پیروی میں جنت ملتی ہے اور جن کی مخالفت سے عذاب جہنم کا سزاوار بنتا ہے۔

مجموعی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ کے بعد جماعت رسول ﷺ (یعنی صحابہؓ کرام) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قطعی وحی میں وہ شرعی مقام عطا فرمایا ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد کسی اور کو نصیب نہیں ہوا کہ ان کی اتباع باعث رضائے الٰہی اور ان کی مخالفت موجب غضب خداوندی ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(سنّی مؤقف مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی ص ۲۹)

سنت رسول ﷺ وسنت خلفاء راشدینؓ

اس آیت کی تفسیر میں امام ابن ابی حاتمؒ نے مالکؒ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرمایا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدینؓ نے کچھ سنتیں قائم فرمائی ہیں، ان کو اپنانا کتاب اللہ کی تصدیق، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو کمال تک پہنچانا اور اللہ تعالیٰ کے دین کو قوت دینا ہے۔

کسی کو ان میں تغیر وتبدل کرنے اور ان کے خلاف دیکھنے کا حق نہیں۔ جو ان کی اقتداء کرے وہ ہدایت یافتہ ہے، جو ان سے مدد لے وہ مدد کیا گیا ہے۔ جس نے ان کی مخالفت کی، اس نے مومنوں سے مختلف راستہ اپنایا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس طرف پھرنے دیتا ہے، جس طرف وہ منہ کرے۔ اللہ اسے جہنم میں داخل کرتا ہے، جو برا ٹھکانہ ہے۔

(جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ابواب الفتن ج ۹ ص ۱۰ دارالکتب العلم بیروت
.....تفسیر درمنثور ج ۲ تفسیر زیر آیت ہذا ص ۶۰۳)

جماعت مؤمنین کو تکلیف دینے والے جہنمی ہیں

(۱۷) ..... اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ (۱۰)

(۳۰ رکوع ۱۰ سورۃ بروج)

ترجمہ: تحقیق جن لوگوں نے تکلیف پہنچائی مومنین اور مومنات کو پھر توبہ نہ کی، پس واسطے ان کے عذاب ہے دوزخ کا اور واسطے ان کے عذاب ہے جلنے کا۔

جماعت مؤمنین سے جنت کا وعدہ

(۱۸) ..... وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (۷۲)

(پ۱۰ رکوع ۱۵ آیت ۷۲ سورۃ توبہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مؤمنین اور مومنات سے ایسے باغوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ مکانوں کا جو کہ ان ہمیشگی کے باغوں میں ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سب نعمتوں سے بڑی چیز ہے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

جماعتِ صحابہؓ کو غزوہ بدر میں بھی المومنین کا لقب

(۱۹) ..... وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ

(پ۴ سورۃ آل عمران رکوع ۱۳ آیت ۱۲۴)

ترجمہ: اور خدا نے جنگِ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی اور اس وقت بھی جب تم بے سروسامان تھے، پس خدا سے ڈرو۔ اور ان احسانوں کو یاد کرو تا کہ شکر کرو۔ جب تم مومنوں سے یہ کہہ کر ان کے دل بڑھا رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ پروردگار تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے۔

ترجمہ شیعہ مفسر مقبول احمد دہلوی

بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی تھی، جب کہ تم حقیر تھے، پس خدا سے ڈرو تا کہ تم شکر گزار ہو جاؤ۔ (اے پیغمبر ﷺ! تم اس وقت کو یاد کر) جب تم مومنوں سے کہہ رہے تھے کہ یہ بات تمہارے لئے کافی نہ ہوگی کہ تمہارا پروردگار (آسمان سے) تین ہزار فرشتے بھیج کر تمہاری مدد کرے گا۔

تفسیر شیعہ: مقبول احمد دہلوی شیعہ مفسر لکھتے ہیں کہ معصومین علیہم السلام کی کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ مجاہدین بدر کی تعداد ۳۱۳ تھی۔ (مقبول ترجمہ وتفسیر)

حاصل کلام: غزوہ بدر میں شامل ہونے والے اصحابِ رسول ﷺ کی تعداد ۳۱۳ تھی جن میں حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ بھی ساتھ تھے اور حضرت عثمان ذوالنورینؓ بھی حکماً ساتھ تھے۔ کیوں کہ حضور ﷺ کے حکم پر اس موقع پر دختر رسول حضرت رقیہؓ کی تیمارداری پر مامور تھے۔ حضور ﷺ نے ان کو بدر کے مالِ غنیمت سے حصہ بھی دیا اور جہاد میں ان کو بھی شامل قرار دیا گیا۔ اور حضرت علیؓ المرتضٰی بھی شامل تھے۔ اور بدری صحابہؓ کو قرآن میں المؤمنین کے لقب سے اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے۔ اور سورۃ النسآء میں المؤمنین کے مخالف کو جہنمی قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا جو لوگ ان اصحابِؓ رسول ﷺ المؤمنین کے مخالف ہیں وہ اپنا انجام قرآن کی روشنی میں دیکھ لیں۔

جماعتِ صحابہ کو غزوہ احد میں المؤمنین کا لقب

(۲۰) ..... وَ اِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (پ۴ آل عمران رکوع ۱۳ آیت ۱۲۱)

ترجمہ: اور اس وقت کو یاد کرو جب تم صبح کے وقت اپنے گھر سے روانہ ہو کر ایمان والوں کو لڑائی کے لئے مورچوں پر (موقع بر موقع) متعین کرنے لگے، اور خدا سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

ترجمہ شیعہ مفسر مقبول احمد دہلوی

اور (اے رسول ﷺ!) تم اُس وقت کو یاد کرو جب کہ صبح ہی صبح تم اپنے بال بچوں میں سے نکلے اور مومنین کو لڑائی کے مورچوں میں بٹھانے لگے، اور اللہ سننے والا ہے"۔

حاصل کلام: غزوہ احد میں شامل ہونے والوں کو بھی المؤمنین کے لقب سے نوازا گیا ہے اور غزوہ احد میں شامل اصحاب کی مقدس جماعت میں خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ شامل تھے، جو کہ بعد میں خلفائے راشدین بنے۔ اور سورۃ النسآء میں المومنین کے مخالف کو جہنمی قرار دیا گیا ہے اس لئے جنتی بننے کے لئے ان چاروں خلفاءؓ راشدین کو جنتی ماننا اور ان کے راستے کا اتباع کرنا ضروری ہے۔

جماعتِ صحابہؓ کو غزوہ خندق میں المؤمنین کا لقب

(۲۱) ..... وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا O مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلاً

(پ ۲۱ سورۃ الاحزاب رکوع ۲ آیت ۲۲)

ترجمہ: اور جب مومنون نے کافروں کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے، یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے پیغمبر ﷺ نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اور خدا اور اس کے پیغمبر ﷺ نے سچ کہا تھا اور اس سے اُن کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہو گی۔ مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے خدا سے کیا تھا۔ اس کو سچ کر دکھایا تو اُن میں بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے قول کو ذرا بھی نہیں بدلا۔

ترجمہ شیعہ مفسر مقبول احمد دہلوی

اور جس وقت مومنوں نے کافروں کے جتھوں کو دیکھا تو یہ کہا کہ وہی تو ہے جس کا اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا تھا۔ غرض اس آزمائش نے ان کے ایمان اور تسلیم کو بڑھنے ہی دیا۔ مومنین میں سے ایسے مرد بھی ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو کچھ عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا۔ پس بعض اُن میں سے ایسے ہیں جس کا خاتمہ ہو گیا۔ اور ان میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو (شہادت) کا منتظر ہے، اور انہیں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔

(ترجمہ مقبول احمد شیعہ دہلوی)

حاصل کلام: غزوہ خندق میں شامل ہونے والوں کو بھی ''المؤمنون'' کے لقب سے نوازا گیا ہے۔ اور اس غزوہ میں بھی خلفائے راشدین شامل تھے۔

جماعت مومنین کو جنت کی بشارت

(۲۲) ..... اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۝ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَ یَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝ وَ یَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا ۝ ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِھِمْ ط وَ لِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَ کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا (لا) لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَ یُکَفِّرَ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَ کَانَ ذٰلِکَ عِنْدَ اللّٰہِ فَوْزًا عَظِیْمًا لا (۲۶ سورۃ الفتح رکوع ۱ آیت نمبر ۱ تا ۵)

(اے محمد ﷺ!) ہم نے تم کو فتح دی صریح و صاف تا کہ خدا تمہارے اگلے پچھلے ذنب (گناہ) بخش دے (اگر ہوں) اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے اور تم کو سیدھے رستے چلائے۔ اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے۔ وہی تو ہے جس نے مومنوں کے دلوں پر تسلی نازل فرمائی تا کہ اُن کے ایمان کے ساتھ اور ایمان بڑھے۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر (سب) خدا ہی کے ہیں اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اس لئے کہ وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں داخل کرے اور اُس میں ہمیشہ رہیں گے اور اُن سے

اُن کے گناہوں کو دور کر دے اور یہ خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔

رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کرام کو خوشخبری

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن جریر، ابن مردویہ اور ابونعیم رحمہم اللہ نے ''المعرفہ'' میں حضرت انسؓ کا یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کے حدیبیہ سے لوٹتے وقت آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ

تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے اس شے سے محبوب ہے جو زمین پر موجود ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت صحابہؓ کرام کو پڑھ کر سنائی۔ تو ان تمام صحابہؓ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے تو بیان فرما دیا جو کچھ وہ آپ ﷺ کے ساتھ کرے گا۔ لیکن ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ تب یہ آیت آپ ﷺ پر نازل ہوئی:

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا

(تفسیر درمنثور ج ۶ تفسیر سورۃ الفتح آیت ۵ ص ۱۱۲ بحوالہ سنن ترمذی تفسیر سورۃ الفتح ج ص ۱۵۹)

اصحابِ محمد ﷺ کو انعام

(۲۳) ..... كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط (سورۃ آل عمران آیت ۱۱۰)

ترجمہ: تم لوگ اچھی جماعت ہو کہ وہ جماعت لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی ہے۔ تم لوگ نیک کاموں کو بتلاتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔

مہاجرین صحابہؓ سب سے بہتر امت ہیں

(۱) امام عبدالرزاقؒ (۲) ابن ابی شیبہؒ (۳) عبد بن حمیدؒ (۴) فریابیؒ (۵) امام احمد بن حنبلؒ (۶) امام نسائیؒ (۷) امام ابن جریر طبریؒ (۸) امام ابن ابی حاتمؒ (۹) امام ابن منذرؒ (۱۰) امام طبرانیؒ (۱۱) امام حاکمؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔ حاکمؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ "كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ" سے مراد وہ صحابہؓ ہیں، جنہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی۔

(بہ حوالہ تفسیر طبری زیر آیت ہذا ج ۴ ص ۵۸ ..... تفسیر در منثور امام جلال الدین سیوطی ج ۲ زیر آیت ہذا ص ۱۷۶)

"كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ" سے مراد صرف حضور ﷺ کے صحابہؓ ہیں

(۲) امام ابن جریر طبریؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے حضرت سدی رحمہ اللہ

سے آیت کی تفسیر میں یہ نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو فرماتا: "اَنْتُمْ" تو ہم سب اس میں شامل ہو جاتے، لیکن فرمایا: "کُنْتُمْ"۔ یہ صرف حضور ﷺ کے صحابہؓ کے لئے خاص ہے۔ جس نے ان کے اعمال جیسے اعمال کئے، وہ بھی "خیر امۃ" میں داخل ہوں گے۔ (حوالہ تفسیر ابن جریر طبری ج ۴ ص ۵۷، تفسیر در منثور جلال الدین سیوطی ج ۲ ص ۱۷۶)

جماعت کامل

(۳) اس آیت میں بہتر جماعت (خیر امت) سے مراد وہی مومنین کاملین ہیں جو اس کے اولین مخاطب ہیں اور جن کو زیارت و صحبت نبوی ﷺ کی نعمت نصیب ہوئی تھی۔ اور "اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" سے واضح ہوتا ہے کہ جماعت رسول ﷺ کو حق تعالیٰ نے خصوصی طور پر کامل ہدایت عطا فرمائی ہے۔ تا کہ وہ دوسرے لوگوں کے لئے ذریعہ ہدایت بن سکیں جو زیارت و صحبت نبوی کا شرف حاصل نہیں کر سکے۔ بہرحال جب بلاواسطہ جماعت رسول ﷺ کو خداوند عالم نے تمام امتوں اور جماعتوں سے بہتر فرمایا ہے تو پھر جماعت صحابہؓ کے بہتر ہونے میں کسی اہل ایمان کو کیوں کر شک ہو سکتا ہے؟ (سُنّی موقف مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوال ص ۲۸)

(۳).....اصحابِ محمد ﷺ سے آخری امت کی تکمیل

(۱) امام عبدالرزاقؒ (۲) عبد بن حمیدؒ (۳) امام احمد بن حنبلؒ (۴) امام ترمذیؒ (۵) امام ابن ماجہؒ (۶) امام ابن جریرؒ طبری (۷) امام ابن منذرؒ (۸) امام ابن ابی حاتمؒ (۹) امام طبرانیؒ (۱۰) امام حاکمؒ (۱۱) امام ابن مردویہؒ نے حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے روایت نقل کی ہے جب کہ امام ترمذیؒ نے اسے حسن اور امام حاکمؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو "کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاس" کے بارے میں ارشاد فرمایا: تم ستروں (۷۰) امت کو مکمل کر رہے ہو۔ تم ان میں سے بہترین اور اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز ترین ہو۔ (تفسیر ابن جریر طبری ج ۴ ص ۵۸ .....تفسیر در منثور ج ۲ ص ۱۷۷)

(۴).....اصحابِ محمد ﷺ آخری اور بہترین امت ہیں

امام ابن جریر طبریؒ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک روز نبی کریم ﷺ نے ہمارے سامنے ذکر کیا جب کہ آپ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، ہم قیامت کے روز ستروں امت مکمل کریں گے۔ ان میں سے ہم آخری اور بہترین امت ہوں گے۔

(تفسیر ابن جریر طبری ج ۴ ص ۶۰ .....تفسیر در منثور ج ۲ ص ۱۷۷)

یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ

وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ (پ۳ سورۃ آل عمران آیت ۱۰۶)

ترجمہ: اُس روز کہ بعضے چہرے سفید ہو جائیں گے اور بعضے چہرے سیاہ ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا، کیا تم لوگ کافر ہوئے تھے اپنے ایمان لانے کے بعد، تو سزا چکھو، بہ سبب اپنے کفر کے۔

حدیث.....(۱) حضور ﷺ کے صحابہؓ اہل السنّت والجماعت تھے

امام ابن ابی حاتم، ابونصر نے ابانہ، خطیب نے اپنی تاریخ اور حضرت لالکائی رحمہ اللہ نے السنّت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت نقل کی ہے کہ اہل السنّت والجماعت کے چہرے روشن ہوں گے۔ بدعتی اور گمراہ لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

(تفسیر درمنثور جلد۲ زیر آیت ہذا ص۱۷۴)

حدیث.....(۲) اہل سنت کے چہرے قیامت کے دن نورانی ہوں گے

امام خطیب نے مالک کے رواۃ دیلمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اہل سنت کے چہرے روشن اور بدعتیوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

(تفسیر درمنثور جلد۲ زیر آیت ہذا ص۱۷۴)

حدیث.....(۳) اہل سنت کے چہرے قیامت کے دن روشن ہوں گے

امام ابونصر نے ابانہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کو پڑھا۔ فرمایا: اہل سنت اور اہل جماعت کے چہرے روشن ہوں گے اور اہل بدعت اور اہل ہواء کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ (تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد۲ زیر آیت ہذا ص۱۷۴)

اُمت سے اوّلیں مراد رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ ہیں

خیر سے مراد قرآن وسنت کی اتباع ہے

(۲۵) ..... وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(سورۃ آل عمران آیت۱۰۴)

ترجمہ: اورتم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضروری ہے کہ خیر کی طرف بلایا کرے اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کریں اور برے کاموں سے روکا کریں اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہیں۔

☆ ..... امام ابن مردویہ نے حضرت امام ابوجعفر باقر رحمۃ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی۔ پھر فرمایا: خیر سے مراد قرآن وسنت کی اتباع ہے۔

(سنن سعید بن منصور ج۳ ص۱۰۸۴ مطبوعہ دارالصمعی .....تفسیر درمنثور ج۲ ص۱۷۱ زیر آیت ہذا)

☆ ..... امام ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہاں امت سے مراد رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ ہیں، کیوں کہ وہی راوی ہیں۔

(تفسیر ابن جریر طبری ج ۴ ص ۵۲ زیر آیت ..... تفسیر در منثور ج ۲ ص ۱۷۱ زیر آیت ہذا)

جو صحابہ کی طرح ایمان لائیں، ہدایت پر ہوں گے

(۲۶) ..... فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (پ ۱ سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۷)

ترجمہ: سو اگر وہ بھی اسی طریق سے ایمان لے آئیں، جس طریق سے تم ایمان لائے ہو، تو وہ ہدایت پر ہوں گے۔ اور اگر وہ اس طرح ایمان لانے سے روگردانی کریں تو بے شک وہ مخالفت میں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچانے کے لئے آپ کو کافی ہے۔ وہی ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔

حاصل: اس آیت میں اٰمَنْتُمْ سے مراد وہی جماعت رسول ﷺ کے افراد ہیں جو ایمان و ہدایت میں دوسروں سے سبقت حاصل کر چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمانِ کامل کو ان لوگوں کے ایمان کے لئے ایک

معیار قرار دیا ہے جو ابھی تک ایمان نہیں لائے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اصحابِؓ رسول ﷺ درجہ بدرجہ دوسروں کے معیارِ حق و ایمان ہیں۔ جن کے ایمان کو صحیح اور معیاری تسلیم کرنے کے بغیر کسی کو ایمان نصیب نہیں ہوسکتا۔

(سُنّی موقف مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی ص ۳۰)

(۲) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب تحریر فرماتے ہیں:

اٰمَنْتُمْ کے مخاطب رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ ہیں۔ اس آیت میں ان کے ایمان کو ایک مثالی نمونہ قرار دے کر حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول و معتبر صرف اس طرح کا ایمان ہے، جو رسول کریم ﷺ اور صحابہؓ کرام نے اختیار فرمایا۔ جو اعتقاد اس سے سر مُو مختلف ہو، اللہ کے نزدیک مقبول نہیں۔ (تفسیر سورۃ البقرہ ۱۳۷ معارف القرآن)

حضرت عثمانؓ کی شہادت

امام ابن ابی داؤد نے ''المصاحیف'' میں، ابو القاسم بن بشران نے ''امالی'' میں، ابونعیم نے ''المعرفہ'' میں اور ابن عساکر نے ابوسعید مولی بنی اسدؓ سے روایت کیا ہے: فرماتے ہیں: جب مصری لوگ حضرت عثمانؓ پر حملہ آور ہوئے تو قرآن کریم آپ کے سامنے پڑا تھا۔ انہوں نے آپ کے ہاتھوں پر تلوار ماری تو آپ کا خون ''فسیکفیکھم اللہ و ھو السمیع

العلیم" پر گرا۔ آپؓ نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور کہا: اللہ کی قسم! یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے مفصل (سورتیں) لکھی تھیں۔

(تفسیر درمنثور ج ا ص ۳۷۳ تفسیر زیر آیت ۱۳۷ البقرہ)

حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کا انجام

امام عبداللہ بن احمد نے ''زوائد الزہد'' میں عمرہ بنت ارطاۃ العدویہؒ سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل والے سال مکہ کی طرف نکلی۔ ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو ہم نے اس ''مصحف'' کو دیکھا جو شہادت کے وقت آپؓ کی گود میں تھا۔ آپؓ کے خون کا پہلا قطرہ اس آیت "**فسیکفیکھم اللہ .....**" پر گرا۔

عمرہ کہتی ہیں کہ جنہوں نے آپؓ پر حملہ کیا تھا، ان میں سے کوئی بھی صحیح موت نہیں مرا۔

(تفسیر درمنثور ج ا ص ۳۷۳ زیر آیت ۱۳۷ سورۃ البقرہ)

اصحابؓ بدر کی شان

وَعَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ یَقُوْلُ (فِیْ قِصَّۃِ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَدْ شَھِدَ بَدْرًا وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰہَ اِطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ

فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ (بخاری)

اور عبیداللہ بن ابی رافع نے کہا: میں نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے سنا۔ آپ حاطب بن ابی بلتعہ کے قصہ میں فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ بدر میں حاضر ہوا تھا اور تجھے کیا معلوم کہ اللہ نے اہل بدر پر جھانکا اور فرمایا جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد..... صحابہؓ امت کے بہترین لوگ ہیں

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَ يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُوْتَمَنُوْنَ وَ يُنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَ يَظْهَرُ فِيْهِمُ السَّمَنُ وَ فِیْ رِوَايَةٍ يَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ

(بخاری ومسلم وفی روایۃ لمسلم عن ابی ہریرۃ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ)

صحابہ اور تابعین کی فضیلت

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میری اُمت کے بہترین لوگ میرے قرن کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے متصل و پیوستہ ہیں۔ پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے

متصل ہیں۔ پھر ان تین قرنوں کے بعد لوگوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو بغیر طلب وخواہش کے گواہی دے گی یعنی ان سے گواہی دینے کو نہ کہا جائے گا بلکہ وہ خود بخود گواہی دے گی اور ایسے لوگ ہوں گے جو خیانت کریں گے اور ان کی امانت و دیانت پر بھروسہ نہ کیا جائے گا اور ایسے لوگ ہوں گے جو نذر مانیں گے اور اپنی نذر کو پورا نہ کریں گے اور ان میں مٹاپا یعنی فربہی پیدا ہوگی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ بغیر قسم دلائے قسم کھائیں گے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابو ہریرہؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ پھر ان لوگوں کے بعد ایسی جماعت پیدا ہوگی جو فربہی کو پسند کرے گی (یعنی عیش وعشرت کو)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان..... میرے اصحابؓ امن کا سبب ہیں

وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَفَعَ یَعْنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاسَهٗ اِلَی السَّمَاءِ وَ کَانَ کَثِیْرًا مَا یَرْفَعُ رَأْسَهٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ اَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَ اَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ (مشکوٰۃ حدیث ۵۷۵۳ رواہ مسلم)

ابو بردہؓ اپنے والد ابو موسیٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھایا اور آپ اکثر (وحی کے انتظار میں) آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے اور فرمایا ستارے آسمان کے لئے امن کا سبب ہیں جس وقت یہ ستارے (یعنی چاند سورج وغیرہ تمام ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان کے لئے وہ چیز آئے گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور میں اپنے اصحابؓ کے لئے امن کا سبب ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحابؓ پر وہ چیز نازل ہوگی جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور میرے اصحابؓ میری اُمت کے لئے امن کا سبب ہیں۔ جب میرے اصحابؓ چلے جائیں گے تو میری اُمت پر وہ چیز نازل ہوگی جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ (مسلم)

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی

۳ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ ۲۱ دسمبر ۲۰۰۹ء بروز پیر

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com

یا اللہ مدد

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حق چار یار رضی اللہ عنہم

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مناقب اصحاب رضی اللہ عنہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(حصہ دوم)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 14

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

نور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

مناقب الصحابۃ رضی اللہ عنہم اجمعین	3	جماعتِ صحابہؓ کے فضائل	18
صحابہؓ وتابعینؒ کو جنت کی بشارت	4	جماعتِ صحابہؓ کی مخالفت حرام ہے	20
صحابہؓ کی تعظیم وتکریم کا حکم	4	جماعتِ صحابہؓ کی شان	21
دربارِ رسالت ﷺ میں محبوبیت صحابہؓ کی مثال	5	جماعتِ مسلمین کو لازم پکڑنا	21
شانِ صحابہؓ	6	جماعتِ صحابہؓ سے جدا نہ ہو	22
صحابہؓ کے دشمنوں پر خدا کی لعنت	6	بیعت رضوان کرنے والے جنتی ہیں	23
شان اصحابِ رسول ﷺ	7	صحابہ کو برا کہنا منع ہے	23
ما انا علیہ واصحابی	8	عشرہ مبشرہ ..... دس صحابہ کرامؓ کو نام بنام	
جماعتِ صحابہؓ کے پیروحق پر ہوں گے	9	جنت کی بشارت	24
جماعتِ صحابہؓ کے پیروکار جنت جائیں گے	10	نُقَبَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ	24
شیعہ کتاب میں صحابہؓ کی شان	11	حضرت زبیرؓ کی شان	26
شیعہ کتاب میں صحابہؓ کی مثال	11	شان اسامہؓ بن زید	26
شیعہ کتاب میں فرمان خدا ہے	12	صحابہؓ کے خلاف زبان بند رکھو	26
آٹھ صحابہؓ کی امتیازی شان ..... ابوبکرؓ وعمرؓ و		انصار صحابہؓ کی شان	27
عثمانؓ وعلیؓ کا مقام	13	انصار سے محبت ایمان کی نشانی	27
خلافِ سنت مشابہت کی ممانعت	14	مہاجرین صحابہؓ کو بشارت	28
چار صحابہؓ کی خصوصی شان	15	طلحہ بن عبداللہؓ کو شہادت کی بشارت	28
حضور ﷺ کے زمانہ میں قرآن جمع کرنے والے چار صحابہؓ	15	اصحاب بدر اور حدیبیہ کو جنت کی بشارت	29
جس مٹی کا خمیر ہوتا ہے اسی میں دفن ہوتا ہے	16	حضور ﷺ کے صحابی اور بھائی	29
مخالف جماعتِ صحابہ کا حکم	16	حضرت امیر معاویہؓ کو دعا	31
جماعت صحابہؓ کے فضائل	17	صحابہؓ پر کوئی تنقید کرے تو جواب دو	32

☆☆☆☆

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ..... چکوال

ٹائٹل وکمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-42 / 0334-8706701

ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

جماعت صحابہؓ کا تذکرہ احادیث رسول ﷺ میں

مناقب اصحابِؓ رسول ﷺ (حصہ دوم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْمِ۔
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔
وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

خادم اہلسنت عبدالحفیظ حنفی

مناقب الصحابۃ رضی اللہ عنہم اجمعین

(۱) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ (مشکوٰۃ ۵۷۵۲، بخاری ومسلم)

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب اور فضائل

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میرے صحابہؓ کو برا نہ کہو، اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا (خدا کی راہ میں) خرچ کرے تو صحابی کے ایک مد یا آدھے مد کے ثواب کے برابر بھی اس کا ثواب نہ ہوگا۔ (مد ایک پیمانہ ہے جس

میں سیر بھر جو آتے ہیں)۔ (بخاری ومسلم)

صحابہؓ وتابعینؒ کو جنت کی بشارت

(۲) وَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ وَ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ (رواہ الترمذی)

صحابہؓ وتابعینؒ جنتی ہیں

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مسلمان کو آگ (یعنی دوزخ کی آگ) نہ چھوئے گی، جس نے مجھ کو دیکھا ہو یا اس شخص کو دیکھا جس نے مجھ کو دیکھا ہو۔ (ترمذی)

صحابہؓ کی تعظیم وتکریم کا حکم

(۳) وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ عَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَ مَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَ مَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَ مَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ (رواہ الترمذی)

دشمن صحابہؓ دشمن خدا ورسول ﷺ ہے

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے: خدا سے ڈرو اور پھر خدا سے ڈرو، میرے اصحابؓ کے معاملے میں ڈرو۔ خدا سے ڈرو اور پھر خدا سے ڈرو، میرے اصحاب کے معاملے میں (یعنی ان کے حق میں کوئی ایسی بات نہ کہو جو ان کی عزت وعظمت کے خلاف ہو اور ہمیشہ ان کی تعظیم وتکریم کرو۔ میرے بعد تم ان کو نشانہ مطاعن نہ بنانا (اور توہین وتذلیل نہ کرنا) جو شخص ان سے محبت کرتا ہے میری محبت کے سبب ان کو محبوب رکھتا ہے، اور جو شخص ان سے دشمنی رکھتا ہے مجھ سے دشمنی کے سبب ان کو دشمن رکھتا ہے، (یعنی ان سے محبت و دشمنی مجھ سے محبت و دشمنی ہے) اور جس شخص نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے گویا مجھ کو اذیت پہنچائی۔ اور جس شخص نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے گویا خدا کو اذیت پہنچائی اور جس نے خدا کو اذیت پہنچائی خدا اس کو قریب ہی پکڑ لے گا۔ (ترمذی ومشکوٰۃ حدیث ۵۷۵۸)

دربارِ رسالت ﷺ میں محبوبیت صحابہؓ کی مثال

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ كَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا يَصْلَحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلَحُ

(مشکوٰۃ حدیث ۵۷۵۹ بحوالہ رواہ فی شرح السنۃ ومشکوٰۃ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

میرے اصحابؓ کھانے میں نمک کی مانند ہیں۔ کھانا اس وقت تک خوش ذائقہ نہیں ہوتا، جب تک اس میں نمک نہ ڈالا جائے۔ حسن بصریؒ نے یہ حدیث سن کر فرمایا: ہمارا نمک جاتا رہا، پھر کیسے اپنے کھانے کو ہم خوش ذائقہ بنائیں؟ (شرح السنۃ ومشکوٰۃ شریف باب مناقب صحابہؓ حدیث ۵۷۵۹)

شانِ صحابہؓ

(۵) وَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَہ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّ نُوْرًا لَّھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (رواہ الترمذی)

صحابہؓ جنت میں قائد ہوں گے

حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اصحابؓ میں سے جو شخص جس زمین پر مرے گا، وہاں سے اٹھایا جائے گا کہ وہ اس زمین کے لوگوں کو بہشت کی طرف کھینچنے والا ہوگا اور قیامت کے دن لوگوں کے لئے نور ہوگا۔
(مشکوٰۃ حدیث ۵۷۶۰)

صحابہؓ کے دشمنوں پر خدا کی لعنت

(۶) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّکُمْ (مشکوٰۃ حدیث ۵۷۶۱ بحوالہ ترمذی)

اعداء صحابہؓ پر لعنت کا حکم

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں تو تم کہو کہ خدا کی لعنت ہو تمہارے اس برے فعل پر۔ (ترمذی)

شان اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(۷) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَأَلْتُ رَبِّیْ عَنْ اِخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ بَعْضُهَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَّ لِکُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَیْهِ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِیْ عَلٰی هُدًی قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ (رواہ رزین ومشکوٰۃ شریف حدیث ۵۷۶۲)

صحابہؓ نجوم رشد و ہدایت ہیں

حضرت عمرؓ بن خطاب کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

فرماتے سنا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے اپنی وفات کے بعد صحابہؓ کے درمیان اختلاف کی بابت دریافت کیا (یعنی یہ کہ ان کے درمیان جو اختلاف پیدا ہوگا، اس میں کیا مصلحت ہے)۔ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو وحی کے ذریعہ آگاہ کیا کہ اے محمد ﷺ! تیرے اصحابؓ میرے نزدیک ایسے ہیں جیسے آسمان پر ستارے بعض ان میں قوی ہیں۔ بعض ایسے (کہ ان میں کم روشنی ہے) لیکن بہر حال سب روشن ہیں، پس جس شخص نے ان کے اختلاف میں سے کچھ لیا میرے نزدیک وہ ہدایت پر ہے۔ عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اصحابؓ ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے تم جس کی اقتداء کروگے ہدایت پاؤگے۔ (زرین ومشکوۃ)

ما انا علیه و اصحابی

(۸) اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّةً وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلاَّ مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ

(مشکوۃ شریف حدیث ۱۶۱ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ترمذی شریف، ابوداؤد، ابن ماجہ)

ترجمہ: تحقیق بنی اسرائیل میں بہتر (۷۲) فرقے ہوئے اور میری اُمت میں تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے۔ بہتر (۷۲) فرقے سب کے سب

ناری ہیں، صرف ایک فرقہ ناجی (جنتی) ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ ناجی فرقہ کون سا ہے؟ تو رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس پر میں اور میرے صحابہ کرامؓ ہیں۔

جماعتِ صحابہؓ کے پیروحق پر ہوں گے

(۹) أَلَا اِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً وَ اِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّ سَبْعِيْنَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِي النَّارِ. وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ

ترجمہ: خبردار! بے شک تم سے قبل اہل کتاب بہتر (۷۲) فرقوں میں الگ الگ ہوئے۔ اور بے شک میری اُمت عنقریب تہتر (۷۳) فرقوں میں الگ الگ ہو گی۔ بہتر (۷۲) ان میں سے دوزخ میں جائیں گے۔ اور ایک جماعت ان میں سے جنت میں جائے گی، اور وہ جماعت ہے۔ (صحیح)

(۱) احادیث صحیحہ جلد اول البانی حدیث ۲۰۴ ..... (۲) اخرجہ، ابوداؤد ..... (۳) دارمی ..... (۴) مسند احمد بن حنبل ..... (۵) مستدرک حاکم ..... (۶) والاحری فی الشریعۃ ..... (۷) وابن بطۃ فی الابانہ ..... (۸) والالکائی فی شرح السنۃ ..... (۹) من طریق صفوان)

جماعتِ صحابہؓ کے پیروکار جنت جائیں گے

(۱۰) اِفْتَرَقَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَ سَبْعِیْنَ فِرْقَةً. فَوَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَ سَبْعِیْنَ فِی النَّارِ. وَ افْتَرَقَتِ النَصَارٰی عَلٰی اِثْنَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ فِرْقَةً فَوَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَ اِحْدٰی وَ سَبْعِیْنَ فِی النَّارِ. وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَفْتَرِقَنَّ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّ سَبْعِیْنَ فِرْقَةً فَوَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ، وَ ثِنْتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ فِی النَّارِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هُمْ! قَالَ هُمُ الْجَمَاعَةُ (صحیح)

ترجمہ: یہودی اکہتر فرقوں میں الگ الگ ہوئے۔ پس ان میں ایک جنت میں ہے اور ستر آگ میں گئے ہیں۔ اور نصاریٰ بہتر (۷۲) فرقوں میں الگ الگ ہوئے۔ اور اکہتر (۷۱) دوزخ میں پس ایک فرقہ جنت میں۔ اور قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری اُمت تہتر (۷۳) فرقوں میں الگ الگ ہو گی۔ ایک فرقہ جنت اور بہتر دوزخ میں جائیں گے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں جنتی کون ہوں گے؟ فرمایا: وہ میری جماعت ہے۔

(حوالہ رواہ ابن ماجہ (۴۷۹/۲)..... (۲) وابن عاصم فی السنۃ (۶۳)..... (۳) واللالکائی فی شرح السنۃ (۱/۲۳/۱)..... (۴) الاحادیث الصحیحہ البانی ۱۴۹۲)

فائدہ: حضور ﷺ کے دور میں جماعت سے مراد جماعت صحابہؓ ہوتی

تھی۔ اسی بنا پر بعد میں آنے والے مسلمان اپنی نسبت جماعت صحابہؓ سے جوڑنے سے اہل السنّت والجماعت کہلاتے ہیں۔

شیعہ کتاب میں صحابہؓ کی شان

قَالَ عَلَّامَةُ طَبْرَسِیُّ فِیْ تَفْسِیرِ مَجْمَعِ الْبَیَانِ مَطْبُوْعَه تهران ص ۲۰۳ فِیْ تَفْسِیرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ هُوَ خِطَابٌ لِلصَّحَابَةِ (رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ)

صحابہؓ خیر الامت ہیں

علامہ طبرسی نے اپنی تفسیر مجمع البیان میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کہ تم بہترین اُمت ہو۔ جو لوگوں کے لئے نکالی گئی تم بھلی باتوں کا حکم دو گے اور بری باتوں سے روکو گے اور اللہ پر ایمان لاؤ گے، یہ صحابہؓ کرام کو خطاب ہے۔ (مسند اہل بیت ۱۵۷۹ حاشیہ بحوالہ تفسیر مجمع البیان)

شیعہ کتاب میں صحابہؓ کی مثال

وَ عَنْ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اٰبَائِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلُ اَصْحَابِیْ

فِیۡکُمۡ کَمَثَلِ النُّجُوۡمِ بِاَیِّھَا اَخَذۡتُمۡ اِھۡتَدَیۡتُمۡ وَ اخۡتِلَافُ اَصۡحَابِیۡ لَکُمۡ رَحۡمَۃٌ (مسند اہل بیت ص ۷۴۹، رواہ الصدوق فی معانی الاخبار)

صحابہؓ ہدایت یافتہ ہیں

اور جعفر بن محمد اپنے باپ دادا علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوائے اس کے نہیں میرے صحابہ کی مثال تم میں ستاروں کی مثال ہے۔ تم جس کو بھی پکڑ لو گے، ہدایت پا جاؤ گے، اور میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے۔

شیعہ کتاب میں فرمان خدا ہے

وَ قَالَ الۡاِمَامُ الۡحَسَنُ الۡعَسۡکَرِیُّ عَلَیۡہِ السَّلَامُ فِیۡ تَفۡسِیۡرِہٖ اِنَّ اللّٰہَ اَوۡحٰی اِلٰی اٰدَمَ عَلَیۡہِ السَّلَامُ، اِنَّ اللّٰہَ لَیُفِیۡضُ عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡ مُحِبِّیۡ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَصۡحَابِ مُحَمَّدٍ مَا لَوۡ قُسِمَتۡ عَلٰی کُلِّ عَدَدِ مَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنۡ طُوۡلِ الدَّھۡرِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَ کَانُوۡا کُفَّارًا لَاَدَّاھُمۡ اِلٰی عَاقِبَۃٍ مَّحۡمُوۡدَۃٍ وَ اِیۡمَانٍ بِاللّٰہِ حَتّٰی یَسۡتَحِقُّوۡا بِہِ الۡجَنَّۃَ وَ اَنَّ رَجُلًا مِمَّنۡ یُبۡغِضُ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَ اَصۡحَابَہٗ اَوۡ وَاحِدًا مِنۡھُمۡ لَعَذَّبَہُ اللّٰہُ عَذَابًا لَوۡ قُسِمَ عَلٰی مِثۡلِ خَلۡقِ اللّٰہِ لَاَھۡلَکَھُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ

(تفسیر امام حسن عسکری..... بحوالہ مسند اہل بیت ص ۷۴۹، مؤلفہ محمد بن محمد باقری، مطبوعہ لاہور)

صحابہؓ کے دوست دشمن کا حال

اور امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنی تفسیر میں کہا ہے: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اللہ تعالیٰ آل محمد اور اصحاب محمد سے محبت رکھنے والوں میں سے ایک ایک آدمی پر اتنی اتنی رحمتیں بھیجتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی ساری مخلوق پر شروع سے لے کر آخر تک اسے تقسیم کرے اور وہ کافر بھی ہوں تو ان کی عاقبت اچھی ہو جائے، اور وہ اللہ پر ایمان لے آئیں۔ یہاں تک کہ وہ اس وجہ سے جنت کے مستحق ہو جائیں اور آل محمد ﷺ اور اصحاب محمد ﷺ سے بغض رکھنے والوں میں سے ایک ایک پر اتنا عذاب کرے گا کہ اگر وہ ساری مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو ان سب کو ہلاک کر دے۔

آٹھ صحابہؓ کی امتیازی شان.....ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ کا مقام

(۱۱) أَرْأَفُ أُمَّتِیْ بِأُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ. وَ اَشَدُّهُمْ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ عُمَرَ. وَ اَصْدَقُهُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ. وَ اَقْضَاهُمْ عَلِیّ. وَ اَفْرَضَهُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ اَقْرَؤُهُمْ اُبَیّ بْنُ کَعْب. وَ اَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَلَا وَ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنًا وَ اَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاح (صحیح الجامع الصغیر البانی حدیث ۸۶۸)

ترجمہ: میری اُمت میں سب سے زیادہ نرم دل مہربان ابوبکرؓ ہے۔ میری اُمت میں سب سے زیادہ دِین میں سخت عمرؓ ہے۔ اور سب سے زیادہ سچا حیاء میں عثمانؓ ہے۔ اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا علیؓ ہے۔ اور سب سے زیادہ علم و میراث جاننے والا زید بن ثابتؓ ہے۔ اور سب سے اچھا پڑھنے والا ابی بن کعبؓ ہے۔ اور سب سے زیادہ حلال وحرام جاننے والا معاذ بن جبلؓ ہے۔ جان لو ہر اُمت میں ایک امین ہوتا ہے، (زیادہ امانت دار) اس اُمت میں امین اُمت ابوعبیدہ ابن جراحؓ ہے۔ (صحیح) مسند ابی یعلیٰ الصحیحہ البانی حدیث ۱۲۲۴ جلد ۳)

خلافِ سنت مشابہت کی ممانعت

(۱۲) لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَیْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْ بِالْیَهُوْدِ وَ لَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَ تَسْلِیْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَةُ بِالْاَکُفِّ (صحیح)

وہ لوگ ہم میں سے نہیں، جو غیر کی مشابہت کریں، مت مشابہت اختیار کرو یہود کی اور نصاریٰ کی۔ بے شک یہودی سلام کرتے ہیں انگوٹھے کے اشارے کیساتھ اور نصاریٰ سلام کرتے ہیں ہتھیلی کے اشارے کے ساتھ۔ (حوالہ: الترمذی (۲۶۹۶) مرفوعاً.....بحوالہ احادیث صحیحہ جلد خامس ص ۲۲۷ حدیث ۲۱۹۴)

چار صحابہؓ کی خصوصی شان

(۱۳) استَقْرِئُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ منْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ. وَ سَالِمٍ مَوْلٰی أَبِیْ حُذَیْفَه. وَ اُبَیِّ بنْ کَعْب. وَ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

(صحیح بیہقی شریف عن ابن عمر.....صحیح جامع الصغیر جلد اول البانی حدیث ۹۵۰)

ترجمہ: قرآن حاصل کرو چار سے:

(۱) عبداللہ بن مسعودؓ۔ (۲) وسالم مولیٰ ابی حذیفہؓ

(۳) وابی بن کعبؓ (۴) معاذ بن جبلؓ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن جمع کرنے والے چار صحابہؓ

(۱۴) وَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ اُبَیٌّ بنْ کَعْبٍ وَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ اَبُوْ زَیْدٍ قِیْلَ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَیْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ (متفق علیہ بخاری و مسلم)

اولین جمع قرآن کی سعادت حاصل کرنے والے

ترجمہ: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار آدمیوں نے قرآن جمع کیا یعنی ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید نے۔ حضرت انسؓ سے پوچھا گیا: ابو زید کون ہیں؟

انہوں نے کہا: ایک میرے چچا۔

(بخاری۔مسلم۔بحوالہ مشکوٰۃ شریف باب فضائل صحابہ.....حدیث ۵۹۴۲)

جس مٹی کا خمیر ہوتا ہے اسی میں دفن ہوتا ہے

(۱۵) دُفِنَ فِی الطِّیْنَةِ الَّتِیْ خُلِقَ مِنْهَا

ترجمہ: دفن کیا جاتا ہے اسی مٹی میں جس سے وہ پیدا کیا جاتا ہے۔

(صحیح .....الاحادیث الصحیحہ ناصر البانی جلد۴ حدیث ۱۸۵۸.....(۲) رواہ ابونعیم فی اخبار اصبہان (جلد۲ص۳۰۴).....(۳) والخطیب فی ''الموضع'' (جلد۲ص۱۰۴)

فائدہ: حضرت ابوبکرؓ صدیق اور حضرت عمرؓ فاروق آج اس مٹی میں آرام کر رہے ہیں، جو روضہ رسول اللہ ﷺ کی جنتی مٹی ہے۔ گویا جنتی مٹی سے ہی وہ پیدا ہوئے۔

مخالف جماعتِ صحابہ کا حکم

(۱۶) مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ، مَاتَ مَیْتَةً جَاهِلِیَّةً. وَ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَةٍ عَمِیَّةٍ، یَغْضَبُ، لِعَصَبِیَّةٍ، اَوْ یَدْعُوْ اِلٰی عَصَبِیَّةٍ، اَوْ یَنْصُرُ عَصَبِیَّةً، فَقُتِلَ، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِیَّةٌ، وَ مَنْ خَرَجَ عَلٰی اُمَّتِیْ بِسَیْفِهٖ یَضْرِبُ بَرَّهَا وَ فَاجِرَهَا، وَ لَا یَتَحَاشٰی مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا یَفِیْ لِذِیْ عَهْدٍ،

عَهْدَهٗ، فَلَيْسَ مِنِّیْ وَ لَسْتُ مِنْهُ

(صحیح .....(۱) احادیث الصحیحہ جلد ثانی حدیث ۹۸۳ .....بحوالہ اخرجہ مسلم باب ۸۵۰ حدیث ۴۷۸۶ والنسائی ۱۹۶/۲ .....ابن حبان فی صحیحہ ۴۵۶۱، والبیہقی ۱۹۶/۸ .....وشعب ۴۔ ۶۰/۶، ومسند احمد بن حنبل ۳۰۶/۲، ۴۸۸ .....من حدیث ابی ہریرہ مرفوعاً .....مشکوٰۃ شریف، کتاب الامارۃ حدیث ۳۴۹۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو امیر کی اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے علیحدہ ہو گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور جس نے اندھی تقلید میں کسی جھنڈے کے نیچے جنگ کی، کسی عصبیت کی بناء پر غصہ کرتے ہوئے عصبیت کی طرف بلایا۔ عصبیت کی مدد کرتے ہوئے قتل کرایا گیا تو وہ جاہلیت کے طور پر قتل کیا گیا۔ اور جس نے میری اُمت پر خروج کیا اس کے نیک و بد سب کو قتل کیا، کسی مومن کا لحاظ کیا اور نہ کسی سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا تو وہ میرے دِین پر نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔

(مسلم شریف جلد اول حدیث ۴۷۸۶)

جماعت صحابہؓ کے فضائل

(۱۷) وَ اَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اَمَرَنِیَ اللّٰهُ بِهِنَّ الْجَمَاعَةِ، وَ السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ، وَ الْهِجْرَةِ وَ الْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ، اِلَّا اَنْ یُّرَاجِعَ، وَ مَنْ دَعٰی بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِیَّةِ فَهُوَ مِنْ

جُثْيٰءِ جَهَنَّمَ وَ اِنْ صَامَ وَ صَلّٰى وَ زَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ

(صحیح ..... جامعہ الصغیر جلد اول حدیث ۱۷۲۴ ..... (۲) مسند احمد بن حنبل ..... (۳) بخاری فی التاریخ ..... (۴) ترمذی ..... (۵) نسائی ..... (۶) ابن حبان ..... (۷) مستدرک للحاکم ..... (۸) صحیح الترغیب ۵۵۳ ..... (۹) المشکوٰۃ حدیث ۳۵۲۳ ..... (۱۰) الطیالسی ..... (۱۱) ابن خزیمہ)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں حکم دیتا ہوں (۱) اتباع جماعت کا، (یعنی مسلمانوں کی متحدہ قوت کی اتباع) (۲) حاکم کے احکام سننے، قبول کرنے، اطاعت کرنے کا، (۳) ہجرت کا، (۴) اور جہاد کا اللہ کی راہ میں۔ جو شخص جماعت (صحابہؓ) سے بالشت بھر بھی الگ ہوا اس نے اِسلام کی رسی کو گردن سے نکال ڈالا۔ مگر یہ کہ وہ پھر واپس آجائے، اور جماعت میں شامل ہو جائے۔ اور جس شخص نے جاہلیت کی رسموں اور طریقوں کی طرف لوگوں کو بلایا وہ دوزخیوں کے گروہ سے ہے۔ اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو، اور نماز پڑھتا ہو۔ یہ خیال رکھتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔

(مسند احمد۔ ترمذی۔ مشکوٰۃ شریف)

جماعتِ صحابہؓ کے فضائل

(۱۸) اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوا الْكَذِبُ، حَتّٰى يَحْلِفَ الرجلُ. وَلَا يُسْتَحْلَفُ، وَ يَشْهَدَ شَاهِدُ وَ لَا يُسْتَشْهَدُ، اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رجُل بامراةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا شَيْطَانُ عَلَيْكُمْ، بِالْجَمَاعَةِ وَ

اِيَّاكُمْ وَالفرْقَةَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الوَاحِد، وَ هُوَ مَع الاثْنَيْن اَبعدُ مَنْ اَرَادَ بحبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَليلزمِ الجَمَاعَةَ منَ سَرَّتْهُ حَسَنَتُه، وَسَائتُهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكُم المُؤْمِنُ

(صحیح .....(۱) جامع الصغیر جلد اول البانی حدیث ۲۵۴۶ .....(۲) مسند احمد بن حنبل .....(۳) ترمذی .....(۴) مستدرک حاکم عن عمر .....(۵) احادیث الصحیحہ البانی حدیث ۱۱۱۶ جلد سوم .....(۶) السنۃ ابن ابی عاصم۔ حدیث ۸۷۔۸۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: وصیت کرتا ہوں میں تم کو اپنے اصحاب کی اتباع کے بارے میں پھر جوان کے قریب کے ہیں یعنی تابعین کی، پھر جوان سے ملے ہوئے ہیں یعنی تبع تابعین کی۔ پھر جھوٹ پھیل جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک شخص قسم کھائے گا۔ اور اس سے قسم کھانے کا مطالبہ نہ ہوگا۔ (یعنی بغیر قسم دلائے قسم کھائے گا) اور گواہی دے گا اور اس سے گواہی کی خواہش نہ کی جائے گی آگاہ ہو کہ کوئی آدمی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہا نہ رہے کہ تیسرا شیطان ساتھ ہوتا ہے۔ تم جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدہ رہنے سے بچو۔ کیوں کہ ایک کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور دو اکٹھے ہوں تو وہ دور ہو جاتا ہے۔ جو شخص تم میں سے جنت کے بالکل درمیان میں رہنے کی خواہش رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ وہ جماعت کو لازم پکڑے

(یعنی جماعت صحابہؓ کے ساتھ رہے) اس لئے کہ شیطان اس شخص کے ساتھ ہے جو جماعت سے علیحدہ اور تنہا ہو اور شیطان دو شخصوں سے بھی (جو متحد ہوں) دور رہتا ہے۔ جس کو خوش لگے اس کی نیکی اور بری لگے اس کی برائی وہی مومن ہے۔

فائدہ: یہ حدیث کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابن عمر روایت کی گئی ہے۔ اس سے جماعتِ صحابہؓ سے کٹنے والوں کے لئے سبق ہے۔ اور صحابہؓ سے محبت رکھنے والوں کے لئے بشارت ہے۔ اہل سنت والجماعت کے لئے نشانِ نجات ہے۔ اہل سنت والجماعت کسی صحابی کے بارے میں دل میں کدورت نہیں رکھتے اور سب کو جنتی مانتے ہیں۔ عہد رسالت میں جماعت سے مراد جماعت صحابہ ہوتی تھی۔

جماعتِ صحابہؓ کی مخالفت حرام ہے

(۱۹) مَنْ اَتَاكُمْ وَ اَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَّاحِدٍ يُرِيْدُ اَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ، وَ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ

ترجمہ: جو شخص تمہارے پاس آئے اور امام وقت کے خلاف خروج کا دعویٰ کرے۔ اور حالت یہ ہو کہ تم سب ایک امیر اور ایک خلیفہ کی اطاعت پر متحد ہو اور وہ تمہارے اتحاد کو توڑنے کا ارادہ رکھتا ہو یا تمہاری

جماعت کو متفرق کر دینا چاہتا ہو۔ تو تم اس کو قتل کر دو۔

(صحیح ..... جامع الصغیر جلد دوم البانی حدیث ۵۹۴۴ ..... (۲) الارواء ۲۴۵۲ ..... (۳) مسلم شریف: عن عرفجہ ..... (۴) مشکوٰۃ شریف۔ کتاب الامارت حدیث ۳۵۰۷)

جماعتِ صحابہؓ کی شان

(۲۰) اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی: لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّار

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے! اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو فرمایا اُمتِ محمد ﷺ کو ضلالت پر جمع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جماعت سے جدا ہوا وہ آگ میں گرے گا۔

(صحیح ..... (۱) صحیح جامع الصغیر البانی جلد اول حدیث ۱۸۴۸ ..... (۲) ترمذی شریف عن ابن عمر (۳) المشکوٰۃ ۱۷۳ ..... (۴) السنۃ ..... (۵) طبرانی ..... (۶) مستدرک حاکم ..... (۷) بیہقی فی الاسماء)

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس مقدس جماعت میں یہ ارشاد فرما رہے تھے وہ مقدس جماعت صحابہ کی تھی اس لئے جو جماعت صحابہؓ سے عقیدہ وعمل میں کٹ گیا وہ دوزخ میں گرے گا۔

جماعتِ مسلمین کو لازم پکڑنا

(۲۱) فَالْزَمْ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اِمَامَھُمْ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ

جَمَاعَةُ وَلَا اِمَامٌ فَاعْتَزِلْ تِلْکَ الْفِرَقُ کُلَّهَا. وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰی یُدْرِکَکَ الْمَوْتُ وَ اَنْتَ کَذَالِکَ

(بحوالہ مسلم شریف حدیث ۴۷۸۴ ..... (صحیح) ..... (۱) ابن ماجہ عن حذیفہ ..... (۲) بخاری۔ کتاب فتن ..... (۳) مسلم امارہ حدیث ۴۷۸۴ ..... (۴) جامعہ الصغیر جلد اول البانی حدیث ۲۹۹۴ ..... الجماعۃ رحمۃ۔ والتفرقۃ عذاب ..... (حسن) ..... (۱) جامعہ الصغیر وزیادۃ۔ جلد اول حدیث ۳۱۰۹ ..... (۲) الاحادیث الصحیحہ جلد اول حدیث ۱۶۷ ..... (۳) صحیح الترغیب۔ ۹۶۶ ..... (۴) السنۃ لا بن ابی عاصم ۹۳)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی جماعت کو اور ان کے امام کو لازم کر لینا، میں نے عرض کیا: اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو، نہ کوئی امام (تو کیا کروں؟) آپ نے فرمایا: پھر ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا اگرچہ تجھے موت کے آنے تک درخت کی جڑوں کو کاٹنا پڑے اور تو اسی حالت میں موت کے سپرد ہو جائے۔

جماعتِ صحابہؓ سے جدا نہ ہو

(۲۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً (مسلم شریف جلد اول حدیث ۴۷۹۰)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو چاہیے کہ صبر کرے کیوں کہ جو آدمی جماعت سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا۔ تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

بیعت رضوان کرنے والے جنتی ہیں

(۲۳) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ میں داخل نہ ہوگا جس نے بیعت کی درخت کے نیچے۔

(یہ حدیث حسن ہے صحیح ..... ترمذی شریف جلد دوم باب مناقب صحابہؓ)

صحابہ کو برا کہنا منع ہے

(۲۴) لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ.

ترجمہ: اس پر اللہ کی لعنت ہو جو میرے صحابہؓ کو برا کہے۔

(حسن ..... جامع الصغیر البانی جلد دوم حدیث ۵۱۱۱ (۲) الصحیحہ حدیث ۲۳۴۰ (۳) طبرانی: عن ابن عباس (۴) خطیب بغدادی (۵) البغوی (۶) الحلیۃ لابی نعیم۔ عطاء مرسلا (۷) طبرانی عن ابن عمر)

(۲۵) مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

(صحیح ..... احادیث صحیحہ البانی جلد ۵ حدیث ۲۳۴۰ (۲) رواہ الطبرانی (۳) الخطیب فی التاریخ بغداد ۱۴/۲۴۱ (۴) اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ (۵) کتاب السنۃ لابن ابن عاصم (۱۰۰۱) وھذا اسناد مرسل صحیح رجالہ کلھم ثقات)

ترجمہ: جو میرے صحابہؓ کو برا کہے، تو اس پر اللہ کی لعنت ہو اور فرشتوں اور سب انسانوں کی۔

عشرہ مبشرہ.....دس صحابہ کرامؓ کو نام بنام جنت کی بشارت

(۲۶) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) ابوبکر فی الجنة (۲) و عمر فی الجنة (۳) و عثمان فی الجنة (۴) و علی فی الجنة (۵) و طلحة فی الجنة (۶) و الزبیر فی الجنة (۷) و عبدالرحمن بن عوف فی الجنة (۸) و سعد بن ابی وقاص فی الجنة (۹) و سعید بن زید فی الجنة (۱۰) و ابوعبیدة بن الجراح فی الجنة

(حدیث صحیح .....حوالہ: مسند احمد بن حنبل (۲) ایضاً مقدسی (۳) ترمذی شریف، شرح العقیدہ الطحاویہ، جامع الصغیر سیوطی، صحیح جامع الصغیر البانی حدیث ۵۰ جلد اوّل)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ جنت میں ہے، عمرؓ جنت میں ہے، عثمانؓ جنت میں ہے، علیؓ جنت میں ہے، طلحہؓ جنت میں ہے، زبیرؓ جنت میں ہے، عبدالرحمٰنؓ بن عوف جنت میں ہے، سعدؓ بن ابی وقاص جنت میں ہے، سعیدؓ بن زید جنت میں ہے، ابوعبیدہؓ بن جراح جنت میں ہے۔

یہی دس اصحابؓ عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں۔

نُقَبَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۷) وَ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اِنَّہٗ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ نَّبِيٍّ كَانَ قَبْلِيْ اِلاَّ قَدْ اُعْطِيَ سَبْعَةَ نُقَبَاءَ وُزَرَاءَ نُجَبَاءَ وَ اِنِّيْ اُعْطِيْتُ اَرْبَعَةَ عَشَرَ وَزِيْرًا نَقِيْبًا نَجِيْبًا سَبْعَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَ سَبْعَةٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ (احمد، ابن عساکر)

رسول اللہ ﷺ کے نقباء

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: مجھ سے پہلے جتنے بھی نبی ہوئے انہیں سات نقیب وزراء نجبا ملے اور مجھے چودہ وزیر نقیب اور نجبا دیئے گئے۔ سات قریش سے اور سات مہاجرین سے۔

قِيْلَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَ ابْنَايَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ جَعْفَرُ وَ حَمْزَةُ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ بِلَالٌ وَ سَلْمَانُ وَ عَمَّارٌ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ اَبُوْذَرٍ وَ الْمِقْدَادُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ (ترمذی)

علیؓ سے پوچھا گیا: وہ کون ہیں؟ تو فرمایا: میں اور میرے دونوں بیٹے حسنؓ اور حسینؓ اور جعفرؓ اور حمزہؓ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور مصعب بن عمیرؓ اور بلالؓ اور سلمانؓ اور عمارؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوذرؓ اور مقدادؓ رضوان اللہ علیہم۔ (ترمذی شریف)

حضرت زبیرؓ کی شان

(۲۸) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ اِبْنُ عَمَّتِيْ (طبرانی)

اور علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے: کہتے تھے کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیرؓ ہے اور وہ میری پھوپھی کا بیٹا ہے۔ (طبرانی، مسند اہل بیت محمد الباقری حدیث ۱۵۷۳)

شان اسامہؓ بن زید

(۲۹) مَنْ اَحَبَّنِيْ فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ

ترجمہ: جو میرے ساتھ محبت رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اسامہؓ سے محبت رکھے۔ (صحیح .....(۱) جامعہ الصغیر البانی جلد دوم حدیث ۵۹۶۶
.....(۲) مسلم شریف عن فاطمہ بنت قیس .....(۳) مختصر مسلم شریف ۲۰۵۴)

صحابہؓ کے خلاف زبان بند رکھو

(۳۰) اِذَا ذُكِرَ اَصْحَابِيْ، فَامْسُكُوا وَ اِذَا ذُكِرَ النُّجُوْمُ، فَامْسُكُوا وَ اِذَا ذُكِرَ الْقَدَرُ، فَامْسُكُوا (صحیح)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میرے صحابیوں کا ذکر کیا جائے تو اپنی زبانوں کو بند رکھو اور جب النجوم کا ذکر کیا جائے تو اپنی زبانوں کو بند رکھو۔ اور جب تقدیر کا ذکر کیا جائے تو اپنی زبانوں کو بند رکھو۔

(احادیث صحیحہ البانی جلد اول حدیث ۳۴، روی من حدیث ابن مسعود، ثوبان، وابن عمر و طاؤس مرسلاً۔ واما ابن حبان فذکرہ فی الثقات ..... رواہ الطبرانی من حدیث ابن مسعود باسناد حسن، ثم وجدت للحدیث شاھد أسلا اخرجہ عبدالرزاق فی الامالی (۱۳۹/۲ ثنا محمد عن إبن طاؤس عن ابیہ مرفوعاً د۔قلت، وھذا سند صحیح لولا ارسالہ)

انصار صحابہؓ کی شان

(۳۱) مَنْ اَحَبَّ الْاَنْصَارَ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَ مَنْ اَبْغَضَ الْاَنْصَارَ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ

ترجمہ: براؓ بن عازب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انصار کو دوست رکھے اللہ اس کو دوست رکھے اور جو انصار کو دشمن رکھے اللہ اس کو دشمن رکھے۔

(صحیح ..... جامعہ صغیر البانی جلد دوم حدیث ۵۹۵۴ ..... (۲) مسند احمد بن حنبل ..... (۳) ابن ماجہ ..... (۴) احکام الجنائز ۱۔ ا ..... (۶) بحوالہ سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الایمان حدیث ۱۶۳)

انصار سے محبت ایمان کی نشانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(۳۲) آیَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ وَآیَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ

الْاَنْصَارِ (مسلم شریف باب ۳۲ حدیث ۲۳۵)

ترجمہ: منافق کی علامت انصار سے بغض ہے اور ایمان کی علامت انصار سے محبت ہے۔

مہاجرین صحابہؓ کو بشارت

(۳۳) فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسَائَةِ عَام.

ترجمہ: فقیر مہاجرین مالدار اور اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (صحیح ..... جامع الصغیر البانی جلد دوم حدیث ۴۲۲۸

.....(۲) ترمذی شریف عن ابی سعید.....(۳) مشکوٰۃ شریف ۵۲۴۳ ترمذی۔

.....(۴) مسند احمد بن حنبل.....(۵) صحیح ابن حبان۔ عن ابی ہریرہؓ)

طلحہ بن عبداللہؓ کو شہادت کی بشارت

(۳۴) مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى شَهِيْد يَمْشِىْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْض فَلْيَنْظُر اِلٰى طَلْحَةَ بنِ عَبْدِ اللّٰه.

ترجمہ: جو پسند کرتا ہے کہ دیکھے ایسے شہید کی طرف جو چلتا ہو زمین پر اس کو چاہیے کہ دیکھے طلحہ بن عبداللہؓ کو۔

(صحیح .....الجامع الصغیر للبانی جلد دوم حدیث ۵۹۶۲)

اصحاب بدر اور حدیبیہ کو جنت کی بشارت

(۳۵) لَنْ یَّدْخُلَ النَّار رَجُل شَهِد بَدْرًا وَ الْحُدَیْبِیَة

ترجمہ: ہرگز جہنم کی آگ نہیں چھو سکے گی ایسے شخص کو جو بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا ہو۔ (صحیح .....(۱) احادیث صحیحہ البانی جلد ۵ حدیث ۲۱۶۰)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور بھائی

(۳۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه اتی المقبرة فسلم علی المقبرة فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِکُمْ لَاحِقُوْنَ. ثُمَّ قَالَ! لَوَدِدْنَا اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوَ لَسْنَا اِخْوَانَکَ؟ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَ اِخْوَانِی الَّذِیْنَ یَاتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ وَ اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ، قَالُوْا! یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ یَاْتِ مِنْ اُمَّتِکَ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ رَجُلاً لَهٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَیْنَ ظَهْرَانَیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَمْ یَکُنْ یَعْرِفُهَا؟ قَالُوْا بَلٰی! قَالَ فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ ثُمَّ

قَالَ لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِيْ كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ فَأُنَادِيْهِمْ اَلَا هَلُمُّوْا فَيُقَالَ: اِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوْا بَعْدَكَ وَلَمْ يَزَالُوْا يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ فَاَقُوْلُ: اَلَا سُحْقًا! سُحْقًا!

(سنن ابن ماجہ جلد سوم کتاب ابواب الزھد حدیث ۴۳۰۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں آئے اور سلام کیا۔ قبرستان والوں کو فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ لَاحِقُوْنَ. پھر فرمایا: میں نے آرزو کی، کاش! میں اپنے بھائیوں کو دیکھتا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا: تم میرے اصحاب ہو۔ اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں۔ جو میری وفات کے بعد پیدا ہوں گے۔ اور میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، حوض کوثر پر۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیوں کر پہچانیں گے ان لوگوں کو جو ابھی پیدا نہیں ہوئے، آپ کی اُمت میں سے؟ آپ نے فرمایا: بھلا دیکھو! اگر ایک شخص کے گھوڑے جو سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں، خالص مشکی سیاہ گھوڑوں میں مل جاویں، تو وہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچانے گا؟ لوگوں نے عرض کیا: بے شک پہچان لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح میری اُمت کے لوگ قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں ہو کر آویں گے، وضو کے سبب سے (یہ

وضو کا نور ان کے چہروں اور ہاتھ پاؤں پر ہوگا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، حوض کوثر پر (یعنی تم سے آگے پہنچ کر تمہارے پانی پلانے کی تیاری کروں گا)۔ پھر فرمایا: چند لوگ (جو بظاہر میری اُمت کے لوگ ہوں گے) میرے حوض سے ہانک دیئے جاویں گے، جیسے بھولا بھٹکا (پرایا) اونٹ ہانک دیا جاتا ہے اور میں ان کو پکاروں گا: ادھر آؤ۔ اور مجھ سے کہا جاویگا: ان لوگوں نے تمہارے بعد دِین کو بدل دیا اور ہمیشہ اپنی ایڑیوں پر دِین سے منحرف ہوتے رہے۔ میں کہوں گا: (ایسا ہے) تو دور ہو، تو دور ہو۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت امیر معاویہؓ کو دعا

(۳۷) وَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَّهْدِیًّا وَ اَهْدِ بِهٖ (راوہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے معاویہؓ کے لئے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! تو اس کو راہِ راست دکھانے والا اور راہ راست پایا ہوا بنا اور لوگوں کو اس کے ذریعہ ہدایت دینے والا بنا۔ (حوالہ۔ ترمذی شریف، بحوالہ مشکوٰۃ شریف جلد ۳ حدیث ۵۹۸۳)

صحابہؓ پر کوئی تنقید کرے تو جواب دو

(۳۸) اُحْفَظُونِی فِیْ اَصْحَابِیْ. ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ یَفْشُوا الکذب، حَتّٰی یشهد الرجل، وَ مَا یستشهد، و یحلف وَ مَا یستحلف (ابن ماجہ صحیح)

ترجمہ: حفاظت کرو میری، میرے اصحابؓ کے بارے میں پھر ان سے جو ملے ہوئے ہیں۔ پھر ان سے جو ملے ہوئے ہیں۔ پھر جھوٹ پھیل جائے گا، یہاں تک کہ گواہی دے گا آدمی جس سے گواہی نہ طلب کی جائے گی اور قسم اٹھائے گا اس سے قسم نہ مانگی جائے گی۔

(حوالہ: حدیث الصحیحہ البانی جلد۳۔ حدیث ۱۱۱۶ ص ۱۰۹..... بحوالہ۔ اخرجہ ابن ماجہ ۲/۲۶۔
(۲) اخرجہ النسائی فی الکبریٰ..... (۳) والطیالسی ابو داؤد)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی

۲۳ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ ۱۰ مارچ ۲۰۱۰ء بروز بدھ

☆☆☆☆

سکیننگ کمپوزنگ ڈیزائننگ پروف ریڈنگ کلر پرنٹنگ بائنڈنگ
اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com

یا اللہ مدد

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جوچھ یار ؓ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مناقب

خلفاءِ راشدین

رضوان اللہ علیہم اجمعین

(حصہ اوّل)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 15

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

نور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

خلفاءؓ ثلاثہ حضرت علیؓ المرتضیٰ کی نظر میں	3
اُمت میں سب سے افضل خلفاءؓ ثلاثہ ہیں	4
خلفاءؓ اربعہ کی خلافت کی خبر..... ارشادِ نبوی ﷺ	4
اُمت میں سب سے افضل خلفاءؓ ثلاثہ ہیں	7
اُمت میں سب سے بہتر خلفاءؓ اربعہ ہیں	8
قیامت میں خلفاءؓ اربعہ کی شان اور مقام	9
خلفاءؓ ثلاثہ کی خلافت کی پیشگوئی	11
اُمت میں سب سے افضل خلفاءؓ اربعہ ہیں	12
سب سے پہلے حساب کے لئے خلفاءؓ اربعہ	12
صحابہؓ میں سے خلفاءؓ اربعہ کا انتخاب	14
ابوبکرؓ وعمرؓ اور علیؓ کی امارت	15
ابوبکرؓ وعمرؓ اور عثمانؓ کی خلافت کی پیشگوئی	16
خلفاءؓ اربعہ جنت میں	17
حضور ﷺ اور خلفاءؓ ثلاثہ کی شان	18
ابوبکرؓ وعمرؓ اور عثمانؓ کو خلافت نبوت کی بشارت	19
صحابہؓ میں ابوبکرؓ وعمرؓ اور عثمانؓ کی شان	20
خلفاءؓ ثلاثہ کی خلافت	21
خلفاءؓ اربعہ کی خلافت کی بشارت	23
حضور ﷺ کا خواب اور خلفاءؓ ثلاثہ کا مقام	24
اُمت میں صحابہؓ کے نزدیک خلفاءؓ ثلاثہ افضل	25
حضور ﷺ کے بعد خلافت کی بشارت	26
مسجد نبویؐ کی تعمیر اور خلفاءؓ ثلاثہ کو بشارت	28
صحابی کا خواب اور خلفاءؓ ثلاثہ کی افضلیت	28
خلفاءؓ اربعہ کو جنت کی بشارت	30
پانچ سو صحابہؓ کی شہادت، خلفاءؓ اربعہ کی فضیلت	31
خلفاءؓ ثلاثہ کی نیابت	32
خلفاءؓ اربعہ کی محبت ..... جنت کی بشارت	33
اُمت میں سب سے افضل خلفاءؓ اربعہ	35
ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کا اللہ کے ہاں مقام	36
خلفاءؓ اربعہ کی محبت مومن کے دل میں جمع ہوگی	37
امیر عبدالرحمٰن کا ایک خواب	37
ایک انوکھی جہالت	40
صاحب بمعنی یار اور صدیقؓ کا ذکر قرآن میں	41
حدیث نبوی ﷺ میں چار یارؓ کی شان	44
خلفاءؓ اربعہ کی فضیلت	45
مسجد قباء کا سنگ بنیاد	45
مسجد نبوی کی تعمیر میں خلفائے ثلٰثہ کے تین پتھر	46
سنگریزوں کا تسبیح پڑھنا..... معجزہ نبوی ﷺ	46
خلفاءؓ ثلاثہ کے ہاتھوں میں سنگریزوں کی تسبیح	47
مردہ کا زندہ ہوکر کلام کرنا	48
ابوبکرؓ وعمرؓ خلفاءِ راشدین میں سے تھے	49
حضرت عثمانؓ کو خلافت، بڑی مصیبت اور جنت کی بشارت	50
حضرت عثمانؓ کی شہادت اور فرشتوں کا حیاء	53
خلفاء ثلاثہؓ کی فضیلت حضرت علیؓ کی نظر میں	54
غزوہ احد وحنین اور حضرت علی المرتضیٰؓ وابوبکرؓ وعمرؓ	60
حضرت علیؓ کی حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت	62
خلفاءؓ راشدین کے جنتی ہونے کی بشارت	63

☆☆☆☆

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ..... چکوال
ٹائٹل وکمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701
ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

مناقب خلفاءِ راشدینؓ (حصہ اوّل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْم۔
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔
وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

خلفاءِؓ ثلاثہ حضرت علیؓ المرتضیٰ کی نظر میں

(۱) مُسْنَدِ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ قَالَ: خَطَبَ عَلِیٌّ فَقَالَ: اِنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّ ﷺ اَبُوْبَکْرٍ، وَ اَفْضَلُهُمْ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ عُمَرُ، وَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اِسَمِّیَ الثَّالِثَ لَسَمَّیْتُهٗ، فَسُئِلَ عَنِ الَّذِیْ شِئْتَ اَنْ تُسَمِّیَهٗ؟ قَالَ: اَلْمَذْبُوْحُ کَمَا تَذْبَحُ الْبَقَرَةُ (العدنی وابن ابی داود، ع، حل، ابن عساکر)

ترجمہ: ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے خطاب کیا اور فرمایا: لوگوں میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابوبکرؓ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ چنانچہ آپ سے تیسرے کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کون ہیں؟ آپؓ نے فرمایا: وہ شخص ہے (یعنی

حضرت عثمانؓ) جسے گائے کی طرح ذبح کر دیا گیا ہے۔

(کنزالعمال ج۱۳ ح۳۶۶۹۱)

اُمت میں سب سے افضل خلفاءؓ ثلاثہ ہیں

(۲) اَیْضًا عَنْ عَمْرِو بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ: اِنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ. وَ فِیْ لَفْظٍ: ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ (حل وابن شاہین فی السنۃ، ابن عساکر)

ترجمہ: ''ایضاً'' عمرو بن حریث کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

(کنزالعمال حدیث ۳۶۶۹۲)

خلفاءؓ اربعہ کی خلافت کی خبر.....ارشادِ نبوی ﷺ

(۳) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: لَمْ یَقْبِضِ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی اَسَرَّ اِلَیَّ اَنَ الْخَلِیْفَةُ مَنْ بَعْدَهٗ اَبُوْبَکْرٍ، ثُمَّ مَنْ بَعْدَهٗ عُمَرُ، ثُمَّ مَنْ بَعْدَهٗ عُثْمَانُ، ثُمَّ اِلَیَّ الْخِلَافَةَ. وَ فِیْ لَفْظٍ: ثُمَّ تَلِیَ الْخِلَافَةُ

(ابن شاہین والغازی فی فضائل الصدیق، ابن عساکر)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالرشید الحنفی

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اس وقت تک دُنیا سے رُخصت نہیں ہوئے جب تک کہ مجھے بتا نہیں دیا کہ ان کے بعد خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ پھر ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ پھر عثمانؓ کے بعد میں خلافت کا بار اُٹھاؤں گا۔ (کنزالعمال ج۱۳ حدیث۳۶۶۹۳)

خلفاءِؓ ثلاثہ.....علیؓ المرتضیٰ کا ارشاد

(۴) عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ: وَافَقْنَا مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ذَاتَ يَوْمٍ طَيِّبِ نَفْسٍ فَقُلْنَا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! حَدِّثْنَا عَنْ اَصْحَابِکَ. قَالَ: کل اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَصْحَابِیْ. قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ اَصْحَابِکَ خَاصَةً. فَقَالَ: مَا کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَاحِبٌ الا کَانَ لِی صَاحِبًا. قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّيْقِ. قَالَ: ذَاکَ امْرُؤٌ سَمَّاهُ اللّٰهُ صِدِّيْقًا عَلٰی لِسَانِ جِبْرِيْلَ وَ مُحَمَّدٍ ﷺ، کَانَ خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رضيه لديننا فرضيناه لِدُنْيَانَا. قُلْنَا: فَحَدِّثْنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. قَالَ: ذَاکَ امْرُؤٌ سَمَّاهُ اللّٰهُ الْفَارُوْقَ فَفَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ﷺ يَقُوْل: اَللّٰهُمَّ اَعِزّ الاِسْلَام بِعُمَر بْن الْخَطَّاب. قُلْنَا: فَحَدَّثْنَا عَنْ عُثْمَان بْن عَفَّان. قَالَ: ذَاکَ امْرؤٌ يدعى فِی الْمَلَأ الاعْلٰی "ذَا النُّوْرَيْن". کَانَ ختن رَسُوْل اللّٰه ﷺ علی ابنَتَيْه، ضمن لَهٗ بَيْتًا فِی الْجَنَّة

(خیثمۃ واللالکائی والعشاری فی فضائل الصدیق، ابن عساکر)

ترجمہ: نزال بن سبرہ کی روایت ہے کہ ایک دن ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خوش خوش پایا۔ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہمیں اپنے اصحاب کے متعلق بتلایئے۔ آپؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا ہر صحابیؓ میرا دوست ہے۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں ابوبکرؓ کے متعلق بتلائیں۔ فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ ایسے شخص تھے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کی زبان سے صدیق کہلوایا ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہمارے دین کے لیے پسند فرمایا اور ہم نے انہیں اپنی دُنیا کے لیے پسند کیا۔ ہم نے عرض کیا: آپ ہمیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیں۔ آپ بولے: میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سُنا ہے: یااللہ! اسلام کو عمر بن خطابؓ کے ذریعے عزت عطا فرما۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق بتائیں۔ فرمایا: اس شخص کو آسمانوں میں ''ذوالنورین'' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ انہوں

نے رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیوں سے شادی کی ہوئی تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں جنت کی ضمانت دی ہوئی تھی۔ (کنزالعمال حدیث ۳۶۶۹۴)

اُمت میں سب سے افضل خلفاءِؓ ثلاثہ ہیں

(۵) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی عَرَفْنَا اَنْ اَفْضَلَنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَبُوْبَكْرٍ، وَ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی عَرَفْنَا اَنْ اَفْضَلَنَا بَعْدَ اَبِیْ بَكْرٍ عُمَرُ، وَ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی عَرَفْنَا اَنْ اَفْضَلَنَا بَعْدَ عُمَرَ رَجُلٍ آخَرُ لَمْ یَسْمُهُ، یَعْنِیْ عُثْمَانُ (ابن ابی عاصم وابن النجار)

ترجمہ: حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ ہم نے جان نہیں لیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابوبکرؓ ہیں۔ آپ ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ ہم نے جان نہیں لیا کہ ابوبکرؓ کے بعد سب سے افضل عمرؓ بن خطاب ہیں۔ اور آپ ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی، جب تک کہ ہم نے پہچان نہیں لیا کہ عمرؓ کے بعد افضل ایک اور شخص ہے۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے اس شخص کا نام نہیں لیا یعنی وہ عثمانؓ ہیں۔ (کنزالعمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۶۹۵)

اُمت میں سب سے بہتر خلفاءؓ اربعہ ہیں

(٦) عَنْ سَعْدِ بْنِ ظَرِيْفٍ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نَبَاتَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: مَنْ خَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ اَنَا يَا اَصْبَغُ! سَمِعْتُ وَ الْاَفَصُمْتَا وَ رَاَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ وَ اِلَّا فَعَمِيْتَا وَ هُوَ يَقُوْلُ: مَا خَلَقَ اللّٰهُ مَوْلُوْدًا فِي الْاِسْلَامِ اَنْقَى وَ لَا اَتْقٰى وَ لَا اَزْكٰى وَ لَا اَعْدَلُ وَ لَا اَفْضَلُ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ

(ابوالعباس الولید بن احمد الزوزنی فی کتاب شجرۃ العقل)

ترجمہ: سعد بن طریف اصبغ بن نباتہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپؓ نے فرمایا: اے اصبغ! ابوبکرؓ صدیق، پھر عمرؓ، پھر عثمانؓ اور پھر میں ہوں۔ تم نے سُن لیا ورنہ تمہارے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے ورنہ دونوں آنکھیں اندھی ہو جائیں۔ اور وہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں کوئی مولود پیدا نہیں کیا جو ابوبکرؓ صدیق سے افضل ہو، صاف ہو، حقیقی ہو، پرہیزگار ہو یا ان کے برابر ہو۔ (کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۶۹۶)

قیامت میں خلفاءِؓ اربعہ کی شان اور مقام

(۷) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْہُ وَ لَا فَخْرَ! فَیُعْطِیْنِی اللّٰہُ مِنَ الْکِرَامَۃِ مَا لَمْ یُعْطِنِیْ قَبْلَ! ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ: یَا مُحَمَّدَ! قَرِّبِ الْخُلَفَاءَ. فَأَقُوْلُ: وَ مَنِ الْخُلَفَاءُ؟ فَیَقُوْلُ جَلَّ جَلَالَہٗ: عَبْدِاللّٰہِ اَبُوْبَکْرِ ہ الصِّدِّیْقِ. فَأَوَّلَ مَنْ تَنْشَقَ الْاَرْضُ عَنْہُ بَعْدِیْ اَبُوْبَکْرٍ. وَ یَقِفُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ فَیُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا وَ یُکْسٰی حُلَّتَیْنِ خُضْرَاوَیْنِ ثُمَّ یُوْقَفُ اَمَامِ الْعَرْشِ. ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ: اَیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب؟ فَیُجِیْءَ وَ اَوْدَاجُہٗ تَشْخَبُ دَمًا. فَاَقُوْلُ: عُمَرُ! مَنْ فَعَلَ ھٰذَا بِکَ؟ فَیَقُوْلُ: مَوْلَی الْمُغِیْرَۃِ بْنَ شَعْبَۃَ. فَیُوْقَفُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ فَیُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ثُمَّ یُکْسٰی حُلَّتَیْنِ خُضْرَاوَیْنِ ثُمَّ یُوْقَفُ اَمَامِ الْعَرْشِ. ثُمَّ یُؤْتٰی بِعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَ أَوْدَاجُہٗ دَمًا. فَاَقُوْلُ: عُثْمَانَ! مَنْ فَعَلَ بِکَ ھٰذَا؟ فَیَقُوْلُ: فُلَانٌ وَ فُلَانٌ. فَیُوْقَف بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ فَیُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ثُمَّ یُکْسٰی حِلَّتَیْنِ خُضْرَاوَیْنَ ثُمَّ یُوْقَفُ اَمَامِ الْعَرْشِ. ثُمَّ یُؤْتٰی بِعَلِیٍّ وَ أَوْدَاجُہٗ تَشْخَبُ دَمًا. فَاَقُوْلُ: عَلِیَّ! مَنْ فَعَلَ

بِکَ هٰذَا؟ فَیَقُوْلُ: عَبْدِالرَّحْمٰنُ بْنُ مُلْجِمٍ. فَیُوْقَفُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ فَیُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ثُمَّ یُکْسٰی حُلَّتَیْنِ

(الزوزنی و فیه علیّ بن صالح، قال الذهبی: لا یعرف له خبر باطل، و قال فی اللسان ذکره حب فی الثقات و قال: روی عنه اهل العراق، مستقیم الحدیث)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسوک کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے زمین مجھ سے ہٹے گی اور اس میں فخر نہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ایسی کرامت وعزت عطا فرمائے گا، جو مجھے پہلے عطا نہیں کی گئی۔ پھر ایک منادی آواز لگائے گا: اے محمد ﷺ! اپنے خلفاء کو قریب لاؤ۔ میں کہوں گا: خلفاء کون ہیں؟ اللہ جل جلالہ فرمائے گا: عبداللہ ابوبکرؓ صدیق۔ چنانچہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہوں گے، جن سے زمین ہٹے گی۔ ابوبکرؓ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ان کا معمولی سا حساب ہوگا۔ پھر انہیں سبز رنگ کے دو جوڑے پہنا دیئے جائیں گے۔ پھر انہیں عرش کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ منادی ایک بار پھر آواز لگائے گا: کہاں ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ؟ چنانچہ عمرؓ بن خطاب آئیں گے اور ان کی رگوں سے خون رس رہا ہوگا۔ میں پوچھوں گا: اے عمرؓ! تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ وہ کہیں گے: مغیرہؓ بن شعبہ کے غلام نے۔ انہیں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اور ان کا بھی تھوڑا سا حساب ہوگا۔ پھر انہیں

دوسبز رنگ کے جوڑے پہنا دیئے جائیں گے۔ پھر انہیں بھی عرش کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو لایا جائے گا اور ان کی رگوں سے خون رس رہا ہوگا۔ میں پوچھوں گا: اے عثمانؓ! تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ وہ کہیں گے: فلاں بن فلاں نے۔ انہیں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اور ان کا بھی تھوڑا سا حساب ہوگا۔ پھر انہیں دوسبز رنگ کے جوڑے پہنا دیئے جائیں گے۔ پھر انہیں بھی عرش کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ لائے جائیں گے، ان کی رگوں سے بھی خون رس رہا ہوگا۔ میں کہوں گا: اے علیؓ! تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: عبدالرحمٰن بن ملجم نے۔ انہیں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور ان کا بھی تھوڑا سا حساب ہوگا۔ پھر انہیں دوسبز جوڑے پہنا دیئے جائیں گے۔ پھر انہیں عرش کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔

(کنزالعمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۶۹۷)

خلفاءِؓ ثلاثہ کی خلافت کی پیشگوئی

(۸) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَبَابَكْرٍ يَلِیَ الْخِلَافَةَ مِنْ بَعْدِهٖ فَيَجْتَمِعُ النَّاسُ عَلَيْهِ. ثُمَّ يَلِيْهَا بَعْدَ اَبِیْ بَكْرٍ عُمَرُ فَيَجْتَمِعُ النَّاسُ اِلَيْهِ، ثُمَّ يَلِيْهَا عُثْمَانُ (الدیلمی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی کہ میرے بعد بار خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُٹھائیں گے اور سب لوگ ان پر اکٹھے ہو جائیں گے۔ پھر ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ بار خلافت اُٹھائیں گے اور سب لوگ ان پر اتفاق کر لیں گے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ بارِ خلافت اُٹھائیں گے۔ (کنز العمال حدیث ۳۶۶۹۸)

اُمت میں سب سے افضل خلفاءؓ اربعہ ہیں

(۹) عَنْ شَرِيْحِ الْقَاضِيْ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ اَنَا (ابن شاذان فی مشیخۃ، خط، ابن عساکر)

ترجمہ: قاضی شریح کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت کا سب سے افضل آدمی ابوبکرؓ ہے، پھر عمرؓ، پھر عثمانؓ اور پھر میں ہوں۔
(کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۰۰)

سب سے پہلے حساب کے لئے حضور ﷺ کے خلفاءؓ اربعہ

(۱۰) عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: وَضَّأْتُ عَلِيَّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ: يَا عَبْدِ خَيْرٍ! وَضَأْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَمَا وَضَأْتَنِيْ فَقُلْتُ:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَنْ اَوَّلُ الْخَلْقِ يُدْعٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: اَنَا يَا عَلِيّ! أَقِفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ سَاعَةً فَيَأْمُرُ بِيْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ اِلَى الْجَنَّةِ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ثُمَّ اَبُوْبَكْرِ ِ الصِّدِّيْق، يَقِفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ سَاعَةً ثُمَّ يَأْمُرُ بِهٖ ذَاتَ الْيَمِيْنِ اِلَى الْجَنَّةِ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب. فَيَقِفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ مِثْلَ مَا وَقَفَ اَبُوْبَكْر ثُمَّ يَأْمُرُ بِهٖ ذَاتَ الْيَمِيْن. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَنْتَ يَا عَلِيُّ! فَأَيْنَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانُ؟ قَالَ: ذَاكَ رَجُلٍ رُزِقَ حَيَاءً، سَأَلْتُ اللّٰهِ اِلَّا يُوْقِفَهٗ لِلْحِسَابِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ (السّلفی فی انتخاب حدیث القراء، ابن عساکر)

ترجمہ: عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرایا۔ آپؓ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرایا تھا۔ میں نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مخلوق میں سے پہلے حساب کے لیے کسے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علیؓ! میں بلایا جاؤں گا۔ پھر میں رب تعالیٰ کے حضور تھوڑی دیر کھڑا رہوں گا۔ پھر جنت کی طرف دائیں جانب کا حکم ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! پھر کسے بلایا جائے گا؟ پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلایا جائے

گا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے تھوڑی دیر کھڑے رہیں گے، پھر انہیں دائیں جانب جنت کی طرف جانے کا حکم ہوگا۔ میں نے عرض کیا: پھر کسے بلایا جائے گا؟ فرمایا: پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا جائے گا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے ابوبکرؓ کی طرح کھڑے رہیں گے۔ پھر انہیں بھی دائیں جانب جنت کی طرف جانے کا حکم ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! پھر کسے بلایا جائے گا؟ فرمایا: اے علیؓ! پھر تمہیں بلایا جائے گا۔ میں نے عرض کیا: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہاں گئے؟ فرمایا: وہ ایسا شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حیاء عطا کی ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اسے قیامت کے دن حساب کے لیے پیشی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق میری سفارش قبول فرمائی۔

(کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۰۱)

صحابہؓ میں سے خلفاءِؓ اربعہ کا انتخاب

(۱۱) عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ اَصْحَابِیْ عَلٰی جَمِیْعِ الْعَالَمِیْنَ سِوَی النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ اخْتَارَ لِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ اَرْبَعَةً: اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیًّا. فَجَعَلَهُمْ خَیْرَ اَصْحَابِیْ، کُلُّهُمْ خَیْر. وَ اخْتَارَ اُمَّتِیْ عَلٰی سَائِرَ الْاُمَمِ، وَ اخْتَارَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعَةِ قُرُوْن بَعْدَ

اَصْحَابِیْ: اَلْقَرْنَ الْاَوَّلُ وَالثَّانِیْ وَ الثَّالِثُ تَتْرٰی، وَالرَّابِعُ فُرَادٰی (ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سوائے انبیاء و مرسلین کے سارے عالم پر فوقیت بخشی ہے اور میرے صحابہؓ میں سے چار کو میرے لیے خصوصاً منتخب فرمایا۔ ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کو انہیں میرے صحابہؓ میں سب سے بہتر قرار دیا ہے۔ یہ سب اہل علم ہیں۔ میری اُمت کو ساری امتوں پر فوقیت بخشی ہے۔ میری امت میں سے چار زمانوں کو منتخب فرمایا ہے۔ پہلا زمانہ، دوسرا زمانہ اور تیسرا زمانہ پے در پے اور چوتھا زمانہ الگ ہے۔ (کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۰۴)

ابوبکرؓ و عمرؓ اور علیؓ کی امارت

(۱۲) مُسْنَدِ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجُعْدَ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ: ذُکِرَتِ الْاَمَارَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَنْ تُوَلُّوْا اَبُوْ بَکْرٍ تُوَلُّوْهُ أَمِیْنًا مُسْلِمًا قَوِیًّا فِیْ أَمْرِ اللّٰهِ ضَعِیْفًا فِیْ نَفْسِهٖ وَ اَنْ تُوَلُّوْا عُمَرَ تُوَلُّوْهُ أَمِیْنًا مُسْلِمًا لَا تَأْخُذُهٗ فِی اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَ اَنْ تُوَلُّوْا عَلِیًّا تُوَلُّوْهُ هَادِیًا مَهْدِیًا یَحْمِلُکُمْ عَلٰی

المَحَجَّةِ (خط، ابن عساکر)

ترجمہ: ''مسند حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان'' سالم بن ابی جعد حذیفہؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے امارت کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے (ابوبکرؓ کو) اپنا والی مقرر کروتو بلاشبہ وہ امین مسلمان اور اللہ تعالیٰ کے حکم میں قوی ہے، جب کہ اپنی ذات کے معاملہ میں کمزور ہے۔ اگر عمرؓ کو والی مقرر کروتو وہ بھی امین مسلمان ہے۔ اس کی راہوں میں کسی ملامت گر کی ملامت آڑے نہیں آتی۔ اگر تم علیؓ کو والی مقرر کروتو وہ ہدایت یافتہ ہے اور ہدایت دینے والا ہے۔ وہ تمہیں بالکل سیدھی راہ پر لے جائے گا۔

(کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۰۵)

ابوبکرؓ وعمرؓ اور عثمانؓ کی خلافت کی پیشگوئی

(۱۳) عَنْ قَطْبَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ قَدْ أُسِّسَ مَسْجِدِ قُبَاءَ وَ مَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَسَّسْتَ هٰذَا الْمَسْجِدَ وَ لَيْسَ مَعَكَ غَيْرُ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الثَّلَاثَة. قَالَ: اِنَّهُمْ وَلَاةُ الْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِیْ. وَ فِیْ لَفْظٍ: اَنَّ هٰؤُلَاءِ اَوْلِيَاءُ الْخِلَافَةِ بَعْدِیْ (عد، کر وابن النجار)

ترجمہ: قطبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس

سے گذرا۔ دراں حالیکہ آپ ﷺ مسجد قباء کی بنیاد رکھ رہے تھے۔ آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے ساتھ ان تین کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی لوگ میرے بعد بارِ خلافت اُٹھائیں گے۔

(کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۰۷)

خلفاءِؓ اربعہ جنت میں

(۱۴) عَنْ مَعَاذَ بْنُ جَبَلٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ يَمِيْنُهُ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ وَ يَسَارُهُ فِيْ يَدِ عُمَرُ وَ عَلِيٌّ آخِذَ بِطَرْفِ رَدَائِهِ وَ عُثْمَانُ مِنْ خَلْفِهِ فَقَالَ: هٰكَذَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ نَدْخُلُ الْجَنَّةُ (ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کا دایاں ہاتھ حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ میں تھا، بایاں ہاتھ حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں تھا، علیؓ نے آپ کی چادر کا پلو پکڑ رکھا تھا جب کہ عثمانؓ آپ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! ہم اسی طرح جنت میں داخل ہوں گے۔ (کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۰۸)

حضور ﷺ اور خلفاءِ ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی شان

(۱۵) عَنْ مَعَاذَ بْنُ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنِّیْ رَأَیْتُ أَنِّیْ وُضِعْتُ فِیْ کَفَّةٍ وَ اُمَّتِیْ فِیْ کَفَّةٍ فَعَدَلْتُهَا. ثُمَّ وُضِعَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ کَفَّةٍ وَ اُمَّتِیْ فِیْ کَفَّةٍ فَعَدَلَهَا. ثُمَّ وُضِعَ عُمَرُ فِیْ کَفَّةٍ وَ أُمَّتِیْ فِیْ کَفَّةٍ فَعَدَلَهَا. ثُمَّ وُضِعَ عُثْمَانُ فِیْ کَفَّةٍ وَ أُمَّتِیْ فِیْ کَفَّةٍ فَعَدَلَهَا. ثُمَّ رُفِعَ الْمِیْزَانُ (ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری اُمت رکھ دی گئی۔ میرا پلڑا جھک گیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری اُمت رکھ دی گئی۔ ابوبکرؓ والا پلڑا جھک گیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو ایک پلڑے میں رکھا گیا، دوسرے میں میری اُمت رکھی گئی۔ عمرؓ والا پلڑا جھک گیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک پلڑے میں رکھا گیا، دوسرے میں میری اُمت رکھی گئی، عثمانؓ والا پلڑا جھک گیا۔ پھر ترازو اُٹھا لیا گیا۔ (کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۰۹)

ابوبکرؓ وعمرؓ اور عثمانؓ کو خلافت نبوت ﷺ کی بشارت

(۱۶) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنُ بْنُ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ: وَفَدْنَا عَلٰی مُعَاوِیَةُ وَ مَعَنَا اَبُوْبَکْرَةَ فَقَالَ: یَا اَبَابَکْرَةَ! حَدِّثْنَا بِشَیْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ اَبُوْبَکْرَةَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَجَّبَهُ الرُّؤْیَا الْحَسَنَةُ وَ یُسَأْلُ عَنْهَا وَ اَنَّهُ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ: اَیُّکُمْ رَاٰی رُؤْیَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَنَا رَاَیْتُ مِیْزَانًا دُلِّیَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَ اَبُوْبَکْرٍ فَرَجَحْتَ اَبِیْ بَکْرٍ. وَ وُزِنَ فِیْهِ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَکْرُ بِعُمَرَ. وَ وُزِنَ فِیْهِ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ. ثُمَّ رُفِعَ الْمِیْزَانِ. فَاسْتَأْوَلَهَا نَبِیَ اللّٰهِ ﷺ اَیَ اَوَّلَهَا فَقَالَ: خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ وَ یُؤْتِی اللّٰهُ الْمُلْکَ مَنْ یَشَاءُ. وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مَعَاهِدَةً بِغَیْرِ حَقِّهَا لَمْ یَجِدْ رِیْحَ الْجَنَّةَ وَ اَنْ رِیْحَهَا لیوجَدُ مِنْ مَّسِیْرَةَ خَمْسَمِائَةَ سَنَةٌ (ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ کی روایت ہے کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس وفد کی شکل میں حاضر ہوئے۔ ہمارے ساتھ ابی بکرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ معاویہؓ نے کہا: اے ابو بکرہ! ہمیں

کوئی حدیث سناؤ جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ ابوبکرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو اچھا خواب سننا، دل کو بھاتا تھا۔ آپ سے خواب کی تعبیر لی جاتی تھی۔ چنانچہ ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص نے خواب دیکھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آج رات خواب میں ترازو دیکھا، جو آسمان سے لٹکا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ترازو میں تولا گیا۔ آپ ﷺ کا پلڑا بھاری نکلا۔ پھر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ترازو میں رکھا گیا۔ ابوبکرؓ، عمرؓ سے بھاری نکلے۔ پھر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا۔ عمرؓ، عثمانؓ پر بھاری نکلے۔ پھر ترازو اُٹھا لیا گیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے اس کی تعبیر بتلائیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تعبیر بتلائی کہ اس سے مراد نبوت کی خلافت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا، بادشاہت عطا فرمائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ناحق کسی کو قتل کیا، وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔

(کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۱۰)

صحابہ رضیں ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کی شان

(۱۷) عَنِ الْحَسَنُ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ﷺ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ: مَنْ رَأٰی مِنکُمْ رُؤْیَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا رَأَیْتُ کَأَنَّ مِیْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتُ أَنْتَ وَ اَبُوْبَکْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِیْ بَکْرٍ. وَ وُزِنَ عُمَرُ وَ اَبُوْبَکْرٍ فَرَجَحَ اَبُوْبَکْرٍ بِعُمَرَ. وَ وُزِنَ فِیْهِ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ. ثُمَّ رُفِعَ الْمِیْزَان (ت، ع والرویانی، ابن عساکر)

ترجمہ: حسنؒ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ صبح کے وقت فرماتے: تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص بولا: میں نے خواب دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا گویا کہ آسمان سے ایک ترازو اُترا ہے۔ اس میں آپ ﷺ کا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا۔ لیکن آپ وزن میں ابوبکرؓ پر بھاری رہے۔ پھر عمر اور ابوبکر رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا، لیکن ابوبکرؓ، عمرؓ پر وزن میں بھاری نکلے۔ پھر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا۔ عمرؓ والا پلڑا جھک گیا۔ پھر ترازو اُٹھا لیا گیا۔ (کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۱۱)

خلفاءِ ثلاثہؓ کی خلافت

(۱۸) عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ: اِلَیَّ مِنْ أُوَدِّیَ صَدَقَةٍ مَالِیَ؟ قَالَ: اِلَیَّ. قَالَ: فَاِنْ لَمْ

أَجِدَکَ؟ قَالَ: اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ. قَالَ: فَاِنْ لَمْ أَجِدْهُ؟ قَالَ: اِلٰی عُمَرُ. قَالَ: فَاِنْ لَمْ اَجِدْهُ؟ قَالَ: اِلٰی عُثْمَان. ثُمَّ وَلّٰی مُنْصَرِفًا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: هٰؤُلَاءِ الْخُلَفَاءُ مِنْ بَعْدِیْ (ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنا صدقہ کسے ادا کروں؟ فرمایا: مجھے ادا کرو۔ عرض کیا: اگر میں آپ کو نہ پاؤں؟ فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دینا۔ عرض کیا: اگر انہیں بھی نہ پاؤں تو؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کو دینا۔ عرض کیا: اگر انہیں بھی نہ پاؤں تو؟ فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ کو دینا۔ پھر وہ شخص منہ پھیر کر واپس چلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہی اشخاص میرے بعد میرے خلفاء ہوں گے۔ (کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۱۲)

(۱۹) عَنْ سَفِیْنَةَ قَالَ: لَمَّا بَنٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسْجِدَ الْمَدِیْنَةُ جَاءَ اَبُوْبَکْرٍ بِحِجْرٍ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بِحِجْرٍ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانَ بِحِجْرٍ فَوَضَعَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: هٰؤُلَاءِ الْخُلَفَاءُ مِنْ بَعْدِیْ. وَ فِیْ لَفْظٍ: هٰؤُلَاءِ وُلَاةُ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِیْ (نعیم بن حماد فی الفتن، ق فی فضائل الصحابۃ، ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت سفینہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی مسجد

کی بنیاد رکھی۔ حضرت ابوبکرؓ ایک پتھر لے کر آئے، آپ ﷺ نے وہ پتھر رکھا۔ پھر حضرت عمرؓ ایک پتھر لے کر آئے، وہ پتھر رکھا۔ پھر حضرت عثمانؓ ایک پتھر لے کر آئے، انہوں نے وہ پتھر رکھا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: یہ خلفاء ہیں میرے بعد۔ (کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۱۳)

خلفاءِؓ اربعہ کی خلافت کی بشارت

(۲۰) عَنْ سَفِیْنَةَ قَالَ: بَنٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَ وَضَعَ حَجَرًا وَ قَالَ: لِیَضَعْ اَبُوْبَکْرٍ حَجَرًا اِلٰی جُنْبِ حَجَرِیْ، ثُمَّ قَالَ: لِیَضَعْ عُمَرُ حَجَرًا اِلٰی جُنْبِ حَجَرِ اَبِیْ بَکْرٍ. ثُمَّ قَالَ: لِیَضَعْ عُثْمَانُ حَجَرًا اِلٰی جُنْبِ حَجَرِ عُمَرَ، ثُمَّ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الْخُلَفَاءُ الْاَرْبَعَةُ مِنْ بَعْدِیْ

(ع، عد، ق فی فضائل الصحابۃ، ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسجد کی بنیاد رکھی اور ایک پتھر نصب کیا۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے پتھر کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ پتھر رکھے۔ پھر فرمایا: ابوبکرؓ کے پتھر کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ پتھر رکھے۔ پھر فرمایا: عمرؓ کے پتھر کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ پتھر رکھے۔ پھر فرمایا: میرے بعد یہی لوگ میرے چار خلفاء ہوں گے۔ (کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۱۴)

خلفاءِ ثلاثہؓ کی شان

(۲۱) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَمَّا اِهْتَزَّ الْجَبَلُ: اِهْدَأْ حِرَاءُ! فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَبُوْبَکْرٍ اَوِ الْفَارُوْقُ عُمَرُ اَوِ التَّقِیُّ عُثْمَانُ (ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حراء پہاڑ ہلنے لگا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حراء! رُک جا، تیرے اُوپر یا تو ایک نبی ﷺ ہے یا ایک صدیق ابوبکرؓ ہے یا فاروق عمرؓ ہے یا پرہیزگار شخص عثمانؓ ہے۔ (کنزالعمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۱۵)

حضور ﷺ کا خواب اور خلفاءِ ثلاثہؓ کا مقام

(۲۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةً فَقَالَ: رَأَیْتُ قَبْلَ الْغَدَاةِ کَاَنَّمَا اُعْطِیْتَ الْمَقَالِیْدُ وَالْمَوَازِیْنُ، فَاَمَا الْمَقَالِیْدُ فَهٰذِهِ الْمَفَاتِیْحُ، وَ اَمَا الْمَوَازِیْنُ فَهٰذِهِ الَّتِیْ یَزِنُوْنَ بِهَا. فَوُضِعْتُ فِیْ اِحْدَی الْکَفَّتَیْنِ وَ وُضِعَتْ اُمَّتِیْ فِیْ اُخْرٰی فَوُزِنَتْ فَرَجَحْتُ بِهِمْ. ثُمَّ جِیْءَ بِاَبِیْ بَکْرٍ فَوُزِنَ فَوَزَنَهُمْ. ثُمَّ جِیْءَ بِعُمَرُ فَوُزِنَ فَوَزَنَهُمْ. ثُمَّ جِیْءَ بِعُثْمَانُ فَوُزِنَ فَوَزَنَهُمْ. ثُمَّ اسْتَیْقَظْتُ وَ

رُفِعَتْ (ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ صبح صبح رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میں نے صبح سے قبل ایک خواب دیکھا، گویا کہ مجھے کنجیاں اور بہت سارے ترازو دے دیئے گئے ہیں۔ کنجیاں، سو یہ وہی ہیں، جنہیں تم چابیاں کہتے ہو اور ترازو وہی ہیں، جن سے تم وزن کرتے ہو۔ چنانچہ مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری اُمت رکھ دی گئی۔ میں امت پر راجح رہا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ لائے گئے اور وہ بھی میری امت پر بھاری نکلے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ لائے گئے، ان کا پلڑا بھی جھک گیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ لائے گئے اور وہ بھی میری امت پر بھاری رہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور ترازو اُٹھا لیا گیا۔

(کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۱۶)

اُمت میں صحابہؓ کے نزدیک خلفاءِ ثلاثہؓ افضل تھے

(۲۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَاشِرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ مُتَوَافِرُوْنَ نَقُوْلُ: اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ. ثُمَّ نَسْكُتُ (الشاشی، ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ

کے صحابہ رضی اللہ عنہم جو کہ کثیر تعداد میں تھے، کہا کرتے تھے: نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے افضل ابوبکرؓ ہیں، پھر عمرؓ اور پھر عثمانؓ۔ اس کے بعد ہم خاموش ہو جاتے تھے۔ (کنزالعمال حدیث ۳۶۷۱۷)

حضور ﷺ کا ارشاد.....خلفاءِ ثلاثہؓ کا مقام

(۲۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُسْكُنْ حِرَاءُ! فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ. وَ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ (ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حراء پہاڑ پر تھے۔ یکا یک پہاڑ ہلنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حراء! سکون میں آجا۔ تیرے اوپر یا تو ایک نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے۔ پہاڑ پر نبی کریم ﷺ، ابوبکر، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ (تاریخ ابن عساکر، کنزالعمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۱۸)

حضور ﷺ کے بعد خلافت کی بشارت

(۲۵) عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِی الْمُصْطَلِقِ قَالَ: بَعَثَنِیْ قَوْمِیْ بَنُو الْمُصْطَلِقِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَسْاَلُهٗ اِلٰى مَنْ

نَدْفَعُ صَدَقَاتُنَا بَعْدَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: اِدْفَعُوْهَا اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ. فَلَقِيْتُ عَلِيًّا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اِرْجِعْ اِلَيْهِ فَاسْأَلْهُ اِلٰى مَنْ يَدْفَعُوْنَهَا بَعْدَ اَبِىْ بَكْرٍ؟ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: اِدْفَعُوْهَا اِلٰى عُمَرَ بَعْدَهُ. فَاَخْبَرْتُ عَلِيًّا فَقَالَ: اِرْجِعْ اِلَيْهِ فَاسْأَلْهُ اِلٰى مَنْ يَدْفَعُوْنَهَا بَعْدَ عُمَرُ؟ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: اِدْفَعُوْهَا اِلٰى عُثْمَانُ بَعْدَهُ. فَأَخْبَرْتُ عَلِيًّا فَقَالَ: اِرْجِعْ اِلَيْهِ فَاسْأَلْهُ اِلٰى مَنْ يَدْفَعُوْنَهَا بَعْدَ عُثْمَان. فَقُلْتُ: اِنِّىْ لَأَسْتَحْيِىْ اَنْ أَرْجِعُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ هٰذَا (نعیم بن حماد فی الفتن)

ترجمہ: شعبی بنی مصطلق کے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میری قوم بنی مصطلق نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپ ﷺ سے پوچھوں کہ آپ کے بعد بنی مصطلق کسے صدقات دیں؟ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا: ابوبکرؓ کو دیں۔ میری ملاقات حضرت علیؓ سے ہوئی۔ میں نے ان کو خبر کی۔ انہوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو کہ ابوبکرؓ کے بعد کسے دیں؟ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا: ابوبکرؓ کے بعد عمرؓ کو دیں۔ میں نے علیؓ کو بتایا۔ انہوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو کہ ان کے بعد کسے دیں؟ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا: عمرؓ کے بعد عثمانؓ کو دیں۔ میں نے علیؓ کو خبر کی۔

انہوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو کہ ان کے بعد کسے دیں؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس بار بار جانے پر مجھے حیاء آتی ہے۔

(کنزالعمال ج۱۳ حدیث۳۶۷۱۹)

مسجد نبویؐ کی تعمیر میں حضور ﷺ کے بعد تین پتھر اور خلفاءِ ثلاثہؓ کو بشارت

(۲۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أَسَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَسْجِدَ الْمَدِيْنَةَ جَاءَ اَبُوْبَكْرٍ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بِحِجْرٍ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بِحِجْرٍ فَوَضَعَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: هٰؤُلَاءِ يَلُوْنَ الْخِلَافَةَ بَعْدِيْ (نعیم)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں مسجد کی بنیاد رکھی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے۔ آپ نے وہ پتھر نصب کیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے۔ آپ نے وہ بھی نصب کیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے، آپ نے وہ بھی نصب کیا۔ اور پھر ارشاد فرمایا: میرے بعد یہی لوگ بارِ خلافت اُٹھائیں گے۔ (کنزالعمال ج۱۳ حدیث۳۶۷۲۰)

صحابی کا خواب اور خلفاءِ ثلاثہؓ کی خلافت وافضلیت

(۲۷) عَنْ اِبْنِ عَمَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّى

النَّاسِ الْغَدَاةِ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مَرِيضٌ أَعُودُهُ؟ فَإِنْ قَالُوْا: لَا. قَالَ: هَلْ فِيكُمْ جَنَازَةٌ أَتْبَعُهَا؟ فَإِنْ قَالُوْا: لَا. قَالَ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيًا يَقُصُّهَا عَلَيْنَا. فَقَالَ رَجُلٌ: رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ كَأَنَّهُ نَزَلَ مِيْزَانَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُضِعَتَ فِيْ اِحْدَى الْكَفَّتَيْنِ وَ وُضِعَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْكَفَّةِ الْأُخْرٰى فَشَلَتْ بِهٖ. ثُمَّ اُخْرِجَ اَبُوْبَكْرٍ مِنَ الْكَفَّةِ الْاُخْرٰى فَجِيْءَ بِعُمَر فَوَضَعَ فِي الْكَفَّةِ فَشَالَ بِهٖ اَبُوْبَكْرٍ. ثُمَّ جِيْءَ بِعُثْمَان فَوَضَعَ فِي الْكَفَّةِ فَشَالَ بِهٖ عُمَرُ. ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَان. فَمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُهُمْ عَنِ الرُّؤْيَا بَعْدُ

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف چہرہ اقدس فرما کر ارشاد کرتے: کیا تمہارے درمیان کوئی مریض ہے، جس کی میں عیادت کروں؟ صحابہؓ عرض کرتے: نہیں۔ فرماتے: کیا تمہارے درمیان کوئی جنازہ ہے، جس کے ساتھ میں بھی چلوں؟ عرض کرتے: نہیں۔ فرماتے: تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے، جسے وہ بیان کرے؟ چنانچہ ایک شخص بولا: میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے، گویا کہ آسمان سے ایک ترازو اُترا ہے، ایک پلڑے میں آپ ﷺ رکھ دیئے

گئے ہیں اور دوسرے پلڑے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ تاہم ابوبکرؓ والا پلڑا ہلکا رہا۔ پھر دوسرے پلڑے میں عمر رضی اللہ عنہ لائے گئے، چنانچہ ابوبکرؓ والا پلڑا جھک گیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ لائے گئے، ان کے مقابلہ میں عمرؓ والا پلڑا جھک گیا۔ پھر ترازو اُٹھا لیا گیا۔ چنانچہ اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے خواب کے متعلق سوال نہیں کیا۔ (کنزالعمال حدیث ۳۶۷۲۱)

خلفاءؓ اربعہ کو جنت کی بشارت

(۲۸) عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَائِطٍ فَقَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ الثَّانِيْ وَ الثَّالِثُ وَ الرَّابِعُ. فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ. وَ قَالَ: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةُ (ابن عساکر)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک باغ میں تھے، ارشاد فرمایا: تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آیا چاہتا ہے، پھر دوسرا، پھر تیسرا اور پھر چوتھا۔ چنانچہ ابوبکرؓ داخل ہوئے، پھر عمرؓ، پھر عثمانؓ اور پھر علیؓ داخل ہوئے۔ آپ نے فرمایا: تمہیں جنت کی خوشخبری ہے۔ (کنزالعمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۲۲)

پانچ سو صحابہؓ کی شہادت.....خلفاءِؓ اربعہ کی فضیلت

(۲۹) عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: اِدْرَکْتُ خَمْسَمِائَةَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ کُلُّھُمْ یَقُوْلُوْنَ: اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِیٌّ

ترجمہ: شعبی کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پانچ سو سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم پائے ہیں۔ وہ سب کہتے تھے: ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ رضی اللہ عنہم۔ (کنزالعمال ج۱۳ حدیث۳۶۷۲۳)

حضور ﷺ کا ارشاد: خلفاءِؓ ثلاثہ کی فضیلت

(۳۰) عَنْ عَرْفَجَةَ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ: صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ ﷺ الْفَجْرَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ: وَزَنَ اَصْحَابِی اللَّیْلَةِ فَوَزَنَ اَبُوْبَکْرٍ فَوَزَنَ، ثُمَّ وَزَنَ عُمَرُ فَوَزَنَهٗ، ثُمَّ وَزَنَ عُثْمَانَ فَجَفَّ وَ ھُوَ صَالِحٌ (الشیرازی فی الالقاب وابن مندہ وقال: غریب، ابن عساکر)

ترجمہ: عرفجہ اشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا: آج رات میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا وزن کیا گیا۔ ابوبکرؓ کا وزن کیا گیا، وہ بھاری نکلے۔ پھر عمرؓ کا وزن کیا گیا، وہ بھی بھاری رہے، پھر عثمانؓ کا وزن کیا گیا، تاہم ان میں قدرے نرمی تھی اور وہ نیک آدمی ہیں۔ (کنزالعمال حدیث۳۶۷۲۴)

خلفاءِ ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی نیابت

(۳۱) عَنْ عَصْمَةِ بْنِ مَالِكِ الْخَطَمِيِّ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ خَزَاعَةَ فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ أَسْأَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مَنْ نَدْفَعُ صَدَقَةَ اَمْوَالِنَا اِذَا قَبَضَهُ اللّٰه؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ. قَالَ: وَ اِذَ قَبَضَ اللّٰهُ اَبَابَكْر فَاِلٰى مَنْ؟ قَالَ: اِلٰى عُمَر. قَالَ: فَاِذَا قُبِضَ اللّٰهُ عُمَرُ فَاِلٰى مَنْ؟ قَالَ: اِلٰى عُثْمَان. قَالَ: فَاِذَا قُبِضَ اللّٰهُ عُثْمَان فَاِلٰى مَنْ؟ قَالَ: اُنْظِرُوْا لِاَنْفُسِكُمْ (ابن عساکر)

ترجمہ: عصمہ بن مالک اَلخطمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنو خزاعہ کا ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملا۔ علیؓ نے پوچھا: تم کیوں آئے ہو؟ کہا: میں آیا ہوں تا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں کہ جب اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس بلا لے گا، تو پھر ہم اپنے صدقات کسے دیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دینا۔ عرض کیا: جب اللہ تعالیٰ ان کی روح قبض کر لے تو پھر؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کو دینا۔ اس شخص نے عرض کیا: جب عمرؓ دُنیا سے رخصت ہو گئے تو؟ فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ کو دینا۔ عرض کیا: جب عثمانؓ دُنیا سے رُخصت ہو جائیں تو؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تم خود غور خوض کر لو۔ (کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۲۵)

خلفاءِؓ اربعہ کی محبت..... جنت کی بشارت

(۳۲) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَبَابَکْرٍ فَاِنَّهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَ صَارَ مَعَهٗ حَیْثُ یَصِیْرُ. وَ مَنْ أَحَبَّ عُمَرُ کَانَ مَعَ عُمَرَ حَیْثُ یَصِیْرُ. وَ مَنْ اَحَبَّ عُثْمَانَ کَانَ مَعَ عُثْمَانَ. وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ. وَ مَنْ اَحَبَّ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةُ کَانَ قَائِدُهٗ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةَ اِلَی الْجَنَّةُ (ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا، وہ قیامت کے دن ابوبکرؓ کے ساتھ ہوگا۔ جہاں وہ جائیں گے، ان کے ساتھ وہ بھی جائے گا۔ جو شخص عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا، وہ بھی عمرؓ کے ساتھ ہوگا۔ جہاں جائیں گے، ان کے ساتھ ہوگا۔ جو عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا، وہ بھی عثمانؓ کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص مجھ سے محبت کرے گا، وہ میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ان چاروں سے محبت کرے گا، جنت کی طرف لے جانے والے یہ چاروں ہوں گے۔ (کنزالعمال ج۱۳ حدیث۳۶۷۲۶)

حضور ﷺ اور خلفاءِؓ اربعہ کی قیامت میں شان

(۳۳) عَنْ اَبِیْ لَهِیْعَةَ عَنْ یَزِیْدِ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ

عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: وَضَأْتُ عَلِيًّا، فَقَالَ: وَضَأْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا وَضَأْتَنِيْ فَقُلْتُ: مَنْ اَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى اِلَى الْحِسَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: اَنَا، اَقِفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخْرَجَ وَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لِيْ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ، يَقِفُ كَمَا وَقَفْتُ كَمَا وَقَفْتُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ وَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ، يَقِفُ كَمَا وَقَفَ اَبُوْبَكْرٍ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ وَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اَنْتَ. قُلْتُ: وَ اَيْنَ عُثْمَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: عُثْمَانُ رَجُلٌ ذُوْ حَيَاءٍ أَسْأَلُتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُوْقِفَهُ الْحِسَابَ، فَشَفَّعْنِيْ

ترجمہ: ابولہیعہ یزید بن ابی حبیب کی سند سے ایک شخص عبدخیر سے روایت نقل کرتا ہے۔ عبد خیر کہتے ہیں: میں نے حضرت علیؓ کو وضو کرایا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: میں نے بھی اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرایا تھا، جس طرح تم نے مجھے وضو کرایا ہے۔ میں نے عرض کیا: قیامت کے دن سب سے پہلے حساب کے لئے کسے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بلایا جائے گا۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا، جتنی مدت اللہ چاہے گا۔ پھر میں نکل جاؤں گا جب کہ اللہ تعالیٰ نے میری بخشش کر دی ہو گی۔ میں نے عرض کیا: پھر کسے حساب

کے لئے بلایا جائے گا؟ فرمایا: ابوبکرؓ کو۔ وہ بھی میری طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے، پھر چل پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کر دے گا۔ میں نے عرض کیا: پھر حساب کے لئے کسے بلایا جائے گا؟ فرمایا: عمرؓ کو۔ وہ بھی ابوبکرؓ کی طرح کھڑے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی مغفرت کر دے گا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون حساب کے لئے لایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے پھر میرا نام لیا۔ میں نے عرض کیا: عثمانؓ کہاں گئے؟ فرمایا: عثمانؓ حیادار انسان ہے۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اسے حساب کے لئے کھڑا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے میری سفارش قبول فرمائی۔ (کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۲۷)

اُمت میں سب سے افضل خلفاءِؓ اربعہ

(۳۴) مُسْنَدِ عَلِيٍّ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنِ الْأَصْبَغُ بْنُ نَبَاتَة قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُثْمَانُ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اَنَا، رَأَيْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَيْنِىْ هَاتَيْنِ وَ اُلَا فَعَمِيْتَا وَ بِاُذُنِىْ هَاتَيْنِ وَ اُلَا فَصَمْتَا يَقُوْلُ: مَا وَلَدَ فِى الْاِسْلَامِ مَوْلُوْدٌ اَزْكٰى وَ لَا اَطْهَرُ وَ لَا اَفْضَلُ مِنْ اَبِىْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ (ابن عساکر)

ترجمہ: ''مسند علی'' سعد بن طریق اصبغ بن نباتہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا: پھر میں ہوں۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو ان دو آنکھوں سے دیکھا ہے ورنہ یہ آنکھیں اندھی ہو جائیں۔ میں نے آپ کو ان دو کانوں سے سُنا ہے ورنہ یہ کان بہرے ہو جائیں۔ چنانچہ آپ فرماتے تھے: اسلام میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جو ابوبکرؓ و عمرؓ سے زیادہ پرہیزگار، پاکباز اور افضل ہو۔ (کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۲۸)

ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا اللہ کے ہاں مقام

(۳۵) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ عِنْدَ اللّٰهِ رِجَالًا مَكْتُوْبِيْنَ بِاَسْمَائِهِمْ وَ اَسْمَاءِ آبَائِهِمْ. فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: بِاَبِیْ وَ اُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَخْبِرْنَا بِهِمْ. قَالَ: اَمَّا اِنَّكَ مِنْهُمْ وَ عُمَرَ مِنْهُمْ وَ عُثْمَانَ مِنْهُمْ (ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے نام اور اپنے آباء کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں، ہمیں ان لوگوں کے متعلق بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم انہی میں سے ہو، عمر رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہے۔ (کنزالعمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۳۰)

خلفاءِؓ اربعہ کی محبت مومن کے دل میں جمع ہوگی

(۳۶) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَا یَجْتَمِعُ حُبُّ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ اِلَّا فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ: اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیٍّ (ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان چار صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت صرف کسی مومن ہی کے دل میں جمع ہوسکتی ہے، یعنی ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت۔

(کنزالعمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۳۱)

امیر عبدالرحمٰن کا ایک خواب..... حضور ﷺ اور چار یارؓ کی زیارت

اردو ڈائجسٹ کے شمارہ جنوری ۱۹۸۹ء میں امیر عبدالرحمٰن مرحوم کی

''آپ بیتی'' قسط نمبر ۵ میں ان کا ایک خواب شائع ہوا ہے۔ لکھتے ہیں:

''یہاں میں اپنے ایک خواب کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو روس سے روانہ ہونے سے پہلے میں نے دیکھا تھا۔ اس خواب نے مجھے اطمینان دیا اور اس یقین سے سرشار کیا کہ بالآخر کامرانی نصیب ہوگی۔ میں نے ایک شب دیکھا کہ دو فرشتے مجھے بازوؤں سے پکڑے ہوئے ایک بادشاہ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ یہ بادشاہ ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھا ہوا ہے۔ بادشاہ بہت نرم اور مہربان چہرے والا ہے۔ اس کے چہرے پر گول خوبصورت داڑھی اور حسین طویل پلکیں اور ابرو ہیں۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا ایک بڑا ڈھیلا ڈھالا لبادہ تھا۔ غرضیکہ اس کا پورا سراپا حسن مکمل اور شرافت کا پیکر دکھائی دیتا تھا۔ بادشاہ کے دائیں ہاتھ پر لمبی بھوری داڑھی والا ایک نرم رو اور متفکر شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے درمیانے قد کا اور خوبصورت نقش و نگار کا دوسرا شخص بیٹھا تھا جس کے سامنے قلم اور دوات پڑے تھے۔ اور کچھ عربی مسودات لکھے ہوئے رکھے تھے۔ بادشاہ کے بائیں ہاتھ پر بھی دو افراد بیٹھے تھے۔ ایک کی داڑھی کا رنگ سنہری تھا۔ گھنی مونچھیں اور ابرو تھے۔ سیدھی لمبی ناک اور چہرے پر بہت نرمی اور متانت تھی۔ اس کے چہرے سے ایک سیاستدان کا تاثر ابھرتا تھا۔ اس کے آگے بیٹھا ہوا شخص نہایت حسین تھا۔ بادشاہ سے خاصی حد تک مشابہت رکھتا تھا۔ وہ قدیم دور کے فوجی لباس

میں ملبوس تھا۔ اور اس کے پاس ایک تلوار بھی تھی۔ قد و قامت کے لحاظ سے وہ دوسروں کی نسبت کوتاہ تھا۔ لیکن اس کے چہرے کے تاثرات، اس کے گہرے شعور اور اس کا مجموعی ڈیل ڈول اس کے ایک بہادر جنگجو ہونے کا تاثر دیتا تھا۔

میرے فوراً بعد کمرے میں ایک دوسرا شخص بھی لایا گیا۔ بادشاہ نے اسے اشاروں میں کچھ کہا جو میں نہ سمجھ پایا۔ اس کے جواب میں اس شخص نے کہا: ''اگر مجھے بادشاہ بنا دیا جائے تو میں تمام مذاہب کی عبادت گاہیں گرا کر ان کی جگہ مساجد تعمیر کرا دوں گا''۔ بادشاہ نے یہ جواب سن کر کچھ کبیدہ خاطر ہو کر فرشتوں سے اس شخص کو واپس لے جانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد مجھے مخاطب کیا گیا اور پوچھا گیا۔ تو میں نے جواب دیا کہ میں انصاف کروں گا۔ تمام بت توڑوں گا اور ان کی جگہ کلمے کو سر بلند کروں گا۔ جونہی یہ الفاظ میری زبان سے نکلے، بادشاہ کے چاروں ساتھیوں نے مجھے غور سے دیکھا۔ ان کے چہروں پر مہربانی کے آثار نمودار ہو گئے۔ یہ گویا مجھے بادشاہ بنانے کی رضامندی کا اظہار تھا۔ اس لمحے مجھے بتایا گیا کہ میں جس بادشاہ کے پُر سطوت دربار میں ہوں، وہ رسول خدا حضرت محمد ﷺ ہیں اور ان کے دائیں ہاتھ پر بیٹھے ہوئے ان کے برگزیدہ ساتھی حضرت ابوبکرؓ اور عثمانؓ اور بائیں ہاتھ والے حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ ہیں۔ اس لمحے میری آنکھ کھل

گئی''۔ (اردو ڈائجسٹ ص ۹۲)

سچ ہے:

جن کا ڈنکا بج چکا ہے چار سو لیل و نہار
ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ چار یار

ایک انوکھی جہالت

بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ حق چار یارؓ کے بجائے ''حق سب یار'' کہنا چاہیے۔ کیوں کہ حق چار یار سے یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ صرف چار یار ہی برحق ہیں اور باقی سارے اصحابؓ برحق نہیں۔ حالانکہ حق چار یارؓ عقیدہ خلافت راشدہ کے اظہار کا عنوان ہے۔

کاش کہ وہ کتب لغت میں ہی یار کا معنی دیکھ لیتے۔ چنانچہ غیاث اللغات فارسی میں ہے: یار، مددگار، مخفف یارا کہ بمعنی طاقت است۔

(ب) یار غار: کنایہ از یار صادق۔ چرا کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام وقتیکہ از مکہ بہ ارادہ ہجرت برآمدن براہ درمیان غارے سہ روز متواری بودند۔ حضرت صدیق ہمراہ بودند ازیں جہت یار غار کنایہ از یار صادق است۔

(۲) اور فیروز اللغات اردو میں ہے: یار، مددگار، پیارا، چہیتا ساتھی، رفیق، معشوق، محبوب، ہمہ یاراں۔

مشہور شاعر و ادیب مولانا ظفر علی خاں مرحوم کا یہ شعر مشہور ہے: ؎

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبیؐ، کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

گو اس شعر سے یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ خلفائے اربعہ (چار یارؓ) ایک ہی مرتبہ رکھتے ہیں۔ حالانکہ ان میں فرق مراتب ہے۔ ممکن ہے کہ شاعر نے شرف صحابیت کی وجہ سے ہم مرتبہ کہہ دیا ہو۔ بعض حضرات نے دوسرے مصرعہ کی یوں اصلاح کی ہے کہ: ع

ہم مسلک ہیں یارانِ نبیؐ، ہے فرق مگر ان چاروںؓ میں

صاحب بمعنی یار

صاحب عربی لفظ ہے اور یار فارسی۔ اور صاحب کا معنی ہی یار ہے۔ چنانچہ غیاث اللغات فارسی میں ہے: صاحب بمعنی وزیر اور یار۔

یارِ غار حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحابیت کا ذکر قرآن میں

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ (۳۸) اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ

عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۳۹) اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَ اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (۴۰)

[پ۱۰ ع۱۲ سورۃ توبہ آیت ۳۸ تا ۴۰]

ترجمہ: اے ایمان والو! تم لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی رہ میں نکلو تو تم زمین کو لگے جاتے ہو۔ کیا تم نے آخرت کے عوض دنیاوی زندگی پر قناعت کر لی۔ سو دنیوی زندگی کا تمتع تو کچھ بھی نہیں، بہت قلیل ہے۔ اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو سخت سزا دے گا اور تمہارے بدلے دوسری قوم پیدا کر دے گا۔ اور تم اللہ کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکو گے۔ اور اللہ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے۔ اگر تم لوگ رسول اللہ ﷺ کی مدد نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد اس وقت کر چکا ہے جب کہ آپ کو کافروں نے جلا وطن کر دیا تھا۔ جب کہ دو آدمیوں میں ایک آپ تھے۔ جس وقت کہ دونوں غار میں تھے۔ جب کہ آپ اپنے ہمراہی سے فرما رہے تھے کہ تم غم نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ہمراہ ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنی تسلی نازل فرمائی اور آپ کو ایسے

لشکروں سے قوت دی، جن کو تم لوگوں نے نہیں دیکھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بات نیچی کر دی اور اللہ ہی کا بول بالا رہا اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

آیت غار

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (سورۂ التوبہ رکوع ۶، آیت ۴۰)

جب وہ دونوں تھے غار میں۔ جب وہ کہہ رہا تھا اپنے رفیق سے، تو غم نہ کھا، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

۲۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنے فارسی ترجمہ قرآن میں لکھتے ہیں:

''آنگاہ کہ ایں دو کس در غار بودند۔ آنگاہ کہ می گفت یار خود را۔ اندوہ مخور ہر آنکہ خدا بما است''۔

اس کے حاشیہ پر حضرت محدث دہلویؒ لکھتے ہیں: یعنی ابوبکر صدیقؓ را۔

امام المحدثین مفسر قرآن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تو قرآن کے لفظ صاحب کا ترجمہ یار لکھتے ہیں، اور اس یار سے مراد حضرت ابوبکر صدیقؓ لیتے ہیں۔ اور اس آیت کے تحت یار غار کا محاورہ مشہور ہو گیا ہے۔

اور گہرے وفادار دوست کو یارِ غار کہا جاتا ہے۔لیکن جو یارِ رسول ﷺ کہنے کو سوء ادب اور گستاخی پر محمول کرتے ہیں۔ اگر وہ صاحب اور یار کا مطلب نہیں سمجھتے تو عقیدہ خلافت راشدہ کی حقیقت کو وہ کیونکر سمجھ سکتے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ از ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور ج ۱ ش ۱ ص ۲ تا ۸)

حدیث نبوی ﷺ میں چار یارؓ کی شان

(۳۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَكْرٍ وَ اَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَ اَكْرَمُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَ اَقْضَاهُمْ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ (رواہ ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کے لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ رحم دِل میری اُمت میں ابوبکرؓ ہیں۔ اور اللہ کے معاملہ میں سب سے سخت عمرؓ (ابن خطاب) ہیں۔ اور حیاء کے لحاظ سے میری اُمت میں سب سے افضل عثمانؓ بن عفان ہیں۔ اور نزاعات میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے میری اُمت میں علیؓ بن ابی طالب ہیں۔

(ابن عساکر۔ معارف الحدیث ج ۸ مولانا منظور نعمانیؒ)

خلفاءِؓ اربعہ کی فضیلت

(۳۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَضَّلَ عَلٰى اَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیٍّ فَقَدْ رَدَّ مَا قُلْتُهٗ وَ كَذَّبَ مَا هُمْ اَهْلُهٗ (رواہ الرافعی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ پر (کسی اور کو) فضیلت دی تو اس نے میری بتلائی ہوئی بات کی تردید کی۔ اور یہ چاروں (عند اللہ) جس مرتبہ پر ہیں، اس کی تکذیب کی۔ (معارف الحدیث ج۸ از مولانا نعمانیؒ)

مسجد قباء کا سنگ بنیاد

(۳۹) امام ابونعیمؒ، حضرت قطبہ بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہﷺ کے پاس سے گذرا۔ حضورﷺ مسجد قبا کا سنگ بنیاد رکھ رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ بھی آپﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہﷺ! آپ تعمیر مسجد کا یہ عظیم الشان کام کر رہے ہیں اور آپ کے ساتھ صرف یہی تین اصحاب ہیں؟ آپﷺ نے فرمایا:

اِنَّ هٰؤُلَآءِ اَوْلِيَاءُ الْخِلَافَةُ بَعْدِیْ

یہ تینوں میرے بعد خلافت کے والی ہوں گے۔ (الخصائص الکبریٰ ج۲ص۳۲۲)

مسجد نبوی کی تعمیر میں خلفائے ثلثہ کے تین پتھر

(۴۰) مسند ابویعلیٰؒ، حاکمؒ اور ابونعیمؒ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ تعمیر مسجد کے لئے سب سے پہلا پتھر حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اُٹھا کر رکھا۔ دوسرا پتھر حضرت ابوبکرؓ صدیق نے، تیسرا پتھر حضرت عمرؓ فاروق نے اور چوتھا پتھر حضرت عثمانؓ ذوالنورین نے رکھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

هٰؤُلَاءِ الْخُلَفَاءُ بَعْدِیْ

میرے بعد یہی خلفاء ہوں گے۔ (الخصائص الکبریٰ ج۲ص۳۳۲ از امام سیوطیؒ)

سنگریزوں کا تسبیح پڑھنا..... معجزہ نبوی ﷺ

(۴۱) مسند بزار اور طبرانی نے الاوسط میں، ابونعیم اور بیہقی حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اکیلے تشریف فرما تھے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیٹھ گیا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آ گئے۔ انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر حضرت عمرؓ آئے۔ ان کے بعد حضرت عثمانؓ آئے۔ سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سات

کنکریاں پڑی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے کنکریاں اپنے ہاتھ میں رکھیں، تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں۔ اور شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی تسبیح کی آواز سنائی دی۔ پھر حضور ﷺ نے کنکریاں نیچے رکھ دیں تو وہ چپ ہوگئیں۔

اس کے بعد حضور ﷺ نے کنکریاں اُٹھا کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ میں رکھ دیں۔ ان کے ہاتھ میں بھی کنکریاں تسبیح پڑھنے لگیں اور شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی آواز سنائی دی۔ جب آپ ﷺ نے انہیں زمین پر رکھا تو ان کی تسبیح کی آواز بند ہوگئی۔ بعد ازاں حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں کنکریاں رکھیں تو وہاں بھی کنکریوں سے تسبیح کے کلمات سنائی دیئے، جیسے شہد کی مکھیوں کے بھنبھنانے کی آواز ہوتی ہے۔ جب زمین پر رکھا تو آواز بند ہوگئی۔ آخر میں حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں کنکریاں رکھیں تو کنکریوں نے تسبیح پڑھی اور جب انہیں نیچے رکھا گیا تو ان کی آواز ختم ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هٰذِهٖ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ

یہ نبوت کی خلافت (کی طرف اشارہ) ہے۔ (الخصائص الکبریٰ ج۲ ص۲۲۰)

خلفاءِ ثلاثہؓ کے ہاتھوں میں سنگریزوں کی تسبیح

(۴۲) ابن عساکرؒ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم

ﷺ نے اپنے ہاتھ میں چند سنگریزے لئے تو ان سے تسبیح کے کلمات جاری ہوئے۔ ہم نے ان کی آواز سنی۔ آپ ﷺ نے وہ سنگریزے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ میں رکھے تو پھر بھی وہ تسبیح پڑھنے لگے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں میں بھی وہ سنگریزے رکھے تو ہمیں ان کی تسبیح کی آواز سنائی دی۔ آخر میں آپ ﷺ نے ہم سب کے ہاتھوں میں باری باری وہ سنگریزے رکھے مگر کسی کے ہاتھ میں بھی ان کی تسبیح کی آواز نہ نکلی۔ (الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۲۲۰ از امام سیوطیؒ)

میرے بعد امر خلافت کے متولی پہلے ابوبکرؓ پھر عمرؓ ہوں گے

(۴۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَارِیَةِ الْقِبْطِیَّةِ بَیْتِ حَفْصَةِ ابْنَةَ عُمَرَ ثُمَّ قَالَ: یَا حَفْصَةُ! اَلَا اُبَشِّرُکِ؟ قَالَتْ: بَلٰی! بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ. قَالَ: یَلِیْ هٰذَا الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِیْ اَبُوْبَکْرٍ، وَ یَلِیْ مِنْ بَعْدِ اَبِیْ بَکْرٍ اَبُوْکِ. اُکْتُمِیْ هٰذَا عَلَیَّ (ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے گھر میں داخل ہوئے۔ پھر فرمایا: اے حفصہؓ! کیا میں تمہیں ایک بشارت نہ دوں؟ عرض کیا: جی ہاں! ضرور، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد امر خلافت کے متولی ابوبکرؓ ہوں گے اور ابوبکرؓ کے بعد تمہارے ابو (عمرؓ) ہوں گے۔ اس خوشخبری کو پوشیدہ رکھنا۔

ابوبکرؓ وعمرؓ خلفاءِ راشدین میں سے تھے

(۴۴) عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ: قَالَ فَتًی مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنْ صِفِّیْنَ: سَمِعْتُکَ تَخْطُبُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! فِی الْجُمُعَةِ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! اَصْلِحْنَا بِمَا اَصْلَحْتَ بِهِ الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِیْنَ، فَمَنْ هُمْ؟ فَاغْرَوْرَقَتْ عَیْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ اِمَامَا الْهُدٰی وَ شَیْخَا الْاِسْلَامِ وَ الْمُهْتَدٰی بِهِمَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، مَنْ اَتْبَعَهُمَا هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ، وَ مَنِ اقْتَدٰی بِهِمَا یُرْشَدُ، وَ مَنْ تَمَسَّکَ بِهِمَا فَهُوَ مِنْ حِزْبِ اللّٰهِ، وَ حِزْبُ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (اللالکائی وابوطالب العشاری فی فضائل الصدیق ونصر فی الحجۃ)

ترجمہ: علی بن حسین کی روایت ہے کہ بنی ہاشم کے ایک لڑکے نے حضرت علیؓ بن ابی طالب سے پوچھا جب آپؓ جنگ صفین سے واپس لوٹ رہے تھے: اے امیر المؤمنین! میں نے جمعہ کے دن آپ کو خطبہ دیتے سنا اور آپ فرما رہے تھے: یا اللہ! ہماری اس طرح سے اصلاح فرما، جس طرح تو نے خلفائے راشدینؓ کی اصلاح فرمائی ہے۔ ذرا یہ تو بتا دیجیے کہ خلفائے راشدین کون لوگ ہیں؟ حضرت علیؓ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبانے لگیں، پھر گویا ہوئے: وہ ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔ جو کہ

آئمہ ہدی، شیوخ الاسلام اور رسول اللہ ﷺ کے بعد مہتدیٰ بہما ہیں۔ جو بھی ان کی اتباع کرے گا، اسے سیدھی راہ کی ہدایت مل جائے گی۔ جو ان کی اقتداء کرے گا، وہ رشد تک پہنچ جائے گا۔ جو شخص ان کا تمسک (سہارا) کرے گا، وہ حزب اللہ میں سے ہوگا، جب کہ حزب اللہ (اللہ کا لشکر) ہی فلاح پانے والا ہے۔

حضرت عثمانؓ ذوالنورین کو خلافت کی بشارت

(۴۵) طبرانیؒ نے ''الاوسط'' میں اور بیہقیؒ نے حضرت زیدؓ بن ارقم سے روایت کی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے روانہ فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا:

ابوبکرؓ کے پاس جاؤ۔ تم انہیں اس حال میں پاؤ گے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھے ہوں گے اور اپنی کمر اور پنڈلیوں کو کپڑے سے باندھ رکھا ہوگا۔ تم انہیں جنت کی خوشخبری سنا دینا۔

وہاں سے چل کر ثنیہ پر آ جانا۔ وہاں تمہاری ملاقات عمرؓ سے ہوگی۔ وہ ایک دراز گوش پر سوار ہوں گے، اور ان کا سر کا اگلا حصہ نمایاں نظر آ رہا ہوگا۔ انہیں جنت کی خوشخبری سنا دینا۔

پھر وہاں سے چل کر عثمانؓ کے پاس آ جانا۔ وہ بازار میں خرید و فروخت میں مصروف ہوں گے۔ انہیں یہ بشارت دینا کہ ایک بڑی آزمائش کے بعد انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔

حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں:

فَانْطَلَقْتُ فَوَجَدتُهُمْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُمْ

میں حسب ارشاد مذکورہ حضراتؓ کے پاس پہنچا تو انہیں بعینہٖ اسی حالت میں پایا جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی تھی۔ پھر انہیں خبر دی جو حضور ﷺ نے فرمایا۔ (الخصائص الکبریٰ علامہ جلال الدین سیوطی ص ۳۵۳)

حضرت عثمانؓ ذوالنورین کو خلافت و جنت کی بشارت

(۴۶) ابن ابی خیثمہؒ اپنی تاریخ میں ابو یعلیٰ، بزار، ابو نعیم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک باغ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔

کسی نے باغ کے دروازے پر آ کر دستک دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

يَا اَنَسُ! قُمْ فَافْتَحْ لَهٗ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَ بِالْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِیْ

ترجمہ: اے انس! اُٹھو اور آنے والے کے لئے دروازہ کھول کر اُسے جنت کی بشارت دو اور یہ بھی خوشخبری سناؤ کہ وہ میرے بعد خلیفہ ہوں گے۔

میں نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ابوبکرؓ کھڑے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد پھر کسی نے دروازے پر دستک دی۔ رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یَا اَنَسُ! قُمْ فَافْتَحْ لَهٗ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَ بِالْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِ اَبِیْ بَكْرٍ

ترجمہ: اے انس! اُٹھو اور دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو۔ اور یہ بھی بتا دو کہ وہ ابوبکرؓ کے بعد خلیفہ ہوں گے۔

میں نے دروازہ کھولا تو حضرت عمرؓ فاروق کو کھڑے پایا۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِفْتَحْ لَهٗ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَ بِالْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِ عُمَرَ وَ اَنَّهٗ مَقْتُوْلٌ

ترجمہ: دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنتی ہونے کے علاوہ یہ بھی خوشخبری سنا دو کہ وہ عمرؓ کے بعد خلیفہ بنیں گے اور انہیں شہید کیا جائے گا۔

میں نے دروازہ کھولا تو حضرت عثمانؓ کو دروازے کے باہر کھڑے پایا۔

(الخصائص الکبریٰ علامہ جلال الدین سیوطی ص ۳۵۴)

حضرت عثمانؓ کو بڑی مصیبت اور جنت کی بشارت

(۴۷) مسند احمد بن حنبل، طبرانی اور ابونعیم حضرت ابن عمروؓ سے روایت

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ سے ایک نخلستان میں تشریف فرما تھے۔ ایک دھیمی آواز والے شخص نے حاضری کی اجازت مانگی۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

اِئْذَنْ لَهٗ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ

انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور یہ بشارت بھی سنا دو کہ ایک بڑی مصیبت میں مبتلا ہونے کے بعد انہیں جنت میں لے جایا جائے گا۔

دروازہ کھول کر دیکھا گیا تو پتہ چلا کہ حضرت عثمانؓ دروازے پر کھڑے ہیں۔ (بحوالہ الخصائص الکبریٰ ج۲ ص۳۵۴ از امام سیوطیؒ)

حضرت عثمانؓ کی شہادت اور فرشتے حیاء کرتے ہیں

(۴۸) امام طبرانیؒ حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے:

عثمانؓ میرے پاس سے گزرے، اس وقت میرے پاس ایک فرشتہ موجود تھا۔ اس نے کہا: یہ شخص شہید ہو گا۔ انہیں ان کی اپنی قوم شہید کرے گی۔ ہم (فرشتے) ان سے حیاء کرتے ہیں۔

(الخصائص الکبریٰ ج۲ ص۵۵۴ از امام سیوطیؒ)

خلفاء ثلاثہؓ کی فضیلت حضرت علیؓ کی نظر میں

حضرت علی المرتضیٰؓ کا خطبہ

(۴۹) وَ عَنِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَبطِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامَ الْبَصرۃَ قَامَ الَیْہِ اِبْنُ الْکَوَّاءَ وَ قَیْسُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَا لَہٗ اَلَا تُخْبِرُنَا عَنْ مَسِیْرِکَ ھٰذَا لَنَا اَسِرْتَ فِیْہِ تَتَوَلّٰی عَلَی الْاُمَّۃِ تَضْرِبُ بَعْضُھُمْ بِبَعْضًا عَھْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ اَوْ عَھِدَ اِلَیْکَ فَحَدِّثْنَا فَاَنْتَ الْمُوَثَّقُ الْمَامُوْنُ مَا سَمِعْتَ فَقَالَ اَمَّا اَنْ یَکُوْنَ عِنْدِی عَھْدٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ فَلَا وَاللّٰہِ اِنْ کُنْتَ اَوَّلَ مَنْ صَدَّقَ بِہٖ فَلَا اَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ کَذَبَ عَلَیْہِ وَلَوْ کَانَ عَھْدٌ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ عَھْدٌ فِیْ ذَالِکَ مَا تَرَکْتُ اَخَاتِیْم بنِ مُرَّۃَ وَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْمَانِ عَلٰی مِنْبَرِہٖ وَلَقَاتَلْتُھُمَابِیَدِیْ وَلٰکِنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ لَمْ یُقْتَلْ قَتْلاً وَلَمْ یَمُتْ فُجَائَۃً فِیْ مَرَضِہٖ اَیَّامًا وَ لَیَالِیَ یَاْتِیْہِ الْمؤَذِّنُ فَیُؤْذِنُہٗ لِلصَّلٰوۃِ فَیَاْمُرُ اَبَابَکْرٍ فَیُصَلِّیْ

بِالنَّاسِ وَ یَرٰی مکانِیْ وَلَقَدْ اَرَادَتْ امرائَۃٌ مِّنْ نِّسَائِہٖ اَنْ یَّصْرِفَہٗ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَبٰی وَ غَضِبَ وَ قَالَ اَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَبَضَ اللّٰہُ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَظَرْنَا فِیْ اُمُوْرِنَا فَاخْتَرنَا لِدُیْنَانَا کَانَ مِنْ رَضِیَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ لِدِیْنِنَا وَ کَانَتِ الصَّلٰوۃُ اَصْلُ الْاِسْلَامِ وَ ھِیَ اَمِیْرُ الدِّیْنِ وَ قِوَامُ الدِّیْنِ فَبَایَعْنَا بِاَبِیْ بَکْرٍ وَ کَانَ لِذَالِکَ اَھْلاً لَمْ یَخْتَلِفْ عَلَیْہِ مِنَّا اِثْنَانِ وَلَمْ یَشْھَدْ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَمْ نَقْطَعْ مِنْہُ بَرَائَۃً فَاَدَّیْتُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ حَقَّہٗ وَ عَرَفْتُ طَاعَتَہٗ وَ غَزَوْتُ مَعَہٗ فِیْ جُیُوْشِہٖ وَ کُنْتُ اٰخُذُ اِذَا اَعْطَانِیْ وَ اَغْزُوْا اِذَا اَغْزَانِیْ فَاَضْرِبُ بَیْنَ یَدَیْہِ الْحُدُوْدَ بِسَوْطِیْ فَلَمَّا قُبِضَ وَلَاھَا عُمَرَ فَاَخَذَ بِسُنَّۃِ صَاحِبِہٖ وَ مَا یَعْرِفُ عَنْ اَمْرِہٖ فَبَایَعْنَا عُمَرَ وَلَمْ یَخْتَلِفْ عَلَیْہِ مِنَّا اِثْنَانِ وَلَمْ یَشْھَدْ عَلَیْہِ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَمْ نَقْطَعْ مِنْہُ الْبَرَآئَۃَ فَاَدَیْتُہٗ اِلٰی عُمَرَ حَقَّہٗ وَ عَرَفْتُ طَاعَتَہٗ وَ غَزَوْتُ مَعَہٗ فِیْ جُیُوْشِہٖ وَ کُنْتُ اٰخُذُ اِذَا اَعْطَانِیْ وَ اَغْزُوْا اِذَا اَغْزَانِیْ وَاَضْرِبُ بَیْنَ یَدَیْہِ الْحُدُوْدَ بِسَوْطِیْ فَلَمَّا قُبِضَ تَذَکَّرتُ فِیْ نَفْسِیْ قَرَابَتِیْ وَ سَابِقَتِیْ وَ فَضْلِیْ وَ اَنَا

اَظُنُّ اَنْ لَا یَعْدِلَ لِیْ وَلٰکِنْ خَشِیْتُ اَنْ لَا یَعْمَلَ الخلِیْفَةُ بَعْدَهٗ ذَنْبًا اِلَّا لِحَقَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ فَاَخْرَجَ مِنْهَا نَفْسَهٗ وَوَلَدَهٗ وَلَوْ کَانَتْ مَحَاسَبَةً مِنْهُ لَا ثَرَبِهَا وَلَدَهٗ فَبَرِئَ مِنْهَا اِلٰی رَهْطٍ مِّنْ قُرَیْشٍ سِتَّةٍ اَنَا اَحَدُهُمْ فَلَمَّا اِجْتَمَعَ الرَّهْطُ تَذَکَّرْتُ فِیْ نَفْسِیْ قِرَابَتِیْ وَ سَابِقَتِیْ وَ فَضْلِیْ وَاَنَا اَظُنُّ اَنْ لَا یَعْدِلُوْا بِی فَاَخَذَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ مَوَاثِقَنَا عَلٰی اَنْ نَسْمَعَ وَ نُطِیْعَ لِمَنْ وَالَاهُ اللّٰهُ اَمْرَنَا ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ اِبْنِ عَفَّانَ فَضَرَبَ بِیَدِهٖ عَلٰی یَدِهٖ فَنَظَرْتُ اَمْرِیْ فَاِذَا اَطَاعَتِیْ سَبَقَتْ بَیْعَتِیْ وَ اِذَا مِیْثَاقِیْ قَدْ اَخَذَ لِغَیْرِیْ فَبَایَعْنَا لِعُثْمَانَ فَاَدَیْتُ لَهٗ حَقَّهٗ وَ عَرَفْتُ طَاعَتَهٗ وَ غَزَوْتُ مَعَهٗ فِیْ جُیُوْشِهٖ وَ کُنْتُ اٰخُذُ اِذَا اَعْطَانِیْ وَ اَغْزُوْا اِذَا اَغْزَانِیْ وَاَضْرِبُ بَیْنَ یَدَیْهِ الْحُدُوْدَ بِسَوْطِیْ فَلَمَّا اُصِیْبُ وَ نَظَرْتُ فِیْ اَمْرِیْ فَاِذَا الْخَلِیْفَتَانِ الَّذَانِ اَخَذَاهَا بِعَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَیْهِمَا بِالصَّلٰوةِ قَدْ مَضَیَا وَ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ اَخَذَ لَهُ الْمِیْثَاقَ قَدْ اُصِیْبَ فَبَایَعْنِیْ اَهْلُ الْحَرَمَیْنِ وَ اَهْلُ هٰذَیْنِ الْمِصْرَیْنِ فَوَثَبَ فِیْهَا مَنْ لَیْسَ مِثْلِیْ وَلَا قَرَابَتُهٗ کَقِرَابَتِیْ وَلَا عِلْمُهٗ کَعِلْمِیْ وَلَا سَابِقَتُهٗ کَسَابِقَتِیْ وَ کُنْتُ اَحَقَّ لَهَا مِنْهُ (ابن عساکر)

اور حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے کہتے ہیں کہ جب امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بصرہ تشریف لائے، تو ابن کواء اور قیس بن عبادہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور آپ سے سوال کیا: کیا آپ ہم کو اس سفر کی روئیداد نہ بتائیں گے کہ جو سفر آپ نے کیا ہے۔ آپ اُمت کے والی ہیں اور بعض بعض سے جنگ کر رہے ہیں۔ کیا کوئی رسول اللہ ﷺ کا اس میں عہد ہے یا اگر کوئی عہد آپ سے کیا ہوا ہو تو آپ ہمیں بتائیں۔ آپ پر اعتبار کیا جائے گا اور آپ محفوظ ہیں۔ بتائیں آپ نے کیا سنا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اگر یہ بات ہو کہ نبی ﷺ نے کوئی عہد کیا ہو تو یہ بات بالکل نہیں ہے۔ خدا کی قسم! میں نے ہی سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کی تصدیق کی تھی اور اب میں ہی سب سے پہلے آپ پر جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اور اگر اس معاملہ میں نبی کریم ﷺ کا کوئی عہد ہوتا تو میں تیم بن مرۃ کے بھائی (ابوبکرؓ) اور عمر بن خطابؓ کو کبھی آزاد نہ چھوڑتا کہ وہ رسول ﷺ کے منبر پر کھڑے ہوں اور میں ان سے اپنے ہاتھ سے لڑائی کرتا۔ لیکن رسول ﷺ نہ تو قتل ہوئے اور نہ آپ کی موت ناگہانی طور پر ہوئی۔ آپ اپنی بیماری میں کئی دن اور کئی راتیں رہے۔ آپ کے پاس موذن آتا اور آپ کو نماز کی اطلاع دیتا تو آپ ﷺ ابوبکرؓ کو حکم دیتے تو وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے، حالانکہ میں بھی اپنے تعلق کے باوجود ہوتا اور آپ کی بیویوں میں سے

ایک عورت نے آپ کو ابوبکرؓ سے پھیرنے کا ارادہ بھی کیا۔ تو آپ نے انکار کیا اور ناراض ہوئے اور فرمایا تم یوسف علیہ السلام کو ورغلانے والی عورتوں جیسی ہو۔ ابوبکرؓ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو دنیا سے اٹھالیا تو ہم نے اپنے امور میں غور کیا تو ہم نے اپنی دنیا کے لئے اسی کو پسند کرلیا۔ جس کو نبی ﷺ نے ہمارے دِین کے لئے پسند کیا تھا اور نماز تو اِسلام کی جڑ تھی۔ اور یہی دِین کو قائم رکھنے والی ہے۔ تو ہم نے ابوبکرؓ کی بیعت کر لی اور وہ اس کے لائق بھی تھے۔ ان پر ہم سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا۔ اور نہ ہمارے بعض نے بعض پر شہادت دی اور ہم نے ان سے بیزار ہو کر ان کی بیعت بھی نہ توڑی تو میں ابوبکرؓ کو ان کا حق دیتا رہا اور ان کی اطاعت کو سمجھتا رہا۔ اور ان کے ساتھ شامل ہوکر ان کے لشکروں میں جنگیں لڑیں اور جب وہ مجھے دیتے تھے تو میں لیتا تھا۔ اور مجھے جہاد پر بھیجتے تو میں جاتا۔ میں اپنے کوڑے کے ساتھ ان کے سامنے حدیں لگاتا رہا۔ پھر جب آپ کی وفات ہوئی تو خلافت کے والی عمرؓ کو بنایا۔ انہوں نے اپنے ساتھی کا راستہ اختیار کیا۔ اور جو کچھ وہ اپنے معاملہ میں بہتر سمجھتے تھے، اختیار کرتے۔ تو ہم نے عمرؓ کی بیعت کی اور ان کے متعلق ہم میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا۔ اور بعض نے بعض پر شہادت دی۔ اور نہ بیزار ہو کر ہم نے ان کی بیعت توڑی۔ تو میں نے

عمرؓ کو ان کے حق ادا کئے اور ان کی اطاعت کو سمجھا اور ان کے لشکروں میں شامل ہو کر جنگیں لڑیں۔ اور جب وہ مجھے دیتے میں لے لیتا اور جب مجھے جنگ پر بھیجتے تو میں جاتا۔ اور میں ان کے سامنے کوڑے کے ساتھ حدیں قائم کرتا رہا۔ پھر جب وہ فوت ہو گئے تو میرے دل میں اپنی قرابت اور اپنا پہلے ایمان لانا اور فضیلت کا خیال آیا اور میں سمجھتا تھا کہ میرے مقابل کوئی نہ ہوگا۔ لیکن میں ڈرتا تھا کہ خلیفہ جو بھی کام اس دنیا میں اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا وہ بھی اس کی قبر میں اس کو ملے گا تو عمرؓ نے اس سے اپنے نفس کو اور اپنی اولاد کو بالکل نکال دیا۔ اور اگر یہ کوئی پیاری چیز ہوتی تو وہ خلافت اپنی اولاد کو دے جاتے۔ تو وہ اس سے بری ہو گئے۔ اور قریش کے چھ آدمیوں کی جماعت پر یہ معاملہ چھوڑ دیا۔ ایک ان میں سے میں بھی تھا۔ پھر جب یہ جماعت اکھٹی ہوئی تو میرے دل میں اپنی قرابت اور سابقت اور اپنی فضیلت کا خیال آیا اور میرا خیال یہ تھا کہ وہ میرے برابر کسی کو نہ کریں گے۔ عبدالرحمٰن نے جس سے ہمارا عہد تھا کہ ہم اس کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے، جسے اللہ تعالیٰ ہمارے معاملہ کا والی بنا دے گا۔ پھر اس نے عثمانؓ بن عفان کا ہاتھ پکڑا اور اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا تو میں نے اپنے معاملہ پر غور کیا تو میری اطاعت میری بیعت سے بھی سبقت کر گئی اور میرا عہد دوسرے آدمی تک پہنچ گیا۔ تو ہم نے عثمانؓ کی بیعت کر لی۔ تو

میں نے اس کا حق ادا کیا اور اس کی اطاعت اپنے اوپر لازم سمجھی اور اس کے لشکروں میں شامل ہو کر جنگیں لڑیں اور میں جب وہ مجھے دیتے تھے تو لے لیتا تھا اور جب مجھے جنگ پر بھیجتے تو جنگ کرتا۔ اور ان کے سامنے میں اپنے کوڑے سے حدیں قائم کرتا رہا۔ پھر جب وہ فوت ہوئے تو میں نے اپنے معاملہ پر غور کیا تو وہ ۲ خلیفے جن کے متعلق رسول ﷺ کے زمانہ میں نماز کا عہد کیا تھا وہ بھی فوت ہو گئے اور وہ خلیفہ بھی جس کے متعلق عہد لیا تھا فوت ہو گیا تو حرمین والوں نے میری بیعت کر لی اور ان دو شہروں والوں نے بھی۔ (تاریخ ابن عساکرؒ)

غزوہ احد اور حضرت علی المرتضیٰؓ و ابوبکرؓ و عمرؓ

(۵۰) غزوہ احد ۱۱ یا ۱۵ شوال ۳ھ میں پیش آیا۔ مؤرخین لکھتے ہیں:

فَلَمَّا عَرَفَ الْمُسْلِمُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهَضُوْا بِهٖ وَ نَهَضَ نَحْوَ الشَّعْبِ مَعَهٗ عَلِيّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنِ قُحَافَةَ وَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب وَ طَلْحَةَ بِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَ زُبَيْرِ بْنِ الْعَوَامُ وَ الْحَارِثِ بْنِ الصَّمَةُ فِیْ رَهْطٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (تاریخ طبری ج ۳ ص ۱۹ تحت واقعات غزوہ احد ۳ھ)

(یعنی) اضطرابی کیفیت سے سنبھلنے کے بعد آنحضرت ﷺ اُٹھ کھڑے ہوئے اور ایک گھاٹی کی طرف تشریف لے گئے، تو آپ ﷺ کے ہمراہ

حضرت علیؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت حارثؓ بن الصمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مسلمانوں کی ایک جماعت تھی۔

تاریخ طبری کی یہ روایت اس بات کا قرینہ ہے کہ ان حضرات کے دین و ایمان میں کوئی تذبذب یا مایوسی کا شائبہ تک نہیں آیا۔

طبری تاریخ کی کتاب ہے۔ اس میں دوسری روایت جن میں عمرؓ و طلحہؓ کے تذبذب کا ذکر ہے، وہ غلط ہے۔ اُس کا راوی سُدّی ہے اور اس سُدّی راوی کو علما رجال نے مجروح اور مقدوح قرار دیا ہے۔ اور شیعہ لکھا ہے۔ لہٰذا وہ روایت غلط ہے۔ (از سیرت علی المرتضیٰ مولفہ مولانا محمد نافع ص ۶۲)

غزوہ حنین میں حضرت علیؓ و ابوبکرؓ و عمرؓ کی ثابت قدمی

(۵۱) فتح مکہ رمضان ۸ھ میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد ابتداء شوال ۸ھ میں غزوہ حنین پیش آیا تھا۔

اس میں بھی حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ ثابت قدم رہے۔

فِیۡمَنۡ ثَبَتَ مَعَهٗ مِنَ الۡمُهَاجِرِیۡنَ اَبُوۡبَکۡرٍؓ وَ عُمَرُؓ وَ مِنۡ اَهۡلِ بَیۡتِهٖ عَلِیُّؓ بۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ وَ الۡعَبَّاسُؓ بۡنَ عَبۡدِالۡمُطَّلِبُ وَ اَبُوۡسُفۡیَانُؓ بۡنَ الۡحَارِثِ وَ اِبۡنَهٗ وَ الۡفَضۡلُؓ بۡنِ الۡعَبَّاسِ وَ رَبِیۡعَةُؓ

بُنِ الْحَارِثِ وَ اُسَامَةُؓ بْنِ زَيْدٍ

(سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۴۴۳ تحت اسماء من ثبت مع رسول اللہ)

(یعنی) مہاجرین میں سے آنجناب ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہنے والوں میں حضرت ابوبکرؓ الصدیق، حضرت عمرؓ فاروق تھے اور آنجناب ﷺ کے ''ہاشمی اقرباء'' میں سے حضرت علیؓ الرتضٰی بن ابی طالب، حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب، ابوسفیانؓ بن الحارث اور حضرت عباسؓ کے فرزند فضلؓ بن عباس اور ربیعہؓ بن الحارث اور اُسامہؓ بن زید وغیرھم شامل تھے۔

حضرت علیؓ المرتضٰی کا حضرت ابوبکرؓ صدیق کے ہاتھ پر بیعت کرنا

(۵۲) جب حضرت علیؓ المرتضٰی کو معلوم ہوا کہ مسجد نبوی میں بیعت کے لئے ابوبکرؓ صدیق بیٹھ گئے ہیں تو اسی وقت تشریف لا کر بیعت کر لی، کوئی تاخیر نہیں کی۔

عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِت قَالَ كَانَ عَلِیٌّ فِی بَيْتِهٖ اِذَا اُتِی فَقِيْلَ لَهٗ قَدْ جَلَسَ اَبُوْبَكْرٍؓ لِلْبَيْعَةِ فَخَرَجَ فِی قَمِيْصٍ مَا عَلَيْهِ اِزَارٌ وَّ لَا رِدَاءٌ عَجِلًا كَرَاهِيَةً اَنْ يُّبْطِیَ عَنْهَا حَتّٰی بَايَعَهٗ ثُمَّ جَلَسَ اِلَيْهِ وَ بَعَثَ اِلٰی ثَوْبِهٖ فَاَتَاهُ فَتَحَلَّلَهٗ وَ لَزِمَ مَجْلِسَهٗ

(تاریخ ابن جریر طبری ج ۳ ص ۲۰۱ تحت السنۃ الحادی عشر..... باب حدیث السقیفہ)

ترجمہ: یعنی حبیب بن ابی ثابت روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ اپنے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ اطلاع ملی کہ حضرت ابوبکرؓ بیعت کے لئے مسجد میں تشریف فرما ہوئے ہیں تو حضرت علیؓ بلا تاخیر فوراً ضروری لباس میں گھر سے باہر تشریف لائے اور مجلس بیعت میں پہنچ کر حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اس جگہ ان کی خدمت میں بیٹھ گئے۔ وہاں سے آدمی بھیج کر گھر سے اوپر اوڑھنے کی چادر وغیرہ منگائی اور مجلس ہذا میں شامل رہے۔ (تاریخ طبری ج۳ ص۲۰۱)

اس روایت سے صاف ثابت ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت میں کوئی تاخیر نہیں کی۔

خلفاءِ راشدینؓ کے جنتی ہونے کی بشارت

(۵۳) مسند احمد، بزار اور طبرانیؒ (الاوسط میں) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ حضرت سعدؓ بن ربیع سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف فرما ہوئے تو ہم بھی بیٹھ گئے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی ایک جنتی شخص تمہارے پاس آئے گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آ گئے۔

حضور ﷺ نے پھر فرمایا: ابھی ایک جنتی شخص تمہارے پاس آئے گا۔ اتنے میں حضرت عمرؓ داخل ہو گئے۔

حضور ﷺ نے تیسری بار فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ اب حضرت عثمانؓ آ پہنچے۔

چوتھی مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ اے اللہ! اگر تیری مرضی ہو تو وہ شخص علیؓ ہو جائے۔ پھر واقعی حضرت علیؓ المرتضیٰ تشریف لے آئے۔

(الخصائص الکبریٰ علامہ جلال الدین سیوطی ج ۲ ص ۳۰۸)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی

اوڈھروال تحصیل وضلع چکوال

۳۰ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ ۱۷ مارچ ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆

سکیننگ کمپوزنگ ڈیزائننگ پروف ریڈنگ کلر پرنٹنگ بائنڈنگ
اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com

یا اللہ مدد

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جوچھ یارہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مناقب

خلفاء راشدین

رضوان اللہ علیہم اجمعین

خادم اہلسنّت
حافظ عبدالوحید الحنفی

(حصہ دوم)

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 16

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

النور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

اِسلام کا نظام حکومت	3	حدیث اتباع خلفائے راشدین	19
اسلامی حکومت کے قواعد وضوابط	3	مہاجرین اور انصار سچے مومن ہیں	19
اقتدار اعلیٰ، وحدتِ حکومت	4	چاروں خلفاء کی محبت فرض ہے	20
اسلامی دورِ حکومت، خلافت الٰہی	5	مناقب خلفاءؓ اربعہ	21
خلافت راشدہ، خلفاء راشدین	5	چاروں خلفاء کا انتخاب	23
صحابہ کرامؓ کی حکومت کا دورِ ثانی	6	خلافتِ نبوت تیس سال	24
مسلمانوں کی حکومت کا دورِ ثالث	6	۱۲ خلفاء تک غلبہ اِسلام	27
مسلمانوں کی حکومت کا دورِ رابع	7	۱۲ خلفاء قیامت تک ہوں گے	28
حکومت کی تعریف	7	دورِ خلافت راشدہ کی فتوحات	29
حکومت اعلیٰ، حکومت الٰہی	8	دورِ صدیقیؓ	29
حاکم بالادست، فرمانروائے اعلیٰ	9	عہد فاروقیؓ	30
اقتدار اعلیٰ، حقوق، اختیارات	10	سطوت عثمانیؓ	31
چار یارؓ.....خلفائے راشدینؓ	13	خلافت مرتضویؓ	31
آیت تمکین۔ خلافت نبوت	13	حق چار یارؓ	32
آیت استخلاف۔ وعدہ خلافت	15		
آیت استخلاف کا مصداق	17		

☆☆☆☆

حافظ عبدالوحید الحنفی

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی .....چکوال

ٹائٹل وکمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701

ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

مناقب خلفاءِ راشدینؓ (حصہ دوم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

اِسلام کا نظام حکومت

اِسلام کا نظام حکومت سیاسی دنیا کے لئے ناموس اکبر ہے۔ حاکمیت کی جان ہے۔ اس حکومت کا مآخذ خدا کا آخری قانون ہے۔ تمام برائیوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ اور بھلائیوں کا حکم دیتا ہے۔

جو انسان کامل کو اپنا نائب بناتا ہے اور انسانوں کو انسانیت عامہ کی فلاح اور بہتری کے لئے اپنے سایہ میں بلاتا ہے۔

شوریٰ (مرضی عامہ) کو سیاسی ارتقاء کے لئے فیصلہ کن قوت قرار دیتا ہے اور خدا کی دنیا کو ہزاروں وطنوں (کی تقسیم) کی جگہ انسانیت کا وطن اکبر بناتا ہے۔ [تلخیص: اِسلام کا نظام حکومت .....مصنفہ: مولانا حامد انصاری]

اسلامی حکومت کے قواعد وضوابط

جہاں تک اسلامی حکومت کے قواعد وضوابط اور طور طریقوں کا تعلق

ہے، اِسلام پہلے دن سے انسانیت عامہ کے مناسبِ وقت، فطری واجبات کو پورا کرتا ہے۔ اس نے اجتماعی خدمت اور سیاسی حوصلہ مندی کے کئی دور دیکھے اور ہر دور میں اپنی ذمہ داریوں کا ساتھ دیا۔

اقتدارِ اعلیٰ

وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ (القرآن ۱۳:۱۴۱)

اللہ حکمرانی کرتا ہے کوئی اس کے حکم کو ہٹانے والا نہیں ہے۔

اِسلام کے قانونِ حکومت میں خداوند عالم کی مطلق حاکمیت، قدرت اور ہمہ گیر غلبہ اقتدارِ اعلیٰ ہے اور خداوند برتر کی ہستی صاحب اقتدارِ اعلیٰ ہے۔

وحدتِ حکومت

قرآن عظیم نے حکومت کی وحدت کو دو جملوں میں پیش کیا ہے۔ خدا کی سلطنت ایک ایسی وحدت ہے جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔

لَمْ يَكُنْ لَهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ (القرآن ۱۸:۲۶)

حکومت صرف خدائے واحد کے لئے خاص ہے۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (القرآن ۱۲:۴۰)

حکم صرف اللہ کا ہے۔

اسلامی دورِ حکومت

اسلامی دور حکومت اور مسلمانوں کے دور حکومت کی حدود تاریخی اعتبار سے حسب ذیل ہیں:

خلافت الٰہی

سید کونین، رحمت للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی نیابتی حکومت کا عہد باسعادت ..... مدینہ منورہ .....

۱۰ سالہ عہد حکومت

۱۲ ربیع الاول ۱ھ سے ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تک

۲۴ ستمبر ۶۲۳ء سے ۹ جون ۶۳۲ء تک

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

خلافت راشدہ

دارالخلافہ مدینہ منورہ، عرب

خلیفہ اول: سیدنا ابوبکر صدیق اکبرؓ کا عہد خلافت

۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تا ۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ

مطابق ۹ جون ۶۳۲ء تا ۲۳ اگست ۶۳۴ء

مدت خلافت بحساب ہجری ۲ سال ۳ ماہ ۶ دن

مدت خلافت بحساب عیسوی ۲ سال ۲ ماہ ۱۶ دن

خلیفہ دوم: سیدنا عمر فاروق اعظمؓ کا زمانہ خلافت

۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ تا یکم محرم ۲۴ھ

مطابق ۲۳ اگست ۶۳۴ء تا ۷ نومبر ۶۴۴ء

مدت خلافت بحساب ہجری ۱۰ سال ۶ ماہ ۱۲ دن

مدت خلافت بحساب عیسوی ۱۰ سال ۲ ماہ ۱۳ دن

خلیفہ سوم: سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کا زمانہ خلافت

یکم محرم ۲۴ھ تا ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ

مطابق ۷ نومبر ۶۴۴ء تا ۲۳ جون ۶۵۶ء

مدت خلافت بحساب ہجری ۱۱ سال ۱۱ ماہ ۲۴ دن

مدت خلافت بحساب عیسوی ۱۱ سال ۷ ماہ ۱۵ دن

خلیفہ چہارم: سیدنا علی المرتضیٰؓ کا زمانہ خلافت ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ تا ۱۸ رمضان ۴۰ھ
مطابق ۲۳ جون ۶۵۶ء تا ۲۷ جنوری ۶۶۱ء

مدت خلافت بحساب ہجری ۴ سال ۹ ماہ **مدت خلافت** بحساب عیسوی ۴ سال ۶ ماہ ۸ دن

صحابہ کرامؓ کی حکومت کا دورِ ثانی

خلافت حضرت امام حسنؓ
دارالخلافہ کوفہ
۲۰ رمضان ۴۰ھ تا ربیع الاول ۴۱ھ
مطابق ۲۷ جنوری ۶۶۱ء تا جولائی ۶۶۱ء

خلافت حضرت امیر معاویہؓ
دارالخلافہ دمشق
ربیع الاول ۴۱ھ تا ۲۲ رجب ۶۳ھ
مطابق جولائی ۶۶۱ء تا ۲۹ اپریل ۶۷۹ء

خلافت حضرت عبداللہ بن زبیرؓ
دارالخلافہ مکہ معظمہ
۶۴ھ سے ۷۳ھ تک
مطابق ۶۸۲ء سے ستمبر ۶۹۲ء تک

مسلمانوں کی حکومت کا دورِ ثالث

خلافت بنی امیہ: دارالخلافہ دمشق کے تحت ۶۱ھ تا ۱۳۳ھ مطابق ۶۸۰ء تا ۷۵۰ء (۷۰ سال)

امارتِ بنی امیہ: دارالخلافہ اندلس کے تحت ۱۳۹ھ تا ۴۴۲ھ مطابق ۷۵۶ء تا ۱۰۳۱ء (۲۷۵ سال)

خلافت عباسیہ کی حکومت: ۱۳۳ھ تا ۶۵۶ھ مطابق ۷۵۰ء تا ۱۲۵۸ء (۵۰۸ سال)

خلافت عثمانیہ: عثمانی ترکوں کی حکومت ۶۹۹ھ تا ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۲۹۹ء تا ۱۹۲۴ء (۶۲۵ سال)

مغلیہ سلطنت: ہندوستان میں مغلوں کی حکومت شعبان ۹۳۲ھ تا شعبان ۱۲۷۴ھ مطابق
فروری ۱۵۲۶ء تا فروری ۱۸۵۷ء (۳۳۲ سال)

[ماخوذ دائرۃ المعارف: ج ۶ ص ۹۶ طبع بیروت ۱۸۸۲ء]

مسلمانوں کی حکومت کا دور رابع

فروری ۱۹۲۴ء میں خلافت عثمانیہ ترکی کے خاتمہ کے بعد موجودہ دور کی مسلم حکومتیں اس

تاریخی سلسلہ میں دور رابع میں داخل ہیں۔ اور تقریباً ۵۶ ملکوں میں تقسیم ہیں۔ فروری ۱۹۲۴ء سے فروری ۲۰۰۹ء تک ۸۵ برس سے یہ کیفیت ہے۔ نظام خلافت کے احیاء کے لئے ہر ملک میں کوششیں جاری ہیں۔

حکومت کی تعریف

حکومت ایک فعل ہے جس کا سرچشمہ حکم ہے۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰه (۶:۵۷ قرآن)

ترجمہ: حکم صرف اللہ کا ہے۔

اَلَا لَهُ الْحُكْم (۶:۶۲ قرآن)

ترجمہ: خوب سن لو! فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا۔

فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْر (۴۰:۱۲ قرآن)

ترجمہ: حکومت اللہ ہی کی ہے جو بالا دست اور بڑا ہے۔

اسلامی حکومت کی عام حقیقت کا پہلا درجہ یہ ہے کہ وہ خدا کی بالا دست حکومت ہے۔ اس کا سرچشمہ اللہ کا پیغام ہے اور اس کی حقیقت اللہ کے حکم میں مرکوز ہے۔

حکم

سب سے پہلے اسلامی حکومت کی حقیقت کا اظہار قرآن کے لفظ حکم سے ہوتا ہے۔ قرآن میں جابجا حکم کا ذکر ہے۔

حکومت اعلیٰ

فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْر (۴۰:۱۲ قرآن)

ترجمہ: حکومت اللہ ہی کی ہے جو بالا دست اور بڑا ہے۔

حکومت الٰہی

اِسلام کی حکومت اپنے اختیار و اقتدار، اپنی زندہ اور کارفرما طاقت، اپنی مذہبی تشکیل و تنظیم اور اپنی اجتماعی شیرازہ بندی کے لحاظ سے عرش عظیم کے فرمانروا کی حکومت ہے، جو اعلیٰ اور بالا دست حکومت کی حیثیت سے حکومت الٰہی (خدا کی حکومت) کے نام سے سرفراز ہے۔ اس حکومت کی رو سے دنیا ایک تکوینی وجود ہے۔ انسانی نظام ایک ربانی نظام ہے۔ حکومت ایک بلند پایہ ربانی حق ہے۔ اور حکم ایک ربانی فعل ہے۔

دنیا کے انسان مجتمع ہو کر ایک بہترین معاشرہ قائم کرتے ہیں۔ خدا کی بالا دست طاقت اس پر حکومت کرتی ہے۔ حکومت خدا کی چیز ہے۔ وہ اس کو دے بھی سکتا ہے اور دے کر واپس بھی لے سکتا ہے۔ اس کا اعلان ہے:

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآء (قرآن .....آل عمران)

ملک جس کو چاہیں دے دیتے ہیں۔

فرمانروائے اعلےٰ

فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَق (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۱۴)

سو اللہ تعالیٰ جو بادشاہِ حقیقی ہے، بڑا عالی شان ہے۔

حاکم بالادست

حکومت و سلطنت میں سب سے پہلی ہستی فرمانروائے اعلیٰ ہے۔ اسلامی حکومت اپنی مؤثر تنظیمات، اپنے احکام وقوانین کے اجراء اور اپنے اقتدار کے دائرہ میں خداوند تعالیٰ کی واحد ہستی کو فرمانروائے اعلیٰ (حکومت کا اصل مالک) سمجھتی ہے۔ یہ ہستی اعتقاد کا مرکز، اعمال کا محور، ضابطہ و دستور کا سرچشمہ، سیاست وسلطنت کا مبداء، عالمانہ تدبر، حکیمانہ انصاف اور حاکمانہ تشکیلات کا مرجع اول ہے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

فرمانروائے اعلیٰ کے نام

وَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

اللہ کے نام پسندیدہ ہیں۔

اسلامی حکومت کے فرمانروائے اعلیٰ کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں یہ نام بھی ہیں:

(الف)	رَبُّ الْعَالَمِيْن	فرمانروائے اعلیٰ	(قرآن ۱:۲)
(ب)	اَلْمَلِكُ الْقُدُّوس	مقدس بادشاہ	(قرآن ۲۸:۲۳)
(ج)	اَلْمَلِكُ الْحَقُّ	بادشاہِ برحق	(۲۳:۱۱۶، ۲۰:۱۱۴)

(د) مَالِکُ الْمُلْک — فرمانروائے مملکت — (قرآن ۳:۳۵)

(ہ) اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن — حکمرانوں کا حکمران — (قرآن ۱۱:۴۵)

(و) خَیْرُ الْحَاکِمِیْن — بہترین حکمران — (۱۲:۸۰،۱۰:۱۰۹،۷:۸۷)

(ز) مَلِکِ النَّاس — انسانیت عامہ کا فرمانروا — (قرآن ۲:۱۱۷)

(ح) رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم — عرش عظیم کا فرمانروا — (۹:۱۲۹)

اقتدار اعلیٰ

وَاللّٰہ یَحْکُمُ لاَ مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ (قرآن ۱۳:۴۱)

اللہ حکمرانی کرتا ہے، کوئی اس کے حکم کو ہٹانے والا نہیں۔

فرمانروائے اعلیٰ کے حقوق، اختیارات

ھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ (قرآن ۶:۶۱)

اللہ اپنے بندوں پر غالب ہے۔

اِسلام کے نظام حکومت میں فرمانروائے اعلیٰ کے حقوق و اختیارات سے مراد یہ ہے کہ وہ زندگی کے ہر شعبے کی طرح سیاست وسلطنت کے دائرہ میں اقتدار اعلیٰ کا مالک ہے۔ شاہانہ تصرفات کا حق رکھتا ہے اور مختارِ کل ہے۔ (القرآن ۶:۱۷)

چنانچہ جب پہلی مرتبہ مکہ کے امراء اور سرداروں نے جمع ہو کر کہا کہ ہم آپ کو شہنشاہ بنانے کے لئے تیار ہیں تو آپ ﷺ نے شہنشائیت کو قبول

کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا: میں نہ سرمایہ دار بننا چاہتا ہوں، نہ شہنشائیت کا حریص ہوں۔ بلکہ میں اللہ کا نمائندہ ہوں اور اس کے حکم سے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر رہا ہوں۔ میں تمہارے واسطے دنیا بھی لایا ہوں اور دنیا کے بعد کی زندگی بھی۔ اگر تم سرتابی کرو گے تو میں اس وقت کا انتظار کروں گا جب اللہ کی حکومت منظر عام پر آئے گی۔ اور اللہ کا حکم فریقین میں فیصلہ کر دے گا۔

[سیرت ابن ہشام ج ا ص ۱۱۶ اسلام حمزہ]

حضور ﷺ کا ارشاد

اَلْاَمْرُ اِلَی اللّٰہ یضعہ حَیْثُ یَشَاء [سیرت ابن ہشام ج ا ص ۲۶۴]

حکومت کا معاملہ خدا سے متعلق ہے وہی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ حکومت کس کو ملے گی اور کس کو نہیں ملے گی۔

آپ ﷺ کا یہ ارشاد درحقیقت قرآن کے اس فرمان کے عین مطابق ہے کہ حکومت خدا کی چیز ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے جس کے ہاتھ سے چاہتا ہے نکال لیتا ہے۔

یہی وہ نظریہ ہے جو عہد رسالت اور عہد خلافت راشدہ میں کارفرما تھا۔ اور جس سے موروثی بادشاہت کی تردید ہوتی ہے۔

الحاکم بامراللہ

اسلامی دور کی تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ اسلامی تصورات کا پہلا مرکز ایک ایسے فرمانروائے اعلیٰ کا وجود ہے جو بالادست ہے اور حکومت بالادست کا منشا ہے۔ پیغمبر اعظم محمد رسول اللہ ﷺ ''الحاکم بامر اللہ'' خدا کی حکومت کے ذمہ دار تھے۔ اور خلفائے راشدینؓ کی حکومت بھی اس حکومت اعلیٰ کا عکس تھی۔

ان الحکم الا للہ

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

حکم صرف اللہ کا ہے۔ (القرآن ۱۲:۴۰)

مسلمان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ایمان رکھتے ہیں اور دِین کے دائرہ کی طرح دنیا کے دائرہ میں بھی اللہ کی حاکمیت کو اپنے عقیدہ کی جان سمجھتے ہیں۔

چار یارؓ.....خلفائے راشدینؓ

آیت تمکین۔ خلافت نبوت

حسب ذیل دو آیتیں خلافت نبوت کے قائم ہونے کی واضح دلیل ہیں:

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ

لَقَدِيْرٌ O الَّـذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰه ط (پارہ ۱۷، سورۃ الحج، آیت ۳۹، ۴۰)

ترجمہ: ان لوگوں کو لڑائی کی اجازت دے دی گئی ہے، جن سے کفار کی طرف سے لڑائی کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و مدد کرنے پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

اس کے بعد انہی مومنین مہاجرین کے بارے میں اعلان فرمایا کہ:

اَلَّـذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ

(پارہ ۱۷، سورۃ الحج، آیت ۴۱)

ترجمہ: یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں زمین پر تمکین و اقتدار دیں تو یہ لوگ نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

اس آیت تمکین میں اللہ تعالیٰ نے مہاجرین صحابہؓ کے متعلق ایک اعلان فرمایا ہے (جن کو کافروں نے گھروں سے نکال دیا تھا اور وہ رسول اکرم ﷺ کے حکم کے تحت مدینہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے) کہ اگر ہم ان کو ملک میں حکومت و اقتدار دے دیں تو وہ ضرور ان چار کاموں کی تکمیل کریں گے۔ اور

چونکہ ان مہاجرین صحابہ کرامؓ میں سے آنحضرت ﷺ کے بعد ان چار اصحابؓ کو ہی ملکی اقتدار عطا کیا ہے، یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ ذالنورین اور حضرت علی المرتضیٰؓ۔ اس لئے حسب اعلان خدا وندی قرآن پر ایمان رکھنے والوں کے لئے یہ قطعی عقیدہ لازم ہے کہ ان چاروں خلفاء نے ضرور وہ کام سرانجام دیئے ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے یعنی اقامت صلوٰۃ، ایتاء الزکوٰۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ اور کوئی شخص باوجود اس اعلان خداوندی کے ان خلفائے اربعہؓ کو برحق خلفاء تسلیم نہیں کرتا تو وہ اس آیت کا منکر ہے اور اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا مذکورہ اعلان صحیح ثابت نہیں ہوا، العیاذ باللہ۔

اور اس آیت کا یہ مطلب بھی نہیں لیا جا سکتا کہ مذکورہ تمکین و اقتدار کا وعدہ مابعد کے خلفاء کے لئے ہے۔ کیوں کہ یہ اعلان الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ کے لئے ہے، جو مہاجرین صحابہؓ ہیں اور سوائے ان چار خلفاء کے صحابہؓ میں سے اور کسی مہاجر صحابی کو خلافت نہیں ملی۔ اسی بناء پر ان چاروں خلفاءؓ کی خلافت کو خصوصی طور پر خلافت راشدہ کہتے ہیں جو قرآن کی موعودہ خلافت ہے اور یہ خلافت ان چار یارؓ میں ہی منحصر ہے۔

(از روئیداد مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ مطبوعہ ۱۴۰۸ھ)

۲۔ آیت استخلاف۔ مہاجرین صحابہؓ سے وعدہ خلافت

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پارہ ۱۸، سورۃ النور، ع ۷، آیت ۵۵)

ترجمہ: اللہ نے وعدہ فرمایا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں تم میں سے اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں کہ ضرور ان کو خلیفہ بنائے گا زمین میں جیسا کہ اس نے ان لوگوں کو خلیفہ بنایا ہے جو ان سے پہلے ہوئے ہیں۔ اور ضرور ان کو ان کے لئے اس دِین کی طاقت (تمکین) دے گا جو اس نے ان کے لئے پسند کر لیا ہے۔ وہ خلفاء میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں بنائیں گے۔ اور اس کے بعد جو شخص بھی انکار (یا ناشکری) کرے گا تو وہ لوگ فاسق (نافرمان) ہوں گے۔

اس آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ان ایمان وعمل صالح والے صحابہ کرامؓ کو خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا۔ جو اس آیت کے نازل ہونے کے وقت موجود تھے، جس پر لفظ مِنْكُمْ دلالت کرتا ہے۔ اور چونکہ نبی کریم رحمت للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

مہاجرین صحابہؓ میں سے بالترتیب صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ رضی اللہ عنہم کو ہی خلافت اور جانشینی کا عظیم شرف نصیب ہوا ہے۔ اس لئے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن خلفاء کے متعلق اس آیت میں وعدہ فرمایا تھا وہ یہی چار ہیں۔ ان کی خلافت قرآن کی موعودہ خلافت ہے اور اگر ان چار خلفاءؓ کو اس آیت کا مصداق نہ قرار دیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور آیت میں مِنۡکُمۡ کی قید کی وجہ سے بعد کے خلفاء اس آیت کا مصداق نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ خواہ حضرت امام حسنؓ ہوں یا حضرت امیر معاویہؓ اور خواہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہوں۔ یا قرب قیامت میں پیدا ہونے والے حضرت مہدی جو اُمت محمدیہ کے آخری ہادی اور مجدد ہوں گے۔ اور جن کی عادلانہ اسلامی حکومت کے بارے میں احادیث میں پیشگوئی موجود ہے۔ ان ما بعد کے خلفاء کو بعض حضرات نے جو خلفائے راشدین میں شمار کیا ہے تو وہ لغوی معنیٰ میں کہ ان کی حکومتیں بھی برحق خلافتیں ہیں اور وہ بھی رشد و ہدایت والے ہیں۔ لیکن اصل خلفائے راشدین یہی خلفائے رابعہ (چار یارؓ) ہیں جو قرآن کی موعودہ خلافت کا صحیح مصداق ہیں اور ان کے بعد آنے والے خلفاء اس آیت کے موعودہ خلفاء نہیں قرار دیئے جا سکتے، کیوں کہ حسب آیت تمکین اس آیت استخلاف سے مراد بھی وہی خلفاء ہیں جو مہاجرین صحابہؓ میں سے ہوں گے۔ (از روئیداد مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ مطبوعہ ۱۴۰۸ھ)

آیت استخلاف میں لفظ منکم سے مراد

آیت استخلاف میں خلفائے اربعہؓ کی خلافت موعودہ کا مبنی لفظ منکم ہے اور شیعہ بھی اسی منکم سے گھبراتے ہیں۔ ۱۳۳۹ھ میں بمقام مکیریاں ضلع ہوشیار پور (مشرقی پنجاب) میں امام اہلسنّت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ اور مشہور شیعہ مناظر مرزا احمد علی امرتسری آنجہانی میں مناظرہ ہوا تھا۔ چونکہ شیعہ پہلے تین خلفائے راشدین امام الخلفاء حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم کی خلافت راشدہ بلکہ ان کے ایمان کے بھی منکر ہیں، العیاذ باللہ۔ اس لئے امام اہل سنت نے خلفائے ثلٰثہ کے مومن کامل اور خلیفہ راشد ہونے پر دوسرے دلائل کے علاوہ آیت استخلاف بھی پیش کی تھی اور فرمایا تھا کہ جو لوگ حضرات ثلاثہ کو مومن نہیں مانتے وہ بتلائیں کہ یہ آیت کیوں کر سچی ثابت ہوسکتی ہے۔ کیوں کہ آیت میں وعدہ صرف مومنین حاضرین سے ہے، ورنہ لفظ منکم بے کار ہوجائے گا۔ اور اس وقت کے لوگوں میں صرف خلفائے ثلاثہؓ ہی کو آیت کی موعودہ تینوں نعمتیں ملیں۔ حضرت علیؓ کو بہ قول شیعہ تمکین دِین نہیں ملی۔ وہ اپنی خلافت میں بھی اپنا دِین رائج کرنے پر قادر نہ تھے۔ جیسا کہ روضۂ کافی کی عبارت منقولہ سے معلوم ہوا ہے۔ پس اگر حضرات ثلاثہؓ معاذ اللہ مومن صالح نہ ہوں تو ان کی خلافت اس آیت کی

مصداق نہیں ہوسکتی۔ اور کوئی دوسرا مصداق اس آیت کا نہیں پایا گیا۔

(مباحثہ نکیریاں ص ۱۷)

شیعہ مناظر نے مِنکُمْ کا یہ جواب دیا کہ اگر ''منکم'' سے حاضرین ہی مراد ہوں تو پھر منکم سے قرآن میں جو خطابات ہیں وہ سب حاضرین کے لئے مخصوص ہو جائیں گے اور بعد والوں کے لئے وہ احکام ثابت نہ ہوں گے۔ تو اس کا جواب امام اہلسنّت نے یہ دیا کہ:

(۱) کہیں بھی لفظ مِنکُمْ ہو اور حاضرین کی تخصیص نہ لینے سے یہ لفظ بے کار ہو جاتا ہو تو یقیناً وہاں بھی حاضرین کی تخصیص ہو گی۔ مگر آیات احکام میں ایسا نہیں۔

(۲) امام اہل سنت نے شیعہ مذہب کی کتب اصول سے یہ دکھایا کہ حاضر کا صیغہ حاضر کے لئے مخصوص ہوتا ہے اور غائبین کا شامل کرنا کسی دلیل خارجی کی وجہ سے ہوتا ہے اور وہ دلیل خارجی آیت استخلاف میں دکھا دیجئے تو بے شک تخصیص باطل ہوجائے گی۔ شیعہ مناظر اس کا جواب نہ دے سکے۔ (از روئیداد سالانہ ۱۴۰۸ھ مدرسہ اظہار الاسلام مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ)

حدیث اتباع خلفائے راشدینؓ

رسول امین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ یَعِشْ مِنکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ

وَ سُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا۔ پس تم پر میری سنت کی اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت (طریقہ) کی پیروی لازم ہوگی۔

مہاجرین اور انصار سچے مومن ہیں

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَ رِزْقٌ كَرِيْمٌ (پارہ ۱۰، رکوع ۶، سورۃ انفال، آیت ۷۴)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور خدا کی راہ میں ہجرت کی اور جہاد کیا اور جنہوں نے مسلمان مہاجرین کو پناہ دی اور ان کی مدد کی وہ لوگ بالتحقیق مومن ہیں۔ ان کے لئے غفران اور اعلیٰ نصیب بہشت ہے۔

حاصل: خلفائے راشدینؓ ایمان بھی لائے، ہجرت بھی کی۔ اولئک ھم المومنون کے بعد حقاً کی تاکید اور اس کے بعد لھم مغفرۃ و رزق کریم کا جملہ واقعی خلفائے اربعہ چار یارؓ کے حقیقی کامل و مکمل ایمان کی بڑی زبردست شہادت الٰہی ہے اور ان خلفائے اربعہ کو جس مقدس جماعت مہاجرین اور انصار نے بیعت کر کے خلیفہ نامزد کیا وہ سب ھم المومنون حقا میں شامل ہیں۔ ایسی زبردست شہادت قرآنی کے بعد ان کے ایمان

میں شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

چاروں خلفاء کی محبت فرض ہے

(۱) ..... وَ عَنْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اِفْتَرَضَ عَلَیْکُمْ حُبَّ اَبِی بَکْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیِّ کَمَا افْتَرَضَ عَلَیْکُمُ الصَّلٰوۃَ وَ الزَّکٰوۃ وَالصَّوْمَ وَ الْحَجَّ فَمَنْ اَبْغَضَ وَاحِدًا مِنْھُمْ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃً وَ لَا زَکٰوۃً وَلَا صَوْمًا وَلَا حَجًّا وَ یَحْشُرُہٗ مِنْ قَبْرِہٖ اِلَی النَّار (مسند اہل بیت بحوالہ نور الابصار)

اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کی محبت اس طرح فرض کی ہے جس طرح کہ تم پر نماز اور زکوۃ اور روزہ اور حج فرض کیا ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک سے بھی بغض رکھا، اللہ اس کی نہ نماز قبول کریں گے اور نہ زکوۃ اور نہ روزہ اور نہ حج اور اس کی قبر سے اس کو اٹھا کر آگ کی طرف بھیج دیا جائے گا۔

مناقب خلفاءؓ اربعہ

(۲) ..... وَ عَنْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ اَبَابَکْرٍ

زَوَّجَنِیْ اِبْنَتَهٗ وَ حَمَّلَنِیْ اِلٰی دَارِ الْهِجْرَةِ وَ اَعْتَقَ بِلَالًا مِّنْ مَّالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَ اِنْ کَانَ مُرًّا تَرَکَهُ الْحَقَّ وَ مَا لَهٗ صَدِیْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تستحیِهِ الْمَلَائِکَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِیًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَیْثُ دَارَ (ترمذی)

چاروں خلفاء کے فضائل

اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ابوبکرؓ پر رحم کرے، اس نے اپنی بیٹی (عائشہؓ) میرے نکاح میں دے دی اور مجھے دارالہجرت تک سواری پر لایا اور اپنے مال سے اس نے بلالؓ کو آزاد کیا۔ اللہ عمرؓ پر رحم کرے، وہ حق بات کہتا ہے اگرچہ وہ کڑوی ہو۔ حق نے اسے اس حال پر چھوڑا ہے کہ اس کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ عثمانؓ پر رحم کرے، اس سے فرشتے بھی شرم کھاتے ہیں۔ اللہ علیؓ پر رحم کرے۔ اے اللہ! جس طرف علیؓ رخ کرے، حق کو بھی اس طرف ہی پھیر دے۔ (ترمذی شریف)

حضرت علی المرتضیٰؓ کا ارشاد

(۳) ..... وَ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی اُولٰٓئِکَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ قَالَ اَنَا مِنْهُمْ وَ اَبُوْبَکْرٍ مِنْهُمْ وَ عُمَرُ مِنْهُمْ وَ عُثْمَانُ مِنْهُمْ وَ الزُّبَیْرُ مِنْهُمْ وَ الطَّلْحَةُ

مِنْهُمْ وَ سَعْدٌ مِنْهُمْ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ مِنْهُمْ

(ابن ابی عاصم وابن ابی حاتم وابن عساکر وابن مردویہ والعشاری، کنز)

اورنعمان بن بشیر نے کہا: علیؓ بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے اس آیت کے متعلق کہ یقیناً وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی کا فیصلہ ہو چکا ہے، وہ اس سے دور رکھے جائیں گے، کہا: میں بھی ان میں سے ہوں اور ابوبکرؓ بھی اور عمرؓ بھی اور عثمانؓ بھی اور زبیرؓ بھی اور طلحہؓ بھی اور سعدؓ بھی اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف بھی انہی میں سے ہیں۔

چاروں خلفاء کی شان

(۴) ..... وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَ اَبُوْبَكْرٍ اَسَاسُهَا وَ عُمَرُ حِیْطَانُهَا وَ عُثْمَانُ سَقْفُهَا وَ عَلِیٌّ بَابُهَا لَا تَقُوْلُوْا فِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیٍّ اِلَّا خَیْرًا

(فصل الخطاب، فردوس الاخبار)

اورعبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور ابوبکرؓ اس کی بنیاد ہیں اور عمرؓ اس کی دیواریں ہیں اور عثمانؓ اس کا چھت ہے اور علیؓ اس کا دروازہ ہے۔ تم ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کے حق میں سوائے بھلائی کے اور کوئی بات نہ کہو۔

چاروں خلفاء کا انتخاب

(۵) ..... وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فِیْ حَدِیْث جَابِرٍؓ اَنَّ اللّٰہَ اخْتَارَ اَصْحَابِیْ عَلٰی جَمِیْعِ الْعَالَمِیْنَ سِوَی النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاخْتَارَ لِیْ مِنْھُمْ اَرْبَعَۃً اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیًّا فَجَعَلَھُمْ خَیْرَ اَصْحَابِیْ وَ فِیْ اَصْحَابِیْ کُلِّھِمْ خَیْرٌ (ابن عساکر، کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۰۴)

(الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ القاضی عیاض بن موسیٰ الاندلسی جلد ثانی ص ۱۱۹ طبع دمشق)

حضور ﷺ کا فرمان، جو کہ حضرت جابرؓ کی مروی حدیث ہے، کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہؓ کو تمام جہانوں سے چن لیا ہے اور پسند فرمایا ہے، سوائے نبیوں اور رسولوں کے، اور پھر ان چار کو چن لیا جو کہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ ہیں۔ پس ان کو تمام صحابہؓ سے خیر فرمایا حالانکہ میرے ہر صحابیؓ میں خیر ہے۔

خلافت نبوت

(۶) ..... عَنْ سَفِیْنَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِلَافَۃَ النُّبُوَّۃُ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ یُؤْتِی اللّٰہ الْمُلک مَنْ یَّشَاء

ترجمہ: حضرت سفینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: نبوت کی خلافت تیس برس تک رہے گی پھر اللہ جس کو چاہے گا سلطنت دے دے گا۔

(صحیح .....(۱) جامعہ الصغیر البانی جلد اول حدیث ۳۲۵۷ .....(۲) ابوداؤد حدیث ۱۲۲۲ جلد سوم .....(۳) مستدرک حاکم عن وسیف .....(۴) شرح الطحاویۃ ۶۸۳۔۷۰۹)

خلافتِ نبوت تیس سال

(۷) ..... اَلْخِلَافَةُ بَعْدِیْ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ ملک بَعْدَ ذٰلِک

ترجمہ: خلافت میرے بعد میری اُمت میں تیس سال رہے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔

(صحیح .....(۱) جامع الصغیر البانی جلد اول حدیث ۳۳۴۱ .....(۲) مسند احمد بن حنبل .....(۳) ترمذی (۴) مسند ابویعلی .....(۵) صحیح ابن حبان عن سفینہ .....(۶) الصحیحہ البانی حدیث ۴۶۰ .....۱۵۳۴۔۱۵۳۵)

خلافت النبوۃ

(۸) ..... اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ تَکُوْن بَعْدَ ذٰلِک ملکا

ترجمہ: خلافت تیس سال ہوگی پھر اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔

[(صحیح) .....احادیث صحیحہ البانی جلد اول حدیث ۴۵۹ اخرجہ ابوداؤد (۴۶۴۶۔۴۶۴۷) .....والترمذی (۳۵/۲) .....والطحاوی فی مشکل الآثار (۳۱۳/۴) .....وابن حبان فی صحیحہ (۱۵۳۴۔۱۵۳۵ موارد) .....وابن ابی عاصم فی السنۃ (ق ۲/۱۱۴) .....ومستدرک حاکم (۷۱/۳۔۱۴۵) .....ومسند احمد بن حنبل (۲۲۰/۵۔۲۲۱) .....والرویانی فی مسندہ (۱/۱۳۶/۲۵) .....وابویعلی الموصلی فی المفارید (۲/۱۵/۳)]

خلافت قریش میں ہوگی

(۹) ..... اَلْخِلَافَةُ فِیْ قُرَیْش وَالْحکم فِی الْاَنْصَار وَالدَّعوة فِی الْحَبشة وَالْجِهَاد وَ الْهِجْرَة فِی الْمُسْلِمِیْن وَالْمُهَاجِرِیْنَ بَعْد.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت قریش میں ہے۔ اور حکم انصار میں ہے۔ اذان قوم حبشہ میں ہے۔ اور جہاد اور ہجرت مسلمانوں میں ہے۔ اور مہاجرین کے بعد۔

(صحیح .....(۱) جامع الصغیر البانی جلد اول ۳۳۴۲ .....(۲) مسند احمد بن حنبل .....(۳) طبرانی .....(۴) عن عتبہ بن عبد السلمی الصحیحہ البانی حدیث ۱۸۵۱ .....(۵) السنۃ ابن ابی عاصم .....(۶) ابن عساکر)

خلفائے راشدینؓ

(۱۰) ..... اُوصِیکُمْ بِتَقْوی اللّٰه وَالسَّمْعَ وَالطَّاعَة وَان اَمَرَ عَلَیْکُمْ عَبْد حَبْشی فَاِنَّه مِنْ یَعِیْشَ مِنکُمْ بَعْدی فَسَیَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِهَا وَعَضُّوْ عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذ وَاِیَّاکُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْر فَاِنَّ کُلّ مُحْدَثَة بِدْعَة وَ کُلُّ بِدْعَة ضَلَالَة

ترجمہ: عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وصیت کرتا ہوں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور بات سننے کی اور کہا ماننے کی اگرچہ حاکم ہو تم پر ایک غلام حبشی اور دیکھو گے تم بعد

میرے سخت اختلاف تو لازم پکڑلوتم میری سنت اور خلفائے راشدین (ہدایت یافتہ خلفاء) کی سنت کومضبوطی سے پکڑنا اس کو دانتوں سے اور بہت بچوتم بدعت کے نئے کاموں سے اسلئے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

(صحیح .....(۱) مسند احمد بن حنبل .....(۲) ابوداؤد.....(۳) ترمذی بحوالہ ابن ماجہ عن عرباض بن ساریہ حدیث ۴۲ .....(۵) مستدرک حاکم: عن عرباض بن ساریہ.....(۶) الارواء ۲۴۵۵ .....(۷) شرح الطحادیہ ۵۰۱۔۷۱۵.....(۸) السنۃ ۳۱،۵۴ جامع صغیر جلد اول حدیث ۲۵۴۹)

۱۲ خلفاء ہوں گے

(۱۱) ..... لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ عَزِیْزًا اِلٰی اثْنٰی عَشَرَ خَلِیْفَۃً کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ

ترجمہ: اِسلام کا معاملہ بارہ (۱۲) خلفاء کے پورا ہونے تک غالب رہے گا، سب خلفاء قریش کے خاندان سے ہوں گے۔

[(صحیح).....حوالہ احادیث الصحیحہ البانی جلد اول حصہ دوم حدیث ۳۷۶.....بحوالہ اخرجہ مسلم کتاب الامارہ حدیث ۴۷۰۹۔ ابوداؤد (۲۰۷/۲) وابن حبان ۶۶۲۷ ومسند احمد (۹۸/۹۳/۵)]

۱۲ خلفاء تک غلبہ اِسلام

(۱۲) ..... لَا یَزَالُ ھٰذَا الدِّیْنُ عَزِیْزًا مَنِیْعًا اِلٰی اثْنٰی عَشَرَ خَلِیْفَۃً کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ (صحیح)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ

کو یہ فرماتے ہوئے سنا، یہ دِین ہمیشہ بارہ خلفاء کے پورا ہونے تک غالب و بلند رہے گا۔ پھر آپ نے ایسی بات فرمائی جسے میں سمجھ نہ سکا تو میں نے اپنے باپ سے کہا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا: ''سب خلفاء قریشی خاندان سے ہوں گے''۔

[حوالہ: اخرجہ مسلم (کتاب الامارت حدیث ۴۷۹۵).....مسند احمد (۱۰۱/۵) زوائد المسند (۹۸/۵)]

يَكُوْنُ مَن يعدى اَثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ (صحیح)

ترجمہ: ہوں گے میرے بعد ۱۲ خلفاء، سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

[حوالہ: الصحیحہ البانی حدیث ۱۰۷۵۔ بحوالہ اخرجہ الترمذی.....(۲) مسند احمد بن حنبل (۹۰/۵، ۹۲، ۹۵۔۹۹، ۱۰۸).....(حدیث حسن صحیح)]

۱۲ خلفاء ہوں گے

(۱۳) ..... لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ مَاضِيًا حَتّٰى يَقُوْمُ اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ (صحیح)

ترجمہ: یہ کام (یعنی دِین و خلافت) برابر جاری رہے گا، یہاں تک کہ ۱۲ آدمی حکمرانی کریں گے اور یہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

[حوالہ: احادیث الصحیحہ جلد اول حصہ دوم ص ۷۱۹.....اخرجہ، مسند (۹۷/۵، ۹۸، ۱۰۱) .....وھذا انساء (صحیح علی شرطھا)]

بارہ (۱۲) خلفاء قیامت تک ہوں گے

(۱۴) ..... لَا یَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ یَکُوْنَ عَلَیْکُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ وَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ عُصَیْبَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَفْتَتِحُوْنَ الْبَیْتَ الْاَبْیَضَ بَیْتَ کِسْرٰی اَوْ آلِ کِسْرٰی وَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْھُمْ وَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِذَا اَعْطَی اللّٰهُ تَعَالٰی اَحَدَکُمْ خَیْرًا فَلْیَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ وَ اَھْلِ بَیْتِهٖ وَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَی الْحَوْضِ (مسلم شریف کتاب الامارہ حدیث ۴۷۱۱)

ترجمہ: دِین ہمیشہ قائم و باقی رہے گا، یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے، یا تم پر بارہ (۱۲) خلفاء حاکم ہو جائیں اور وہ سب کے سب قریش سے ہوں۔ اور میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کسریٰ یا اولادِ کسریٰ کے سفید محفل کو فتح کرے گی، اور مزید میں نے آپ سے سنا کہ قیامت کے قریب کذاب ظاہر ہوں گے پس تم ان سے بچتے رہنا۔ مزید سنا کہ جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو کوئی بھلائی عطا کرے تو اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنے کی ابتداء کرو اور یہ بھی سنا کہ میں حوض پر آگے بڑھنے والا ہوں۔ (مسلم شریف، کتاب الامارہ حدیث ۴۷۱۱)

دورِ خلافت راشدہ کی فتوحات

آیت تمکین، آیت استخلاف اور آیت اظہار دین کی قرآنی پیشگوئیوں اور خدائی وعدوں کے مطابق خلفائے راشدین خصوصاً خلفائے ثلاثہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے ایام خلافت میں غلبہ دین اور عروج اسلام کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں نیست و نابود ہوگئیں۔ بڑی بڑی جاہ و جلال رکھنے والی قومیں پرچم اسلام کے سامنے جھک گئیں۔ اور ایک پس ماندہ عرب قوم نے توحید و سنت کا نور اطراف عالم میں پھیلا دیا۔

دورِ صدیقیؓ

خلیفہ اول امام الخلفاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی سوا دو سالہ قلیل ترین مدت خلافت میں نہ صرف یہ کہ ملک کے داخلی فتنوں، مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ جھوٹے مدعیان نبوت کی دجالیت، منکرین زکوٰۃ کی بغاوت اور بعض عربی قبائل کے ارتداد کا قلع قمع کر کے دورِ رسالت کے مفتوحہ علاقوں کو پرچم اسلام کے تابع کیا۔ بلکہ روم و ایران کی اسلامی فتوحات کا بھی آغاز کر دیا۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عراقی فوجیں ملک ایران میں اور شامی فوجیں ملک روم میں غازیانہ سطوت و کامرانی کے

ساتھ آگے بڑھتی چلی گئیں۔ جس کی وجہ سے طاغوتی طاقتوں کو اپنی ذلت و مغلوبیت کا شدید خطرہ لاحق ہو گیا۔

عہد فاروقیؓ

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ساڑھے دس سالہ دورِ خلافت میں صدیوں کی رومی عیسائی سلطنت اور ایرانی مجوسی بادشاہت کو زیر و زبر کر کے کلمہ اسلام کا غلغلہ بلند کر دیا۔ حتیٰ کہ حضرت صدیق اکبرؓ کے مفتوحہ علاقوں کے علاوہ بائیس لاکھ اکاون ہزار تیس (۲۲۵۱۰۳۰) مربع میل ارض کفر فتح کر کے وہاں پرچم اسلام نصب کر دیا۔ اور یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ غلبہ اسلام کی قرآنی پیشگوئیوں کا زیادہ تر مصداق عہد فاروقی کی عظیم الشان اسلامی فتوحات ہیں۔ جنہوں نے قیصر و کسریٰ کی سطوتوں کو خاک میں ملا کر مظلوم انسانیت کو وقار و جلال عطا کیا۔ ماشاء اللہ فاروقؓ فاروق ہے۔

سطوت عثمانیؓ

خلیفہ سوم حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے بارہ سالہ دورِ خلافت میں روم و ایران کے وہ علاقے بھی فتح کر لئے گئے، جو عہد فاوقی میں سرنگوں نہیں ہو سکے تھے۔ عہد عثمانی میں افریقہ بھی فتح ہوا۔ جو حضرت

عثمان ذوالنورینؓ کی خلافت کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ علاوہ ازیں دورِ عثمانی کی خصوصیات میں سے وہ بحری فتوحات ہیں، جنہوں نے سمندر میں تلاطم بپا کر دیا۔ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہی رسول اللہ ﷺ کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت امیر معاویہؓ نے جزیرہ قبرص فتح کر کے شوکت اسلام کو دوبالا کر دیا تھا۔ علاوہ ازیں بری فتوحات کے سلسلہ میں کابل و قندھار بھی عہد عثمانی کے زیر سایہ آ گئے تھے۔ اگر بالفرض حضرات ثلاثہؓ کی ان اسلامی فتوحات کا انکار کر دیا جائے تو پھر قرآن حکیم کی ربانی پیشگوئیوں کا کوئی صحیح مصداق نہیں قرار دیا جا سکتا۔ جس کی وجہ سے قرآن کی موعودہ خلافت کالعدم ٹھہرتی ہے، العیاذ باللہ۔

خلافت مرتضویؓ

خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بوجہ مہاجرین اولین میں ہونے کے قرآن کی موعودہ خلافت راشدہ کا آخری نشان ہیں۔ آپ کے تقریباً ۶،۵ سالہ دورِ خلافت میں گو جدید علاقہ کفر فتح نہیں ہو سکا اور آپ داخلی ملکی اختلافات اور مشاجرات کے حل کرنے میں مصروف رہے ہیں۔ لیکن آپ نے خلیفہ راشد کی حیثیت سے اپنے دورِ خلافت میں وہی نظام حق نافذ فرمایا، جو آپ سے پہلے تین خلفائے راشدین نے نافذ فرمایا تھا۔ آپ

نے اپنی حدود خلافت میں اسی دین حق کا پرچم بلند کیا جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ تھا اور اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان چاروں خلفائے راشدین میں کسی قسم کا کوئی نزاع واقع نہیں ہوا۔ یہ حضرات یقیناً حسب آیت قرآنی "اشدآء علی الکفار رحمآء بینھم" کا اعلیٰ مصداق تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(سنی موقف مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ)

حق چار یارؓ

چونکہ قرآن کی موعودہ خلافت کا مصداق بوجہ مہاجرین اولین میں ہونے کے یہی خلفائے اربعہ ہیں۔ یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ اس لئے ان کو خصوصیت کے طور پر چار یار کہا جاتا ہے۔ اور یہ اصطلاح امت میں صدیوں سے جاری ہے۔ دینی مدارس میں جو صدیوں سے فارسی نصاب پڑھایا جاتا ہے، ان میں بھی چار یار کی اصطلاح مذکور ہے۔ اور قبل ازیں عموماً سنی مساجد میں چار یار کی نشان دہی کے لئے حسب ذیل شعر لکھا جاتا تھا۔

چراغ و مسجد، محراب و منبر
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ

(سنی موقف مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ)

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

صداقت اہلسنت والجماعت پر محققانہ شہرہ آفاق مطبوعات

Design
Ali Graphics
0324-4545466

مرحبا اکیڈمی
ملنے کا پتہ: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ
بن حافظ جی ضلع میانوالی 0321-5470972